

اسلامی خلائق و آداب

صدر الشریعہ الامام احمد رحمہ اللہ محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

فریدنگر ٹال ۳۸ اردو بازار لاہور

تفوقِ ابا خلیل و اللہ علیہ السلام
پسندیدہ احسان و اختیار

اسلامی خلافت و ادب

جن کے اختیار کرنے سے انسانی شخصیت میں
عجیب جاذبیت و لکشی اور دل نوازی پیدا ہو جاتی ہے

صدر الشریعہ مولانا علامہ محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ
(مصنف بہار شریعت)

— ناشر —

فریدنگہ سٹال (جسٹریڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

marfat.com

Marfat.com



نام کتاب ❁ اسلامی اخلاق و آداب (مکمل)
تصنیف ❁ صدر الشریعہ مولانا علامہ محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ
مطبع ❁ ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور
الطبع الاول ❁ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ / مارچ ۲۰۰۲ء
ہدیہ ❁ 96/- روپے

ناشر

فرید بک سٹال (جسٹری)
۳۸۔ اردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔ میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com



فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

marfat.com
Marfat.com

مفصل فہرست کتاب

اسلامی اخلاق و آداب

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
	آگے سے کھائے۔	۱۰	کھانے کا بیان
۲۱	کھانے کے بعد ہاتھ سے چکنائی جھڑالے	۱۲	کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کے فضائل
۲۱	کھانے کے وقت جوتے اتار لے	۱۳	کھانے سے پہلے کی دعا
۲۱	گوشت کو چھری سے کاٹ کر کھانا عجیبوں کا طریقہ ہے۔	۱۵	واپس ہاتھ سے کھائے پئے
۲۱	تیکہ لگا کر نہ کھائے	۱۵	تین انگلیوں سے کھائے
۲۲	حضور کے کھانے کا طریقہ	۱۶	کھانے کے بعد ہاتھ اور برتن کو پاٹ لے
۲۲	کھانے کو عیب نہ لگائے	۱۶	کھانے اور پانی میں پھونکنا منع ہے
۲۲	ایک کا کھانا دوسرے لئے کفایت کرتا ہے	۱۶	نقد اگر چربائے تو صاف کر کے کھالے
۲۲	ناپ کر کھانا پکانے میں برکت ہوتی ہے	۱۷	روٹی کا احترام کرنا چاہیے
۲۲	کنارہ سے کھائے برتن کے بیچ سے نہ کھائے	۱۷	کھانے کو ٹھنڈا کر کے کھائے
۲۳	تہائی پیٹ بلکہ اس سے بھی کم کھائے۔	۱۸	کھانے کے بعد الحمد للہ کہے اور بیٹھا پڑھے
"	کھانے کے لئے کس طرح بیٹھے	۱۹	کھانے اور دودھ پینے کے بعد کی دعا
"	جب تک ساتھیوں سے اجازت نہ لے لے	۱۹	جب کھانا اٹھایا جائے دسترخوان سے نہ اٹھے
"	دو کجوریں ملا کر نہ کھائے	۱۹	جب ساتھ والے فلک نہ ہوں کھانے سے ہاتھ نہ کھینچے
"	جن کے یہاں کجوریں ہیں وہ لوگ بھوکے نہیں	۲۰	کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا
۲۴	نہا ہنسن نہ کھائے اور پکا ہو تو حرج نہیں	۲۰	اکٹھا ہو کر کھانے میں برکت ہے
		۲۰	ایک قسم کا کھانا جو تو ایک جگہ سے اور اپنے

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۳۱	سرکہ اچھا سالن ہے	۲۴	بھوک سے جو شخص آنا کمزور ہو گیا کہ گھر سے نکل
۳۲	بھوک اور جھوٹ جمع نہ کرے	۲۵	نہیں سکتا تو جسے معلوم ہے کھانے کو دے اور
۳۳	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیخین کے ساتھ ایک	۲۵	سوال کب کر سکتا ہے کب نہیں
۳۴	انصاری کے یہاں تشریف لے گئے انہوں	۵۰	کھانے یا پانی میں پاک چیز گر گئی جس سے نفرت
۳۵	نے ضیافت کی	۵۱	ہوتی ہے تو وہ حرام نہیں ہوا
۳۶	چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا منع ہے	۵۲	روٹی میں اُپلے کا ٹکڑا بلا یا نا پاک ٹکڑے روٹی کا
۳۷	کھانے پینے کی چیز میں کھسی گر جائے تو غوطہ	۵۳	ڈکڑا ملا
۳۸	دے کر پھینک دے	۵۴	سڑا ہوا گوشت حرام ہے
۳۹	بعض صورتوں میں کھانا کھانا فرض ہے	۵۵	دوسرے کے بلغ میں پھل کب کھا سکتا ہے
۴۰	اضطرار کی حالت میں حرام کھا کر یا پی کر جان بچائے	۵۶	باغ سے گرے ہوئے پتے لے سکتا ہے
۴۱	انسان کا گوشت کھانا اضطرار میں بھی ناجائز ہے	۵۷	دوست کے گھر سے کوئی چیز کھا سکتا ہے
۴۲	دو کے طور پر حرام چیز کو کھانا پینا ناجائز ہے	۵۸	جیکٹ سے ناگوار نہ ہو
۴۳	کتنا کھانا چاہیئے	۵۹	چھری سے روٹی نہ کاٹے مگر غلام متوں میں
۴۴	ریاضت کے طور پر تعلیل غذا	۶۰	مسلمانوں کے کھانے کا طریقہ
۴۵	کھانا کھا کرتے کر ڈوانا	۶۱	نانبائی خیر دیتا ہے پھر اتنا ہی آٹا نکال لیتا
۴۶	طرح طرح کے میوے اور کھانے کھانا	۶۲	ہے یہ جائز ہے
۴۷	سیر ہو کر کھانے میں غلبہ شہوت ہو تو غذا میں کمی کر	۶۳	خندہ کر کے کھانا پکلا یا اپنی اپنی چیزیں
۴۸	کھانے کے آداب و سنن	۶۴	لا کر کھائیں
۴۹	دستر خوان پر جو ٹکڑے ریزے جمع ہوئے	۶۵	کھانے کے بعد غلال کرنا
۵۰	انہیں کیا کرے	۶۶	پانی پینے کا بیان
۵۱	کھانے کے لئے دوسروں کو پوچھنا	۶۷	تین سانس میں پانی پئے
۵۲	بیٹے کی چیز حاجت کے وقت باپے کھا سکتا ہے	۶۸	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱۲	جہاں دعوت ہے وہاں لہو و لعبہ ہے	۴۵	۵	سونے چاندی کے سوا دوسری دھاتوں کے
۱۳	توجہ دے یا نہ جائے کیا کرے			برتن جائز ہیں گرمی کے برتن فضل میں اور
۱۴	جو لوگ ایک دسترخوان پر کھاتے ہیں انہیں	۴۶	۶	تانبے پیل کے برتن پر قلعی ہو۔
۱۵	ایک شخص کوئی چیز دوسرے کو دے سکتا ہے یا نہیں	۴۷	۷	حس چیز میں سونے چاندی کا کام ہو اس کا
۱۶	صاحب خاں کے بیٹے یا خادم کو اس کھانے میں دے	۴۸	۸	استعمال جائز ہو یا نہیں
۱۷	کھانا ناپاک ہو گیا تو پائگل یا بچہ یا حلال	۴۹	۹	حقہ کی فرشی اور نیچے کی مونہ نال اور چھری
۱۸	جانور کو نہ کھلائے۔	۵۰	۱۰	کی موٹھ ناجائز ہے
۱۹	جہاں و میزبان کو کیا کرنا چاہیے	۵۱	۱۱	کرسی اور تخت میں اور رکاب و گام اور
۲۰	ایسے دعوت یا بدیہ قبول کرنا جس کے	۵۲	۱۲	دھچ میں سونے چاندی کا کام
۲۱	پاس حلال و حرام دونوں قسم کا مال ہو	۵۳	۱۳	سونے چاندی کا مٹلغ برتن پر جائز ہے
۲۲	مدیون کی دعوت قبول کرے یا نہ کرے	۵۴	۱۴	تلوار کے قبضہ اور چھری کے دستہ پر کام
		۵۵	۱۵	کپڑے پر سونے چاندی کے حروف
		۵۶	۱۶	ٹوٹے ہوئے برتن کو چاندی یا سونے کے
		۵۷	۱۷	سہ سے جوڑ سکتے ہیں
		۵۸	۱۸	خبر کہاں معتبر ہے
		۵۹	۱۹	نوکر یا غلام جو ہندو یا مشرک ہے اس
		۶۰	۲۰	سے گوشت منگایا دیات میں کافر کی
		۶۱	۲۱	خبر نامعتبر ہے
		۶۲	۲۲	معاملات میں کافر کی خبر اس وقت معتبر ہے
		۶۳	۲۳	کہ اس کی سچائی کا غالب گمان ہے
		۶۴	۲۴	کافر نے خبر دی کہ یہ جانور مسلم نے فوج کیا ہے
		۶۵	۲۵	خبر نامعتبر ہے
		۶۶	۲۶	خبر نامعتبر ہے
		۶۷	۲۷	خبر نامعتبر ہے
		۶۸	۲۸	خبر نامعتبر ہے
		۶۹	۲۹	خبر نامعتبر ہے
		۷۰	۳۰	خبر نامعتبر ہے
		۷۱	۳۱	خبر نامعتبر ہے
		۷۲	۳۲	خبر نامعتبر ہے
		۷۳	۳۳	خبر نامعتبر ہے
		۷۴	۳۴	خبر نامعتبر ہے
		۷۵	۳۵	خبر نامعتبر ہے
		۷۶	۳۶	خبر نامعتبر ہے
		۷۷	۳۷	خبر نامعتبر ہے
		۷۸	۳۸	خبر نامعتبر ہے
		۷۹	۳۹	خبر نامعتبر ہے
		۸۰	۴۰	خبر نامعتبر ہے
		۸۱	۴۱	خبر نامعتبر ہے
		۸۲	۴۲	خبر نامعتبر ہے
		۸۳	۴۳	خبر نامعتبر ہے
		۸۴	۴۴	خبر نامعتبر ہے
		۸۵	۴۵	خبر نامعتبر ہے
		۸۶	۴۶	خبر نامعتبر ہے
		۸۷	۴۷	خبر نامعتبر ہے
		۸۸	۴۸	خبر نامعتبر ہے
		۸۹	۴۹	خبر نامعتبر ہے
		۹۰	۵۰	خبر نامعتبر ہے

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۵۸	ریشم اور سونے کی مردوں کے لئے ممانعت	۵۲	لوندی غلام اور بچہ کی ہدیہ کے متعلق خبر معتبر ہے	۳
۵۹	چار انگلی تک ریشم کی گوٹ لگائی جاسکتی ہے	۵۲	خریدنے اور بیچنے کے متعلق ان کی خبر معتبر ہے	۵
۵۸	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ملبوس دھو کر	۵۲	یا نہیں	
	بیمار کو پلانا۔		کافر یا فاسق کی یہ خبر کہ میں فلاں شخص کا بیچ	۶
۵۹	کسم کا رنگا ہوا کپڑا مرد کے لئے ناجائز ہے	۵۲	میں وکیل ہوں معتبر ہے	
۵۹	درندہ کی کھال بچانا منع ہے		دیانات میں فخر کا عادل ہونا ضروری ہے	۷
۵۹	کپڑے پہننے میں دھنسے سے شروع کرے	۵۳	اور اگر اس کے ساتھ زوال ملک بھی ہو تو عد	
۵۹	نیا کپڑا پہنتے وقت کی دعائیں		بھی ضروری ہے۔	
۶۰	جو کسی سے تشبہ کرے انہیں میں سے ہے	۵۳	پانی کے متعلق کافر یا فاسق یا ستور یا عادل کی خبر	۸
۶۰	مردوں کو عورتوں سے اور عورتوں کو مردوں			
	سے تشبہ ناجائز ہے۔	۵۳	لباس کا بیان	
۶۱	مرد اور عورت کی خوشبو میں فرق	۵۴	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لباس مبارک	۱
۶۱	حضور نے سبز کپڑے پہنے ہیں	۵۴	کپڑا گھسیٹنے اور ٹخنے سے نچا کرنے کی مذمت	۲
۶۲	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر اور تکیہ کیساتھ	۵۶	پسید کپڑے پسند میں اور سرخ اچھے نہیں	۳
۶۲	حاجت سے زیادہ کچھونے نہ رکھے	۵۶	عورت باریک کپڑے نہ پہنے	۴
۶۲	لباس کتنا ضروری ہے اور کتنا مستحب اور کونسی	۵۶	علامہ کی فضیلت اور علامہ ٹوپی پر باندھا جائے	۵
	صورت ناجائز ہے۔	۵۷	کپڑے میں پیوند لگانا اور ردی حال میں ہونا	۶
۶۲	اونی سو تکی تھان کے کپڑے سنت کے مطابق	۵۷	لباس شہرت کی مذمت	۷
۶۲	ہوں نہ بہت بڑھیا ہوں نہ بہت گھٹیا		پر آگندہ سر نہ ہونا چاہیئے اور کپڑے صاف	۸
۶۲	صبح کھد کے دن حضور سیاہ جامہ باندھے ہوئے تھے	۵۷	رکھنا چاہیئے	
۶۳	دامن کی لمبائی اور آستین کی لمبائی چوڑائی کتنی ہو	۵۸	خدا نے جب دیسا ہے تو اس کی نعمت کا اثر	۹
۶۳	جانگیا اور آدمی آستین کے کرتے کا حکم		ظاہر ہونا چاہیئے	

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۲۷	ریشم کے پٹروں کے متعلق احکام	۴۱	ریشم کی پھر دانی جائز ہے ریشم کے کپڑے میں
۲۸	ریشم کا بچھوتا اور تکیہ	۴۲	یا چاندی سونے کے خول میں تعویذ رکھ کر
۲۹	نسر اور کاشی ملک چنیا ملک سن اور رام	۴۳	پہننا یا ان کے پتر پر کندہ کیا ہوا تعویذ
۳۰	بانس اور کیلے کے کپڑے کے احکام	۴۴	مرد کے لئے ناجائز ہے
۳۱	ریشم کا کحاف اور حنا یا اس کا پردہ دروازہ پر لٹکانا	۴۵	ریشم یا زری کی ناجائز ٹوپی اگرچہ عامہ کے
۳۲	ریشم کا کپڑا بچھنے والا اگر کندھے پر ڈال دے	۴۶	نیچے ہونا جائز ہے۔
۳۳	عورتوں کے لئے خالص ریشم بھی جائز ہے	۴۷	ریشم کا کر بند تسبیح کا ڈورا گھڑی کا ڈورا یا
۳۴	مردوں کے لئے ریشم کی گوٹ یا عامہ اور	۴۸	چین سونے چاندی یا کسی دعائے
۳۵	تہبند کے کنارے اور پور ریشم کے بھوں تو کیا حکم ہے	۴۹	کی زنجیر گھڑی میں لگانا ان سب کا کیا حکم ہے
۳۶	ریشم کا ساز یا گھنڈیاں یا ٹوپی کا طرہ یا جامہ کا	۵۰	قرآن مجید کا جزو دان ریشمی یا زری کا ہو
۳۷	نیفہ یا اچکن وغیرہ میں پھول یا کیریاں جائز ہیں	۵۱	سکتا ہے۔
۳۸	ریشم کے کپڑے کا بیوندا اور ریشم کو بچلے	۵۲	ریشم کی قبلی میں روپیہ رکھنا جائز ہے
۳۹	ردی بھر دیا جائے اس کا کیا حکم ہے	۵۳	ریشم یا زری کے ٹوے کا کیا حکم ہے۔
۴۰	ٹوپی میں لیس عامہ میں گوٹ بچکا لگانا	۵۴	غصہ کے وقت ریشم کی پٹی باندھنا
۴۱	متفرق کاموں کو جمع نہیں کیا جائیگا	۵۵	نا جائز ہے
۴۲	بانے میں ایک تاگا ریشم ہے اور ایک سوت	۵۶	ریشم کے مصلے پر نماز پڑھنا منع نہیں
۴۳	مگر سوت نظر نہیں آتا تو ناجائز ہے۔	۵۷	ریشم یا چاندی سونے سے مکان آراستہ کرنا
۴۴	سونے چاندی سے کپڑا بنا گیا ہو تو کیا حکم ہے	۵۸	فقہاء و علماء کیسے کپڑے پہنیں
۴۵	گنواں بابت بناسی علمے زری کی ٹوپی،	۵۹	کھاتے وقت گھٹنوں پر کپڑا ڈالنا ناک موٹھ
۴۶	کامدانی ریشم اور زری کی بیٹی کا کیا حکم ہے۔	۶۰	پونچھنے کے لئے ریشمی رومال
		۶۱	چاندی سونے کے ٹن بغیر زنجیر کے جائز ہیں
		۶۲	اشور چشم کیو بر سیاہ ریشمی نقاب لٹانا جائز ہے

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۵۴	انگلی میں ڈورا باندھنا جائز ہے	۶۹	تاباغ لڑکوں کو رشیم پہنانا منع ہے
۵۵	نکلی میں تعویذ لٹکانا یا مرض کو شفا کے لئے	۶۹	کسم اور زعفران اور دوسرے رنگ کے احکام
۵۶	آیات وغیرہ رکابی میں لکھ کر پلانا جائز ہے	۶۹	سورگ میں سیاہ کپڑے پہننا یا لے لگانا منع ہے
۵۷	بچہ نے یا دسترخوان پر لکھا ہو تو استعمال	۶۹	محرم کے زمانہ میں من قسم کے رنگ پہنے
۵۸	نہ کرے	۶۹	آدن اور بالوں کے کپڑے پہننا سنت اعلیٰ ہے
۵۹	نظر بد سے بچنے کے لئے کپڑا لکڑی پر	۷۰	پاجامہ پہننا سنت ہے اور پاجامہ کیسا ہو
۶۰	پیٹ کر کھیت میں لٹکانا جائز	۷۰	ٹخنے سے نیچے پاجامہ یا تہبند منع ہے
۶۱	نظر سے بچنے کے لئے دعا	۷۰	نیک اور چوڑی دار پاجامہ
۶۲	جوتا پہننے کا بیان	۷۱	باریک کپڑے خصوصاً تہبند نہ پہنے
۶۳	حضور کی تعلیم مبارک	۷۱	دھوئی سے پورا ستر نہیں ہوتا
۶۴	جوتا پہلے دھونے پاؤں میں پہنے اور	۷۱	سدل یعنی کپڑا لٹکانا
۶۵	دھونے کا بعد میں اتارے	۷۱	پوستین پہننا جائز ہے
۶۶	ایک جوتا یا سوزہ نہ پہنے دونوں پہنے یا	۷۲	ہاتھ موٹہ پونچھنے کے لئے رومان رکھنا
۶۷	دونوں اتار دے	۷۲	جائز ہے
۶۸	بعض قسم کے جوتے بیٹھ کر پہنے	۷۲	عمامہ کا بیان
۶۹	عورتوں کو مردانہ جوتے پہننے کی ممانعت	۷۲	۱۔ شکل پیٹھ پر بڑا اس کی مقدار کتنی ہے
۷۰	بہت بننا سوزہ نہ چاہیے	۷۲	۲۔ عمامہ پھر سے باندھنا ہو تو اُدھیر کرنا ہے
۷۱	بال لئے چڑے کے جوتے یا کیلوں سے ملے	۷۲	۳۔ ٹوپی پہننا حضور سے ثابت ہے
۷۲	ہوئے جائز ہیں	۷۲	۴۔ عمامہ کم سے کم کتنا ہو اور زیادہ سے زیادہ کتنا
۷۳	انگوٹھی اور زیور کا بیان	۷۳	۱۔ علامہ مشائخ کی قبور پر غلات ڈالنا جائز ہے
۷۴		۷۳	۲۔ یادداشت کے لئے کپڑے میں کرہ لٹکانا

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۱	۷۶	۱۷	۷۶
۲	۷۷	۸۱	۷۷
۳	۷۸	۱۸	۷۸
۴	۷۸	۸۱	۷۸
۵	۷۸		۷۸
۶	۷۹	۸۱	۷۹
۷	۷۹	۱	۷۹
۸	۷۹	۲	۷۹
۹	۸۰	۳	۸۰
۱۰	۸۰		۸۰
۱۱	۸۰		۸۰
۱۲	۸۰	۱	۸۰
۱۳	۸۰	۲	۸۰
۱۴	۸۱	۳	۸۱
۱۵	۸۱	۴	۸۱
۱۶	۸۱		۸۱

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۸۸	ارترا کر چلنے والا زمین میں دھنسا دیا گیا	۲۱	۸۵	۵ جو اٹھ کر گیا اور پھر آیا تو اس جگہ کا وہی تھا
۸۸	دو عورتوں کے بیچ میں مرد کو نہ چلنا چاہیے	۲۲	۸۵	۶ جب آنے کا ارادہ ہو تو اپنی کوئی چیز
۸۸	قبیلہ مستحب ہے	۲۳	۸۵	۷ وہاں چھوڑ دے
۸۹	سونے کے آداب و کمزوریاں	۲۴	۸۵	۸ دو شخصوں کے درمیان میں بغیر اجازت بیٹھے
۸۹	عشاء کے بعد بات کرنے کے احکام	۲۵	۸۵	۹ اپنے بھائی کے لئے جگہ دے اور سر کر جائے
۸۹	دو مرد یا دو عورتوں کو ایک کپڑا اور سر	۲۶	۸۵	۱۰ احتیاب کرنا اور چار زانو بیٹھنا
۸۹	کر برہنہ سونا منع ہے	۲۷	۸۶	۱۱ دھوپ میں تھا دھوپ ہٹ گئی کچھ سایہ
۸۹	لا کا اور لڑکی جب دس برس کے ہوں تو	۲۸	۸۶	۱۲ دھوپ سب گئی تو وہاں سے ہٹ جائے
۸۹	ان کو علحدہ سلا یا جائے	۲۹	۸۶	۱۳ باتیں باتھ کو بیٹھ پر رکھ کر دہانے ہاتھ کی گدی
۹۰	میاں بیوی جب ایک چار پائی پر سوئیں تو	۳۰	۸۶	۱۴ پڑیک دیکر بیٹھنا منع ہے
۹۰	دس برس کے بچے کو اس پر نہ سلائیں	۳۱	۸۶	۱۵ جب کسی مجلس میں جائے تو جہاں مجلس ختم ہو
۹۰	راستہ چھوڑ کر کسی کی زمین پر چل سکتا ہے یا نہیں	۳۲	۸۶	۱۶ وہاں بیٹھے
۹۰	دیکھنے اور چھونے کا بیان	۳۳	۸۶	۱۷ مجلس سے اٹھنے کے وقت کی دعا
۹۲	عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی	۳۴	۸۶	۱۸ جس مجلس میں نہ اللہ کا ذکر ہو نہ درود
۹۲	اور جاتی ہے	۳۵	۸۶	۱۹ پڑھیں تو نقصان ہے
۹۲	جب کسی عورت کو دیکھ کر میلان پیدا ہو تو	۳۶	۸۶	۲۰ جو تا آمار کر بیٹھے
۹۲	کیا کرے	۳۷	۸۶	۲۱ چٹ لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھے یا نہ رکھے
۹۲	اپنا کھنڈر بڑ جائے یہ معاف ہے مگر فوراً	۳۸	۸۶	۲۲ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح بیٹھے تھے
۹۲	ہٹانے	۳۹	۸۶	۲۳ پیٹ کے بل لیٹنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے
۹۳	مواضع ستر کی حفاظت	۴۰	۸۸	۲۴ جس چھت پر روک نہ ہو اس پر نہ لیٹے
۹۳	اجنبیہ کے ساتھ تنہائی جائز نہیں	۴۱	۸۸	۲۵ عصر کے بعد نہ سوئے اور نہ ہمارکان میں
				۲۶ نہ سوئے

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۶	جن عورتوں کے شوہر غائب ہیں ان کے پاس تنہائی میں نہ باتے	۹۳	سے بچائے اور مسلمان کا فرد سے بچائے
۷	دیور موت ہے یعنی اس سے بھی پردہ کرے	۹۳	عورت مرد کو دیکھ سکتی ہے یا نہیں
۸	برہنہ ہونے سے بچو اور ان کو چھپاؤ	۹۳	عورت مرد اپنی کے جسم کو برہنہ نہ چھوئے
۹	مرد مرد کے ستر کی جگہ کو دیکھے نہ عورت عورت کے ستر کی جگہ کو دیکھے	۹۳	مرد اپنی عورت اور باندی کے تمام اعضا کو دیکھ سکتا ہے اور چھو سکتا ہے
۱۰	اور نہ مرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ سوئے اور نہ عورت عورت کے ساتھ	۹۳	میاں بی بی جب بچھونے پر ہوں تو محارم اجازت لیکر آ سکتے ہیں
۱۱	ازواج و عورتوں کے لئے حکم تھا کہ وہ مردوں کی طرف نظر نہ کریں	۹۳	اس طرح جماع نہ کرے کہ لوگوں کو اس کا علم ہو جائے
۱۲	کوئی عورت اپنے شوہر کے سنانے دوسری کے خشن جمال وغیرہ بیان نہ کرے	۹۳	محارم کے کونے اعضا کی طرف نظر کر سکتا ہے
۱۳	جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو اسے دیکھ سکتا ہے	۹۳	اپنی ماں کے پاؤں دبا سکتا ہے قدم کو بوسہ دے سکتا ہے یہ ایسا ہے جیسے جنت کی چوڑھٹ کو بوسہ دیا
۱۴	کوئی شخص موضع ستر کو کھولے ہو اسے کس طرح مس کیا جائے	۹۳	محارم کے ساتھ سفر و خلوت جائز ہے
۱۵	بہت چھوٹے بچے کے کسی حصہ جسم کو چھپانا فرض نہیں	۹۵	کنیز کو خریدنا ہو تو اس کے بعض اعضا کو کھینچا اور چھونا جائز ہے
۱۶	لڑکا جب مراہق ہو اس کو دیکھنے اور چھونے کا کیا حکم ہے	۹۵	اجنبیہ کے چہرہ اور تنہیلی کو دیکھ سکتا ہے چھونے کی اجازت نہیں
۱۷	عورت دوسری عورت کے کس حصہ جسم کو دیکھ سکتی ہے	۹۵	چھوٹی لڑکی جو مشہداتہ نہ ہو اس کو دیکھنا چھونا جائز ہے
۱۸	عورت صاکنہ اپنے کو بدکار عورت کے دیکھنے سے بچائے اور مسلمان کا فرد سے بچائے	۹۶	نوکرائی کی کلائی اور دائیں کی طرف نظر جائز ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۰۱	دیکھنا ناجائز ہے	۲۰	۹۹	۳۱
۱۰۱	عورت کی دائرہ موٹھ نکل آئے تو بالوں کو نچوڑ ڈالے۔	۳۱	۹۹	۳۲
۱۰۱	اجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت ناجائز ہے اور محارم کے ساتھ جائز ہے۔	۳۱	۹۹	۳۳
۱۰۲	مکان میں جانے کے لئے اجازت لینا	۳۱	۹۹	۳۴
۱۰۳	اجازت چاہل کرنے کیلئے تین مرتبہ سلام کرے	۳۱	۹۹	۳۵
۱۰۳	جب آدمی بھیج دیا گیا تو بعض صورتوں میں اجازت لینے کی ضرورت نہیں	۳۱	۹۹	۳۶
۱۰۳	اپنی ماں کے پاس جائے جب بھی اجازت مانگے	۳۱	۹۹	۳۷
۱۰۳	اجازت مانگنے سے پہلے سلام کرے	۳۱	۹۹	۳۸
۱۰۳	دروازہ پر سامنے نہ کھڑا ہو بلکہ پیٹھے ہائیں	۳۱	۹۹	۳۹
۱۰۵	ہٹ کر کھڑا ہو	۳۱	۹۹	۴۰
۱۰۵	کسی کے مکان میں جھانکنے کی ممانعت	۳۱	۹۹	۴۱
۱۰۵	کسی کے یہاں جائے تو کیا کرے	۳۱	۹۹	۴۲
۱۰۵	آواز دی اور مکان والے نے کہا کون تو	۳۱	۹۹	۴۳
۱۰۶	جواب میں اپنا نام بتائے اگر اجازت ملے	۳۱	۹۹	۴۴
۱۰۶	تو راضی نہ ہونا چاہیئے	۳۱	۹۹	۴۵
۱۰۶	جس مکان میں کوئی نہ ہو وہاں جائے تو کیلئے	۳۱	۹۹	۴۶
۱۰۶	آئیوا لے نے بغیر سلام کے بات چیت شرع	۳۱	۹۹	۴۷
				۴۸
				۴۹
				۵۰
				۵۱
				۵۲
				۵۳
				۵۴
				۵۵
				۵۶
				۵۷
				۵۸
				۵۹
				۶۰
				۶۱
				۶۲
				۶۳
				۶۴
				۶۵
				۶۶
				۶۷
				۶۸
				۶۹
				۷۰
				۷۱
				۷۲
				۷۳
				۷۴
				۷۵
				۷۶
				۷۷
				۷۸
				۷۹
				۸۰
				۸۱
				۸۲
				۸۳
				۸۴
				۸۵
				۸۶
				۸۷
				۸۸
				۸۹
				۹۰
				۹۱
				۹۲
				۹۳
				۹۴
				۹۵
				۹۶
				۹۷
				۹۸
				۹۹
				۱۰۰

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۱۲	سلام و جواب سلام میں افضل کیا ہے	۱۴	۱۰۶	کر دی تو اختیار ہے کس کی بات کا جواب ہے
۱۱۲	سلام میں جمع کا صیغہ بولے ایک کو کرے	۱۵	۱۰۷	آتے وقت اور جاتے وقت دونوں قیود سلام کرے
۱۱۲	یا زیادہ کو جواب میں علیکم السلام داؤ کے	۱۰۶	سلام کا بیان	
۱۱۳	ساتھ کہے جواب میں تاخیر نہ کرے کہ یہ گناہ ہے			
۱۱۳	ایک جماعت دوسری کے پاس آئی تو بہتر	۱۶	۱	آدم علیہ السلام جب پیدا ہوئے اور انہوں نے
۱۱۳	یہ ہے کہ سب ہی سلام کریں اور جواب دیں	۱۰۷	۲	فرشتوں کو سلام کیا تو فرشتوں نے کیا جواب دیا
۱۱۳	مجلس کو سلام کیا اور نابالغ یا عورت نے	۱۷	۳	سلام کرنے کی فضیلت
	جواب دیا		۴	ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کیا حق ہیں
۱۱۳	کون شخص کس کو سلام کرے اور کہاں	۱۸	۵	پہلے سلام کرنے کی فضیلت
۱۱۳	کہاں جواب دینا واجب نہیں	۱۱۰	۶	جماعت میں سے ایک نے سلام کر لیا یا جواب
۱۱۴	کافر کو سلام نہ کرے	۱۹	۷	دیدار یا کافی ہے
۱۱۴	سلام ملاقات کرنے کی تحت ہے حماں	۲۰	۸	کون کس کو سلام کرے
۱۱۵	ملاقات مقصود نہ ہو وہاں جواب نہ	۲۱	۹	یہود و نصاریٰ کے سلام کے جواب میں
۱۱۶	کن لوگوں کو سلام نہ کرے	۲۲	۱۰	صرف و علیکم کہے
۱۱۶	کسی کو سلام کہنا بھیجا وہ کیونکر جواب دے	۲۳	۱۱	راستہ پر بیٹھے تو اس کے حقوق ادا کرے
۱۱۶	خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا جواب	۲۴	۱۲	سلام کے الفاظ رحمت وغیرہ کا ذکر
۱۱۶	بھی واجب ہے	۲۵	۱۳	یہود و نصاریٰ کے ساتھ سلام میں تشبیہ
۱۱۶	سلام کی سیم کو نہ ساکن پڑھے نہ اسکو پیش	۲۶	۱۴	نہ کرے
۱۱۶	سے کہے	۲۷	۱۵	علیک السلام کہنے کی مانعت
۱۱۶	ابتداء علیک السلام نہ کہے	۲۸	۱۶	سلام کرنے میں کیا نیت ہونی چاہیے
۱۱۶	سلام اور اس کا جواب اتنی آواز سے ہو کہ وہ	۲۹	۱۷	ہر مسلمان کو سلام کرے پہچانتا ہو یا
۱۱۶	سن سکے اسی طرح چھینک کا جواب	۳۰	۱۸	نہ پہچانتا ہو

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱۲۴	مصافحہ کے بعد خود اپنا ہاتھ چوم لینا مکروہ	۸	انگلی یا پتیلی کے اشارہ سے سلام نہ کرے	۲۷
۱۲۵	عالم دین یا بادشاہ عادل کے ہاتھ یا قدم کا چومنا جائز نہیں ہے۔	۹	ہاتھ یا سر کے اشارہ سے جواب دینا	۲۸
"	کسی کے سامنے زمین کو چومنا ناجائز ہے	۱۰	تاکافی ہے	۲۹
"	بوسہ کی چھ قسمیں ہیں	۱۱	سلام کرتے وقت جھکنا چاہیئے	۳۰
"	قرآن مجید کو بوسہ دینا ناجائز ہے	۱۲	اس زمانہ میں نئے نئے سلام ایجاد ہوئے	۳۱
"	سجدہ تحیت حرام ہے اور غیر خدا کیلئے	۱۳	میں ان سے بچے	۳۲
"	سجدہ عبادت کفر	۱۴	کسی کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا یا لکھنا	۳۳
۱۲۶	ملاقات کے وقت جھکنا مستحب ہے	۱۵	یہ نبی و ملائکہ کے ساتھ خاص ہے۔	۳۴
	آینے کی تعظیم کو کھڑا ہونا جبکہ وہ مستحق تعظیم ہو اور قیام ممنوع کی صورت	۱۶	چھوٹا سلام کرے تو اس کے جواب میں یہ	۳۵
			زہکے کر جیتے رہو	۳۶
۱۲۶	چھینک اور جہا ہی کا بیان	۱۱۸	مصافحہ و معانقہ و بوسہ و قیام کا بیان	۱۱۸
۱۲۶	چھینک اللہ کو پسند ہے اور جہا ہی نا پسند	۱	مصافحہ کے فضائل	۱۱۸
۱۲۷	چھینک پر اللہ کا کہنا اور اس کا جواب	۲	معانقہ کی حدیں	۱۲۰
	چھینک کے وقت مونہ کو چھپائے اور آواز کو پست کرے	۳	کھڑا ہونا اور بوسہ دینا	۱۲۱
۱۲۸	جہا ہی کے وقت مونہ چھپائے	۴	مصافحہ کا جواز	۱۲۳
	کسی بات کے موقع پر چھینک آجانا اس کے	۵	مصافحہ کا طریقہ	۱۲۴
۱۲۸	بچے ہونے کی دلیل ہے		معانقہ جائز ہے جبکہ محلِ فقہ نہ ہو اور	۱۲۵
	چھینک پر اللہ کا کہنے والے کا جواب	۶	عیدین کے دن معانقہ	۱۲۶
۱۲۸	دینا واجب ہے		بوسہ دینا کہاں جائز ہے اور کہاں نہیں	۱۲۷

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۳۲	ناجا نر ہے	۱۳۰	چھینک کے وقت سر جھکائے اور آواز پست کرے
۱۳۲	روٹی گوشت کا زرخ مقرر ہے اور بائع نے کم دیا خریدار کو بعد میں معلوم ہو اگر کم ہے تو کن پوری کر سکتا ہے	۱۳۰	چھینک کو بد فالی تصور کرنا جہالت ہے
۱۳۲	لوہے پتیل وغیرہ کی انگوٹھی یا زیور کو بیچنا منع ہے اس طرح انہیں کھانے والے کے ہاتھ بیچنا	۱۳۰	خرید و فروخت کا بیان
۱۳۳	کافرنے شراب بیچ کر مسلم کا دین ادا کیا تو دینا جائز ہے اور مسلم نے شراب کے ثمن سے دین ادا کیا تو لینا ناجائز ہے	۱۳۰	گوپہ اور پافانہ کی بیع کا کیا حکم ہے
۱۳۳	رند یوں کہے پاس جو حرام مال آیا اس کو دین یا کسی مطالبہ میں نہیں لے سکتا یونہی مورث کا حرام مال ورثہ نہیں لے لیں	۱۳۰	ایک شخص دوسری چیز کو بیع کرتا ہے تو خرید سکتا ہے یا نہیں
۱۳۳	پنساری کے پاس روپیہ رکھ دیا کہ سوے میں گنتا رہے گا یہ منع ہے	۱۳۱	مشترک چیز بیچنی ہو تو شریک کو مطلع کر دے
۱۳۳	احتکار کی ممانعت اور اس کی صورتیں اور احکام	۱۳۱	بازار والے ایسوں سے مال خریدتے ہوں جن کا غالب مال حرام ہے تو ان سے خریدنے میں تین صورتیں ہیں
۱۳۵	چیزوں کا زرخ مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں	۱۳۲	تجارت میں مشغولی کے سبب فی بعض ترک کرے
۱۳۵	قرآن مجید پڑھنے کے فضائل	۱۳۲	نخس پٹے کی بیع
۱۳۹	سورۃ فاتحہ کے فضائل	۱۳۲	بائع کو ثمن سے کچھ زیادہ دیا اور ٹوک لینے کا حکم
۱۴۰	سورۃ بقرہ آل عمران و آلہ الکرسی کے فضائل	۱۳۲	ایسی چیز جو جلد خراب ہو جاتی ہے خریدی اور مشری غائب ہو گیا تو بائع اس کو دوسرے کے ہاتھ بیع کر سکتا ہے
۱۴۱	سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کے فضائل	۱۳۲	بیمار کی دوا وغیرہ اس کی بغیر جائزت خرید سکتا ہے
		۱۴۱	گھوڑوں میں دھیل ملانا یا دودھ میں بانی ملانا

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱۴۶	کون کتاب اوپر ہو اور کون نیچے	۱۴۲	سورہ کہف کے فضائل	۴
"	قرآن مجید برکت کے لئے گھر میں رکھنا بہتر ہے	۱۴۲	سورہ طہ و نیس کے فضائل	۵
"	معصوم شریف کی توہین کفر ہے	۱۴۳	خم المؤمن و خم الدخان و الم منزلی و تبارک کے فضائل	۶
۱۴۷	جس گھر میں قرآن مجید ہو اس میں نبی بی	۱۴۳	سورہ واقعہ و اذا زلزلت و سورہ نکاح	۷
"	سے جماع کر سکتا ہے یا نہیں	۱۴۴	سورہ یاسین و النور و قل ہواشہ کے فضائل	۸
"	سلاوت و اذان میں آواز اچھی ہونی	۱۴۵	سورہ حشر کے فضائل	۹
"	چاہیے اور قواعد تجوید کی مراعات کرے	۱۴۵	قرآن پڑھ کر آدمیوں سے سوال کرنا ناجائز ہے	۱۰
۱۴۷	موسیقی سے بچے	۱۴۵	معصوم شریف کی کتابت پر اجرت لینا جائز ہے	
"	قرآن مجید کو معروف قرات سے پڑھا جائے	۱۴۵	قرآن مجید اور کتابوں کے آداب	
"	قرآن مجید کو بند کر دے کھلا ہوا نہ چھوڑے	۱۴۵	قرآن مجید پر سونے چاندی کا پانی چڑھانا	۱
"	اس کی طرف نہ پیٹھ کرے نہ پاؤں اور ہر دستان و غلات میں رکھے	۱۴۵	اس میں اعراب لگانا وقف و غنیمت کی علامتیں لکھنا سورتوں کے نام اور آیتوں کی تعداد لکھنا اور اس کے ساتھ ترجمہ چھاپنا جائز ہے	۲
"	قلم کا تراشا اور مسجد کے گھاس کوڑے کو کہاں ڈالے	۱۴۵	تاریخ کے اوراق کا قرآن مجید و تفسیر وقف کی کتابوں پر غلات لگا سکتے ہیں	۳
"	جن کا تہذیب پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو اس کی پڑیا نہ بنائے	۱۴۵	قرآن مجید کی کتابت طباعت کاغذ سے اچھا ہونا چاہیے	۴
۱۴۸	آداب مسجد و قبلہ	۱۴۶	قرآن مجید کا حجم چڑھا کرنا مکروہ ہے	۵
"	مسجد کو منقش کرنا اس پر چاندی سونے کا پانی چڑھانا جائز ہے	۱۴۶	قرآن مجید پڑھنا بوسیدہ ہو جائے تو دفن کر لینا	
"	مسجد کی دیواروں میں گچ یا پلاسٹر کرنا جائز ہے	۱۴۶		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۵۹	۸ حرام چیزوں کو دوا کے طور پر استعمال کرنا ناجائز ہے	۱۴۸	۳ مسجد میں درس دینا جائز ہے اگرچہ بوقت درس چٹائیاں اور جاننا استعمال میں آئیں
۱۵۹	۹ علاج نہیں کرایا اور مرگیا تو گنہگار نہیں	۱۴۸	۴ مسجد میں سونا اور کھانا کر وہ ہے مگر شک کے لئے
۱۵۹	۱۰ حل کی حالت میں عورت نہ قصد کھلوائے اور بچنے لگوائے	۱۴۸	۵ مسجد کو راستہ نہ بنائے
۱۶۰	۱۱ پچھا کن تاریخوں میں ہونا چاہیے	۱۴۹	۶ مسجد میں تعویذ بیچنا ناجائز ہے اور نکاح پڑھوانا جائز
۱۶۰	۱۲ شراب کا استعمال خارجی علاج میں بھی ناجائز ہے	۱۴۹	۷ مسجد کے آداب و مکروہات
۱۶۰	۱۳ انگلی میں پٹا باندھنا یا درم پر لٹی یا روٹی باندھنا جائز ہے	۱۵۱	عیادت و علاج کا بیان
۱۶۰	۱۴ گل دینا جائز ہے اور اگر نظر کرنے یا چھونے کی ضرورت ہو تو یہ بھی جائز	۱۵۲	۱ علاج کے متعلق حدیثیں
۱۶۰	۱۵ دوا سے بیہوش کرنا جائز ہے	۱۵۲	۲ جھاڑ پھونک کرنے میں حرج نہیں خصوصاً نظر بڑا دھڑیلے جانور کے کاٹنے میں مگر جبکہ اس میں ناجائز الفاظ ہوں
۱۶۱	لہو و لعب کا بیان	۱۵۲	۳ مرض کا مستعدی ہونا اور صفر کو منحوس جاننا اور بد فالی لینا یہ سب غلط ہیں اور فالی حسن اچھی چیز ہے
۱۶۲	۱ سب کھیل باطل ہیں سوائے سواتین کے	۱۵۶	۴ بدشگون سے بچنے کی دعا
۱۶۲	۲ لڑکیوں کے لئے گڑیوں سے کھیلنے کی اجازت ہے	۱۵۶	۵ جہاں طاعون ہو وہاں نہ جائے اور
۱۶۳	۳ نوبت بچانا ایک خاص صورت میں جائز ہے	۱۵۰	۶ جہاں یہ ہے وہاں ہو جائے تو نہ بھاگے
۱۶۳	۴ عید کے دن اور شادی میں دست بچانا جائز ہے	۱۵۸	۷ عیادت کے مسائل
۱۶۳	۵ حمام کا بگل اور رمضان میں سحری کا تقارہ اور	۱۵۸	۸ علاج کے مسائل
۱۶۳	کارخانہ یا ریل گاڑی کی سیٹی جائز ہے		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱۴۱	تقریض کی بھی بعض صورتیں جائز ہیں	۱۴۳	گنجف چو سر شطرنج وغیرہ سب کھیل باطل ہیں	۶
۱۴۲	زبان کو روکنا اور گالی	۱۴۳	ناچنا مالی بجانا ستار ہارونیم وغیرہ باحیا	۷
	گلوچ چغلی سے پرہیز کرنا	۱۴۳	بجانا حرام	
۱۴۲	زبان اور شرمگاہ کی حفاظت		مزامیر کے ساتھ قوالی نا جائز ہے	۸
۱۴۵	لعن و طعن کی ممانعت و قباحیت	۱۴۴	کبوتر بازی اور جانوروں کو لڑانا حرام ہے	۹
	جو کافر و فاسق نہ ہو اسے کافر و فاسق		آم کے زمانہ میں نوروز کو جانا جائز ہے	۱۰
۱۴۶	کہنے کی حرمت		کشتی لڑنا جائز ہے اگر ستر پوشی کے	۱۱
۱۴۶	جھگڑا اور گالی گلوچ کرنا	۱۴۵	ساتھ ہو	
۱۴۷	غش گوئی سے بچو	۱۴۵	ہنسی مذاق بعض صورتوں میں جائز ہے	۱۲
۱۴۷	دہرا اور زمانہ کو بُرا نہ کہو			
۱۴۸	جو سب کو بُرا کہے وہ خود سب بُرا ہے	۱۴۵	اشعار کا بیان	۱
۱۴۸	دورِ خا آدمی بہت بُرا ہے		اشعار اچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی	۱
۱۴۸	چغلی کی قباحیت		اشعار پڑھنا جائز بھی ہے اور نا جائز بھی	۲
۱۴۸	غیبت کی مذمت میں حدیثیں	۱۴۷	جھوٹ کا بیان	
۱۸۱	غیبت کے روکنے کی فضیلت		جھوٹ کی برائی میں چند حدیثیں	۱
۱۸۲	کسی کو عار دلانا اور شہانت	۱۴۸	تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے	۲
۱۸۲	بعض لوگوں کی بُرائی کرنا غیبت نہیں ہے	۱۴۸	تورہ بلا حاجت جائز نہیں	۳
	تقریب میں مبالغہ کرنے اور موند پر تعریف		احیاء حق کے لئے تورہ جائز ہے	۴
۱۸۳	کرنے کی ممانعت		جھوٹ بولنے کے مواقع	۵
۱۸۳	فاسق کی مدح سے ممانعت		جس قسم کا مبالغہ عادت میں جاری ہے وہ	۶
۱۸۳	غیبت کی تعریف اور اس میں در بہتان میں فرق	۱۴۹	جھوٹ نہیں	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۷۸	حدیث کے راویوں اور مقدمہ کے گواہوں اور مستفیضین پر جرح کرنا غیبت نہیں	۱۸۴	جس سے ضرر کا اندیشہ ہے اُس کی یہ بات ظاہر کرنی جائز ہے
۱۸۸	صراحت اور تعریف دونوں طرح غیبت ہوتی ہے زبان سے اور ہاتھ پاؤں اور سراپرو کے اشارے سے بھی غیبت ہوتی ہے	۱۸۵	بد مذہب کی بُرائی کرنا غیبت نہیں
۱۸۸	نقل کرنا بھی غیبت ہے	۱۸۵	بیٹے کی بُری بات اُس کے باپ سے کہنا اور عورت کی شوہر سے اور رعایا کی بادشاہ سے
۱۸۸	جس کی بُرائی کی اُس کا نام نہیں لیا مگر قرآن سے مخاطب ہو گیا کہ فلاں شخص مراد ہے یہ بھی غیبت ہے کا قرضی کی بُرائی کرنا غیبت ہے حربی کی بُرائی کرنے میں غیبت نہیں	۱۸۵	ہما کہ لوگ انسداد کر دیں یہ جائز ہے
۱۸۹	موند پر بُرائی کرنا بھی حرام ہے	۱۸۵	کسی کی بُرائی افسوس کے طور پر بیان کرنا غیبت نہیں
۱۹۰	وہ عیوب جن کے بیان کرنے میں غیبت ہوتی ہے جس کے سامنے غیبت کی جائے اس پر لازم ہے کہ منع کر دے یا وہاں سے چلا جائے	۱۸۹	کسی بستی یا شہر والوں کی بُرائی کرنا غیبت نہیں
۱۹۰	جس کی غیبت کی اُس کے ساقی مانگے اور توبہ کرے	۱۸۹	غیبت چار قسم کی ہے
۱۹۰	بہتان میں بھی ساقی مانگے اور توبہ کرے اور جن کے سامنے بہتان باندھا اُن کے سامنے اپنی تکذیب کرے	۱۸۹	فاسق ملعون کی بُرائی کرنا غیبت نہیں
۱۹۱	ساقی مانگنے میں یہ بھی ضرور ہے کہ ایسا کام کرے کہ اُس کے دل سے بُرائی زور ہو جائے	۱۸۹	جس سے مشورہ لیا جائے وہ اُس کی بُرائی بیان کر سکتا ہے جس کے متعلق مشورہ ہے
۱۹۱	ظاہری اور ناشی ساقی کوئی چیز نہیں	۱۸۹	بد مذہب اپنی بد مذہبی چھپائے یا ظاہر کرے دونوں صورتوں میں اس کا اظہار کیا جاسکتا ہے
		۱۸۹	ظالم کی شکایت حاکم یا مفتی کے پاس کرنا غیبت نہیں
		۱۸۹	بسیح کا عیب بیان کرنا غیبت نہیں
		۱۸۹	اگر بُرائی سے مقصود معرفت ہو بُرائی نہ ہو تو غیبت نہیں

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۱۲	صلہ رحم سے عمر زیادہ ہونے کا مطلب	۱۹۱	جسکی غیبت کی وہ مرگیا یا ناب ہو گیا تو کیا کرے
۲۱۳	اولاد پر شفقت و سیامی پر رحمت	۱۹۱	بہم طور پر معافی مانگنا کافی ہے یا نہیں
۲۱۳	۱۔ لڑکیوں پر مہربانی کرنا	۱۹۲	۲۱۔ معذرت کے ساتھ مصافحہ میں معافی مانگنے کے حکم میں ہے
۲۱۳	۲۔ یتیموں پر مہربانی کرنا	۲۳	۲۲۔ موند پر یا پیٹھ پیچھے تعریف کی صورتیں
۲۱۵	۳۔ اولاد کو ادب سکھانا	۱۹۳	۲۳۔ بغض و حسد کا بیان
۲۱۵	۴۔ اولاد کے ساتھ عطیہ میں برابری کرے	۱۹۲	۱۔ حسد کی بُرائی میں حدیں
۲۱۶	۲۱۶۔ بڑوسیوں کے حقوق	۱۹۳	۲۔ بغض و عناد کے متعلق حدیں
۲۲۰	۱۔ چھت پر چڑھنے سے دوسروں کی بے چوگی ہوگی تو نہ چڑھے	۱۹۵	۳۔ حسد کے معنی اور حدیث بخاری کا مطلب
۲۲۰	۲۔ پچھیت میں مٹی لگانے کیلئے دوسرے کے مکان میں اجازت سے جائے	۱۹۶	۲۴۔ ظلم کی مذمت
۱۲۱	۱۲۱۔ مخلوق خدا پر مہربانی کرنا	۱۹۷	۲۵۔ غصہ اور تکبر کا بیان
۲۲۲	۲۲۲۔ نرمی حیا و خوبی اخلاق کا بیان	۲۰۰	۲۶۔ ہجران و قطع تعلق کا بیان
۲۲۲	۱۔ نرمی میں خوبیاں	۲۰۱	۲۷۔ سلوک کرنے کا بیان
۲۲۵	۲۔ حیا کے متعلق حدیں	۲۰۳	۱۔ ملا باپ کے ساتھ سلوک اور انکی خدمت کرنا
۲۲۵	۳۔ حسن خلق کی حدیں	۲۰۸	۲۔ بڑے بھائی کا حق ارشدہ داروں کے ساتھ سلوک کرنا
۲۲۶	۲۲۶۔ اچھی بُری صحبت	۲۱۱	۳۔ صلہ رحم واجب ہے اور قطع رحم حرام۔ رشتہ والوں سے مراد کون لوگ ہیں
۲۲۸	۲۲۸۔ اللہ کے لئے دوستی و دشمنی کا بیان	۲۱۱	۴۔ صلہ رحم کی صورتیں

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۲۳۶	تاک کے بال نہ اکھاڑے	۲۳۱	حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا
"	جنابت کی حالت میں نہ حجامت بنوائے	۲۳۱	پانچ چیزیں فطرت سے ہیں
"	ناخن تراشے	۲۳۱	مونچیں ترشواؤ اور وارمیاں بڑھاؤ
"	بھوڑوں کے بال ترشوا سکتا ہے	۲۳۱	حجامت و ناخن وغیرہ کی زیادہ سے زیادہ
"	بچی کے اغل بٹل کے بال مونڈنا بدعت ہے	۲۳۱	مت چالیس دن ہے
"	مونچیں کم کرے اور دونوں کنارے کے	۲۳۱	سفید بال نہ اکھاڑو
"	بال بڑے ہو سکتے ہیں	۲۳۲	بغیر حجامت گردن کے بال نہ مونڈائے
۲۳۷	دارمی چڑھانا یا اس میں گر لگانا ناجائز ہے	۲۳۲	قرع یعنی متعدد جگہ سے سر مونڈنا اور جگہ جگہ
"	دارمی مونچوں میں طرح طرح کی تراشیں نہ ہوں	۲۳۲	چھوڑ دینا منع ہے
"	دارمی کا مذاق اڑانا بہت سخت حکم رکھتا ہے	۲۳۳	سر کے بال بڑے نہ ہوں اور نہ تھپتھپا ہوں
"	مرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال مونڈائے یا	"	عورت کو سر مونڈنا منع ہے
"	بڑھائے دروازے سے پیچے نہ ہوں	۲۳۴	بالوں میں مانگ نکالے سیدھے بال نہ رکھے
"	سفید بال اکھاڑنا یا چھوڑنا مکروہ ہے گر	"	ناخن ترشوانا اور اس کا طریقہ
۲۳۸	مجاہد کے لئے	"	دانتوں سے ناخن نہ کھٹکے
"	سر پر پان بنوانا جائز ہے مگر غلات سنت ہے	۲۳۵	مجاہد دار الحرب میں مونچیں اور ناخن بٹھے
"	پیشانی کو خط کی طرح بنوانا غلات سنت ہے	۲۳۵	رکھے
"	گردن کے بال سر کے ساتھ مونڈائے	۲۳۵	ہر جمعہ کو ناخن وغیرہ تراشے یا پندرہ دن پر
"	بغیر اس کے نہیں	"	اور چالیس روز سے تجاوز نہ کرے
"	سر پر بالوں کا گچھا رکھنا تقلید نصاریٰ ہے	۲۳۶	نباتا صاف شستہ رہنا موئے زیرات
۲۳۹	قینچی یا مشین سے سر کے بال ترشوانا	۲۳۶	مونڈنا
"	عورت سر کے بال ترشوائے ناجائز ہے	"	بٹل کے بال اکھاڑنا سنت ہے
"	بال اور ناخن دفن کر دے	"	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۳۹	سرمیں جوئیں پڑ گئیں بال موڑاے نہیں بھی دفن کر دے۔	۶	خضاب کرنا چاہیے مگر سیاہ خضاب بگڑ نہ لگائے
۲۴۰	ختہ کا بیان	۷	بال طائیہ والی اور طوانے والی اور گونے والی اور گود دانے والی اور بالوں کو نوچ کر ابرو خوبصورت کر نیوالی اور دانتوں کو ریت کر خوبصورت کر نیوالی پر ہمت آتی
۲۴۰	ختہ کی مدت	۸	اولن یا سیاہ کپڑے یا سیاہ تلگے کا سرباب بنا ناجائز ہے کلاود بد درجہ اولی جائز
۲۴۱	۱ ختنہ میں پوری کھال نہیں کٹی تو کیا کرے	۹	لڑکیوں کے کان ناک چھینا جائز اور لڑکوں کے ناجائز
۲۴۱	۲ ختنہ کی کھال نہ ہو تو ختنہ نہ کرائی جائے	۱۰	عورتوں اور لڑکیوں کو ہندی لگانا جائز ہے اور لڑکوں کو ناجائز ہے
۲۴۱	۳ پیدائشی ختنہ کی کھال نہ ہو تو ختنہ نہ کرائی جائے	۱۱	عورتیں اپنی چڑیوں میں پرت اور سونے کے دلنے لگا سکتی ہیں
۲۴۱	۴ کافر اسلام لایا تو ختنہ کس طرح ہو	۱۲	سیاہ سرمہ یا کابل بقصد زینت مکر کو مکروہ ہے
۲۴۱	۵ بچہ کی ختنہ کون کرائے	۱۳	مکان کو غیر ذی روح کی تصویر آراستہ کر سکتے ہیں
۲۴۱	۶ عورتوں اور لڑکیوں کے کان ناک چھیننا	۱۴	گرہن میں خن اور خواہے کی ٹیلیاں جائز ہیں
۲۴۱	۷ انسان کو خنسی یا ہیکر اکنا حرام ہے جانوروں کو خنسی کرنا جائز ہے جبکہ مقصد صحیح ہو	۱۵	ایک شخص سواری پر ہے اور ساتھ والے پیدل اگر اس سے بکتر مقصود نہ ہو تو جائز ہے
۲۴۱	۸ خنسی غلام سے خدمت لینا منع ہے		نام رکھنے کا بیان
۲۴۱	۹ گھوڑی کو گدھے سے گاجن کرنا جائز ہے		
۲۴۲	زینت کا بیان		
۲۴۲	۱ تیل اور خوشبو لگانا دھوئی لینا		
۲۴۲	۲ کنگھا کرنا سرمہ لگانا		
۲۴۳	۳ عورتیں ہندی لگائیں تخت کو حضور نے شہر بدر کر دیا		
۲۴۳	۴ اللہ تعالیٰ نفاق کو پسند کرتا ہے		
۲۴۳	۵ اللہ کو جمال پسند ہے جمال اور کبیر میں فرق		
۲۴۸	نام رکھنے کا بیان		
۲۴۹	اچھے نام رکھنا اور اچھے ناموں کو لوگوں کو پکارنا		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۲۹۰	تخلی کے داخل کرنے کی صورتیں	۲	انبیاء علیہم السلام اور صالحین کے ناموں پر	۲
۲۹۱	آگے ہونے کا کیا مطلب ہے	۳	نام رکھنا	۳
•	طلبہ نے یہ شرط کی کہ جس کی بات صحیح ہو اس کو یہ دیا جائے گا	۴	اگر کسی کا نام محمد ہو تو اس کی کنیت ابوالقاسم ہو سکتی ہے یا نہیں	۳
•	طلبہ میں یہ طہر کہ درس گاہ میں جو پہلے آئیگا	۵	محمد و احمد نام کے فضائل	۴
•	اس کا سبق پہلے ہوگا	۵	جس کے یہ نام ہوں اس کی عزت کی جائے	۵
۲۹۱	کسب کا بیان	•	نام بدلنے کی صورتیں	۶
•	مال حاصل کرنا بعض صورتوں میں فرض ہے	۲۵۱	سب سے اچھے کون سے نام ہیں	۷
۲۹۱	اور بعض میں مستحب ہے	۲۵۲	ابوالقاسم کنیت ہو سکتی ہے	۸
•	مسجدوں میں متوکلانہ بیٹھنا اور پیری مری	•	بعض اسمائے الہیہ جن کا اطلاق غیر یہ جائز	۹
۲۹۲	کو پیشہ بنانا	۲۵۳	ہے وہ نام ہو سکتے ہیں	۱۰
•	افضل کسب کیا ہے	•	نام دیکھو قرآن و حدیث میں ہو یا مسلمانوں	۱۱
•	چرخہ کا تنا - سوال کرنا	•	میں رائج ہو	۱۲
•	علم دین پڑھ کر کسب چھوڑ دینا	•	مرا ہوا بچہ پیدا ہوا یا پیدا ہو کر مر گیا اس کا نام رکھنا	۱۳
۲۹۳	حرام مال کو ورثہ کیا کریں	۲۵۴	بچہ کی کنیت رکھنا اور ابوبکر و ابوتراب کنیت	۱۴
•	مال مشتبہ قریبی رشتہ دار کو دے سکتا ہے	•	کرنا جائز ہے	۱۵
۲۹۳	امر بالمعروف و نہی عن المنکر	۲۵۵	بڑے نام بدل کر اچھے نام رکھنا چاہیے	۱۶
	کا بیان	۲۵۶	بعض جائز و ناجائز ناموں کی تفصیل	۱۷
۲۹۴	ان کے متعلق احادیث	•	مسابقت کا بیان	۱۸
•	گناہ کا ارادہ کیا مگر کیا نہیں تو اس میں	۲۵۹	مسابقت کی تعریف اور اس کے جائز و	۱۹
			ناجائز ہونے کی صورتیں	۲۰

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۲۴۸	معلم نے بچوں سے چٹائی کیلئے پیسے منگائے اور کچھ بیچ گئے تو معلم کے ہیں	۲۴۶	ثواب لینے کی امید ہے	۳
۲۴۹	عالم اپنا عالم ہونا ظاہر کر سکتا ہے	۲۴۷	امر بالمعروف کا کیا طریقہ ہونا چاہیئے اور اس کی صورتیں	۴
"	اچھی نیت سے تحصیل علم ہر عمل سے بہتر ہے	۲۴۸	امر بالمعروف میں پانچ چیز کی ضرورت ہے	۵
"	علم میں نخل نہ کرے اور اس کے نقصانات	۲۴۸	عامی شخص کو یہ نہ چاہیئے کہ کسی عالم متبع شریعت کو امر بالمعروف کرے	۶
"	عالم و مستعلم علم کی توقیر کریں اور ان کو کس طرح رہنا چاہیئے	۲۴۹	جو شخص خود بڑا کام کرتا ہے وہ بھی امر کرے	۷
۲۸۰	استاد کے حقوق کی محافظت اور اس کا ادب	"	بیٹے کی شکایت باپ کے پاس نکھ بھیجنا یا عورت کی شوہر کے پاس یا رعایا کی بادشاہ اور ملازم کی آقا کے پاس	۸
"	نااہل کو نہ پڑھائے اور اہل سے انکار نہ کرے	۲۴۹	باپ کس انداز سے نصیحت کرے	۹
"	معلم ثواب چاہتا ہے تو پانچ باتیں کرے	"	مسلمان فساق کو امر کرے تو قتل کر دیا جائیگا اور ان کا کچھ نہ کر سکے گا جب عیبت امر کرے	۱۰
"	ایک شخص نے اس لئے پڑھا کہ پڑھائیگا اور دوسرے نے عمل کرنے کے لئے	۲۵۰	علم و تسلیم کا بیان	۱۱
۲۸۱	علمی مذاکرہ عبادت سے افضل ہے	"	قرآن و حدیث سے علم کے فضائل	۱۲
"	قرآن مجید حفظ کرنے سے علم فائدہ حاصل کرنا افضل ہے	۲۸۱	بچوں کو پڑھانا اور ان کو تنبیہ کرنا	۱۳
۲۸۱	ریا و سمعہ کا بیان	"	عالم کی عزت کرنی چاہیئے	۱۴
۲۸۱	قرآن و حدیث سے ریا و سمعہ کی مذمت	۲۸۸	دین حق کی حمایت کے لئے مناظرہ کرنا اور مناظر کے ساتھ کید کرنا یا اس کے کید سے بچنے کی ترکیب کرنا	۱۵
۲۸۸	عبادت میں غلامی ضروری ہو بغیر اسکے ثواب نہیں	۲۸۹	واعظ کو کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے	۱۶
"	ریا کی دو صورتیں ہیں اصل عبادت میں ہونا یا دھن میں	"		
"	اشہار میں ریا کی مغلطہ قسم دوئم سے ہے	"		
"	روزہ میں بھی ریا ہو سکتا ہے	"		
"	اجرت لیکر قرآن پڑھنے پر ثواب نہیں اور اس	"		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۹۸	۱ حبیبی شریف: تعلیم پاک پنجرہ عرش بر حانا ۲ ثابت نہیں ۳ غلامیے راشدین کی تاریخ وفات میں ۴ مجلس منعقد کرنا ۵ لکھی اور ہزاری روزے ۶ عشرہ حرم میں مجلس منعقد کرنا ۷ تعزیر داری	۲۸۹	۱ صورت میں ایصالِ ثواب نہیں ہو سکتا اسی ۲ طرح سٹھائی کی وجہ سے پڑھنا ۳ پنج آیت پڑھنے والا اور میلاد خواں یا واعظ ۴ اپنا دوسرا حصہ لیتا ہے اس کا کیا حکم ہے ۵ حج کو گیا اور تجارت کا بھی خیال ہے یا جمعہ ۶ کو گیا اور راستہ میں دوسرے کام کرنے کا ۷ بھی خیال ہے تو جانے کا ثواب ہے یا نہیں ۸ فراغت میں ریا کو دخل نہیں اس کا کیا مطلب ہے
۳۰۱	آداب سفر کا بیان	۲۹۱	زیارت قبور کا بیان
۳۰۱	۱ اس کے متعلق حدیثیں ۲ عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے سفر ناجائز ہے ۳ سفر کے لئے والدین سے اجازت لے	۲۹۱	۱ زیارت قبور کے آداب ۲ قبرستان کے درخت کا کیا حکم ہے ۳ بزرگانِ دین کے زیارات بر غلات و انا جائز ہے
۳۰۴	متفرقات	۲۹۲	ایصالِ ثواب
۳۰۴	۱ یادداشت کے لئے گرہ لگانا یا ڈورا باندھنا ۲ جائز ہے ۳ گلے میں نمونہ لٹکانا جائز ہے رکابی میں ۴ وہائیں لکھ کر بعض کو پلانا جائز ہے ۵ بچوں نے یا کپڑے پر کچھ لکھا ہو تو استعمال کیسے ۶ دسترخوان اور کیمہ کا بھی یہی حکم ہے ۷ وعدہ پورا کرنے میں کوئی مانع شرعی ہو تو نہ ۸ پورا کرنے میں وعدہ خلافی نہیں	۲۹۲	۱ تیمم چالیسواں شش ماہی برسی تبارک ۲ ماہِ حجب کے گنڈے محرم کی پیدائش نہایت ۳ کچھڑا گیا رہیں اور چٹائی کی فاتحہ اصحابِ کعبہ ۴ و غوثِ پاک کا تو شریعت میں ایصالِ ثواب میں ۵ داخل ہیں ۶ عرس بزرگانِ دین جائز ہے ۷ مجلس خیر میلاد شریف

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱	زوجہ نماز نہ پڑھے یا زینت نہ کرے یا باہر نکل جائے تو مار سکتا ہے	۲۱	نظرے بچنے کے لئے لکڑی میں کپڑا پیٹ کر
۲۰۸	بی بی بیہودہ ہو تو طلاق دینا واجب نہیں	۲۰۵	کھیت میں لگانا جائز ہے
۲۲	قرض لینا جائز ہے جبکہ ادا کی نیت ہو	۲۰۶	مشرکین کے برتنوں میں بغیر گھسنے کھانا کر دیا
۲۳	صاحب حق غائب ہو گیا تو تلاش کرنا واجب نہیں	۲۰۷	تفریح یا نصیحت کیلئے عجیب و غریب قصے کہنا
۲۴	دائن مرگیا اور مدیون سے وصول نہ کر سکے تو	۲۰۸	عربی زبان سب بانوں سے افضل ہے
۲۵	غواب دائن کو ملے گا	۲۰۹	سورت رخصت ہو کر آئی دوسری عورتوں کے گناہ
۲۶	مدیون مرگیا اور ورثہ کو ذین کا علم نہ تھا یا بھول گیا اور ترکہ خرچ کر ڈالا تو موافقہ	۲۱۰	تمہاری بیوی ہو یا دلہن بنا کر اسکے گھر میں مسجدی
۲۷	نہیں و وصیت کا بھی یہی حکم ہے	۲۱۱	جس کے ذمہ اپنا حق ہو بعد حق اس کی چیز لے سکتا ہے
۲۸	ڈاکوؤں نے گھیرا ہے اس وقت مدیون دین ادا کرنا چاہے دائن انکار کر سکتا ہے	۲۱۲	مدارات کرنا کشادہ روئی اور نرمی سے پکارنا
۲۹	کسی سے کہا غلاں کی میں نے چیزیں کھالی ہیں	۲۱۳	مالک مکان کرایہ دار سے اجازت لے کر مکان میں جا سکتا ہے
۳۰	اُسے پانچ روپیہ دینا دہ نہ ہو تو اُس کے ورثہ کو دینا اور وارث صرف اس کی بی بی ہے	۲۱۴	حمام میں برہنہ نہ نہانے
۳۱	جان و مال آبرو بچانے کے لئے یا حق وصول کرنے کے لئے رشوت دینا	۲۱۵	امام مسجد کے لئے چندہ کر کے کچھ دینا جائز ہے
۳۲	بھیر بکریوں کو کھیت میں ٹھہرانے پر چڑا ہے	۲۱۶	اہل باطل سے میل جول منع ہے
۳۱۰	کو کچھ دینا	۲۱۷	کٹکٹنے کتنے کو مار ڈالنا چاہیئے اور بلی ایذا دے تو ذبح کر دے
۳۱	اولاد باپ کو نام لیکر نہ پکارے اور عورت شوہر کو	۲۱۸	ٹنڈی کو مار سکتے ہیں بیوی اور بچوں کو مارنے کا حکم
۳۲	موت کی آرزو یا دعا کرنا مکروہ ہے	۲۱۹	کس صورت میں وصیت کرنا افضل ہے اور کس صورت میں نہیں
		۲۲۰	اجنبی مرد یا عورت کا جھوٹا

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۳۱۱	کچھ نہ بولے	۳۳	زلزلہ کے وقت مکان سے باہر ہو
۳۱۲	ماہِ منفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں خصوصاً تیرہ تیزی یہ غلط ہے اس کی طرح ماہِ ذیقعدہ اور ہر ہینہ کی کچھ تاہیں	۳۴	جانا یا جھکی ہوئی دیوار کے نیچے سے بہٹ جانا جائز ہے
۳۱۳	قمر در عقب اور پنجہ سیوں کی سب باتیں اور نچتر کو ماننا ناجائز ہے۔	۳۵	جہاں طاعون ہو وہاں نہ جائے اور وہاں سے نہ بھاگے
۳۱۴	آخری چہار شنبہ	۳۶	کافر کی مغفرت کی دعا نہیں کر سکتا ہدایت کی کر سکتا ہے
۳۱۵	کسی سے معافی مانگنا	۳۷	مردہ کے اسلام کی ایک شخص نے شہادت دی نماز پڑھی جائے اور مسلمان مر اس کے مرتد ہونے کی ایک شخص نے شہادت دی اس کا اعتبار نہیں۔
۳۱۶	کپڑے کے متعلق بعض باتیں	۳۸	پرنڈے مکان میں گھونسل لگایا اندھے بچے دئے
۳۱۷	بیل پر سوار ہونا گدھے سے بل حونا	۳۹	جماع کے وقت کلام کرنا مکروہ ہے اور طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک سواخیر کے
۳۱۸	جانوروں سے کتنا کام لیا جائے اور ان پر مسلم نہ کیا جائے۔	۴۰	جماع کے وقت کلام کرنا مکروہ ہے اور طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک سواخیر کے
۴۱۲	تعارف مصنف		
۴۱۳	فہرست کتاب		

اشادہ ① پوری کتاب بغور پڑھی جائے۔ اس میں بہت سی وہ باتیں بھی آپ کو مل سکتی ہیں جن کو فہرست کی گرفت سے آزاد رکھا گیا ہے۔

② فہرست میں داہنی طرف نمبر شمارہ مضمون بائیں طرف صفحہ نمبر دیا گیا ہے اور مضمون کا نمبر شمارہ ہر صفحہ میں حاشیہ پر بھی دے دیا گیا ہے تاکہ صفحہ نمبر اور مضمون نمبر دونوں ذہن میں رکھ کر مطلوبہ مضمون کی سطحوں تک رسائی جلد سے جلد ہو سکے۔

تعارف مصنف

از: مولانا عبد الحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ لاہور

صدر الشریعہ مولانا شاہ محمد امجد علی اعظمی بن حکیم جمال الدین بن مولانا خدابخش بن مولانا خیر الدین قدس سرہ (۱۲۹۶ھ - ۱۸۷۸ء) میں قصبہ گھوسی محلہ کریم الدین پور ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد اور جد امجد فن طب اور علم و فضل میں باکمال تھے۔ اپنے جد امجد، بعد ازاں اپنے بڑے بھائی مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ سے علوم و فنون کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ پھر استاذ الائمہ مولانا ہدایت اللہ خاں رام پوری ثم جو پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۳۲۶ھ - ۱۹۰۸ء) سے اکتساب فیض کے لئے مدرسہ حنفیہ جو پور میں داخل ہوئے۔ علوم و فنون کی تکمیل کے بعد حجۃ العصر شیخ المحدثین مولانا شاہ ولی احمد محدث سورتی قدس سرہ (م ۱۳۳۲ھ - ۱۹۱۶ء) کی خدمت میں مدرسۃ الحدیث (پہلی بھیت) میں حاضر ہو کر دس حدیث لیا۔ اور سند فراغت حاصل کی۔

ذاتی اور وہی خوبیوں کا یہ عالم تھا کہ خود فرماتے ہیں:۔ کسی کتاب کا یاد کرنے کی نیت سے تین دنہ دیکھ لینا کافی ہوتا تھا۔

زمانہ طالب علمی میں آپ کی علمی صلاحیت احمد بن یاقوت کا اندازہ ذیل کی تحریر سے ہو سکتا ہے جو ہتم مدرسۃ الحدیث پہلی بھیت نے تحفہ حنفیہ مین شائع کی تھی۔

۱۔ مولانا غلام علی (البواقیت المہر) ص ۷۹ عہ یہ تلخیص و اضافہ۔ ۱۲ محمد احمد

۲۔ مفتی عبدالمنان اعظمی:۔ مقدمہ فتاویٰ امجدیہ اول ص ۵۱-۵۲

۶۰ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کو بمقامہ نقاشی طلبہ کا امتحان حضرت مولانا مولوی شاہ محمد سلامت اللہ صاحب رام پوری دام فیض نے دیا، مولوی امجد علی صاحب نے بعد فراغ کتب درسیہ کے نہایت جانفشانی و کمال مستعدی سے سائنس میں صحاح سند شریف، کتاب الآثار شریف، نو طاشریف، طحاوی شریف کا قراۃ و سماعتہ درس حاصل کر کے اعلیٰ درجہ کا امتحان دیا، جس کے باعث ممتحن صاحب و حاضرین نہایت شاداں اور ان کی حسن یاقوت و فہم و ذکاوت سے بہت فرحان ہوئے اور دستار فضیلت زیب سر کی گئی۔

(رضی اللہ عنہم مدرسہ (تحفہ حنفیہ ص ۴۴) محرم ۱۳۲۵ھ پٹنہ)

حکیم عبد آولی جوالی ڈول لکھنؤ سے علم طب حاصل کیا۔ ۱۲۴ھ سے ۱۲۷ھ تک حضرت محدث سورتی کے مدرسہ میں درس دیا۔ اس کے بعد ایک سال تک پٹنہ میں مطب کرتے رہے۔ اس اثنا میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ کو مدرسہ منظر اسلام بریلی کے لئے ایک مدرس کی ضرورت پیش آئی۔ اساذ گرامی مولانا موسیٰ احمد محدث سورتی سے ارشاد پر حضرت مولانا امجد علی اعلیٰ صاحب مطب جوڑ کر بریلی شریف چلے گئے۔ ابتداء تدریس کا کام شروع کیا۔ بعد ازاں مطبع اہلسنت کا انتظام اور جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی کے شعبہ علمیہ کی صدارت کے فرائض بھی آپ کے سپرد کر دیے گئے۔ افتار کی مصروفیات اس کے علاوہ تھیں، سلسلہ عالیہ قادریہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ اور جلد ہی خلافت سے فوائزے گئے تقریباً ۱۸ برس شیخ کامل کے فیوض و برکات سے مستفید ہوئے۔ اور کمال عروج کو پہنچے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی فتاویٰ کے سلسلے میں آپ پر حد درجہ اعتماد فرماتے تھے۔ ایک دفعہ ارشاد فرمایا۔

۱۔ مولانا محمود احمد قادری، تذکرہ علمائے اہلسنت ص ۵۱-۵۲

۲۔ ہفت روزہ (اوراب اپنا) صفحہ ۲، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲

”آپ یہاں کے موجودین میں تفقہ جس کا نام ہے۔ وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ استفادہ سنا کرتے ہیں۔ اور جو میں جو آپ دیتا ہوں لکھتے ہیں۔ طبیعت اخاذ ہے۔ طرز سے واقفیت ہو چلی ہے۔ تلامذہ اور خلفاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

میرا امجد مجسد کا پٹکا اس سے بہت کچھ یاد ہے
صدرالعلماء مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ نے فرمایا:-

”آپ کو فقہ کے جمیع ابواب کے تمام جزئیات ان کے تفصیلی دلائل کے ساتھ مستحضر تھے۔ بریلی شریف میں قیام کے دوران حضرت صدر الشریعہ کی مصروفیات حیرت انگیز حد تک بڑھی ہوئی تھیں، تدریس، پریس کی نگرانی، بروف ریڈنگ، پریس مینوں کو ہدایات، پارسلوں کی ترسیل اور فتویٰ نویسی وغیرہ امور تین تنہا انجام دیتے۔ فیض رضا نے دین کے لئے کام کرنے کی وہ اسپرٹ پیدا کر دی تھی کہ تھکاوٹ یا اکتاہٹ کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ بعض حضرات کہہ کرتے تھے اکتاہٹ۔

”مولانا امجد علی صاحب تو کام کی مشین ہیں۔“

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کا فقید المثل ترجمہ قرآن مجید مسٹری باہم تاریخی کنز الایمان فی توجہ القرآن (۱۳۳۰ھ - ۱۹۱۱ء) آپ ہی کی مساعی جلیلہ سے شروع ہوا۔ اور پایہ تکمیل کو پہنچا۔

آپ نے ابتدائے شباب سے تدریس کا کام شروع کیا۔ اور آخر حیات تک جاری رکھا۔ اور ایسے تابعہ روزگار افراد تیار کئے جن پر علم و فضل کو بھی ناز ہے۔ طویل عرصہ تک مدرسہ منظر اسلام بریلی میں فرائض تدریس انجام دیے۔

۱۔ محمد مصطفیٰ رضا بریلوی، مفتی اعظم ہند، ملفوظات حصہ اول (مطبوعہ کراچی) ص ۹۳

۲۔ مفتی عبدالنار اعظمی:- مقدمہ فتاویٰ امجدیہ اول صفحہ ۷۷۔

۳۔ ماہنامہ پاسبان آباد رام احمد رضا تبریک شاہ مارچ و اپریل ۱۹۹۲ء ص ۶۵

۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء میں بحیثیت صدر مدرس دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجیر شریف چلے گئے۔ ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء میں پھر بریلی شریف چلے آئے۔ اسی سال تک قیام کیا۔ بعد ازاں نواب حاجی غلام محمد خاں شروانی رئیس ریاست دادو (علی گڑھ) کی دعوت پر بحیثیت صدر مدرس دارالعلوم حافظیہ سعیدیہ میں تشریف لے گئے۔ اور سات سال تک بہ کمال حسن و خوبی فرائض مدرسہ انجام دیئے۔ نواب صدربار جنگ مولانا حبیب الرحمن خاں شروانی نے ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء میں مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں امتحان کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے آپ کے فضل و کمال کا اعتراف ان الفاظ میں کیا۔

مولانا امجد علی صاحب پورے ملک میں ان چار پانچ مدرسین میں ایک ہیں۔ جنہیں میں منتخب جانتا ہوں۔

اس زمانے میں مولانا عبدالشہید خاں شروانی اسی مدرسہ میں نائب مدرس تھے انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح کیا ہے۔

مولانا محمد امجد علی اعلیٰ سات سال سے صدر مدرس تھے۔ بریلی، اجیر اور دوسرے مدرسوں کے صدر مدرس رہ چکے تھے۔ کہنے مشعلی کی بنا پر درسیات میں پوری مہارت رکھتے ہیں۔

۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء تک دادو میں قیام رہا۔ اس کے بعد ایک سال مدرسہ مظہر العلوم کج باغ بنارس میں رہے۔ بعد ازاں ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵ء تک منظر اسلام بریلی میں درس دیا۔ اجیر شریف کے قرب و جوار میں راجہ پرتھوی راج کی اولاد آباد تھی۔ جو اگرچہ مسلمان ہو چکی تھی۔ لیکن ان میں فرائض و واجبات سے غفلت اور مشرکانہ رسوم بہ کثرت پائی جاتی تھیں۔ حضرت

۱۔ مولانا محمود احمد قادری، تذکرہ علمائے اہلسنت ص ۵۲

۲۔ مولانا غلام بہر علی، البیواقیات المہریہ ص ۵۸

۳۔ مولانا محمود احمد قادری، تذکرہ علمائے اہلسنت ص ۵۲

۴۔ محمد عبدالشہید خاں شروانی، باغی ہندوستان جدید ایڈیشن ص ۲۳

صدر الشریعہ کے ایما پر آپ کے تلامذہ نے ان میں تبلیغ کا پروگرام بنایا۔ تبلیغی جلسوں کا خوش گوار اثر ہوا۔ اور ان لوگوں میں شرکانہ رسوم سے اجتناب اور دینی اقدار اپنانے کا جذبہ پیدا ہو گیا۔
پروفیسر محمد ایوب قادری لکھتے ہیں۔

۱۰۔ اجمیر کے زمانہ قیام میں تو مسلم راجپوتوں میں مولانا امجد علی نے خوب تبلیغ کی اور

اس کے بہت مفید نتائج برآمد ہوئے۔

اس کے علاوہ ارد گرد کے بڑے شہروں اور قصبات مثلاً نعیر آباد، بیآور، لاڈنوں، جے پور، دھوپور، پالی مارواڑ اور جتوڑ وغیرہ میں بھی خود آپ اور آپ کے تلامذہ تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھتے۔ آپ کی تقریر خاص علمی مضامین اور قرآن و حدیث کی تفسیر و تفصیل پر مشتمل ہوا کرتی تھی۔ مسلک اہلسنت کو ٹھوس دلائل سے اس طرح بیان فرماتے کہ اس کی حقانیت ہر منصف مزاج صاحب پر واضح ہو جاتی۔

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کو اللہ تعالیٰ نے جملہ علوم و فنون میں مہارت تامہ عطا فرمائی تھی لیکن تفسیر حدیث اور فقہ سے خصوصی لگاؤ تھا۔ فقہی جزئیات کو زبان پر رہتی تھیں، اسی لئے امام احمد رضا فاضل بریلوی نے آپ کو صدر الشریعہ کا لقب عطا فرمایا تھا۔

شعبان ۱۳۳۵ھ میں نواب سلطان احمد صاحب اور ان کے بھائی نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ سے عرض کیا: حضور ہندوستان کو انگریزوں کی حکومت سے نجات ملے گی اور ملک کو آزادی حاصل ہوگی۔ لہذا حصول آزادی کے بعد جمہوری تقاضوں کی بنیاد پر قاضی شرع و مفتی شرع کا تقرر کیسے ہوگا؟

ارشاد فرمایا: ہاں ملک انگریزوں کے تسلط سے تو ضرور آزاد ہو جائے گا۔ قاضی شرع و مفتی شرع کے تقرر کے مسئلہ پر میں غور کروں گا۔

۱۔ ماہنامہ پاسبان امام احمد رضا نمبر ۷۸

۲۔ محمد ایوب قادری۔ یادگار بریلی۔ ۲۔ مطبوعہ کراچی ۱۹۷۰ء ص ۱۶

۳۔ محمود احمد قادری: تذکرۃ اہلسنت ص ۵۲

اس مختصر گفتگو کے بعد دوسرے یا تیسرے دن اعلیٰ حضرت نے بیٹھک میں مجھ سے خاص طور پر بنفس نفیس کچھ انتظام کرائے۔ بیٹھک کے تحت کو مخصوص مین نشستوں کے ساتھ مزین کرایا گیا اور خود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا تحت کے سامنے، خلاف معمول ایک علیحدہ کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ روزانہ کے حاضرین دربار جمع ہو گئے تو ارشاد فرمایا۔

• ملک انگریزوں کے تسلط سے ضرور آزاد ہو گا۔ جمہوری بنیادوں پر اس ملک کی صومست کا قیام عمل میں آئے گا۔ مگر ملک میں قاضی شرع اور مفتی شرع کے تقرر کے لئے اسلامی شرعی قانون کی بنیاد پر سخت دشواری ہوگی۔ چونکہ ملک کے بنیادی قوانین میں ایسا کوئی لائحہ عمل نہ ہو گا جس کی بنیاد پر قاضی شرع و مفتی شرع کا تقرر صحیح طور پر ہو سکے۔ لہذا میں آج ہی اس کی ابتدا کرنے جارہا ہوں تاکہ یہ سلسلہ جاری رہے۔ اور آزادی کے بعد کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا:۔ آج میں پورے ملک ہندوستان کے لئے مولانا امجد علی غفری کو قاضی شرع مقرر کرتا ہوں۔ پھر ان کا ہاتھ بکڑ کر مخصوص نشست پر بٹھایا اور دعا کی۔ اور برہان الملہ مفتی برہان الحق جیلپوری مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مصطفیٰ رضا علیہما رحمہ کو دارالقضا کے لئے مفتی اور معاون قاضی مقرر کیا۔ قاضی کا منصب اور اس کے شرائط بہت ہیں، صدر الشریعہ کو اس منصب پر مقرر فرمانا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ مجدد اسلام، فقیہ زمانہ امام احمد رضا قدس سرہ کو صدر الشریعہ کے تعلق، استخراج احکام اور فیصلہ مقدمات سے متعلق مکمل اعتماد تھا۔

آپ نے دادون (ضلع علی گڑھ) میں قیام کے دوران امام ابو جعفر طحاوی حنفی قدس سرہ (۳۲۱ھ/۶۹۳ء) کی حدیث کی مشہور کتاب شرح معانی الآثار پر حاشیہ لکھنا شروع کیا۔ اور سات ماہ کی مختصر مدت میں نصف اول پر مبسوط حاشیہ تحریر فرمایا۔ یہ حاشیہ باریک قلم سے ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہے، اور ہر صفحہ میں ۳۵-۳۹ سطریں ہیں۔ گویا دیگر مشاغل سے فانی

لے مفتی برہان الحق جیلپوری: مفتی اعظم نبر استقامت کانپور مئی ۱۹۴۳ء و تذکرہ برہان خت۔

وقت میں ڈھائی صفحے روزانہ قلم بند فرماتے تھے۔

آپ کی دوسری تصنیف فتاویٰ امجدیہ ہے جو علمی تحقیقات پر اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کی تحریر کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ مشکل سے مشکل مسئلہ عام فہم انداز میں بیان فرما دیتے ہیں جس زمانے میں یا تصویر قاعدے جاری ہوئے آپ نے ایک قاعدہ مرتب فرمایا جو صرف بے جان اشیاء کی تصاویر پر مشتمل تھا۔ اس کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ بچہ بہت جلد اردو پڑھنے پر قادر ہو جاتا۔

بہارِ شریعت حضرت صدر الشریعہ کی وہ شہرۂ آفاق تصنیف ہے جسے بجا طور پر فقہ حنفی کا دائرۃ المعارف (انسائیکلو پیڈیا) کہا جاسکتا ہے، اس کے کل سترہ حصے بارہا طبع ہو کر قبول عام کی سند حاصل کر چکے ہیں۔ اس کتاب سے نہ صرف عوام بلکہ علماء کے لئے بھی سہولت پیدا ہو گئی۔ اس کتاب کی ابتداء ۱۳۳۲ھ/۶-۱۹۱۵ء میں ہوئی۔ اور ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء میں پائینگیل کو پہنچ گئی آپ ابھی تین حصے اور لکھنا چاہتے تھے۔ مگر حالات نے اس کی مہلت نہ دی۔ چار سال کے عرصے میں یکے بعد دیگرے گیارہ عزیز وایں مفارقت دے گئے جس کا اثر دل و دماغ پر اس قدر پڑا کہ بنیائی کم زور ہو گئی اور تصنیف و تالیف کا کام رک گیا۔

بہارِ شریعت کے ابتدائی چھ حصے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی نے حروف بہ حوت سنے۔ اور ماہِ بجا اصلاح فرمائی۔ اور انھیں تقریباً سے مزین کیا۔ کتب فقہ میں بہارِ شریعت کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ ہر باب میں پہلے آیات مبارکہ پھر احادیث مقدسہ۔ اس کے بعد مسائل فقہیہ بیان کئے گئے ہیں۔

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے

چند مشاہیر تلامذہ

① محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ۔۔۔ سابق

صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی بہارِ شریعت حصہ ۱، ص ۱۷

marfat.com

Marfat.com

صدر المدرسین جامعہ رضویہ لائل پور۔

② شیر بیشہ اہلسنت حضرت مولانا حشمت علی خاں صاحب لکھنوی علیہ الرحمۃ بلی بھیت

③ حافظ ملت حضرت مولانا عبد العزیز صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ شیخ الجامعۃ الاشرفیہ

مبارک پور اعظم گڑھ۔

④ مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب قبلہ مدرّال انڈیا تبلیغ سیر کلکتہ

⑤ حضرت مولانا غلام یزدانی صاحب اعظمی علیہ الرحمۃ سابق صدر المدرسین مظہر اسلام بریلی

⑥ حضرت مولانا غلام جیلانی صاحب علیہ الرحمۃ (برادر کلاں مولانا غلام یزدانی صاحب)

شیخ الحدیث براؤن شریف۔

⑦ حضرت مولانا سید غلام جیلانی صاحب علیہ الرحمۃ مصنف بشیر القاری شرح بخاری

وبشیر الناجیہ شرح کافیہ وغیرہما۔

⑧ حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب قبلہ سابق صدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور۔

⑨ حضرت مولانا رفاقت حسین صاحب قبلہ شیخ الحدیث مدرسہ حسن المدارس

قدیم کانپور۔

⑩ حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب شرفی علیہ الرحمۃ سابق شیخ الحدیث حمیدیہ رضویہ بنارس۔

⑪ سید العلام حضرت مولانا سید آل مصطفیٰ صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ سابق صدر

آل انڈیاسنی جمعیۃ العلام ربمبی۔

⑫ حضرت مولانا عبد المصطفیٰ صاحب ازہری شیخ الحدیث دارالعلوم جدیدہ کراچی

⑬ حضرت مولانا عبد المصطفیٰ صاحب قبلہ اعظمی شیخ الحدیث مدرسہ منظر حق

ٹانڈہ، فیض آباد۔

⑭ حضرت مولانا معین الدین صاحب اعظمی سابق شیخ الحدیث مظہر اسلام، بریلی۔

⑮ حضرت مولانا محمد ایاس صاحب قبلہ (سیالکوٹ)۔

⑯ حضرت مولانا صدیق اللہ صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ بنارس۔

⑰ حضرت مولانا محمد حسن صاحب قبلہ، بمبئی۔

- ①۸ حضرت مولانا اسحاق صاحب قبلہ، شیخ القرار مدرسہ اسلامیہ اندور
- ①۹ حضرت مولانا وقار الدین صاحب قبلہ دارالعلوم المجدیہ، کراچی
- ②۰ حضرت مولانا اعجاز ولی خاں صاحب قبلہ رضوی علیہ الرحمہ جامعہ دامان گنج بخش لاہور۔

- ②۱ حضرت مولانا افضل الدین صاحب قبلہ درگ، ایم پی۔
- ②۲ حضرت مولانا محبوب رضا خاں صاحب قبلہ، کراچی۔
- ②۳ حضرت مولانا تقدس علی صاحب قبلہ شیخ الحدیث جامعہ ارشدیہ پیر گوٹہ، سندھ۔

- ②۴ حضرت مولانا مختار الحق صاحب قبلہ خطیب اعظم ہند دارالسلام، لاہور
- ②۵ حضرت مولانا ولی الدین صاحب قبلہ، بیکی تورڈ، مردان۔

حضرت صدر الشریعہ بریلی شریف کے دوران قیام ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء میں پہلی مرتبہ حج و زیارت کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ دوسری مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری کے ارادے سے بمبئی پہنچے تھے کہ ۲ ذیقعدہ ۱۳۶۰ھ/ستمبر دوشنبہ/۱۳۶۰ھ/۱۹۴۸ء رات کو ۱۲ بجکر ۲۶ منٹ پر عالم جاودانی کو تشریف لے گئے۔ دُج ذلی آیہ مبارکہ مادہ تاریخ ہے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ه

۱۳۶۰ھ

شاعر مشرق علامہ شفیع جونپوری نے چلم کے موقع پر بطور ہدیہ عقیدت یہ قطع پیش کیا۔

سلامی جا بجا ارض و سما دیں مدد خورشید پیشانی جہکادیں

ترے خدام اے صدر شریعت جدھر جائیں فرشتے سر جہکادیں



مولانا غلام ہسار علی۔ ایوا قیت المہر یہ منہ گئے انہار پاسبان امام محمد رضا نہر صفت

— از: محمد احمد بھیروی مصباحی —



صدر الشریعہ شریعت و طریقت دونوں کے جامع تھے۔ حافظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز مراد آبادی علیہ الرحمہ نے بار بار فرمایا ”صدر الشریعہ نوح البحرین ہیں“ شیخ العلماء حضرت مولانا غلام جیلانی اعظمی گھوسوی علیہ الرحمہ اپنے مضمون ”صدر الشریعہ“ میں لکھتے ہیں:-

آپ شریعت و طریقت دونوں علموں کے جید عالم اور عامل تھے۔ اتباع سنت میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت، معاملات کی صفائی، لوگوں کے خطا و قصور کو معاف کر دینا آپ کا طریقہ کار تھا۔ ظاہر و باطن قول و فعل، خلوت و علوت میں آپ یکساں تھے۔ آپ کے مواعظ و نصائح حکیمانہ ہوتے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر مؤثر طور پر فرماتے۔ اکل حلال و صدقہ مقال آپ کا شیوہ تھا۔ سادگی و تواضع کے ساتھ صاحبِ رعب و جلال بھی تھے کسی جری دے ہاک کو بھی آپ کے روبرو بے باکی کے ساتھ کلام کرنے کی ہمت نہ ہوتی۔

حسن اخلاق، صبر و شکر، توکل و قناعت، خودداری و استغناء آپ کے امتیازات و خصوصیات میں سے تھے۔ آپ زہد و اتقا کے بلند مدارج پر فائز تھے۔ بلاشبہ آپ ولی کامل تھے (ماہنامہ فیض الرسول مارچ ۱۹۶۶ء)

بعد وصال صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی یہ کرامت گھوسی اور قریب کے بے شمار لوگوں نے دیکھی کہ برسات کے سبب قبر مبارک کا ایک حصہ کھل گیا تو جس باغ میں مدفون ہیں وہ پورا باغ خوشبو سے معطر ہو گیا۔ مولانا ضیاء المصطفیٰ صاحب بیان کرتے ہیں جو خوشبو یہاں سونگھنے میں آئی وہ دنیا کے کسی عطر و گلاب میں نہ ملی۔ باغ کی یہ خوشبو موافق، مخالف سب نے محسوس کی، بلکہ ایک مخالف عالم نے یہ بر ملا کہا۔

مولوی امجد علی مرنے کے بعد بھی اپنی کرامت ظاہر کرنے سے باز نہ آئے۔

اگرچہ خرق عادت کا صدور معیار ولایت نہیں، لیکن مومن متقی سے خارق عادت کا ظہور نشان ولایت ضرور ہے۔ اور کچھ نہ بھی ہو قرآن مقدس ولی کی تعریف میں جو فرماتا ہے

”الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ“ یعنی جو ایمان کامل اور تقویٰ کے حامل ہوں، یہ امر حضرت صدر الشریعہ میں پورے طور پر نمایاں رہا۔ یہ ایمان و تقویٰ بجائے خود وہ بنیادی معیار ولایت ہے جس سے کسی منکر قرآن ہی کو انکار ہو سکتا ہے۔

علم طریقت میں بھی صدر الشریعہ کو کمال حاصل تھا۔ اسی لئے حضرت اپنی کتاب بہار شریعت کے خاتمہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

بلکہ اپنا ارادہ تو یہ تھا کہ اس کتاب کی تکمیل کے بعد اسی پہنچ پر ایک دوسری اور کتاب بھی لکھی جائے گی جو تصوف اور سلوک کے مسائل پر مشتمل ہوگی۔ جس کا اظہار اس سے پیشتر نہیں کیا گیا تھا۔ ہوتا ہی ہے جو خدا چاہتا ہے۔ چند سال کے اندر متعدد حوادث پیہم ایسے درپیش ہوئے جنہوں نے اس قابل بھی مجھے نہ رکھا کہ بہار

شریعت کی تصنیف کو مد تکمیل تک پہنچاتا۔ (بہار شریعت حصہ ۱، ص ۱۰۱)

علم شریعت اعمال ظاہر کی صفائی و صحت کے قوانین کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ قوانین بھی باطن کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ اور علم طریقت باطن کے تزکیہ کے اصول بتاتا ہے۔ زیادہ مشکل اور اہم باطن کی ظہارت ہے۔ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ دونوں کے جامع تھے اس لئے ان کی درس گاہ فیض سے جو بھی گوہر آب دار نکلا، علم ظاہر کے ساتھ علم باطن کا بھی حامل نظر آیا۔ خوف خدا اور اخلاص و تقویٰ اگر مومن کی حیات میں پورے طور پر جگہ بنائے تو وہی صاحب باطن ہو جاتا ہے اور اس کی شریعت بھی طریقت کی جلوہ گاہ ہوتی ہے، اور طریقت، شریعت کی امانت دار۔ اگرچہ ظاہر ہیں کہ یہی نظر آئے گا کہ اس کی عبادت اور معاملت ایسی ہی ہے جیسی میری۔ مگر کہاں وہ نماز جو صرت جہوں کے بیچ خیم پر مبنی ہو اور کہاں وہ نماز جو مشاہدہ ذات اخلاص کامل اور خشوع تام کا مخزن ہو۔ کہاں وہ معاملت جس کا مطلع نظر دنیا کے آرام اور دولت کی ذخیرہ اندوزی سے زیادہ نہ ہو اور کہاں وہ معاملت جو کامل خوف خدا کے ساتھ اس طرح ہو کہ امام اعظم ابو حنیفہ کے شاگرد حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بقول مومن کو دلی بنادے۔

حضرت صدر الشریعہ کی زندگی نگاہ ظاہر میں درس و تدریس، تصنیف و اشاعت کتابوں

کی ترسیل و تجارت میں گھری ہوئی تھی لیکن یہ سب کام ایسے پاک جذبہ اور بلند نصب العین کے تحت ہو رہے تھے جہاں حرص مال، ہوس شہرت اور کبر و نخوت پا مال ہو کر رہ گئے اور جہاں دنیا داری کا گزند ہی نہیں۔ جو سرسردین آخرت اور رخصتے ہوئی کے لئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ قدرت نے ان کے فیض کو دوام بخشا ہے اور ان کے دبستانِ علم کا جلوہ آج بھی عام ہے ذلک فضل اللہ یوسیه من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ۔ اکابر کی نظر میں

- ① اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
امجد علی کو درس نظامی کے تمام فنون میں کافی دسترس حاصل ہے اور فقہ میں توان کا پایہ بہت بلند ہے (ماہنامہ فیض الرسول مارچ ۱۹۳۶ء)
- ② حضرت علامہ وحی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
مجھ سے اگر کسی نے پڑھا تو امجد علی نے (ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف، مارچ ۱۹۶۶ء)
- ③ اساتذہ الاساتذہ علامہ ہدایت اللہ خاں رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
شاگرد ایک ہی ملاوہ بھی ہو چاہے میں۔ و بروایت حافظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی۔ و علامہ قاضی شمس الدین جوہپوری۔ وغیرہما۔ (علیم الرحمہ)
- ④ فحجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
مولانا امجد علی صاحب جوابات دے رہے تو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ایک دریائے زخار میں مار رہا ہے (ماہنامہ فیض الرسول مارچ ۱۹۶۶ء)
- ⑤ مدد الافاضل حضرت علامہ نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔
”یہ اعلیٰ حضرت کے احب الخلفاء ہیں“
- ⑥ صدر الشریعہ۔ معنی۔ مجمع الفضائل والکمالات۔ حامی الملت۔ صبر و اجر دنیا آپ سے سیکھتی ہے۔ (مکتوب قلمی ۲۸ اپریل و ستمبر ۱۹۴۳ء)
- ⑦ حضرت علامہ سید احمد اشرف بن حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہما۔

یہ علم کی لا تیری ہیں۔ (تعارف تقریر کا تفرس منقذہ بھانچہ)

مبلغ اعظم حضرت علامہ عبد العظیم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ۔

اکرم الاخوان و اصدق الخلائ۔ نصاب تعلیم کا جو مسودہ حاضر خدمت کیا ہے۔ غالباً آجنا ہے اسے مکمل فرمادیا ہوگا۔ اگر نہ کیا ہو تو اب وقت نکال کر تکمیل فرمادیں اس کی ضرورت ہے (مکتوب قلمی ۱۶ فروری ۱۹۳۳ء)

سید الشکاکین حضرت علامہ سید سلیمان اشرف بہاری علیہ الرحمہ صدر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ مولانا ابوالحسن علی دہلوی و اکرم اس وقت سنی حنفی کوئی مدرس ایسا نہیں ہے جو معقول و

منقول صحیح استعداد کے ساتھ پڑھا سکتا ہو میرے علم میں مولانا محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ اور استاذ

علیہ الرحمہ کے صرف آپ ہی یادگار ہیں (مکتوب قلمی ۲۰ ستمبر ۱۹۳۳ء)

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفیٰ رضا خاں قدس سرہ۔

اگر یہ (حضرت صدر الشریعہ) یہاں سے چلے گئے تو دارالعلوم منظر اسلام کی تعلیمی حالت کم زور

ہو جائے گی۔ بیک یہ نہ خیال کریں کہ مولانا، علی الدین صاحب یہاں آکر اس منصب کو نبھالیں گے

بے شک وہ حید عالم اور قابل مدرس ہیں مگر ذوالمجدد العار (حضرت صدر الشریعہ) کے برابر وہ اس کام کو انجام

نہ دے سکیں گے اگر یہ یہاں سے چلے گئے تو ملک بہت بڑی دولت ہم لوگوں کے ہاتھ سے جاتی رہے گی

ان کے سوا کوئی دوسرا اس جگہ کو پر نہیں کر سکتا (ماہنامہ فیض الرسول مارچ ۱۹۳۹ء)

نواب صدر یار جنگ حبیب الرحمن خاں شیرانی شاگرد استاد علامہ مفتی لطف اللہ علی گڑھی۔

میرا جو ذاتی تجربہ ہے وہ یہ ہے کہ جس کو مدرس کہتے ہیں وہ ہندوستان میں چار پانچ سے نائد نہیں

ان چار پانچ میں سے ایک مولوی امجد علی صاحب ہیں ان کے ہاتھ سے طلبہ کا قاضی ہونا اور استاد

پانا صاف بتلا رہا ہے کہ ان میں ضرور استعداد ہے۔ نام کے مولوی نہیں۔

(روزنامہ مدرسہ سید یہ ریاست دہلوی ضلع علی گڑھ بابت ۱۵-۱۶-۱۳۵۸ھ)

مولوی سید سلیمان ندوی دارالمنصفین اعظم گڑھ۔

جدید ضرورتوں سے آگاہ نصاب ہائے تعلیم اور مدرس گاہوں کے تجربہ کار عالم۔

(ماہنامہ موارثت اعظم گڑھ ۱۹۳۶ء)



باسمہ و حمدہ تعالیٰ

یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ آج ہمارا معاشرہ برائیوں بے حیائیوں کی آماجگاہ بن چکا ہے کذب افتراء، فریب، دھوکہ، ریا، سمعہ، غیبت، عیب جوئی، لہو و لعب، لعن طعن، گالی گلوچ، بغض، حسد، اضاعت وقت جیسی تمام خرابیاں معاشرے میں جنم لے چکی ہیں۔ جس کی وجہ سے زندگی کا لمحہ لمحہ اضطراب مسلسل کی شکل اختیار کرنا جا رہا ہے۔ ایسے عالم و ستارے میں ایسی کتاب جو صحیح اسلامی معاشرہ کی رہنمائی، اصلاح نفس، تزکیہ باطن، تطہیر قلب کا ضامن ہو منظر عام پر لانا کس قدر ضروری ہے؟ یہ محتاج بیان نہیں۔ بہار شریعت کا حصہ شہزاد محمد مصنفہ فقیر اعظم صدر الشریعہ علامہ شاہ امجد علی اعظمی قدس سرہ (۱۲۹۶ھ / ۱۳۶۶ء) ایسے نزدیک ماحول میں یقیناً میلاد نور کا درجہ رکھتا ہے جو انتہائی بصیرت افروز نصیحت آموز اور شادیت خدا و فرمودات مصطفیٰ (ﷺ) کا عطر پر مغز عام فہم، سلیس ہونے کے ساتھ ساتھ صالح معاشرہ اور روحانی انقلاب برپا کرنے کا ضامن و امین ہے۔ اسی افادیت اور مقصد خیر کے تحت اس کو خیر الاذکیاء حضرت علامہ محمد احمد صاحب قبلہ مصباحی دام ظلہ العالی شیخ الادب جامعہ اشرفیہ مبارکپور نے الجمع الاسلامی مبارکپور سے جدید ترتیب، تہذیب، تنحیہ، تطبیق کے ساتھ تمام اسلامی اخلاق و آداب، شائع فرمایا جس کے عمدہ نتائج و خوش آئند آثار رونما ہوئے اس لئے ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس کی اشاعت ہو تاکہ ستم ظالموں، صالح معاشرہ قائم ہو اور لوگ بھرپور مستفید ہوں۔

اسی جذبہ خیر کے پیش نظر حضرت علامہ علاء المصطفیٰ صاحب قادری ناظم اعلیٰ جامعہ امجدیہ گھوسی نے دائرۃ المعارف الامجدیہ سے اسکی طباعت و اشاعت کا عزم فرمایا مولیٰ تعالیٰ ان کے عزم و ہمت کو استحکام بخشے اور ادارہ نشر و اشاعت کو ترقی عطا فرمائے۔ آمین

جہاں حبیبہ سید الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین۔

محمد ابو الحسن قادری مصباحی

۱/ ۳/ ۲۰۰۰ء

خادم طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ گھوسی منو

تقریب

بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِهِ وَجَنُودِهِ

آج مسلم معاشرہ میں اصلاح کی کس قدر ضرورت ہے محتاج بیان نہیں مگر افسوس یہ ہے کہ معاشرہ خود درستگی کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ بے شمار تقریریں کہی جاتی ہیں اور سیکڑوں کتابیں لکھی پڑھی جاتی ہیں۔ لیکن زندگیوں میں انقلاب بپا نہیں ہوتا۔ ہر شخص بجائے خود اپنے کو متدلس سمجھ بیٹھا ہے اور سوچتا ہے کہ یہ کتاب و خطاب کسی اور سے توجہ کا طالب ہے۔ ہر انسان خود اپنا محاسبہ کرے، اپنے بیوی بچوں اور ماتحتوں کے کردار و عمل کا جائزہ لے۔ دوسروں پر تنقید کے بجائے خود اپنے اوپر تنقید کرے تلاش کر کے اپنی خامیاں نکالے اور ان کی اصلاح پر کمر بستہ ہو تو معاشرہ کی اصلاح آسان ہو سکتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جو خود علم کے ساتھ بے پناہ حسن عمل، زہد و تقویٰ اور اخلاص و لہیت سے آراستہ ہو اس کے کلام میں جو تاثر ہوگی وہ کسی ناقص العمل کے کلام میں نہ ہوگی۔ احیاء العلوم غنیۃ الطالبین، التہذیب وغیرہ سے بہت سی زندگیوں میں انقلاب آئے۔ حیات کا رخ پھرا اور دل کی دنیا بدل گئی اس کا ایک بڑا سبب ان کتابوں کے مصنفین کا اخلاص و تقویٰ ہے۔

اسی خیال کے تحت ہم نے کسی معاشرہ صاحب علم و قلم کی خدمات حاصل کرنے کے بجائے صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی قدس سرہ (۱۲۹۶ھ/۱۳۶۷ء) کے رشحات قلم کو ذریعہ اصلاح بنایا۔ ان کی باخدا زندگی، ان کا زہد و تقویٰ، ان کی عظیم علمی سطوت اور حیرت انگیز علمی قوت بلکہ ولایت و کرامت کا اعتراف صرف ان کے حلقہ کلام ہی کو نہیں بلکہ ان

کے واقف کار اور بالانصاف مخالفین کو بھی ہے۔

ان کی مشہور زمانہ کتاب بہارِ شریعت جہاں بے شمار علوم و معارف کا خزانہ ہے وہیں عظیم درسِ عمل اور انسانی زندگی کو اسلامی شریعت کے سانچے میں ڈھالنے کی مشقّت خیز کوشش بھی ہے۔

یہ کتاب، اصول پر مشتمل ہے اور اس لائق ہے کہ صرف مفتیانِ کرام ہی نہیں بلکہ تمام علماء، طلباء، خطباء، تجار، کاشتکار، صنعت کار اور سارے مسلمانوں کے مطالعہ میں رہے۔ انہیں اس کی زیادہ ضرورت ہے، خصوصاً جب کہ عربی کتابیں ان کی دسترس سے باہر ہیں یا ان سے خاطر خواہ استفادہ پر قدرت نہیں۔ اردو زبان کا فقہی سرمایہ بہارِ شریعت کے متبادل سے خالی ہے۔ جس سے کسی صاحبِ نظر اور منصف مزاج شخص کو اختلاف کی گنجائش نہیں۔ اور ایسی دل نشیں تفہیم، ہر باب میں پیدا شدہ مسائل کی توضیح، قدیم مسائل کی تحریر، ترجیحِ راجح و معتمد کے ساتھ نفسِ مسائل کی جامع و پرمختصر تقریر سے تو عربی مآخذ بھی خالی ہیں۔ ان کا مطلع نظر اور اندازِ بیان اس سے مختلف ہے چونکہ زیادہ تر وہ خاص اہلِ علم کے پیشِ نظر زیادہ تفصیل یا بہت اختصار کے ساتھ لکھی گئی ہیں قادری بکڈپو، نوحہ مسجد، بریلی شریف (ریوی پی) نے بہارِ شریعت کا ایک اچھا صحیح ایڈیشن شائع کیا ہے، لیکن اس کی اشاعت بہت کم نظر آرہی ہے، ہندوستان میں کسی کروڑ مسلمان رہتے ہیں اور ایسی اہم سب کے لئے کارآمد کتاب صرف چند ہزار کی تعداد میں طبع ہو کر بھی شائقین کی منتظر پڑی رہتی ہے۔ یہ صورتِ حال ناشرین اور قارئین سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

ہمارے موضوع مقصود اصلاحِ معاشرہ اور تہذیبِ اخلاق پر اردو میں بھی بہت سی کتابیں لکھی گئیں اور لکھی جا رہی ہیں۔ لیکن بہارِ شریعت حصہ شانزدہم میں اس عنوان پر ہمیں بڑی جامعیت نظر آئی۔ دوسرے حصوں کی طرح اس میں بھی احادیثِ کریمہ کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ احادیثِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسلامی احکام کا مستند

لے مگر اس کا حصہ ۱۶ جو ہمارے زیرِ مطالعہ آیا۔ غالباً شاعت مکتبہ ملی کا پور کا عکس ہے یہ کافی مطبع اور مستقل

اصلاح معاشرہ اور تطہیر اخلاق کے باب میں حصہ شانزدہم کی قدر و منزلت اس بات کی متقاضی تھی کہ اُسے ایک امتیازی شان کے ساتھ پیش کیا جائے، تاکہ حضرت مصنف قدس سرہ کا اس حصہ کی تالیف سے جو عظیم مقصد تھا اُس کی طرف عمومی توجہ ہو اور وہ جلد تر حاصل ہو سکے۔ اسی نظریہ کے تحت وہ اسلامی اخلاق و آداب کے نام سے آپ کے سامنے ہے۔ اے مفید تر، اور مقبول قلب و نظر بنانے میں ادارہ اشاعت کا جو کردار ہے اُس کے متعلق قارئین ہی کچھ فرمائیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔

میں سمجھتا ہوں الجمع الاسلامی کا یہ اقدام ہر حلقہ میں بہ نظر استحسان دیکھا جائے گا اور کتاب اپنا خاطر خواہ حق پذیرائی ضرور حاصل کرے گی۔ بِعَوْنِہِ تَعَالٰی وَکَرَمِہِ تَقْدَاسِ۔

محمد احمد اعظمی مصباحی

محرران الجمع الاسلامی

صدر المدرسین، فیض العلوم، محمد آباد گوہنہ، اعظم گڑھ

صبح دوشنبہ ۲۱ محرم ۱۴۰۶ھ / ۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء

حَوْجٌ وَلَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
 آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
 أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
 أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَلَتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكَتْكُمْ مَفَاحِحٌ أَوْ صَدِيقِكُمْ
 لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا (پ. ۱۷۷۷)

نہ اندھے پر تنگی ہے اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر حرج اور نہ تم
 میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے
 گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے یہاں یا اپنے چچاؤں کے
 یہاں یا اپنی پھپھیوں کے گھر یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی گنجشیاں
 تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے یہاں۔ تم پر اس میں کوئی گناہ
 نہیں کہ مجتمع ہو کر کھاؤ یا الگ الگ۔

پہلے کھانے کے متعلق چند حدیثیں بیان کی جاتی ہیں

۱۔ **حدیث ۱** صحیح مسلم شریف میں مَدَنِيہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے شیطان کے لئے وہ
 کھانا حلال ہو جاتا ہے یعنی بسم اللہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان اُس کھانے میں شریک
 ہو جاتا ہے۔

۲۔ **حدیث ۲** صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مکان میں آیا اور داخل ہوتے وقت او
 کھانے کے وقت اُس نے بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان اپنی ذریت سے کہتا ہے کہ اس
 گھر میں نہ تمہیں رہنا ملے گا نہ کھانا اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا
 ہے اب تمہیں رہنے کی جگہ مل گئی اور کھانے کے وقت بھی بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے کہ ہنسنے
 کی جگہ بھی ملی اور کھانا بھی ملا۔

حدیث ۳ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا یعنی یہ حضور کے عزیز اور ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند ہیں (کھاتے وقت برتن میں ہر طرف ہاتھ ڈال دیتا حضور نے ارشاد فرمایا بسم اللہ پڑھو اور دلہنے ہاتھ سے کھاؤ اور برتن کی اس جانب سے کھاؤ جو تمہارے قریب ہے۔

حدیث ۴ ابو داؤد و ترمذی و عاکم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

کہ حضور نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھاتے تو اللہ کا نام ذکر کرے یعنی بسم اللہ پڑھے، اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا۔

اور امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان و بیہقی کی روایت میں یوں ہے بِسْمِ اللّٰهِ فِي

اَوَّلِهِ وَاٰخِرِهِ۔

حدیث ۵ امام احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ و عاکم و بخاری بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

عنه سے مروی کہ ارشاد فرمایا، مجھے ہو کر کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو تمہارے لئے اس میں برکت ہوگی۔ ابن ماجہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کھاتے ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا۔ ارشاد فرمایا کہ تم شاید لگ لگ کھاتے ہو گے عرض کی ہاں فرمایا اکتھے ہو کر کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو برکت ہوگی۔

حدیث ۶ شرح مشنہ میں ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں

کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کھانا پیش کیا گیا! ابتدا میں اتنی برکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھی مگر آخر میں بڑی بے برکتی دیکھی ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ایسا کیوں ہوا ارشاد فرمایا ہم سب نے کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھی تھی پھر ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا اس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھالیا۔

حدیث ۷ ابو داؤد نے آنسہ بن عقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں

ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا کھا رہا تھا جب کھا چکا صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا یہ لقمہ اٹھایا اور یہ کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسم کیا اور

یہ فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھارہا تھا جب اس نے اللہ کا نام ذکر کیا جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اُگل دیا۔

اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ بسم اللہ نہ کہنے سے کھانے کی برکت جو چلی گئی تھی واپس آگئی۔

حدیث ۸ صحیح مسلم میں مُذَنَّفِ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں جب ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں حاضر ہوتے تو جب تک حضور شروع نہ کرتے کھانے میں ہم ہاتھ نہیں ڈالتے ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہم حضور کے پاس حاضر تھے ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی جیسے اُسے کوئی ڈھکیل رہا ہے اُس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا حضور نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک اعرابی دوڑتا ہوا آیا جیسے اُسے کوئی ڈھکیل رہا ہے حضور نے اُس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور یہ فرمایا کہ جب کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا، وہ کھانا شیطان کے لئے حلال ہو جاتا ہے شیطان اس لڑکی کے ساتھ آیا کہ اس کے ساتھ کھائے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس اعرابی کے ساتھ آیا کہ اس کے ساتھ کھائے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ قسم ہے اُس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اُس کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے اس کے بعد حضور نے اللہ کا نام ذکر کیا یعنی بسم اللہ کہی اور کھانا کھایا۔ اسی کے مثل امام احمد و ابو داؤد و نسائی و ماکن نے بھی روایت کی ہے۔

حدیث ۹ ابن عساکر نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا کہ جس کھانے پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا ہو وہ بیماری ہے اللہ اس میں برکت نہیں ہے اللہ اس کا کفار یہ ہے کہ اگر ابھی دستِ خوان نہ اٹھایا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر کچھ کھالے اور دستِ خوان اٹھایا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر انگلیاں چاٹ لے۔

حدیث ۱۰ دہلی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھائے یا پئے تو یہ کہے بِسْمِ اللہِ وَبِاللہِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ حَتّٰی مَیَا

قَتِوْمٌ پھر اُس سے کوئی بیماری نہ ہوگی اگرچہ اُس میں زہر ہو۔

حدیث ۱۱ صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھانا کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور پانی پئے تو داہنے ہاتھ سے پئے۔

حدیث ۱۲ صحیح مسلم میں انہیں سے مروی کہ حضور نے فرمایا کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھائے نہ پانی پئے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے۔

حدیث ۱۳ ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دہنے ہاتھ سے کھائے اور دہنے ہاتھ سے پئے اور دہنے ہاتھ سے لے اور دہنے ہاتھ سے دے کیوں کہ شیطان بائیں سے کھاتا ہے بائیں سے پیتا ہے اور بائیں سے لیتا ہے اور بائیں سے دیتا ہے۔

حدیث ۱۴ ابن النجار نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا میں انگلیوں سے کھانا انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے اور حکیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا میں انگلیوں سے کھاؤ کہ یہ سنت ہے اور پانچوں انگلیوں سے نہ کھاؤ کہ یہ آغاب (گنواروں) کا طریقہ ہے۔

حدیث ۱۵ صحیح مسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے اور پونچھنے سے پہلے ہاتھ پاٹ لیتے۔

لہٰذا ترجمہ: اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد سے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرور دینے والی نہیں نہ

زمین میں نہ آسمان میں۔ اسی اے قیوم (قائم رکھنے والے) ۳

۴ حضرت کعب بن جحوف فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے دیکھا۔ انگوٹھا، جو انگلی اس سے متصل ہے اور میانگی انگلی۔ پھر میں نے سرکار کو دیکھا کہ درمیانگی انگلی اور اس سے متصل کو پیر انگوٹھے کو پاٹ رہے ہیں۔

(الوفاء بحوالہ المصطفیٰ للعلامة ابن الجوزی) محمد احمد۔

حدیث ۱۶ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیوں اور برتن کے چاٹنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

حدیث ۱۷ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے کے بعد ہاتھ کو نہ پونچھے جب تک چاٹ نہ لے یا دوسرے کو چٹانہ دے۔

یعنی ایسے شخص کو چٹا دے جو کراہت و نفرت نہ کرتا ہو مثلاً کلایذہ و مریدین کہ یہ اساذ و شیخ کے جوڑے کو تبرک جانتے ہیں اور بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں۔

حدیث ۱۸ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے ثبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اس کے لئے استغفار کرے گا۔

تذہین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ برتن یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو جہنم سے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے نجات دی۔

حدیث ۱۹ طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور نے کھانے اور پانی میں پھونکنے سے نہایت فرمائی۔

حدیث ۲۰ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تمہارے ہر کام میں حاضر ہو جاتا ہے کھانے کے وقت بھی حاضر ہو جاتا ہے لہذا اگر لقمہ گر جائے اور اس میں کچھ لگ جائے تو صاف کر کے کھا لے اسے شیطان کے لئے چھوڑ نہ دے اور جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو انگلیاں چاٹ لے کیوں کہ یہ معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

حدیث ۲۱ ابن ماجہ نے حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فضیل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا کھا رہے تھے ان کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا انہوں نے اٹھا لیا اور صاف کر کے کھا لیا یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے اشارہ کیا کہ یہ کتنی حقیر و

ذیل بات ہے کہ گرے ہوئے لقمہ کو انہوں نے کھایا) کسی نے ان سے کہا خدا امیر کا جلا کرے (معتقل بن یسار وہاں امیر و سردار کی حیثیت سے تھے) یہ گنوار کنکھیوں سے اشارہ کرتے ہیں کہ آپ نے گرا ہوا لقمہ کھایا اور آپ کے سامنے یہ کھانا موجود ہے انہوں نے فرمایا ان عجیبوں کی وجہ سے میں اُس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے ہم کو حکم تھا کہ جب لقمہ گر جائے اُسے صاف کر کے کھا جائے شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے۔

حدیث ۲۲ ابن ماجہ نے اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکان میں تشریف لائے روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا اُس کو لے کر پونچھا پھر کھایا اور فرمایا عائشہ ابھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔

یعنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رزق چلا جاتا ہے تو پھر واپس نہیں آتا۔
حدیث ۲۳ طبرانی نے عبد اللہ بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا کہ روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان و زمین کی برکات سے ہے جو شخص دسترخوان سے گری ہوئی روٹی کو کھائے گا اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔

حدیث ۲۴ دارمی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جب اُن کے پاس شہید لایا جاتا تو حکم کرتیں کہ ٹھپا دیا جائے کہ اس کی بھاپ کا جوش ختم ہو جائے اور فرمائیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اس سے برکت زیادہ ہوتی ہے۔

حدیث ۲۵ حاکم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو داؤد، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا کھانے کو ٹھنڈا کر لیا کرو کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔

حدیث ۲۶ صحیح بخاری شریف میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب دسترخوان اٹھایا جاتا اُس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ پڑھتے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرُ مُكْفٍ وَلَا مُوَدِّعٍ وَلَا مُسْتَفْتٍ عَنْهُ رَآيْنَا۔

حدیث ۲۷ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندہ سے راضی ہوتا ہے کہ جب لقمہ کھاتا ہے تو اس پر اللہ کی حمد کرتا ہے اور پانی پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد کرتا ہے۔

حدیث ۲۸ ترمذی و ابو داؤد ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہو کر یہ پڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حدیث ۲۹ ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے والا شکر گزار و سیاہی ہے جیسا روزہ دار صبر کرنے والا۔

حدیث ۳۰ ابو داؤد نے ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھاتے یا پیتے یہ پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حدیث ۳۱ ضیاء انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ارشاد فرمایا آدمی کے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے اور اٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ جب رکھا جائے بسم اللہ کہے اور جب اٹھایا جائے لگے الحمد للہ کہے۔

حدیث ۳۲ نسائی وغیرہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ وَمَنْ عَلَيْنَا فَهْدَانَا وَاطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسْبُنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرُ مُوَدِّعٍ رَّقِيْ وَلَا مُكَافِيْ وَلَا مُكْفُوْرًا وَلَا مُسْتَفْتِيْ عَنْهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا مِنَ الطَّعَامِ وَسَقَانَا مِنَ الشَّرَابِ وَكَسَانَا مِنَ الْعُرْيِ وَهَدَانَا

مِنَ الضَّلَالِ وَبَقَرْنَا مِنَ النَّمَى وَفَضَّلْنَا عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِهَا
تَفْضِيلًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

حدیث ۳۳ امام احمد و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو یہ کہے **اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَابْدِلْنَا خَيْرًا مِنْهُ** اور جب دودھ پئے تو یہ کہے **اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَبَرِّدْنَا مِنْهُ** کیوں کہ دودھ کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کی قائم مقام ہو۔

حدیث ۳۴ ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے پر سے اٹھنے کی ممانعت کی جب تک کھانا اٹھا نہ لیا جائے۔

حدیث ۳۵ ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دسترخوان چنا جائے تو کوئی شخص دسترخوان سے نہ اٹھے جب تک دسترخوان نہ اٹھالیا جائے اور کھانے سے ہاتھ نہ کھینچے اگرچہ کھانا چکا ہو جب تک سب لوگ فارغ نہ ہو جائیں اور اگر ہاتھ روکنا ہی چاہتا ہے تو معذرت پیش کرے کیوں کہ اگر بغیر معذرت کے ہاتھ روک لے گا تو اس کے ساتھ دوسرا شخص جو کھانا کھا رہا ہے شرمندہ ہو گا وہ بھی ہاتھ کھینچ لے گا۔ اور شاید ابھی اس کو کھانے کی حاجت باقی ہو۔

اسی حدیث کی بنا پر علماء یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کم خوراک ہو تو آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا کھائے اور اس کے باوجود بھی اگر جماعت کا ساتھ نہ دے سکے تو معذرت

۱۔ اے اللہ اس میں ہمارے لئے برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر بدل عطا فرما ۱۲ م

۲۔ اے اللہ اس میں ہمارے لئے برکت دے اور یہ ہمیں اور زیادہ دے ۱۲ محمد احمد

پیش کرے تاکہ دوسروں کو شرمندگی نہ ہو۔

حدیث ۳۶ ترمذی و ابوداؤد نے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کے بعد وضو کرنا یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا برکت ہے اس کو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا حضور نے ارشاد فرمایا کھانے کی برکت اس کے پہلے وضو کرنا اور اس کے بعد وضو کرنا ہے (اس حدیث میں وضو سے مراد ہاتھ دھونا ہے)

حدیث ۳۷ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ارشاد فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا (ہاتھ میں نہ دھونا) محتاجی کو دور کرتا ہے اور یہ مریضین کی سنتوں میں سے ہے

حدیث ۳۸ ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر زیادہ کرے تو جب کھانا مافر کیا جائے وضو کرے اور جب اٹھلایا جائے اس وقت وضو کرے یعنی ہاتھ میں نہ دھوے۔

حدیث ۳۹ ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ اکٹھے ہو کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

حدیث ۴۰ ترمذی نے عکراش بن ذؤیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں ہمارے پاس ایک برتن میں بہت سی شہید اور بوٹیاں لائی گئیں میرا ہاتھ برتن میں ہر طرف پڑتے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے سے تناول فرمایا پھر حضور نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ کہ یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے اس کے بعد طبق میں طرح طرح کی کھجوریں لائی گئیں میں نے اپنے سامنے سے کھانی شروع کیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ مختلف جگہ طباق میں پڑتا پھر فرمایا کہ عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ کہ یہ ایک قسم کی چیز نہیں پھر بانی لایا گیا حضور نے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تری سے مونہ اور کلائیوں اور سر پر مسح کر لیا اور فرمایا کہ عکراش! جس چیز کو آگ نے چھوا یعنی جو آگ سے پکائی

گئی ہو اس کے کھانے کے بعد یہ وضو ہے۔

حدیث ۴۱ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کے ہاتھ میں چکنائی کی ٹوہو او بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے اور اس کو کچھ تکلیف پہنچ جائے تو وہ خود اپنے ہی کو طہارت کرے۔ اسی کی مثل حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۴۲ حاکم نے ابو عبس بن جبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ارشاد فرمایا کھانے کے وقت جو تے امار لو کہ یہ سنت جلیلہ (اچھا طریقہ) ہے اور آتش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ کھانا رکھا جائے تو جو تے امار لو کہ اس سے تمہارے پاؤں کے لئے راحت ہے۔

حدیث ۴۳ ابوداؤد و عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ رکھاتے وقت گوشت کو چھری سے نہ کاٹو کہ یہ عجیوں کا طریقہ ہے اس کو دانت سے نوج کر کھاؤ کہ یہ خوشگوار اور زود ہضم ہے۔
اس وقت ہے جب گوشت اچھی طرح پک گیا ہو۔ ہاتھ یا دانت سے نوج کر کھایا جاسکتا ہو۔

آج کل یورپ کی تقلید میں بہت سے مسلمان بھی چھری کانٹے سے کھاتے ہیں یہ مذموم طریقہ ہے اور اگر بغیر ضرورت چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا جائے کہ گوشت اتنا گلا ہوا نہیں ہے کہ ہاتھ سے توڑا جاسکے یا دانتوں سے نوچا جاسکے یا مثلاً مسلم ران بھنی ہوئی ہے کہ دانتوں سے نوچنے میں دقت ہوگی تو چھری سے کاٹ کر کھانے میں حرج نہیں اسی قسم کے بعض مواقع پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چھری سے گوشت کاٹ کر تناول فرمانا آیا ہے اس سے آج کل کے چھری کانٹے سے کھانے کی دلیل لانا صحیح نہیں۔

حدیث ۴۴ صحیح بخاری میں ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

حدیث ۴۵ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوان پر کھانا نہیں تناول فرمایا۔ نہ چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھایا اور حضور کے لئے تیلی چپاتیاں پکائی گئیں۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضور نے تیلی چپاتی دیکھی بھی نہیں۔ قتادہ سے پوچھا گیا کہ کس چیز پر وہ لوگ کھانا کھایا کرتے تھے کہا کہ دسترخوان خوان چپاتی کی طرح اونچی چیز ہوتی ہے جس پر امرا کے یہاں کھانا چنا جاتا ہے تاکہ کھاتے وقت ٹھکانہ پڑے اس پر کھانا کھانا شہنشاہین کا طریقہ تھا جس طرح بعض لوگ اس زمانہ میں میز پر کھاتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھانا کھانا بھی امرار کا طریقہ ہے کہ ان کے یہاں مختلف قسم کے کھانے ہوتے ہیں چھوٹے چھوٹے برتنوں میں رکھے جاتے ہیں۔

حدیث ۴۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے کو کبھی صیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی کھالیا ورنہ چھوڑ دیا۔

حدیث ۴۷ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک شخص کا کھانا دو کے لئے کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لئے کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے۔

حدیث ۴۸ صحیح بخاری میں ہشام بن منکدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اپنے کھانے کو ناپ لیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت ہوگی۔

حدیث ۴۹ ابن ماجہ و ترمذی و دارمی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن میں شربید پیش کیا گیا ارشاد فرمایا کہ کناروں سے کھاؤ۔ بیچ میں سے نہ کھاؤ کہ بیچ میں برکت آتی ہے۔ شربید ایک قسم کا کھانا ہے روٹی توڑ کر شوربے میں تل دیتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ کھانا پسند تھا۔

حدیث ۵۰ طبرانی نے عبد الرحمن بن مویس سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

۳۹) تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ظرت جو بھرا جلتے پیٹ سے زیادہ بڑا نہیں اگر تمہیں پیٹ میں کچھ ڈالنا ہی ہے تو ایک تہائی میں کھانا ڈالو اور ایک تہائی میں پانی اور ایک تہائی تہوا اور سانس کے لئے رکھو۔

۴۰) **حدیث ۵۱** ترمذی وابن ماجہ نے مقدم بن مخنف یکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ آدمی نے پیٹ سے زیادہ بڑا کوئی برتن نہیں بھرا۔ ابن آدم کو چند لمبے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو تہائی پیٹ کھانے کے لئے اور تہائی پانی کے لئے اور تہائی سانس کے لئے۔

۴۱) **حدیث ۵۲** ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کی ڈکار کی آواز سنی فرمایا اپنی ڈکار کم کر اس لئے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔

۴۲) **حدیث ۵۳** صحیح مسلم میں آنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھجور کھاتے دیکھا اور حضور سرین پر اس طرح بیٹھے تھے کہ دونوں گھٹنے کھڑے تھے۔

۴۳) **حدیث ۵۴** صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا جب تک ساتھ والے سے اجازت نہ لے لے۔

۴۴) **حدیث ۵۵** صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن کے یہاں کھجوریں ہیں اس گھر والے بھوکے نہیں۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں۔

یہ اس زمانے اور اس ملک کے لحاظ سے ہے کہ وہاں کھجوریں بکثرت ہوتی ہیں۔ اور جب گھر میں کھجوریں ہیں تو بال بچوں اور گھر والوں کے لئے اطمینان کی صورت ہے کہ بھوک لگے گی تو انہیں کھالیں گے بھوکے نہیں رہیں گے۔

حدیث ۵۶ صحیح مسلم میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا حاضر کیا جاتا تو تناول فرمانے کے بعد اس کا بقیہ (اوش) میرے پاس بھیج دیتے ایک دن کھانے کا برتن میرے پاس بھیج دیا اس میں سے کچھ نہیں تناول فرمایا تھا کیوں کہ اس میں لہسن پڑا ہوا تھا میں نے دریافت کیا کیا یہ حرام ہے فرمایا نہیں مگر میں تو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں میں نے عرض کی جس کو حضور ناپسند فرماتے ہیں میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

حدیث ۵۷ صحیح بخاری و مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ ہے یا فرمایا وہ ہماری مسجد سے علیحدہ رہے یا اپنے گھر میں بیٹھ جائے اور حضور کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں سبز ترکاریاں تھیں حضور نے فرمایا کہ بعض صحابہ کو پیش کر دو اور ان سے فرمایا کہ تم کھا لو اس لئے کہ میں ان سے باتیں کرتا ہوں کہ تم ان سے باتیں نہیں کرتے یعنی ملائکہ سے۔

حدیث ۵۸ ترمذی و ابو داؤد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لہسن کھانے سے منع فرمایا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔

حدیث ۵۹ ترمذی نے ام ابی بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ میں میرے یہاں حضور تشریف لائے فرمایا کچھ تمہارے یہاں ہے میں نے غرض کی سوکھی روٹی اور سرکہ کے سوا کچھ نہیں فرمایا لاؤ جس گھر میں سرکہ ہے اس گھر والے سالن سے محتاج نہیں۔

حدیث ۶۰ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر والوں سے سالن کو دریافت کیا لوگوں نے کہا ہمارے یہاں سرکہ کے سوا کچھ نہیں جھڑنے آئے طلب فرمایا اور اس سے کھانا شروع کیا اور بار بار فرمایا کہ سرکہ اچھا سالن ہے۔

حدیث ۶۱ ابن ماجہ نے اشما بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا حاضر لایا گیا حضور نے ہم پر پیش فرمایا

ہم نے کہا ہمیں خواہش نہیں ہے فرمایا بھوک اور جھوٹ دونوں چیزوں کو اکٹھا مت کرو۔
یعنی بھوک کے وقت کوئی کھانا کھلائے تو کھائے یہ نہ کہے کہ بھوک نہیں ہے کہ
کھانا بھی نہ کھانا اور جھوٹ بھی بولنا دینا و آخرت دونوں کا خسارہ ہے بعض تکلف کرنے
والے ایسا کیا کرتے ہیں۔ اور بہت سے دیہاتی اس قسم کی عادت رکھتے ہیں کہ جب تک اُن
سے بار بار نہ کہا جائے کھانے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خواہش نہیں ہے
جھوٹ بولنے سے بچنا ضروری ہے۔

حدیث ۶۱ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے
ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ابو بکر و عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما ملے ارشاد فرمایا کیا چیز تمہیں اس وقت گھر سے باہر لائی عرض کی بھوک
فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو چیز تمہیں گھر سے باہر لائی وہی مجھے
بھی لائی۔ ارشاد فرمایا اٹھو وہ لوگ حضور کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ایک انصاری کے
یہاں تشریف لے گئے دیکھا تو وہ گھر میں نہیں ہیں انصاری کی بی بی نے جوں ہی ان حضرات
کو دیکھا ترخاوا ہلا کہا حضور نے دریافت فرمایا کہ فلاں شخص کہاں ہے کہا کہ بیٹھا پانی لینے
گئے ہیں اتنے میں انصاری آگئے حضور کو اور شیخین کو دیکھ کر کہا الحمد للہ آج مجھ سے بڑا
کوئی نہیں جس کے یہاں ایسے معزز بہانے ہوں پھر وہ کھجور کا ایک خوشہ لائے جس میں
آدھ کی اور خشک کھجوریں بھی تھیں اور رطب بھی تھے اور ان حضرات سے کہا کہ کھائیے اور
خود چھری نکالی (یعنی بکری ذبح کرنے کا ارادہ کیا) حضور نے فرمایا دودھ والی کو نہ ذبح
کرتا۔ انصاری نے بکری ذبح کی ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں
پانی پیاجب کھاپی کر فارغ ہوئے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ قسم ہے اس
کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس نعمت کا سوال ہوگا۔ تمہیں
بھوک گھر سے لائی اور واپس ہونے سے پہلے یہ نعمت تم کو ملی۔

حدیث ۶۲ مسلم و ابوداؤد نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ
حضور نے فرمایا جو شخص مہندی یا سونے کے برتن میں کھانا یا پیتل ہے وہ اپنے پیٹ میں

جہنم کی آگ امارتا ہے۔

حدیث ۶۴ ابو داؤد وغیرہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھانے میں کھسی گر جائے تو اسے غوطہ دے دو اور پھینک دو کیوں کہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور اسی بازو سے اپنے کو بچاتی ہے جس میں بیماری ہے یعنی وہی بازو کھانے میں پہلے ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے لہذا پوری کو غوطہ دیدو۔

حدیث ۶۵ ابو داؤد ابن ماجہ و دارمی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھائے (اور دانتوں میں کچھ رہ جائے) اسے اگر غلال سے نکلے تو تھوک دے اور زبان سے نکلے تو نکل جائے جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔

مسائل فقہیہ

بعض صورت میں کھانا فرض ہے کہ کھانے پر ثواب ہے اور نہ کھانے میں عذاب۔ اگر بھوک کا اتنا غلبہ ہو کہ جانتا ہو کہ نہ کھانے سے مرجائے گا تو اتنا کھا لینا جس سے جان بچ جائے فرض ہے اور اس صورت میں اگر نہیں کھایا یہاں تک کہ مر گیا تو گنہگار ہوا۔ اتنا کھا لینا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت آجائے اور روزہ رکھ سکے یعنی نہ کھانے سے تناکم زور ہو جائے گا کہ کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے گا اور روزہ نہ رکھ سکے گا تو اس مقدار سے کھا لینا ضروری ہے اور اس میں بھی ثواب ہے (دور مختار)

مسئلہ اضطراب کی حالت میں مینی جبکہ جان جلنے کا اندیشہ ہے اگر حلال چیز کھانے کے لئے نہیں ملتی تو حرام چیز یا مردار یا دوسرے کی چیز کھا کر اپنی جان بچائے اور ان چیزوں کے کھالینے پر اس صورت میں مؤاخذہ نہیں بلکہ نہ کھا کر مرجانے میں مؤاخذہ ہے اگرچہ پرانی چیز کھانے میں تاوان دینا ہوگا (دور مختار)

مسئلہ پیاس سے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے تو کسی چیز کو پی کر اپنے کو ہلاکت سے

بچانا فرض ہے۔ پانی نہیں ہے اور شراب موجود ہے اور معلوم ہے کہ اس کے پی لینے میں جان بچ جائے گی تو اتنی پی لے جس سے یہ اندیشہ جاتا رہے (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ دوسرے کے پاس کھانے پینے کی چیز ہے تو قیمت سے خرید کر کھا پی لے۔ وہ قیمت سے بھی نہیں دیتا اور اس کی جان پر بنی ہے تو اس سے زبردستی چھین لے اور اگر اس کے لئے بھی یہی اندیشہ ہے تو کچھ لے لے اور کچھ اس کے لئے چھوڑ دے (ردالمحتار)

مسئلہ ایک شخص اضطرار کی حالت میں ہے دوسرا شخص اس سے یہ کہتا ہے کہ تم میرا ہاتھ کاٹ کر اس کا گوشت کھا لو اس کے لئے اس گوشت کے کھانے کی اجازت نہیں یعنی انسان کا گوشت کھانا اس حالت میں بھی نہ باطل نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ کھانے پینے پر دوا اور علاج کو قیاس نہ کیا جائے یعنی حالت اضطرار میں مردار اور شراب کو کھانے پینے کا حکم ہے مگر دوا کے طور پر شراب جائز نہیں کیوں کہ مردار کا گوشت اور شراب یقینی طور پر بھوک اور پیاس کا دفعیہ ہے اور دوا کے طور پر شراب پینے میں یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ مرض کا ازالہ ہی ہو جائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ بھوک سے کم کھانا چاہئے اور پوری بھوک بھر کر کھانا کھالینا مباح ہے یعنی نہ ثواب ہے نہ گناہ کیوں کہ اس کا بھی صحیح متعدد ہو سکتا ہے کہ طاقت زیادہ ہوگی۔ اور بھوک سے زیادہ کھالینا حرام ہے زیادہ کا یہ مطلب ہے کہ اتنا کھالیا جس سے پیٹ خراب ہونے کا گمان ہے مثلاً دست آئیں گے اور طبیعت بد مزہ ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ اگر بھوک سے کچھ زیادہ اس لئے کھالیا کہ کل کا روزہ اچھی طرح رکھ سکے گا۔ روزہ میں کم زوری نہیں پیدا ہوگی تو حرج نہیں جبکہ اتنی ہی زیادتی ہو جس سے معدہ خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور معدہ بچے کہ زیادہ کھالیا تو کم زوری ہوگی دوسرے کاموں میں دقت ہوگی۔ یوں ہی اگر بہان کے ساتھ کھا رہا ہے اور معلوم ہے کہ یہ ہاتھ روک دے گا تو بہان شرابا جائے گا اور سیر ہو کر نہ کھائے گا تو اس صورت میں بھی کچھ زیادہ کھالینے کی اجازت ہے (درمختار)

مسئلہ سیر ہو کر کھانا اس لئے کہ فوائد کثرت سے چڑھ سکے گا اور پڑھ سکے

پڑھانے میں کم زوری پیدا نہ ہوگی اچھی طرح اس کام کو انجام دے سکے گا یہ مندوب ہے اور سیری سے زیادہ کھایا مگر اتنا زیادہ نہیں کہ شکم خراب ہو جائے یہ مکروہ ہے۔ عبادت گزار شخص کو یہ اختیار ہے کہ بقدر مباح تناول کرے یا بقدر مندوب مگر اسے یہ نیت کرنی چاہیے کہ اس لئے کھاتا ہوں کہ عبادت کی قوت پیدا ہو کہ اس نیت سے کھانا بھی ایک قسم کی طاعت ہے۔ کھانے سے اس کا مقصود تَلَذُّذ و تَتَمُّم نہ ہو کہ یہ بُری صفت ہے۔ قرآن مجید میں کفار کی صفت یہ بیان کی گئی کہ کھانے سے اُن کا مقصود تَشَعُّع و تَتَمُّم ہوتا ہے اور حدیث میں کثرت خوری کفار کی صفت بتائی گئی (ردالمحتار)

مسئلہ ریاضت و مجاہدہ میں ایسی تعلیل غذا کہ عبادت مفروضہ کی ادائی میں ضعف پیدا ہو جائے مثلاً اتنا کم زور ہو گیا کہ کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے گا یہ ناجائز ہے اور اگر اس حد کی کم زوری نہ پیدا ہو تو حرج نہیں (درمختار)

مسئلہ زیادہ کھایا اس لئے کہ تھے کر ڈالے گا اور یہ صورت اس کے لئے مفید ہو تو حرج نہیں کیوں کہ بعض لوگوں کے لئے یہ طریقہ نافع ہوتا ہے (ردالمحتار)

مسئلہ طرح طرح کے میوے کھانے میں حرج نہیں اگرچہ افضل یہ ہے کہ ایسا نہ کرے (درمختار)

مسئلہ جوان آدمی کو یہ اندیشہ ہے کہ سیر ہو کر کھائے گا تو غلبہ شہوت ہو گا تو کھانے میں کمی کرے کہ غلبہ شہوت نہ ہو مگر اتنی کمی نہ کرے کہ عبادت میں قصور پیدا ہو (علمگیری)

اسی طرح بعض لوگوں کو گوشت کھانے سے غلبہ شہوت ہوتا ہے وہ بھی گوشت میں کمی کر دیں۔

مسئلہ ایک قسم کا کھانا ہو گا تو بقدر حاجت نہ کھا سکے گا طبیعت کج رہ جائے گی لہذا کئی قسم کے کھانے تیار کراتا ہے کہ سب میں سے کچھ کچھ کھا کر ضرورت پوری کر لے گا اس مقصد کے لئے متعدد قسم کے کھانے میں حرج نہیں یا اس لئے بہت سے کھانے پکواتا ہے کہ لوگوں کی ضیافت کرتی ہے وہ سب کھانے صرف ہو جائیں گے تو اس میں بھی حرج نہیں اور یہ مقصود نہ ہو تو اسراف ہے (علمگیری)

(۹)

کھانے کے آداب و سنن یہ ہیں !

مسئلہ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا۔

⑤ ⑥ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر پونچھ نہ جائیں اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر رومال یا توپیا سے پونچھ لیں کہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے۔

مسئلہ سنت یہ ہے کہ قبل طعام اور بعد طعام دونوں ہاتھ گٹھوں تک دھوئے جائیں بعض لوگ صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں دھولیتے ہیں بلکہ صرف چٹکی دھونے پر کفایت کرتے ہیں اس سے سنت ادا نہیں ہوتی (علمگیری)

مسئلہ مستحب یہ ہے کہ ہاتھ دھوتے وقت خود اپنے ہاتھ سے پانی ڈالے دوسرے سے اس میں مدد نہ لے سنی اس کا وہی حکم ہے جو وضو کا ہے (علمگیری)

⑤ کھانے کے بعد اچھی طرح ہاتھ دھوئیں کہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے۔

بھوسی یا آٹے یا مین سے ہاتھ دھونے میں حرج نہیں۔ اس زمانے میں صابون سے ہاتھ دھونے کا رواج ہے اس میں بھی حرج نہیں۔

کھانے کے لئے منہ دھونا سنت نہیں۔ اگر کسی نے نہ دھویا تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے سنت ترک کر دی ہاں جب نے اگر منہ نہ دھویا تو مکروہ ہے اور حیض والی کا بغیر دھوئے کھانا مکروہ نہیں۔

④ ⑤ کھانے سے قبل جوانوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد پہلے بڑھوں کے ہاتھ دھلائے جائیں اس کے بعد جوانوں کے۔ یہی حکم علماء و مشائخ کا ہے کہ کھانے سے قبل ان کے ہاتھ آخر میں دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد ان کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں۔

④ ⑤ کھانا بسم اللہ پڑھ کر شروع کیا جائے اور ختم کر کے الحمد للہ پڑھیں۔ اگر بسم اللہ کہنا بھول گیا ہے تو جب یاد آجائے یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهِ وَآخِرِهِ

⑩ بسم اللہ بلند آواز سے کہے کہ ساتھ والوں کو اگر یاد نہ ہو تو اس سے سن کر انہیں یاد

آجائے اور الحمد للہ آہستہ کہے۔ مگر جب سب لوگ فارغ ہو چکے ہوں تو الحمد للہ بھی زور سے کہے کہ دوسرے لوگ شکر شکر خدا بجا لائیں۔

⑪ روٹی پر کوئی چیز نہ رکھی جائے۔

بعض لوگ سالن کا پیالہ یا چٹنی کی پیالی یا نمک دانی رکھ دیتے ہیں ایسا نہ کرنا چاہیے نمک اگر کاند میں ہے تو اسے روٹی پر رکھ سکتے ہیں۔

⑫ ہاتھ یا چھری کو روٹی سے نہ پوکھیں۔

⑬ ⑭ تکیہ لگا کر یا ننگے سر کھانا ادب کے خلاف ہے۔

⑮ بائیں ہاتھ کو زمین پر ٹیک دیکر کھانا بھی مکروہ ہے۔

⑯ روٹی کا کنارہ توڑ کر ڈال دینا اور بیچ کی کھالینا اسراف ہے بلکہ پوری روٹی

کھائے ہاں اگر کنارے کچے رہ گئے ہیں اس کے کھانے سے ضرر ہوگا تو توڑ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر معلوم ہے کہ یہ ٹوٹے ہوئے دوسرے لوگ کھالیں گے ضائع نہ ہوں گے تو توڑنے میں حرج نہیں۔ یہی حکم اس کا بھی ہے کہ روٹی میں جو حصہ پھولا ہوا ہے اسے کھا لیتا ہے باقی کو چھوڑ دیتا ہے۔

⑰ روٹی جب دسترخوان پر آگئی تو کھانا شروع کر دے سالن کا انتظار نہ کرے اسی لئے

عموماً دسترخوان پر روٹی سب سے آخر میں لاتے ہیں تاکہ روٹی کے بعد انتظار نہ کرنا پڑے۔

⑱ دہنے ہاتھ سے کھانا کھائے۔

⑲ ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر دسترخوان پر گر گیا اسے چھوڑ دینا اسراف ہے بلکہ پہلے اس

کو اٹھا کر کھائے۔

⑳ رکابی یا پیالے کے بیچ میں سے ابتداء نہ کھائے بلکہ ایک کنارہ سے کھائے۔

㉑ اور جو کنارہ اس کے قریب ہے وہاں سے کھائے۔

㉒ جب کھانا ایک قسم کا ہو تو ایک جگہ سے کھائے ہر طرف ہاتھ نہ مارے ہاں اگر

طباق میں مختلف قسم کی چیزیں لاکر رکھی گئیں تو ادھر ادھر سے کھانے کی اجازت ہے

کہ یہ ایک چیز نہیں ㉓ کھانے کے وقت بائیں پاؤں بچھا دے اور داہنا کھڑا رکھے یا سرین

پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے۔

③ گرم کھانا نہ کھائے اور نہ کھانے پر پھونکے نہ کھانے کو سونگھے۔

④ کھانے کے وقت باتیں نہ کرنا جائزے بالکل چپ رہنا جو سیوں کا طریقہ ہے مگر یہود و یاتیں نہ کہے بلکہ اچھی باتیں کرے۔

⑤ کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے ان میں جو ٹھانہ لگا رہتے دے۔

⑥ اور برتن کو انگلیوں سے پونچھ کر چاٹ لے۔ حدیث میں ہے کھانے کے بعد جو شخص

برتن چاٹتا ہے تو وہ برتن اس کے لئے دعا کرتا ہے کہتا ہے کہ اللہ تجھے جہنم کی آگ سے

آزاد کرے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا اور ایک روایت میں ہے برتن اس

کے لئے مستعمل کرتا ہے ⑦ کھانے کی ابتدا نمک سے کی جائے اور ختم بھی اسی پر کرے۔ اس

سے شہر بیماریاں دفع ہو جاتی ہیں (بزازیہ ردالمحتار)

مسئلہ راستہ اور بازار میں کھانا مکروہ ہے۔

⑧ مسئلہ دسترخوان پر روٹی تلے کھڑے جمع ہو گئے اگر کھانا ہے تو کھالے ورنہ مرغی

گائے بکری وغیرہ کو کھلا دے یا کہیں احتیاط کی جگہ پر رکھ دے کہ جیونٹیاں یا چڑیاں کھالیں

گی راستہ پر نہ پھینکے (بزازیہ)

مسئلہ کھانے میں عیب نہ بتانا چاہیئے نہ یہ کہنا چاہیئے کہ بُرا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کھانے کو عیب نہ لگایا اگر پسند آیا

تناول فرمایا ورنہ نہ کھایا۔

⑨ مسئلہ کھانا کھاتے وقت جب کوئی آجاتا ہے تو ہندوستان کا عرف یہ ہے

کہ اسے کھانے کو پوچھتے ہیں کہتے ہیں آؤ کھانا کھاؤ اگر نہ پوچھیں تو طعن کرتے ہیں کہ انہوں

نے پوچھا تک نہیں۔ یہ بات مثنیٰ دوسرے مسلمان کو کھانے کے لئے بلانا اچھی بات ہے مگر

بلانے والے کو یہ چاہیئے کہ یہ پوچھنا محض نمائش کے لئے نہ ہو بلکہ دل سے پوچھے۔

یہ بھی رواج ہے کہ جب پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے بسم اللہ۔ یہ نہ کہنا چاہیئے۔

کہاں بسم اللہ کہنے کے کوئی معنی نہیں اس موقع پر بسم اللہ کہنے کو علماء نے بہت

ذات ممنوع فرمایا بلکہ ایسے موقع پر دعائیہ الفاظ کہنا بہتر ہے مثلاً اللہ تعالیٰ برکت دے زیادہ دے۔

۴۱ مسئلہ باپ کو بیٹے کے مال کی حاجت ہے اگر احتیاج اس وجہ سے ہے کہ اس کے پاس دام نہیں ہیں کہ اس چیز کو خرید سکے تو بیٹے کی چیز بلا کسی معاوضہ کے استعمال کرنا جائز ہے۔ اور اگر دام میں مگر چیز نہیں ملتی تو معاوضہ دے کر لے یہ اس وقت ہے کہ بیٹا مالائق ہے اور اگر لائق ہے تو بغیر حاجت بھی اس کی چیز لے سکتا ہے (علمگیری)

۴۲ مسئلہ ایک شخص بھوک سے اتنا کم زور ہو گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جاسکتا کہ لوگوں سے اپنی حالت بیان کرے تو جس کو اس کی یہ حالت معلوم ہے اس پر فرض ہے کہ اسے کھانے کو دے تاکہ گھر سے نکلنے کے قابل ہو جائے اگر ایسا نہیں کیا اور وہ بھوک سے مر گیا تو جن لوگوں کو اس کا یہ حال معلوم تھا سب گنہگار ہوئے۔

اور اگر یہ شخص جس کو اس کا حال معلوم تھا اس کے پاس بھی کچھ نہیں ہے کہ اسے کھلائے تو اس پر یہ فرض ہے کہ دوسروں سے کہے اور لوگوں سے کچھ مانگ لائے اور ایسا نہ ہوا اور وہ مر گیا تو یہ سب لوگ جن کو اس کے مال کی خبر تھی گنہگار ہوئے۔

اور اگر یہ شخص گھر سے باہر جاسکتا ہے مگر کمانے پر قادر نہیں تو جا کر لوگوں سے مانگے اور جس کے پاس صدقے کی قسم سے کوئی چیز ہو اس پر دینا واجب ہے۔ اور اگر وہ محتاج شخص کما سکتا ہے تو کام کر کے پیسے حاصل کرے اس کے لئے مانگنا حلال نہیں۔

محتاج شخص اگر کمانے پر قادر نہیں ہے مگر یہ کر سکتا ہے کہ دروازوں پر جا کر سوال کرے تو اس پر ایسا کرنا فرض ہے ایسا نہ کیا اور بھوک سے مر گیا تو گنہگار ہوگا (علمگیری)

۴۳ مسئلہ کھانے میں پسینہ ٹپک گیا یا رال ٹپک پڑی یا آنسو گر گیا وہ کھانا حرام نہیں ہے کھایا جاسکتا ہے۔

اسی طرح اگر پانی میں کوئی پاک چیز مل گئی اور اس سے طبیعت کو نفرت پیدا ہو گئی

وہ پیایا جاسکتا ہے (علمگیری)

مسئلہ روٹی میں اگر پلے کا ٹکڑا ملا اور وہ سخت ہے تو اتنا حصہ توڑ کر پھینک دے پوری روٹی کو نجس نہیں کہا جائے گا۔ اور اگر اس میں نرمی آگئی ہے تو بالکل نہ کھائے (علمگیری)

مسئلہ نالی وغیرہ کسی ناپاک جگہ میں روٹی کا ٹکڑا دیکھا تو اس پر یہ لازم نہیں کہ اسے نکال کر دھوئے اور کسی دوسری جگہ ڈال دے (علمگیری)

مسئلہ گھوٹوں کے ساتھ آدمی کا دانت بھی چلی میں پس گیا۔ اس آٹے کو نہ خود کھا سکتا ہے نہ جانوروں کو کھلا سکتا ہے (علمگیری)

مسئلہ گوشت سڑ گیا تو اس کا کھانا حرام ہے (علمگیری)

مسئلہ باغ میں پہنچا وہاں پھل گرے ہوئے ہیں تو جب تک مالک باغ کی اجازت نہ ہو پھل نہیں کھا سکتا۔

اور اجازت دونوں طرح ہو سکتی ہے۔ صراحتہ اجازت ہو مثلاً مالک نے کہہ دیا ہو کہ گرے ہوئے پھلوں کو کھا سکتے ہو۔

یا دلالتہ اجازت ہو یعنی وہاں ایسا عرف و عادت ہے کہ باغ والے گرے ہوئے پھلوں سے لوگوں کو منع نہیں کرتے۔

درختوں سے پھل توڑ کر کھانے کی اجازت نہیں۔ مگر جب پھلوں کی کثرت ہو معلوم ہو کہ توڑ کر کھانے میں بھی مالک کو ناگواری نہیں ہوگی تو توڑ کر بھی کھا سکتا ہے۔

مگر کسی صورت میں یہ اجازت نہیں کہ وہاں سے پھل اٹھا لائے (علمگیری) ان سب صورتوں میں عرف و عادت کا لحاظ ہے اور اگر عرف و عادت نہ ہو یا معلوم ہو کہ مالک کو ناگواری ہوگی تو کھانا جائز نہیں۔

مسئلہ خریف کے موسم میں درختوں کے پتے گر جاتے ہیں اگر وہ پتے کام کے ہوں تو اٹھا لانا جائز ہے اور مالک کے لئے بے کار ہوں جیسا کہ ہمارے ملک میں باغات میں پتے گر جاتے ہیں اور مالک ان کو کام میں نہیں لاتا بھاڑ جلانے والے اٹھا لاتے ہیں ایسے

بتوں کو اٹھالانے میں حرج نہیں (علمگیری)

مسئلہ دوست کے گھر گیا جو چیز کی بوتلی خود لے کر کھالی یا اس کے باغ میں گیا اور پھل توڑ کر کھائے اگر معلوم ہے کہ اسے ناگوار نہ ہوگا تو کھانا جائز ہے۔

مگر یہاں اچھی طرح غور کر لینے کی ضرورت ہے بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ سمجھتا ہے کہ اسے ناگوار نہ ہوگا حالانکہ اسے ناگوار ہے (علمگیری)

مسئلہ روٹی کو چھری سے کاٹنا نصاریٰ کا طریقہ ہے مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیئے ہاں اگر ضرورت ہو مثلاً ڈبل روٹی کو چھری سے کاٹ کر اس کے ٹکڑے کر لئے جاتے ہیں تو حرج نہیں یا دعوتوں میں بعض مرتبہ ہر شخص کو نصف نصف شیر مال دی جاتی ہے ایسے موقع پر چھری سے کاٹ کر ٹکڑے بنانے میں حرج نہیں کہ یہاں مقصود دوسرا ہے۔ اسی طرح اگر مسلم ران بھنی ہوئی ہو اور چھری سے کاٹ کر کھائی جائے تو حرج نہیں۔

مسئلہ مسلمانوں کے کھانے کا طریقہ یہ ہے کہ فرش وغیرہ پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ مسیذ کرسی پر کھانا نصاریٰ کا طریقہ ہے اس سے اجتناب چاہیئے بلکہ مسلمانوں کو ہر کام سلف صالحین کے طریقہ پر کرنا چاہیئے غیروں کے طریقہ کو ہرگز اختیار نہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ خیری روٹی پکوانے میں نان بائی سے خیرے لیتے ہیں پھر ان کے آٹے میں سے اسی انداز سے نان بائی لے لیتا ہے اس میں حرج نہیں (علمگیری)

مسئلہ بہت سے لوگوں نے چندہ کر کے کھانے کی چیز تیار کی اور سب مل کر اُسے کھائیں گے چندہ سب نے برابر دیا ہے اور کھانا کوئی کم کھائے گا کوئی زیادہ اس میں حرج نہیں۔ اسی طرح مسافروں نے اپنے گوشے اور کھانے کی چیزیں ایک ساتھ مل کر کھائیں اس میں بھی حرج نہیں اگرچہ کوئی کم کھائے گا کوئی زیادہ یا بعض کی چیزیں اچھی ہیں اور بعض کی ویسی نہیں (علمگیری)

مسئلہ کھانا کھانے کے بعد خلال کرنے میں جو کچھ دانتوں میں سے ریشہ وغیرہ نکلا بہتر ہے کہ اسے پھینک دے اور نکل گیا تو اس میں بھی حرج نہیں اور خلال کا تنکنا یا

جو کچھ خلال سے نکلا اس کو لوگوں کے سامنے نہ پھینکے بلکہ اُسے لئے رہے جب اُس کے سامنے طشت آئے اُس میں ڈال دے پھول اور میوہ کے تنکے سے خلال نہ کرے (علمگیری) خلال کے لئے نیم کی سینک بہت بہتر ہے کہ اس کی تمی سے مونہ کی صفائی ہوتی ہے اور یہ مسوڑوں کے لئے بھی مفید ہے جھاڑو کی سینکیں بھی اس کام میں لا سکتے ہیں جبکہ وہ کوری ہوں، مستعمل نہ ہوں۔

پانی پینے کا بیان

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانی پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فرماتے تھے کہ اس طرح پیتے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لئے مفید اور خوش گوار ہے۔

حدیث ۲ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سانس میں پانی نہ پیو جیسے اونٹ پیتا ہے بلکہ دو اور تین مرتبہ میں پیو اور جب پیو تو بسم اللہ کہہ لو اور جب برتن کو منہ سے ہٹاؤ تو اللہ کی حمد کرو۔

حدیث ۳ ابوداؤد و ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا۔

حدیث ۴ ترمذی نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونکنے سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کی کہ برتن میں کبھی کوڑا دکھائی دیتا ہے فرمایا اُسے گرا دو اس نے عرض کی کہ ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا ہوں فرمایا برتن کو مونہ سے جدا کر کے سانس لو۔

حدیث ۵ ابوداؤد نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالے میں جو جگہ ٹوٹی ہوئی ہے وہاں سے پینے کی اور پینے کی چیز میں

پھونکنے کی ممانعت فرمائی۔

حدیث ۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشک کے دہانے سے پینے کو منع فرمایا۔

حدیث ۷ صحیح بخاری و مسلم و سنن ترمذی میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے دہانے کو موڑ کر اس سے پانی پینے کو منع فرمایا۔

ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت کیا ہے اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور کے منع فرمانے کے بعد ایک شخص رات میں اٹھا اور مشک کا دہانہ پانی پینے کے لئے موڑا اس میں سے سانپ نکلا۔

حدیث ۸ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

حدیث ۹ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑے ہو کر ہرگز کوئی شخص پانی نہ پئے اور جو بھول کر ایسا کر گزے وہ قتل کر دے۔

حدیث ۱۰ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں میں آب زمزم کا ایک ڈول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر لایا۔ حضور نے کھڑے کھڑے اسے پیا۔

حدیث ۱۱ صحیح بخاری میں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی اور لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لئے رجبہ کو فہم میں بیٹھ گئے جب عصر کا وقت آیا ان کے پاس پانی لایا گیا انہوں نے پیا اور وضو کیا پھر وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا اور یہ فرمایا کہ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ بتاتے ہیں اور جس طرح میں نے کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی ویسا ہی کیا تھا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مطلقاً کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ بتاتے ہیں۔ حالانکہ

وضو کے پانی کا یہ حکم نہیں بلکہ اُس کو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔ اسی طرح آب زم زم کو بھی کھڑے ہو کر پینا سنت ہے یہ دونوں پانی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں اور اس میں حکمت یہ ہے کہ کھڑے ہو کر جب پانی پیا جاتا ہے وہ فوراً تمام اعضا کی طرف سرایت کر جاتا ہے اور یہ مضر ہے مگر یہ دونوں برکت والے ہیں اور ان سے مقصود ہی تبرک ہے لہذا ان کا تمام اعضا میں پہنچ جانا فائدہ مند ہے۔

بعض لوگوں سے سنا گیا ہے کہ مسلم کا جو ٹھا پانی بھی کھڑے ہو کر پینا چاہیے۔ مگر میں نے کسی کتاب میں اس کو نہیں دیکھا صرف دو ہی پانیوں کا کتابوں میں استثناء ذکر پایا۔
واعلم عند اللہ۔

حدیث ۱۲ ترمذی نے کتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں میرے یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے مشک لٹکی ہوئی تھی اُس کے دہانے سے کھڑے ہو کر پانی پیا (حضور کے اس فعل کو علامہ نے بیان جواز پر محمول کیا ہے) میں نے مشک کے دہانے کو کاٹ کر رکھ لیا۔

ان کا کاٹ کر رکھ لینا بغرض تبرک تھا کہ چونکہ اس سے حضور کا دہن اقدس لگا ہے یہ برکت کی چیز ہے اور اس سے بیماروں کو شفا ہوگی۔

حدیث ۱۳ صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے وہ اپنے باغ میں پیڑوں کو پانی دے رہے تھے ارشاد فرمایا کیا تمہارے یہاں باسی پانی پڑا ہوا مشک میں ہے (اگر ہو تو لاؤ) ورنہ ہم منہ لگا کر پانی پی لیں انہوں نے کہا میرے یہاں باسی پانی پڑا ہوا مشک میں ہے اپنی جھونپڑی میں گئے اور برتن میں پانی اتار لیا کہ اس میں بکری کا دودھ دوا حضور نے پیا پھر دوبارہ انہوں نے پانی لے کر دودھ دوا حضور کے ساتھ لے کر آیا۔

حدیث ۱۴ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بکری کا دودھ دوا گیا اور انس کے گھر میں جو کوآں تھا

اس کا پانی اس میں ملایا گیا — یعنی لستی بنائی گئی —

پھر حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا حضور نے نوش فرمایا حضور کی بائیں طرف ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور دہنی طرف ایک اعرابی تھے حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ابو بکر کو دیجئے حضور نے اعرابی کو دیا کیونکہ یہ دہنی جانب تھے اور ارشاد فرمایا دہنا مستحق ہے پھر اس کے بعد جو داہنے ہو۔ دہنے کو مقدم رکھا کرو۔

حدیث ۱۵ بخاری و مسلم میں پہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیالہ پیش کیا گیا حضور نے نوش فرمایا حضور کی دہنی جانب سب سے چوٹے ایک شخص تھے (عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اور بڑے بڑے اصحاب بائیں جانب تھے حضور نے فرمایا لڑکے اگر تم اجانت دو تو بڑوں کو دے دو انہوں نے عرض کی حضور کے اولاد میں دوسروں کو اپنے پر ترجیح نہیں دوں گا حضور نے اُن کو دے دیا۔

حدیث ۱۶ صحیح بخاری و مسلم میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حریر اور دیبا نہ پہنو اور نہ سوتے اور چاندی کے برتن میں پانی پیو اور نہ اُن کے برتنوں میں کھانا کھاؤ کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

حدیث ۱۷ اترمذی نے زہری سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پینے کی وہ چیز زیادہ پسند تھی جو شیریں اور ٹھنڈی ہو۔

حدیث ۱۸ ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیٹ کے بل جھک کر پانی میں مونہ ڈال کر پینے سے منع فرمایا اور ایک ہاتھ سے چلو لے کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ اور یہ فرمایا کہ تھکی طرہ پانی میں منہ نہ ڈالے اور نہ ایک ہاتھ سے چلو لے کر پئے جیسے وہ لوگ پیتے ہیں جن پر خدا ناراض ہے اور رات میں جب کسی برتن میں پانی پئے تو اُسے ہلانے مگر جبکہ وہ برتن ڈھکا ہو تو ہلانے کی ضرورت نہیں اور جو شخص برتن سے پینے پر قادر ہے اور تواضع کے طور پر ہاتھ سے پیلا ہے اللہ تعالیٰ اس کے

نے نیکیاں لکھتا ہے جتنی اُس کے ہاتھ میں انگلیاں ہیں۔ ہاتھِ حقیر صلی علیہ السلام کا برتن تھا کہ انہوں نے اپنا پیالہ بھی پھینک دیا اور یہ کہا کہ یہ بھی دنیا کی چیز ہے۔

حدیث ۱۹ ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھوں کو دھوؤ اور اُن میں پانی بیو کہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ کوئی برتن نہیں۔

حدیث ۲۰ مسلم و احمد و ترمذی نے ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساتی (جو لوگوں کو پانی پلا رہا ہے) وہ سب کے آخر میں پئے گا۔

حدیث ۲۱ دہلی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا پانی کو چوس کر پو کہ یہ خوش گوار اور ذوق مہم ہے اور بیماری سے بچاؤ ہے۔

حدیث ۲۲ ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی انہوں نے کہا یا رسول اللہ کس چیز کا منع کرنا حلال نہیں۔ فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ پانی کو تو ہم نے بھریا مگر نمک اور آگ کا منع کرنا کیوں حلال نہیں؟ فرمایا اے خیر جس نے آگ دیدی گویا اُس نے اُس پر بے کو صدقہ کیا جو آگ سے پکایا گیا اور جس نے نمک دیدیا گویا اُس نے تمام اُس کھانے کو صدقہ کیا جو اُس نمک سے درست کیا گیا اور جس نے مسلمان کو اس جگہ پانی کا گھونٹ پلایا جہاں پانی ملتا ہے تو گویا گردن کو آزاد کیا اور جس نے مسلم کو ایسی جگہ پانی کا گھونٹ پلایا جہاں پانی نہیں ملتا ہے تو گویا اُسے زندہ کر دیا۔

مسائل فقہیہ پانی بسم اللہ کہہ کر دینے ہاتھ سے پئے۔ اور تین سانس میں پئے۔ ہر مرتبہ برتن کو نو گھڑے ہٹا کر سانس لے۔ پہلی اور دوسری مرتبہ ایک ایک گھونٹ پئے اور تیسری سانس میں جتنا چاہے پی ڈالے۔ اس طرح پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔ اور پانی کو چوس کر پئے۔ غٹ غٹ بڑے بڑے گھونٹ نہ پئے۔ جب پی چکے الحمد للہ کہے۔ اس زمانہ میں بعض لوگ بائیں ہاتھ میں کھڑا

یا گلاس لے کر پانی پیتے ہیں خصوصاً کھانے کے وقت دہنے ہاتھ سے پینے کو خلاف تہذیب جانتے ہیں اُن کی یہ تہذیب تہذیب نصاریٰ ہے، اسلامی تہذیب دہنے ہاتھ سے پینا ہے۔

آج کل ایک تہذیب یہ بھی ہے کہ گلاس میں پینے کے بعد جو پانی بچا اُسے پھینک دیتے ہیں کہ اب وہ پانی جو بھڑا ہو گیا جو دوسرے کو نہیں پلایا جائے گا یہ ہندوؤں سے سیکھا ہے۔ اسلام میں چھوت چھات نہیں۔ مسلمان کے جوٹے سے بچنے کے کوئی معنی نہیں اور اس علت سے پانی کو پھینکنا اسراف ہے۔

مسئلہ مشک کے دبانے میں مونہ لگا کر پانی پینا مکروہ ہے کیا معلوم کوئی مضر چیز اس کے حلق میں چلی جائے (علمگیری) اسی طرح لٹے کی ٹوٹی سے پانی پینا مگر جبکہ لٹے کو دیکھ لیا ہو کہ اس میں کوئی چیز نہیں ہے صراحۃً میں مونہ لگا کر پانی پینے کا بھی حکم ہے۔

مسئلہ سبیل کا پانی مالدار شخص بھی پی سکتا ہے گردہاں سے پانی کوئی شخص گھر نہیں لے جا سکتا کیونکہ وہاں پینے کے لئے پانی رکھا گیا ہے نہ کہ گھر لے جانے کے لئے ہاں اگر سبیل لگانے والے کی طرف سے اس کی اجازت ہو تو لے جا سکتا ہے (علمگیری)

جاڑوں میں اکثر جگہ مسجد کے ستایہ میں پانی گرم کیا جاتا ہے تاکہ مسجد میں جو نمازی آئیں اس سے وضو غسل کریں یہ پانی بھی وہیں استعمال کیا جا سکتا ہے گھر لے جانے کی اجازت نہیں اسی طرح مسجد کے لوٹوں کو بھی وہیں استعمال کر سکتے ہیں گھر نہیں لے جا سکتے بعض لوگ تازہ پانی بھر کر مسجد کے لوٹوں میں گھر لے جاتے ہیں یہ بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ لوٹوں میں وضو کا پانی بچا ہوا ہوتا ہے اُسے بعض لوگ پھینک دیتے ہیں یہ ناجائز و اسراف ہے

مسئلہ وضو کا پانی اور آب زم زم کو کھڑے ہو کر پیا جائے باقی دوسرے پانی کو بیٹھ کر۔

ولیمہ اور خصیافت کا بیان

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زردی کا اثر دیکھا (یعنی خلوک کا رنگ ان کے بدن یا کپڑوں پر لگا ہوا دیکھا) فرمایا یہ کیا ہے (یعنی مرد کے بدن پر اس رنگ کو نہ ہونا چاہیئے یہ کیونکر لگا) عرض کی میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے اس کے بدن سے یہ زردی چھوٹ کر لگ گئی) فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے مبارک کرے تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے یا ایک ہی بکری سے۔

حدیث ۲ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جتنا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح پر ولیمہ کیا ایسا ولیمہ ازواج مطہرات میں سے کسی کا نہیں کیا۔ ایک بکری سے ولیمہ کیا۔ یعنی تمام ولیموں میں یہ بہت بڑا ولیمہ تھا کہ ایک پوری بکری کا گوشت پکا تھا۔ صحیح بخاری شریف کی دوسری روایت انہیں سے ہے کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زفاف کے بعد جو ولیمہ کیا تھا لوگوں کو پیٹ بھر روٹی گوشت کھلایا تھا۔

حدیث ۳ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں خیر سے واپسی میں خیر و مدینہ کے مابین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زفاف کی وجہ سے تین راتوں تک حضور نے قیام فرمایا میں مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت میں بلا لایا ولیمہ میں نہ گوشت تھا نہ روٹی تھی حضور نے حکم دیا دسترخوان بچھا دئے گئے اس پر کھجوریں اور پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔ امام احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ میں ستوا در کھجوریں تھیں

حدیث ۴ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

۲۱ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اُسے آنا چاہیئے۔

۲۱ **حدیث ۵** صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی گھرانے کی دعوت دی جائے تو قبول کرنی چاہیئے پھر اگر چاہے کھائے چاہے نہ کھائے۔

۲۱ **حدیث ۶** صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار لوگ بٹاتے جاتے ہیں اور فقرا چھوڑ دئے جاتے ہیں۔ اور جس نے دعوت کو ترک کیا (یعنی بلا سبب انکار کر دیا) اُس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے ولیمہ کا کھانا بڑا کھانا ہے کہ جو اس میں آتا ہے اُسے منع کرتا ہے اور اُس کو بلایا جاتا ہے جو انکار کرتا ہے اور جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

حدیث ۷ ابو داؤد نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو دعوت دی گئی اور اُس نے قبول نہ کی اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی اور جو بغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گناہ و غارتگری کرے گا۔

۲۱ **حدیث ۸** ترمذی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (شادیوں میں) پہلے دن کا کھانا حق ہے یعنی ثابت ہے اسے کرنا ہی چاہیئے اور دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا سُنْمہ ہے (یعنی سُنانے اور شہرت کے لئے ہے) جو سُنانے کے لئے کوئی کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سُنانے کا یعنی اس کی سزا دے گا۔

۲۱ **حدیث ۹** ابو داؤد نے عکرمہ سے روایت کی کہ ایسے دو شخص جو مقابلہ اور غارت کے طور پر دعوت کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے یہاں کھانے سے منع فرمایا۔

حدیث ۱۰ امام احمد و ابو داؤد نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص دعوت دینے بیٹھیں تو جس کا دروازہ تمہارے دروازے سے قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو اور اگر ایک پہلے آیا تو جو پہلے آیا اس کی قبول کرو۔

حدیث ۱۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک انصاری جن کی کنیت ابو شعیب تھی انہوں نے اپنے غلام سے کہا کہ آنا کھانا پکاؤ جو پانچ شخصوں کے لئے کفایت کرے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار اصحاب کے دعوت کروں گا۔ تمہارا کھانا تیار کیا اور حضور کو بلانے آئے ایک شخص حضور کے ساتھ ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابو شعیب ہمارے ساتھ یہ شخص چلا آیا اگر تم چاہو اسے اجازت دو اور چاہو تو نہا اجازت دو۔ انہوں نے عرض کی میں نے ان کو اجازت دی۔

یعنی اگر کسی کی دعوت ہو اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص بغیر بلانے چلا آئے تو ظاہر کر دے کہ میں نہیں بلایا ہوں اور صاحب خانہ کو اختیار ہے اسے کھانے کی اجازت دے یا نہ دے کیوں کہ ظاہر نہ کرے گا تو صاحب خانہ کو یہ ناگوار ہو گا کہ اپنے ساتھ دوسروں کو کیوں لایا۔

حدیث ۱۲ بیہقی نے شب الایمان میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا۔

حدیث ۱۳ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ جہان کا اکرام کرے۔

اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے بڑے کسی کو ایذا نہ دے۔
اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی بات بولے یا چُپ رہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اشد اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔

حدیث ۱۴ صحیح بخاری و مسلم میں ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اشد اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے ایک دن رات اس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن رات اس کی پوری خاطر داری کرے) اپنے مقدور بھر اس کے لئے تکلف کا کھانا تیار کر لے اور ضیانت تین دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد باختر پیش کرے) اور تین دن کے بعد صدقہ ہے مہمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ اس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اُسے حج میں ڈال دے۔

حدیث ۱۵ ترمذی ابی الاخو من جشمی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ فرمائیے کہ میں ایک شخص کے یہاں گیا اُس نے میری مہمانی نہیں کی اب وہ میرے یہاں آئے تو اُس کی مہمانی کروں یا بدلا دوں۔ ارشاد فرمایا بلکہ تم اُس کی مہمانی کرو۔

حدیث ۱۶ ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ مہمان کو دروازہ تک رخصت کرنے جائے۔

مسائل فقہیہ دعوتِ ولیمہ سنت ہے ———— ولیمہ یہ ہے کہ شبِ زفاف کی صبح کو اپنے دوست احباب عزیز و اقارب اور محلہ کے لوگوں کی حسبِ استطاعت ضیانت کرے ———— اور اُس کے لئے جانور ذبح کرنا اور کھانا تیار کرنا جائز ہے۔ اور جو لوگ بلائے جائیں اُن کو جانا چاہیئے کہ اُن کا جانا اس کے لئے مستحکم کا باعث ہوگا۔ ———— ولیمہ میں جس شخص کو بلایا جائے اس کو جانا سنت ہے یا واجب؟ علماء کے دونوں قول میں ———— بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اجابت سنتِ مؤکدہ ہے۔ ———— ولیمہ کے سوا دوسری دعوتوں میں بھی جانا افضل ہے۔ ———— اور یہ شخص اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانا افضل ہے کہ اپنے مسلم بھائی کی خوشی میں شرکت اور اُس کا دل خوش کرنا ہے۔ اور روزہ دار ہو جب بھی جائے اور صاحبِ خانہ کے لئے دعا کرے۔ ———— اور ولیمہ

کے سوا دوسری دعوتوں کا بھی حکم ہے کہ روزہ دار نہ ہو تو کھائے ورنہ اس کے لئے دعا کرے (علمگیری ردالمحتار)

مسئلہ دعوت ولیمہ کا یہ حکم جو بیان کیا گیا ہے اس وقت ہے کہ دعوت کرنے والوں کا مقصود آوائے سنت ہو اور اگر مقصود تفاخر ہو یا یہ کہ میری واہ واہ ہوگی جیسا کہ اس زمانہ میں اکثر یہی دیکھا جاتا ہے تو ایسی دعوتوں میں نہ شریک ہونا بہتر ہے خصوصاً اہل علم کو ایسی جگہ نہ جانا چاہئے (ردالمحتار)

مسئلہ دعوت میں جانا اس وقت سنت ہے جب معلوم ہو کہ وہاں گانا بجانا لہو و لعب نہیں ہے اور اگر معلوم ہے کہ یہ خرافات وہاں ہیں تو نہ جائے۔ جانے کے بعد معلوم ہوا کہ یہاں لغویات ہیں اگر وہیں یہ چیزیں ہوں تو واپس آئے۔ اور اگر مکان کے دوسرے حصے میں ہیں جس جگہ کھانا کھلایا جا رہا ہے وہاں نہیں ہیں تو وہاں بیٹھ سکتا ہے اور کھا سکتا ہے۔ پھر اگر یہ شخص اُن لوگوں کو روک سکتا ہے تو روک دے اور اگر اس کی قدرت اُسے نہ ہو تو صبر کرے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ یہ شخص مذہبی پیشوا نہ ہو۔ اور اگر مقتدی و پیشوا جو مثلاً علماء و مشائخ یہ اگر نہ روک سکتے ہوں تو وہاں سے چلتے آئیں نہ وہاں بیٹھیں نہ کھانا کھائیں اور پہلے ہی سے یہ معلوم ہو کہ وہاں یہ چیزیں ہیں تو مقتدی ہو یا نہ ہو کسی کو جانا جائز نہیں اگرچہ خاص اس حصہ مکان میں یہ چیزیں نہ ہوں بلکہ دوسرے حصے میں ہوں (بدایہ مختار)

مسئلہ اگر وہاں لہو و لعب ہو اور یہ شخص جانتا ہے کہ میرے جانے سے یہ چیزیں بند ہو جائیں گی تو اس کو اس نیت سے جانا چاہئے کہ اس کے جانے سے منکرات شرعیہ روک دئے جائیں گے۔ اور اگر معلوم ہے کہ وہاں نہ جانے سے اُن لوگوں کو نصیحت ہوگی اور ایسے موقع پر یہ حرکتیں نہ کریں گے کیوں کہ وہ لوگ اس کی شرکت کو ضروری جانتے ہیں اور جب یہ معلوم ہو گا کہ اگر شادیوں اور تقریبوں میں یہ چیزیں ہوں گی تو وہ شخص شریک نہ ہو گا تو اس پر لازم ہے کہ وہاں نہ جائے تاکہ لوگوں کو عبرت ہو اور ایسی حرکتیں نہ کریں (علمگیری)

مسئلہ دعوت ولیمہ صرف پہلے دن ہے یا اُس کے بعد دوسرے دن بھی دعوت ہو سکتی ہے اس کے بعد ولیمہ اور شادی ختم (علیگری) ہندوستان میں شادیوں کا سلسلہ کئی دن تک قائم رہتا ہے سنت سے آگے بڑھنا یا دسمتہ ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

مسئلہ ایک دسترخوان پر جو لوگ کھانا تناول کرتے ہیں اُن میں ایک شخص کوئی چیز اٹھا کر دوسرے کو دیدے یہ جائز ہے جبکہ معلوم ہو کہ صاحب خانہ کو یہ دینا ناگوار نہ ہوگا۔ اور اگر معلوم ہے کہ اُسے ناگوار ہوگا تو دینا جائز نہیں بلکہ اگر مشتبہ حال ہو معلوم نہ ہو کہ ناگوار ہوگا یا نہیں جب بھی نہ دے (علیگری) بعض لوگ ایک ہی دسترخوان پر مغزین کے سامنے عمدہ کھانے پختے ہیں اور غریبوں کے لئے معمولی چیزیں رکھ دیتے ہیں۔ اگرچہ ایسا نہ کرنا چاہیئے کہ غریبوں کی اس میں دل شکنی ہوتی ہے مگر اس صورت میں جن کے پاس کوئی اچھی چیز ہے اُس نے ایسے کو دیدی جس کے پاس نہیں ہے تو ظاہر ہی ہے کہ صاحب خانہ کو ناگوار ہوگا کیوں کہ اگر دینا ہوتا تو وہ خود ہی اُس کے سامنے بھی یہ چیز رکھتا یا کم از کم یہ صورت اشتباہ کی ہے لہذا ایسی حالت میں چیز دینا ناجائز ہے اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے مثلاً روٹی گوشت اور ایک کے پاس روٹی ختم ہوگئی دوسرے نے اپنے پاس سے اٹھا کر دیدی تو ظاہر ہی ہے کہ صاحب خانہ کو ناگوار نہ ہوگا۔

مسئلہ دوسرے کے یہاں کھانا کھا رہا ہے سائل نے مانگا اس کو یہ جائز نہیں کہ سائل کو روٹی کا ٹکڑا دیدے کیوں کہ اُس نے اس کے کھانے کے لئے رکھا ہے اس کو مالک نہیں کر دیا ہے کہ جس کو چاہے دیدے (علیگری)

مسئلہ دو دسترخوان پر کھانا کھایا جا رہا ہے تو ایک دسترخوان والا دوسرے دسترخوان والے کو کوئی چیز اس پر سے اٹھا کر نہ دے مگر جبکہ یقین ہو کہ صاحب خانہ کو ایسا کرنا ناگوار نہ ہوگا (علیگری)

مسئلہ کھاتے وقت صاحب خانہ کا بچہ آگیا تو اس کو یا صاحب خانہ کے خادم کو اس کھانے میں سے نہیں دے سکتا۔ (علیگری)

مسئلہ کھانا پاک ہو گیا تو یہ جائز نہیں کہ کسی پاگل یا بچہ کو کھلائے یا کسی ایسے مافوق کو کھلائے جس کا کھانا حلال ہے (علمگیری)

مسئلہ یہاں کو چار باتیں ضروری ہیں۔ جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو یہ نہ ہو کہ کہنے لگے اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھا یا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ جیسا کہ آج کل اکثر دعوتوں میں لوگ آپس میں کہا کرتے ہیں۔ بغیر اجازت صاحب خانہ وہاں سے نہ اٹھے۔ اور جب وہاں سے جاتے تو اس کے لئے دعا کرے۔

میزبان کو چاہیے کہ یہاں سے وقتاً فوقتاً کہے کہ اور کھاؤ مگر اس پر اصرار نہ کرے کہ کہیں اصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لئے مضر ہو۔ میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے۔ اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔ اور یہاں لوگوں کے سامنے خادم وغیرہ پر ناراض نہ ہو۔ اور اگر صاحب وسعت ہو تو یہاں کی وجہ سے گھر والوں پر کھانے میں کمی نہ کرے میزبان کو چاہیے کہ یہاں کی خاطر داری میں خود مشغول ہو خادموں کے ذمہ اس کو نہ چھوڑے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ اگر یہاں تھوڑے ہوں تو میزبان ان کے ساتھ کھانے پر بیٹھ جائے کہ یہی تعاضلے مروت ہے۔ اور بہت سے یہاں ہوں تو ان کے ساتھ بیٹھے بلکہ ان کی خدمت اور کھلانے میں مشغول ہو۔ یہاں لوگوں کے ساتھ ایسے کو نہ بٹھائے جس کا بیٹھنا ان پر گراں ہو (علمگیری)

مسئلہ جب کھا کر فارغ ہوں ان کے ہاتھ دھلائے جائیں اور یہ نہ کرے کہ ہر شخص کے ہاتھ دھونے کے بعد پانی پھینک کر دوسرے کے سامنے ہاتھ دھونے کے لئے طشت پیش کرے (علمگیری)

مسئلہ جس نے ہدیہ بھیجا اگر اس کے پاس حلال و حرام دونوں قسم کے کھانا ہوں مگر غالب مال حلال ہے تو اس کے قبول کرنے میں مروج نہیں یہاں تک کہ اس کے یہاں دعوت کھانے کا ہے۔ اور اگر اس کا غالب مال حرام ہے تو نہ ہدیہ قبول کرے اور نہ

اُس کی دعوت کھائے جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ یہ چیز جو اُسے پیش کی گئی ہے حلال ہے (علگیری)

مسئلہ جس شخص پر اُس کا دین ہے اگر اُس نے دعوت کی اور قرض سے پہلے بھی وہ اسی طرح دعوت کرتا تھا تو قبول کرنے میں حرج نہیں۔ اور اگر پہلے ہیں دین میں دعوت کرتا تھا اور اب دس دن میں کرتا ہے یا اب اُس نے کھانے میں تکلفات بڑھا دیئے تو قبول نہ کرے کہ یہ قرض کی وجہ سے ہے (علگیری)

ظروف کا بیان

مسئلہ سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا اور اُن کی پیالیوں سے تیل لگانا یا اُن کے عطر دان سے عطر لگانا یا ان کی انگلیٹھی سے ٹھوکرنا منع ہے۔ اور یہ مانعت مرد و عورت دونوں کے لئے ہے عورتوں کو اُن کے زیور پہننے کی اجازت ہے زیور کے سوا دوسری طرح سونے چاندی کا استعمال مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہے (در مختار)

مسئلہ سونے چاندی کے چمچے سے کھانا اُن کی سلائی یا سرمہ دانی سے سرمہ لگانا، اُن کے آئینہ میں مونہہ دیکھنا، ان کی قلم دیوات سے نکلنا، اُن کے لوتے یا پشت سے دھو کرنا، یا اُن کی کرسی پر بیٹھنا، مرد و عورت دونوں کے لئے منوع ہے (در مختار و المختار)

مسئلہ سونے چاندی کی آرسی پہننا عورت کے لئے جائز ہے مگر اُس آرسی میں مونہہ دیکھنا عورت کے لئے بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ سونے چاندی کی چیزوں کے استعمال کی مانعت اُس صورت میں ہے کہ اُن کو استعمال کرنا ہی مقصود ہو اور اگر یہ مقصود نہ ہو تو مانعت نہیں۔ مثلاً سونے چاندی کی پلیٹ یا کٹورے میں کھانا رکھا ہوا ہے اگر یہ کھانا اُسی میں چھوڑ دیا جائے تو اضاعت الہیہ اُس کو اُس میں سے نکال کر دوسرے برتن میں لے کر کھائے یا اس میں سے پانی چلو میں لے کر پیالہ پیالی میں تیل تھا سر پر پیالی سے تیل نہیں ڈالا

- بلکہ کسی برتن میں یا ہاتھ پرتیل اس غرض سے لیا کہ اس سے استعمال ناجائز ہے لہذا تیل کو اس میں سے لے لیا جائے اور اب استعمال کیا جائے یہ جائز ہے۔ اور اگر ہاتھ میں تیل کا لینا بغرض استعمال ہو جس طرح پیالی سے تیل لے کر سر یا داڑھی میں لگاتے ہیں اس طرح کرنے سے ناجائز استعمال سے بچنا نہیں ہے کہ یہ بھی استعمال ہی ہے (درمختار و المختار)
- ۴۱ مسئلہ چائے کے برتن سونے چاندی کے استعمال کرنا ناجائز ہے اسی طرح سونے چاندی کی گھڑی ہاتھ میں باندھنا بلکہ اس میں وقت دیکھنا بھی ناجائز ہے کہ گھڑی کا استعمال یہی ہے کہ اس میں وقت دیکھا جائے (درمختار)
- ۴۲ مسئلہ سونے چاندی کی چیزیں محض مکان کی آرائش و زینت کے لئے ہوں۔ مثلاً قرینہ سے یہ برتن و قلم و دوات لگا دیے کہ مکان آراستہ ہو جائے اس میں حرج نہیں۔ یوں ہی سونے چاندی کی کرسیاں یا میز یا تخت وغیرہ سے مکان سجا رکھا ہے ان پر بیٹھنا نہیں ہے تو حرج نہیں (درمختار و المختار)
- ۴۳ مسئلہ بچوں کو بسم اللہ پڑھانے کے موقع پر چاندی کی دوات قلم تختی لاکر رکھتے ہیں یہ چیزیں استعمال میں نہیں آئیں بلکہ پڑھانے والے کو دیدیتے ہیں اس میں حرج نہیں۔
- ۴۴ مسئلہ سونے چاندی کے سوا ہر قسم کے برتن کا استعمال ناجائز ہے مثلاً تانبے پیتل سیسہ پتھر وغیرہ گھڑی کے برتنوں کا استعمال سب سے بہتر کہ حدیث میں ہے کہ جس نے اپنے گھر کے برتن مٹی کے بنوائے فرشتے اس کی زیارت کو آئیں گے۔ تانبے اور پیتل کے برتنوں پر قلمی ہونی چاہئے بغیر قلمی ان کے برتن استعمال کرنا مکروہ ہے (درمختار و المختار)
- ۴۵ مسئلہ جس برتن میں سونے چاندی کا کام بنا ہوا ہے اس کا استعمال ناجائز ہے جبکہ موضع استعمال میں سونا چاندی نہ ہو مثلاً کٹورے یا گلاس میں چاندی کا کام ہو تو پانی پینے میں اس جگہ موند نہ لگے جہاں سونا یا چاندی ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ وہاں ہاتھ بھی نہ لگے اور قول اول اصح ہے (درمختار و المختار)
- ۴۶ مسئلہ چھڑی کی موٹھ سونے چاندی کی ہو تو اس کا استعمال ناجائز ہے کیوں کہ اس میں استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ موٹھ پر ہاتھ رکھا جاتا ہے لہذا موضع استعمال میں سونا چاندی

ہوتی۔ اور اگر اس کی شام سونے چاندی کی جو دستہ سونے چاندی کا نہ ہو تو استعمال میں حرج نہیں کیونکہ ہاتھ رکھنے کی جگہ پر سونا چاندی نہیں ہے اسی طرح قلم کی نب اگر سونے چاندی کی ہو تو اس سے لکھنا ناجائز ہے کہ وہی موضع استعمال ہے اور اگر قلم کے بالائی حصہ میں ہو تو ناجائز نہیں۔

مسئلہ چاندی سونے کا کرسی یا تخت میں کام بنا ہوا ہے یا زمین میں کام بنا ہوا ہے تو اس پر بیٹھنا جائز ہے جبکہ سونے چاندی کی جگہ سے بچ کر بیٹھے۔ محض یہ ہے کہ جو چیز خالص سونے چاندی کی ہے اس کا استعمال مطلقاً ناجائز ہے۔ اور اگر اس میں جگہ جگہ چاندی سونا ہے تو اگر موضع استعمال میں ہے تو ناجائز، ورنہ جائز۔ مثلاً چاندی کی انگلیٹھی سے ٹھوکر کرنا مطلقاً ناجائز ہے اگرچہ دھونی لیتے وقت اس کو ہاتھ بھی نہ لگائے۔ اسی طرح اگر حقہ کی فرشی چاندی کی ہے تو اس سے حقہ پینا ناجائز ہے اگرچہ یہ شخص فرشی پر ہاتھ نہ لگائے۔ اسی طرح حقہ کی موند نال سونے چاندی کی ہے تو اس سے حقہ پینا ناجائز ہے۔ اور اگر نیچہ پر جگہ جگہ چاندی سونے کا تار ہو تو اس سے حقہ پی سکتا ہے جبکہ استعمال کی جگہ پر تار نہ ہو۔ کرسی میں استعمال کی جگہ بیٹھنے کی جگہ ہے اور اس کا کیکہ ہے جس سے بیٹھ لگاتے ہیں اور اس کے دستے ہیں جن پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ تخت میں موضع استعمال بیٹھنے کی جگہ ہے اسی طرح زمین میں۔ اور رکاب بھی سونے چاندی کی ناجائز ہے اور اس میں کام بنا ہوا ہو تو موضع استعمال میں نہ ہو یہی حکم ننگام اور دومی کا ہے (ہدایہ در مختار رد المحتار)

مسئلہ برتن پر سونے چاندی کا غلط ہو تو اس کے استعمال میں حرج نہیں رہتا۔ **مسئلہ** آئینہ کا حلقہ جو بوقت استعمال پکڑنے میں نہ آتا ہو اس میں سونے چاندی کا کام ہو اس کا بھی وہی حکم ہے (ہدایہ در مختار)

مسئلہ تلوار کے قبضے اور چھری یا پیش قبضے کے دستے میں چاندی یا سونے کا کام ہے تو ان کا بھی وہی حکم ہے (ہدایہ در مختار)

مسئلہ کپڑے میں سونے چاندی کے حروف بنائے گئے اس کے استعمال کا بھی

وہی حکم ہے (در مختار) اس میں تفصیل ہے جو لباس کے بیان میں آئے گی۔

مسئلہ ٹوٹے ہوئے برتن کو چاندی یا سونے کے تار سے جوڑنا جائز ہے اور اس کا استعمال بھی جائز ہے جبکہ اس جگہ سے استعمال نہ کرے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لکڑی کا پیالہ تھا وہ ٹوٹ گیا تو چاندی کے تار سے جوڑا گیا اور یہ پیالہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔

خبر کہاں معتبر ہے

اللہ عز وجل فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ

فَقَبَلُوْهُ اَنْ تَصِيْبُوْا قَوْمًا بِيْحٰثَالِهٖ فَتُضٰحِكُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ سٰدِمِيْنَ

اے ایمان والو اگر فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو اسے خوب جانچ لو کہیں

ایسا نہ ہو کہ ناواقعی میں کسی قوم کو تکلیف پہنچا دو پھر تمہیں اپنے کئے پر شرمندہ ہونا پڑے۔

مسئلہ اپنے نوکر یا غلام کو گوشت لانے کے لئے بھیجا اگرچہ یہ مجوسی یا ہندو ہو۔

وہ گوشت لایا اور کہتا ہے کہ مسلمان یا کتابی سے خرید کر لایا ہوں تو یہ گوشت کھایا جا

سکتا ہے۔ اور اگر اس نے آکر یہ کہا کہ مشرک مثلاً مجوسی یا ہندو سے خرید کر

لایا ہوں تو اس گوشت کا کھانا حرام ہے کہ خریدنا بیچنا معاملات میں ہے اور معاملات

میں کافر کی خبر معتبر ہے۔ اگرچہ علت و حرمت دیانات میں سے ہیں اور دینانا

میں کافر کی خبر نامقبول ہے۔ مگر چونکہ اصل خبر خریدنے کی ہے اور علت

و حرمت اس مقام پر فہمی چیز ہے لہذا جب وہ خبر معتبر ہوئی تو ضمایہ بھی ثابت ہو

جائے گی۔ اور اصل خبر علت و حرمت کی ہوتی تو نامعتبر ہوتی (مذاہب در مختار)

مسئلہ معاملات میں کافر کی خبر معتبر ہوتا اس وقت ہے جب غالب گمان یہ ہو کہ سچ

کہتا ہے اور غالب گمان اس کا جھوٹا ہونا ہو تو اس پر عمل نہ کرے (جوہرہ)

مسئلہ گوشت خریدا پھر یہ معلوم ہوا کہ جس سے خریدا ہے وہ مشرک ہے۔

۳۶ پھیرنے کو لے گیا اُس نے کہا کہ اس جالود کو مسلم نے ذبح کیا ہے اب بھی اس گوشت کو کھانا ممنوع ہے (در المختار)

۳۷ مسئلہ لونڈی غلام اور بچے کی ہدیہ کے متعلق خبر معتبر ہے مثلاً بچے نے کسی کے پاس کوئی چیز لاکر یہ کہا کہ میرے والد نے آپ کے پاس یہ ہدیہ بھیجا ہے۔ وہ شخص چیز کو لے سکتا ہے اور اس میں تعصرت کر سکتا ہے۔ کھانے کی چیز ہو تو کھا سکتا ہے۔ اسی طرح لونڈی غلام نے کوئی چیز دی اور یہ کہا کہ میرے مولیٰ نے یہ چیز ہدیہ بھیجی ہے بلکہ یہ دونوں خود اپنے متعلق اس کی خبر دیں کہ ہمارے مولیٰ نے خود ہمیں ہدیہ کیا ہے یہ خبر بھی مقبول ہے۔ فرض کرو لونڈی نے یہ خبر دی تو اُس سے یہ شخص وٹی بھی کر سکتا ہے (رز طبعی)

۳۸ مسئلہ ان لوگوں نے یہ خبر دی کہ ہمارے ولی یا مولیٰ نے ہمیں خریدنے کی اجازت دی ہے۔ یہ خبر بھی معتبر ہے۔ جب کہ غالب گمان ان کی سچائی ہو۔ لہذا بچہ نے کوئی چیز خریدی مثلاً ٹک مرغ ہلدی دھنیا اور کہتا ہے ہم کو اس کی اجازت ہے تو اس کے ہاتھ اس چیز کو بیچ سکتے ہیں۔ اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ جھوٹ کہتا ہے تو اس کی بات کا اعتبار نہ کیا جائے۔ مثلاً اُسے چند پیسوں کی مٹھائی یا پھل وغیرہ خریدا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ مجھے اجازت ہے اس کا اعتبار نہ کیا جائے جب کہ اس صورت میں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہو کہ اُس کو پیسے اس لئے نہیں ملے ہیں کہ مٹھائی وغیرہ خرید کر کھالے (در مختار و المختار) یعنی جب کہ گمان غالب یہ ہو کہ اُسے خریدنے کی اجازت نہیں ہے مثلاً یہ گمان ہے کہ چچا کو لایا ہے مٹھائی خرید رہا ہے اُس کے گھر والے ایسے کہاں ہیں کہ مٹھائی کھانے کو پیسے دے دیں اس صورت میں اس کے ہاتھ مٹھائی کا بیچنا بھی ناجائز ہے۔

۳۹ مسئلہ کافر یا فاسق نے یہ خبر دی کہ میں فلاں شخص کا اس چیز کے بیچنے میں وکیل ہوں اُس کی خبر اعتبار کی جاسکتی ہے اور اس چیز کو خرید سکتے ہیں۔ اسی طرح دیگر معاملات میں بھی ان کی خبریں مقبول ہیں۔ جبکہ ظن غالب یہ ہو کہ سچ کہتا ہے (در مختار)

۶۱ مسئلہ دیانات میں مخبر کا عادل ہونا ضروری ہے۔ دیانات سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کا تعلق بندہ اور رب کے مابین ہے مثلاً ملت، حرمت، نجاست، طہارت۔ اور اگر دیانت کے ساتھ زوالِ ملک بھی ہو مثلاً میاں بی بی کے متعلق کسی نے یہ خبر دی کہ یہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں تو اس کے ثبوت کے لئے فقط عدالت کافی نہیں بلکہ عذر اور عدالت دونوں چیزیں درکار ہیں یعنی خبر دینے والے دو مرد یا ایک مرد و عورتیں ہوں اور یہ سب عادل ہوں (در مختار رد المحتار)

۶۲ مسئلہ پانی کے متعلق کسی مسلم عادل نے یہ خبر دی کہ یہ نجس ہے تو اس سے وضو نہ کرے بلکہ اگر دوسرا پانی نہ ہو تو تیمم کرے اور اگر فاسق یا مستبصر نے خبر دی کہ پانی نجس ہے تو تحری دغویں کرے اگر دل پر یہ بات جمتی ہے کہ سچ کہتا ہے تو پانی کو پھینک دے اور تیمم کرے وضو نہ کرے اور اگر غالب گمان یہ ہے کہ جھوٹ کہتا ہے تو وضو کرے۔ احتیاط یہ ہے کہ وضو کے بعد تیمم بھی کرے اور اگر کافر نے نجاست کی خبر دی اور غالب گمان یہ ہے کہ سچ کہتا ہے جب بھی بہتر یہ ہے کہ اسے پھینک دے پھر تیمم کرے (در مختار) مسئلہ ایک عادل نے یہ خبر دی کہ پاک ہے اور دوسرے عادل نے نجاست کی خبر دی یا ایک نے خبر دی کہ یہ مسلم کا ذبیحہ ہے اور دوسرے نے یہ کہ مشرک کا ذبیحہ ہے اس میں بھی تحری کرنے بعد غالب گمان ہو اس پر عمل کرے (رد المحتار)

لباس کے بیان

حدیث ۱ امام بخاری نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو جو چاہے کھا اور تو جو چاہے پہن جب تک دو باتیں نہ ہوں اسراف و تکبر۔

حدیث ۲ امام احمد و نسائی و ابن ماجہ بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن عبدہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو اور پہنوجب

تک اسراف و تکبر کی آمیزش نہ ہو۔

حدیث ۳ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تعبیر بہت پسند تھا۔۔۔ یہ ایک قسم کی دھاری دار چادر ہوتی تھی جو مین میں بٹی تھی۔

حدیث ۴ ترمذی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے چاندنی رات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا غور سے مٹا پہنے ہوئے تھے یعنی اس میں سُرخ دھاریاں تھیں میں کبھی حضور کو دیکھتا اور کبھی چاند کو حضور میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔

حدیث ۵ صحیح بخاری و مسلم میں ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چونکہ لگی ہوئی کلی اور موٹا تہبند نکالا اور یہ کہا کہ حضور کی وفات انہیں میں ہوئی (یعنی بوقت وفات اسی قسم کے کپڑے پہنے ہوئے تھے)

حدیث ۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تکبر کے طور پر تہبند گھیسے (یعنی اتنا بچا کرے کہ زمین سے الگ جائے) اُس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے جو اترانے کے طور پر کپڑا گھیسے گا اُس کی طرف اللہ نظر رحمت نہیں کرے گا۔ صحیح بخاری کی انہیں سے روایت ہے کہ ایک شخص اترانے کے طور پر تہبند گھیسٹ رہا تھا زمین میں دھنسا دیا گیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنسا ہی چلا جائے گا۔

حدیث ۷ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹخنوں سے نیچے تہبند کا جو حصہ ہے وہ آگ میں آگاہی

حدیث ۸ ابوداؤد و ابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مومن کا تہبند آدمی پنڈلیوں تک ہے اور اُس کے اندر ٹخنوں کے درمیان میں ہو اس میں بھی حرج نہیں اور اس سے

جو نیچے ہو آگ میں ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جو تہبند کو ازراہ تکبر گھٹے۔

حدیث ۹ ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسباہ یعنی کپڑے کے نیچا کرنے کی ممانعت تہبند و قمیص و عمامہ سب میں ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی عورتوں کے لئے کیا حکم ہے فرمایا ایک بالشت لٹائیں (یعنی آدمی پنڈلی کے نیچے ایک بالشت لٹائیں) عرض کی اب تو عورتوں کے قدم کھل جائیں گے ارشاد فرمایا ایک ہاتھ لٹکائیں اس سے زیادہ نہیں۔

حدیث ۱۰ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میرا تہبند کچھ ٹھک رہا تھا ارشاد فرمایا عبد اللہ اپنے تہبند کو اونچا کرو میں نے اونچا کر لیا پھر فرمایا زیادہ اونچا کرو میں نے زیادہ کر لیا۔ اس کے بعد میں ہمیشہ کوشش کرتا رہا کہ کسی نے عبد اللہ سے پوچھا کہاں تک اونچا کیا جائے کہا نصف پنڈلی تک۔

حدیث ۱۱ صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے نیچا کرے گا اللہ تعالیٰ تیار کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرا تہبند ٹھک جاتا ہے مگر اس وقت کہ میں پورا خیال رکھوں (یعنی ان کے شکم پر تہبند رکتا نہیں تھا سرک جاتا تھا) حضور نے فرمایا تم ان میں سے نہیں جو براہ تکبر لٹکاتے ہیں (یعنی جو بالقد تہبند کو نیچا کرتے ہیں ان کے لئے وعید ہے)۔

حدیث ۱۲ ابو داؤد نے عکرمہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ان کے تہبند کا حاشیہ پشت قدم پر تھا۔ میں نے کہا آپ اس طرح کیوں تہبند باندھتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح تہبند باندھتے ہوئے دیکھا ہے۔

حدیث ۱۲ ترمذی و ابو داؤد نے اسما بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین گٹے تک تھی۔

حدیث ۱۴ امام احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سپید کپڑے پہنو کہ وہ زیادہ پاک اور ستر ہیں اور انہیں میں اپنے مڑے کفناؤ۔

حدیث ۱۵ ابن ماجہ نے ابو داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب میں اچھے وہ کپڑے جنہیں پہن کر تم خدا کی زیارت قبروں اور مسجدوں میں کرو سپید ہیں یعنی سپید کپڑوں میں نماز پڑھنا اور مڑے کفنا اچھا ہے۔

حدیث ۱۶ ترمذی و ابو داؤد نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہتے ہیں ایک شخص سرخ کپڑا پہنے ہوئے گزرے اور انہوں نے حضور کو سلام کیا حضور نے سلام کا جواب نہیں دیا۔

حدیث ۱۷ ابو داؤد نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ اس بار رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک کپڑے پہن کر حضور کے سامنے آئیں حضور نے مونہ پھیر لیا یہ فرمایا اے اسماء جب عورت باغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہ دینا چاہیے سوائے اور پتھیلیوں کے۔

حدیث ۱۸ امام مالک و علقمہ بن ابی علقمہ سے وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ حفصہ بنت عبد الرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس باریک دوپٹہ اوڑھ کر آئیں حضرت عائشہ نے ان کا دوپٹہ پھاڑ دیا اور موٹا دوپٹہ دے دیا۔

حدیث ۱۹ ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عامہ باندھتے تو دونوں شانوں کے درمیان شلہ لٹکاتے۔

حدیث ۲۰ بیہقی نے شعب الایمان میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عامہ باندھنا اختیار کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس کو پیٹھ کے پیچھے لٹکاؤ۔

- حدیث ۲۱ ترمذی نے رکاتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا کہ ہمارے اور مشرکین کے مابین یہ فرق ہے کہ ہمارے علمائے نبیوں پر ہوتے ہیں۔
- حدیث ۲۲ ترمذی نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ میں نے حضور نے مجھ سے فرمایا عائشہ اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے اتنے ہی پرہیز کرو جتنا سوار کے پاس توشہ ہوتا ہے اور مالداروں کے پاس بیٹھنے سے بچو اور کپڑے کو پراتا نہ سمجھو جب تک بیوند نہ لگا لو۔

- حدیث ۲۳ ابوداؤد نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سنتے نہیں ہو کیا سنتے نہیں ہو ردی حالت میں ہونا ایمان سے ہے۔ ردی حالت میں ہونا ایمان سے ہے۔

- حدیث ۲۴ امام احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔ بایں شہرت سے مراد یہ ہے کہ کبتر کے طور پر اچھے کپڑے پہنے۔ یا جو شخص درویش نہ ہو وہ ایسے کپڑے پہنے جس سے لوگ اسے درویش سمجھیں۔ یا عالم نہ ہو اور علما کے سے کپڑے پہن کر لوگوں کے سامنے اپنا عالم ہوتا جاتا ہے یعنی کپڑے سے مقصود کسی خوبی کا اظہار ہو۔

- حدیث ۲۵ ابوداؤد نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو باوجود قدرت اچھے کپڑے پہنتا تو شخص کے طور پر چوڑے اللہ تعالیٰ اس کو کرامت کا عہد پہنائے گا۔

- حدیث ۲۶ امام احمد و نسائی و جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے ایک شخص کو پراگندہ سر دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں فرمایا کیا اس کو ایسی چیز نہیں ملتی جس سے بالوں کو اکٹھا کر لے اور دوسرے شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا کیا اسے ایسی چیز نہیں ملتی جس سے کپڑے دھو لے؟
- حدیث ۲۷ ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ

۱۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی نعمت کا اثر بندہ پر

ظاہر ہو

۲۔ حدیث ۲۸ امام احمد و نسائی نے ابوالاحسن سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے کپڑے گھسیا تھے حضور نے فرمایا کیا تمہارے پاس مال نہیں ہے۔ میں نے عرض کی ہاں ہے فرمایا کس قسم کا مال ہے میں نے عرض کی خدا کا دیا ہوا ہر قسم کا مال ہے۔ اونٹ، گائے، بکریاں، گھوڑے، غلام۔ فرمایا جب خدا نے تمہیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت و کرمیت کا اثر تم پر دکھائی دینا چاہیے

۱۔ حدیث ۲۹ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عروا بن مسعود و ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۱۔ حدیث ۳۰ صحیح بخاری و مسلم میں ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

۱۔ حدیث ۳۱ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے کی ممانعت فرمائی مگر اتنا۔۔۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو انگلیاں بیچ والی اور کلہ کی انگلیوں کو ہلا کر اشارہ کیا۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے خطبہ میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم کی ممانعت فرمائی ہے مگر دو یا تین یا چار انگلیوں کی برابر۔۔۔ یعنی کسی کپڑے میں اتنی چوری ریشم کی گوٹ لگائی جیسا

۱۔ حدیث ۳۲ صحیح مسلم میں اسحاق بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے ایک کسروانی جب نکالا جس کا گریبان دیباچ کا تھا اور دونوں جاگوں میں دیباچ کی گوٹ لگی ہوئی تھی اور یہ کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ ہے جو حضرت عائشہ کے پاس

تھا جب حضرت عائشہ کا انتقال ہو گیا میں نے لے لیا۔ حضور اُسے پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھو کر بیماروں کو بغرض شفا پلاتے ہیں۔

۳۱

حدیث ۳۳ ترمذی و نسائی نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال ہے اور مردوں پر حرام۔

۳۲

حدیث ۳۴ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے کسٹم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں انہیں تم مستبہنو۔ میں نے کہا انہیں دھو ڈالوں؟ فرمایا کہ جلا دو۔

۳۳

حدیث ۳۵ ترمذی ابواللیخ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندہ کی کھال بچانے سے منع فرمایا۔

۳۴

حدیث ۳۶ ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قمیص پہنتے تو دہن سے شروع کرتے۔

حدیث ۳۷ ترمذی و ابوداؤد نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے اس کا نام لیتے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر دعا پڑھتے۔

۳۵

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَشْأَلَكَ خَيْرًا وَخَيْرَ مَا صَنَعَ لَكَ
وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صَنَعَ لَهُ. ۱۰

حدیث ۳۸ ابوداؤد نے معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ

۱۰ ترجمہ باری اللہ تیرے ہی لئے ہماری تعریفیں ہیں جیسے تو نے یہ مجھے پہننے کو دیا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا، اور اس کی بھلائی کا جس کام سے یہ بنا ہے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس کے لئے یہ بنا ہے۔ ۱۲ مصباحی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کپڑا پہنتے اور یہ پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هَذَا وَرَزَقْنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةَ ۝ ۱۷
تو اس کے لگے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

حدیث ۳۹ امام احمد نے ابو مسرور سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین درہم میں کپڑا خریدا اس کو پہنتے وقت یہ پڑھا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقْنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهَا فِی الْمَنَاسِ
وَاُوَارِیْ بِهَا عَوْرَتِیْ ۝ ۱۷

پھر یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہی پڑھتے ہوئے سنا۔

حدیث ۴۰ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیا کپڑا پہنا اور یہ پڑھا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهَا عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهَا فِی
حَیَاتِیْ ۝ ۱۷

پھر یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص نیا کپڑا پہنتے وقت یہ پڑھے اور پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے کثرت

و حفظ و ستر میں رہے گا۔ تینوں نفل کے ایک ہی معنی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اس کا عافیت و نگہبان ہے۔

حدیث ۴۱ امام احمد و ابو داؤد نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جس قوم سے تشبہ کرے وہ انہیں میں سے ہے

۱۷ (ترجمہ: سب قومیں اللہ کے لئے جس نے یہ مجھے پہنایا اور میری کسی طاقت و قوت کے بغیر مجھے نصیب کیا۔ ۱۲ مصباحی)

۱۸ (ترجمہ: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے پوشاکوں میں مجھے وہ عطا فرمایا جس سے میں لوگوں میں زیبائی حاصل کروں اور اپنا ستر چھپاؤں۔ ۱۳ مصباحی)

۱۹ (ترجمہ: ساری حمد و ستائش اللہ کے لئے جس نے مجھے وہ پہنایا جس سے اپنا ستر چھپاؤں اور اپنی زندگی میں زیب تن کروں۔ ۱۴ مصباحی)

اس کے دو ٹکڑے کر لو ایک ٹکڑے کی قسمیں بنوا لو اور ایک اپنی بی بی کو دے دینا وہ اور مٹی بنائے گی جب یہ چلے تو حضور نے فرمایا کہ اپنی بی بی سے کہہ دینا کہ اس کے نیچے کوئی دوسرا پیرا لگا لے تاکہ بدن نہ جھلکے۔

حدیث ۴۷ صحیح بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بچونا جس پر آرام فرماتے تھے چڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی۔ سلم کی روایت میں ہے کہ حضور کا تکیہ چڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری تھی۔

حدیث ۴۸ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بچونا مرد کے لئے اور ایک اس کی زوجہ کے لئے اور تیسرا مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کے لئے۔ یعنی گھر کے آدمیوں اور مہمانوں کے لئے بچہ نہ جائز ہیں اور حاجت سے زیادہ نہ چاہیئے۔

مسئلہ اتنا لباس جس سے ستر عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے فرض ہے۔ اور اس سے زائد جس سے زینت مقصود ہو اور یہ کہ جب کہ اللہ نے دیا ہے تو اس کی نعمت کا اظہار کیا جائے یہ مستحب ہے۔ خاص موقع پر مثلاً جمعہ یا عید کے دن عمدہ کپڑے پہننا مباح ہے۔ اس قسم کے کپڑے روز نہ پہنے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اترانے لگے اور غریبوں کو جن کے پاس ایسے کپڑے نہیں ہیں نظر حقارت سے دیکھے لہذا اس سے بچنا ہی چاہیئے۔ اور تکبر کے طہر پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ تکبر ہے یا نہیں اس کی شناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبر پیدا نہیں ہوا اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبر آگیا۔ لہذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبر بہت بڑی صفت ہے (رد المحتار) **مسئلہ** بہتر یہ ہے کہ آدنی یا سوئی یا کتان کے کپڑے بولے جائیں جو سنت کے موافق ہوں نہ نہایت اعلیٰ درجہ کے ہوں نہ بہت گھٹیا بلکہ متوسط قسم کے ہوں۔ کہ جس طرح بہت اعلیٰ درجہ کے کپڑوں سے نمود ہوتی ہے بہت گھٹیا کپڑے پہننے سے بھی ناکش ہوئی

ہے لوگوں کی نظریں اٹھی ہیں سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی صاحب کمال اور تارک لذت یا شخص میں سفید کپڑے بہتر ہیں کہ حدیث میں اس کی تعریف آئی ہے اور سیاہ کپڑے بھی بہتر ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب مکہ معظمہ میں تشریف لائے تو سراقہ میں پر سیاہ علامہ تھا۔ سبز کپڑوں کو بعض کتابوں میں سنت لکھا ہے (ردالمحتار)

مسئلہ سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدمی پٹنی تک ہو۔۔۔ اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چڑائی ایک بالشت ہو (ردالمحتار) اس زمانہ میں بہت سے مسلمان باجامہ کی جگہ جاکھیا پہنتے لگے ہیں۔ اس کے بجائے ہونے میں کسی کلام کہ کھٹنے کا کھلا ہونا حرام ہے۔۔۔ اور بہت لوگوں نے گرتے کی آستینیں کہنی کے اوپر ہوتی ہیں یہ بھی خلاف سنت ہے۔۔۔ اور دونوں کپڑے نصاریٰ کی تقلید میں پہنے جاتے ہیں۔۔۔ اس چیز نے ان کی قباحت میں اور اضافہ کر دیا۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے کہ وہ کفار کی تقلید اور ان کے وضع قطع سے بچیں۔۔۔ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد آپ نے لشکریوں کے لئے بھیجا تھا جن میں بیشتر حضرت صحابہ کرام تھے اس کو مسلمان پیش نظر رکھیں اور عمل کی کوشش کریں اور وہ ارشاد یہ ہے:-

إِيَّاكُمْ وَزَيِّ الْأَعَاظِمِ۔۔۔ عیروں کے بھیس سے بچو۔۔۔ ان عیسیٰ

وضع قطع بنالیند

مسئلہ ریشم کے کپڑے مرد کے لئے حرام ہیں۔۔۔ بدن اور کپڑوں کے درمیان کوئی دوسرا کپڑا داخل ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں حرام ہیں۔۔۔ اور جنگ کے موقع پر بھی بڑے ریشم کے کپڑے حرام ہیں۔۔۔ ہاں اگر تانا سوت ہو اور بانا ریشم تو طرائی کے موقع پر پہننا جائز ہے۔۔۔ اور اگر تانا ریشم ہو اور بانا سوت ہو تو ہر شخص کے لئے ہر موقع پر جائز ہے۔۔۔ مجاہد اور غیر مجاہد دونوں پہن سکتے ہیں۔۔۔ طرائی کے موقع پر ایسا کپڑا پہننا جس کا بانا ریشم ہو اس وقت جائز ہے جبکہ کپڑا موٹا ہو اور اگر باریک ہو تو ناجائز ہے کہ اس کا جو فائدہ تھا اس صورت میں حاصل نہ ہو گا (رد مختار)

مسئلہ تانا ریشم ہو اور باتا سوت مگر کپڑا اس طرح بنایا گیا ہے کہ ریشم ہی ریشم دکھائی دیتا ہے تو اس کا پہننا مکروہ ہے (علمگیری) بعض قسم کی نعل ایسی ہوتی ہے کہ اس کے ریشم کے ہوتے ہیں اس کے پہننے کا بھی یہی حکم ہے اس کی ٹوپی اور صدزی وغیرہ نہ پہنی جائے مسئلہ ریشم کے بچھونے پر بیٹھنا لیٹنا اور اس کا ٹیکہ لگانا بھی منہرہ ہے۔ اگرچہ پہننے میں نسبت اس کے زیادہ برائی ہے (علمگیری) مگر درختار میں اسے مشہور کے خلاف بتایا ہے اور ظاہر یہی ہے کہ یہ جائز ہے۔

مسئلہ نسر کہ ایک قسم کے ریشم کا نام ہے مجا نکلپوری کپڑے نسر کے کہلاتے ہیں وہ ڈا ریشم ہوتا ہے اس کا حکم بھی وہی ہے جو باریک ریشم کا ہے۔ کاشی ہلک اور پینا سبک بھی ریشم ہی ہے اس کے پہننے کا بھی وہی حکم ہے۔ سن اور رام بانس کے کپڑے جو بظاہر بالکل ریشم معلوم ہوتے ہوں ان کا پہننا اگرچہ ریشم کا ہونا نہیں ہے مگر اس سے بچنا چاہیئے خصوصاً علما کو کہ لوگوں کو بدظنی کا موقع ملے گا یا دوسروں کو ریشم پہننے کا ذریعہ بنے گا۔ اس زمانے میں کیلے کا ریشم چلا ہے یہ ریشم نہیں ہے بلکہ کسی درخت کی چھال سے اس کو بتاتے ہیں اور یہ بہت ظاہر طور پر شناخت میں آتا ہے اس کو پہننے میں حرج نہیں۔

مسئلہ ریشم کا کھات اور حنا ناجائز ہے کہ یہ بھی قبس میں داخل ہے۔ ریشم کے پڑے دروازوں پر لٹکانا مکروہ ہے کپڑے بیچنے والے نے ریشم کے کپڑے کندھے پر ڈال لئے جیسا کہ بھیری کرنے والے کندھوں پر ڈال لیا کرتے ہیں یہ ناجائز نہیں کہ یہ پہننا نہیں ہے اور اگر جیبہ یا کرتہ ریشم کا ہو اور اس کی آستینوں میں لٹکھ ڈال لئے اگرچہ بیچنے کے لئے ہی لے جا رہا ہے یہ منوع ہے (علمگیری)

مسئلہ عورتوں کو ریشم پہننا جائز ہے اگرچہ خاص ریشم ہو اس میں سوت کی بال تیرش نہ ہو (عامہ کتب)

مسئلہ مردوں کے کپڑوں میں ریشم کی گوٹ چار انگل تک کی جائز ہے اس سے زیادہ ناجائز۔ یعنی اس کی چوڑائی چار انگل تک ہو لمبائی کا شمار نہیں۔ اسی طرح اگر کپڑے کا کنارہ ریشم سے بنا ہو جیسا کہ بعض عمامے یا چادروں یا تہبند کے کنارے اس طرح

قسم کارشیم یا زری کا کام ٹوپی یا اچکن یا صدری یا کسی کپڑے پر ہو اور چار انگل سے زائد ہو تو ناجائز ہے (در مختار رد المحتار) دھاریوں کے لئے چار انگل سے زیادہ نہ ہو اس وقت ضروری ہے کہ ہاتھ میں دھاریاں ہوں اور اگر تانے میں ہوں اور باناسوت ہو تو چار انگل سے زیادہ ہونے کی صورت میں بھی جائز ہے۔

مسئلہ پترا اس طرح بنا گیا کہ ایک ناگاسوت ہے اور ایک ریشم گر دیکھنے میں بالکل ریشم معلوم ہوتا ہے یعنی سوت نظر نہیں آتا یہ ناجائز ہے (رد المحتار)

مسئلہ سونے چاندی سے کپڑا بنانا جیسے جیسا کہ بنارس کی کپڑے میں زری بنی جاتی ہے، کخواب اور پوت میں زری ہوتی ہے اور اسی طرح بنارس کی عامہ کے کٹائے اور دونوں طرف کے حاشیے زری کے ہوتے ہیں ان کا یہ حکم ہے کہ اگر ایک جگہ چار انگل سے زیادہ ہو تو ناجائز ہے ورنہ جائز۔ مگر کخواب اور پوت میں چوں کہ تانا بانا دونوں ریشم ہوتا ہے لہذا زری اگرچہ چار انگل سے کم ہو جب بھی ناجائز ہے۔ ہاں اگر سوتی کپڑا ہوتا یا تانا ریشم اور بانا سوت ہوتا اور اس میں زری بنی جاتی تو چار انگل تک جائز ہوتا جیسا کہ عامہ سوت کا ہوتا ہے اور اس میں زری بنی جاتی ہے اس کا یہی حکم ہے کہ ایک جگہ چار انگل سے زیادہ ناجائز ہے۔ یہ حکم مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں کے لئے ریشم اور سونا چاندی پہننا جائز ہے ان کے لئے چار انگل کی تخصیص نہیں۔ اسی طرح عورتوں کے لئے گوٹے پچکے اگرچہ کتنے ہی چوڑے ہوں جائز ہیں اور مٹھنق اور غیر مٹھنق کا فرق بھی مردوں ہی کے لئے ہے عورتوں کے لئے مطلقاً جائز ہے (المستفاد من رد المحتار)

مسئلہ زری کی بناوٹ کا جو حکم ہے وہی اس کے نقش و نگار کا بھی ہے اب بھی زری کی ٹوپیاں بعض لوگ پہنتے ہیں اگر کام کے درمیان سے کپڑا نکل آتا ہو تو چوں کہ ایک جگہ چار انگل نہیں بنے جائز ہے۔ اور مٹھنق ہو کہ بالکل کام لسا ہوا ہو تو چار انگل سے زیادہ ناجائز ہے۔ اسی طرح کادائی کہ کپڑا ندی کے کام سے چھپ گیا ہو تو چار انگل سے زیادہ جب تک ہوتا ہے ناجائز ہے۔

مسئلہ کرکٹ میں ریشم کی بوتو جائز ہے۔ مگر سوتی ہوا اس میں ریشم کی

- دھاری ہو اور چار انگل تک ہو تو جائز ہے (ملگیری) کلاتر کی بیٹی ناجائز ہے بعض رؤسا اپنے سپاہیوں اور چیراسیوں کی بیٹیاں اس قسم کی بنواتے ہیں ان کو بچنا چاہیے۔
- مسئلہ رشیم کی پھر دانی مردوں کے لئے بھی جائز ہے کیوں کہ اس کا استعمال پہننے میں داخل نہیں۔ (در مختار)
- مسئلہ رشیم کے کپڑے میں تعویذ سی کر نگلے میں ٹسکانا یا بازو پر باندھنا ناجائز ہے کہ یہ پہننے میں داخل ہے۔ اسی طرح سونے اور چاندی میں رکھ کر پہننا بھی ناجائز ہے۔ اور چاندی یا سونے ہی پر تعویذ لکھا ہوا ہو یہ بدرجہ اولیٰ ناجائز ہے۔
- مسئلہ رشیم کی ٹوپی اگرچہ عمامہ کے نیچے ہو یہ بھی ناجائز ہے۔ اسی طرح زری کی ٹوپی بھی ناجائز ہے اگرچہ عمامہ کے نیچے ہو (در مختار و المختار) زری کلاہ جو افغانی اور سرحدی اور پنجابی عمامہ کے نیچے پہنتے ہیں اور وہ مغرق ہوتی ہے اور اس کا کام چار انگل سے زیادہ ہوتا ہے یہ ناجائز ہے ہاں اگر چار انگل یا کم ہو تو جائز ہے۔
- مسئلہ رشیم کا کمر بند ممنوع ہے۔ رشیم کے ڈورے میں تسبیح گوندھی جائے تو اس کو نگلے میں ڈالنا منع ہے۔ اسی طرح گھڑی کا ڈورا رشیم کا ہو تو اس کو نگلے میں ڈالنا یا رشیم کی جین کاج میں ڈال کر ٹسکانا بھی ممنوع ہے۔ رشیم کا ڈورا یا فیتا کلائی پر باندھنا بھی منع ہے۔ ان سب میں یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ یہ چیز چار انگل سے کم ہے کیوں کہ یہ چیز پوری رشیم کی ہے۔ سونے چاندی کی زنجیر گھڑی میں لگا کر اس کو نگلے میں پہننا یا کاج میں ٹسکانا یا کلائی پر باندھنا منع ہے (در المختار) بلکہ دوسری دھات مثلاً تانبے پیتل، لوہے وغیرہ کی چینوں کا بھی یہی حکم ہے کیوں کہ ان دھاتوں کا بھی پہننا ناجائز ہے۔ اور اگر ان چیزوں کو ٹسکایا نہیں اور نہ کلائی پر باندھا بلکہ جیب میں بڑی رہتی ہیں تو ناجائز نہیں کہ ان کے پہننے سے مانعت ہے جیب میں رکھنا منع نہیں۔
- مسئلہ قرآن مجید کا جزدان ایسے کپڑے کا بنایا جس کا پہننا ممنوع ہے تو اس میں قرآن مجید رکھ سکتا ہے مگر اس میں قیتا لگا کر نگلے میں ڈالنا ممنوع ہے یعنی مانعت اسی صورت میں ہے کہ جزدان رشیم یا زری کا ہو (در المختار)

مسئلہ ریشم کی تھیلی میں روپیہ رکھنا منع نہیں ہاں اُس کو نگلے میں لٹکانا منع ہے

(ردالمحتار)

مسئلہ ریشم کا ٹھوگے میں لٹکانا منع ہے۔ اور اس میں چھالیہ تبا کو رکھ کر اسے

جیب میں رکھنا اور اُس میں سے کھانا منع نہیں کہ اس کا پہننا منع ہے نہ کہ مطلقاً استعمال اور زری کے ٹھوے کا مطلقاً استعمال منع ہے کیوں کہ سونے چاندی کا مطلقاً استعمال منع ہے اس میں سے چھالیہ تبا کو کھانا بھی منع ہے۔

مسئلہ فساد قصد لیتے وقت پٹی باندھنا ہے تاکہ رگیں ظاہر ہو جائیں یہ پٹی ریشم

کی ہو تو مرد کو باندھنا ناجائز ہے (علمگیری)

مسئلہ ریشم کے مصنے پر نماز پڑھنا حرام نہیں (ردالمحتار) مگر اس پر پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ مکان کو ریشم چاندی سونے سے آراستہ کرنا، مثلاً دیواروں، دروازوں پر

ریشمی پردے لٹکانا، اور جگہ جگہ قرینہ سے سونے چاندی کے ظروف و آلات رکھنا جس سے مقصود محض آرائش و زیبائش ہو تو کراہت ہے اداۃ تکبر و تفاخر سے ایسا کرتا ہے تو ناجائز ہے (ردالمحتار) غالباً کراہت کی وجہ یہ ہوگی کہ ایسی چیزیں اگرچہ ابتداء تکبر سے نہ ہوں مگر بالآخر عموماً ان سے تکبر پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

مسئلہ فقہاء و علما کو ایسے کپڑے پہننے چاہیئے کہ وہ پہنانے والے میں تاکہ لوگوں کو

اُن سے استفادہ کا موقع ملے اور علم کی وقعت لوگوں کے ذہن نشین ہو (ردالمحتار) اداۃ اگر اُس کو اپنا ذاتی تشخص و امتیاز مقصود ہو تو یہ مذہوم ہے۔

مسئلہ کھانے کے وقت بعض لوگ گھٹنوں پر کپڑا ڈال لیتے ہیں تاکہ اگر شوبلٹیکے

تو کپڑے خراب نہ ہوں جو کپڑا گھٹنوں پر ڈالا گیا اگر ریشم ہے تو ناجائز ہے۔ ریشم کا رومال ناک وغیرہ پونچھنے یا وضو کے بعد ہاتھ موٹھ پونچھنے کے لئے جائز ہے یعنی جبکہ اس سے پونچھنے کا کام لے، رومال کی طرح اُسے نہ رکھنے اور تکبر بھی مقصود نہ ہو (ردالمحتار)

مسئلہ سونے چاندی کے ٹہن کرتے یا اچکن میں لگانا جائز ہے جس طرح ریشم کی گنڈی

جائز ہے (ردالمحتار) یعنی جبکہ ٹہن بغیر زنجیروں اور اگر زنجیر والے ٹہن ہوں تو اُن کا استعمال

اور عضو کی پوری ہیات نظر آتی ہے۔ عورتوں کو یا مخصوص چوڑی دار پاجامہ نہیں پہننا چاہیے عورتوں کے پاجامے ڈھیلے ڈھالے ہوں اور نیچے ہوں کہ قدم چھپ جائیں ان کے لئے جہاں تک پاؤں کا زیادہ حصہ چھپے اچھا ہے۔

مسئلہ موٹے کپڑے پہننا اور پراتا ہو جانے تو پیوند لگا کر پہننا اسلامی طریقہ ہے (علمگیری) حدیث میں فرمایا کہ جب تک پیوند لگا کر پہن نہ لو کپڑے کو پراتا نہ سمجھو۔ اور بہت باریک کپڑے نہ پہنے جس سے بدن کی رنگت چھلکے خصوصاً تہبند کہ اگر یہ باریک ہے تو ستر عورت نہ ہو سکے گا۔ اس زمانے میں ایک یہ بلا لگنی پیدا ہو گئی ہے کہ ساڑی کا تہبند پہنتے ہیں جس سے بالکل ستر عورت نہیں ہوتا اور اسی کو بہن کو بعض لوگ مناز بھی پڑھتے ہیں ان کی نماز بھی نہیں ہوتی کہ ستر عورت نماز میں فرض ہے۔ بعض لوگ پاجامہ اور تہبند کی جگہ دھوئی باندھتے ہیں دھوئی باندھنا ہندوؤں کا طریقہ ہے اور اس سے ستر عورت بھی نہیں ہوتا۔ چلنے میں ران کا پچھلا حصہ کھل جاتا ہے اور نظر آتا ہے۔

مسئلہ سڈل یعنی سر یا شانے پر کپڑا ڈال کر اس کے کنارے ٹکائے رکھنا نماز میں مکروہ ہے جس کا بیان گزر چکا۔ مگر نماز میں نہ ہو تو مکروہ ہے یا نہیں اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر کرتہ یا پاجامہ یا تہبند پہنے ہوئے ہے اور چادر کو سر یا شانوں سے لٹکا دیا تو مکروہ نہیں اور اگر کرتہ نہیں پہنے ہوئے ہے تو سڈل مکروہ ہے (علمگیری)

مسئلہ پوسٹین پہننا جائز ہے۔ بزرگان دین علماء و مشائخ نے پہنی ہے۔ جو جانور حلال نہیں اگر اس کو ذبح کر لیا ہو یا اس کے چمڑے کی دیباغت کر لی ہو تو اس کی پوسٹین بھی پہنی جاسکتی ہے اور اس کی ٹوپی اور می جاسکتی ہے مثلاً لومڑی کی پوسٹین یا سمور کی پوسٹین کو ٹی کی شکل کا ایک جانور ہوتا ہے جس کی پوسٹین بنائی جاتی ہے اسی طرح بنجاب کی پوسٹین یہ گھونس کی شکل کا جانور ہوتا ہے (علمگیری)

مسئلہ درندہ جانور شیر چیتا وغیرہ کی پوسٹین میں بھی حرج نہیں اس کو پہن سکتے ہیں اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں (علمگیری) اگرچہ افضل اس سے بچنا ہے حدیث میں چیتے کی کھال پر سوار ہونے کی ممانعت آئی ہے۔

مسئلہ ناک مونہ پونچھنے کے لئے رومال رکھنا یا وضو کے بعد ہاتھ مونہ پونچھنے کے لئے رومال رکھنا جائز ہے اسی طرح پسینہ پونچھنے کے لئے رومال رکھنا جائز ہے اور اگر براہ کبتر ہو تو منع ہے۔ (علگیری)

عمامہ کا بیان

عامہ باندھنا سنت ہے خصوصاً نماز میں کہ جو نماز عمار کے ساتھ پڑھی جاتی ہے اس کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے۔ عمار کے متعلق چند حدیثیں اوپر ذکر کی جا چکی ہیں۔

مسئلہ عمار باندھے تو اس کا شملہ پیٹھ پر دونوں شانوں کے درمیان لٹکائے۔ شملہ کتنا ہونا چاہیے اس میں اختلاف ہے، زیادہ سے زیادہ اتنا ہو کہ بیٹھنے میں نہ دبے۔ (علگیری) بعض لوگ شملہ بالکل نہیں لٹکاتے یہ سنت کے خلاف ہے۔ اور بعض شملہ کو اوپر لاکر عمار میں گھس دیتے ہیں یہ بھی نہ چاہیئے خصوصاً حالت نماز میں ایسا ہے تو نماز مکروہ ہوگی۔

مسئلہ عمار کو جب پھر سے باندھنا ہو تو اسے تار کر زمین پر پھینک نہ دے بلکہ جس طرح پیٹا ہے اسی طرح اویڑا جائے۔ (علگیری) مسئلہ ٹوپی پہننا خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے (علگیری) مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عمار بھی باندھتے تھے یعنی عمار کے نیچے ٹوپی ہوتی اور یہ فرمایا کہ ہم میں اور ان میں فرق ٹوپی پر عمار باندھنا ہے۔ یعنی ہم دونوں چیزیں رکھتے ہیں اور نہ صرف عمار ہی باندھتے ہیں اس کے نیچے ٹوپی نہیں رکھتے۔ چنانچہ یہاں کے کفار بھی اگر پگڑی باندھتے ہیں تو اس کے نیچے ٹوپی نہیں پہنتے۔ بعض نے حدیث کا یہ مطلب بیان کیا کہ صرف ٹوپی پہننا مشرکین کا طریقہ ہے مگر یہ قول صحیح نہیں۔ کیوں کہ مشرکین عرب بھی عمار باندھا کرتے تھے۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں مذکور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چھوٹا عمار سات ہاتھ کا اور بڑا عمار بارہ ہاتھ کا تھا۔ بس اسی سنت کے مطابق عمار رکھے اس سے

زیادہ بڑا نہ رکھے۔ بعض لوگ بہت بڑے علمائے باندھتے ہیں ایسا نہ کرے کہ سنت کے خلاف ہے۔ مارواڑ کے علاقے میں بہت سے لوگ پگڑیاں باندھتے ہیں جو بہت کم چوڑی ہوتی ہیں اور چالیس پچاس گز لمبی ہوتی ہیں اس طرح کی پگڑیاں مسلمان نہ باندھیں۔

متفرق مسائل بزرگانِ دین، اولیاء و صالحین کے مزارات طیبہ پر غلاف ڈالنا جائز ہے جب کہ یہ مقصود ہو کہ صاحبِ مزار کی وقعتِ نظر و عظمیٰ میں پیدا ہو، ان کا ادب کریں، ان کے برکات حاصل کریں (ردالمحتار) یا وراثت کے لئے یعنی اس غرض سے کہ بات یاد ہے بعض لوگ رومال یا کمر بند میں گرہ لگا لیتے ہیں یا کسی جگہ انگلی وغیرہ پر ڈورا باندھ لیتے ہیں یہ جائز ہے۔ اور بلا وجہ ڈورا باندھ لیٹا کر وہ ہے (ردمختار)

مسئلہ گلے میں تویذ لٹکانا جائز ہے جب کہ وہ تویذ جائز ہو یعنی آیاتِ قرآنیہ یا اسماءِ الہیہ یا اذعیہ سے تویذ کیا جائے۔ اور بعض حدیثوں میں جو مانت آئی ہے اس سے مراد وہ تویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جو زمانہ جاہلیت میں کہے جاتے تھے۔ ایسی طرح تویذات اور آیات و احادیث و ادعیہ کو رکابی میں لکھ کر مریض کو بہ نیت شفا پلانا بھی جائز ہے۔ جنب و مانع و نسا بھی تویذات کو گلے میں پہن سکتے ہیں بازو پر باندھ سکتے ہیں جب کہ غلاف میں ہوں (ردمختار و المحتار)

مسئلہ بچونے یا مصلے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو استعمال کرنا جائز ہے یہ عبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کارڈ می ٹی ہو یا روشنائی سے لکھی ہو اگرچہ حروفِ مفردہ لکھے ہوں کیوں کہ حروفِ مفردہ کا بھی احترام ہے (ردالمحتار) اکثر دسترخوان پر عبارت لکھی ہوتی ہے ایسے دسترخوانوں کو استعمال میں لانا ان پر کھانا کھانا نہ چاہئے بعض لوگوں کے گیموں پر اشعار لکھے ہوتے ہیں ان کا بھی استعمال نہ کیا جائے۔

مسئلہ بعض کا شکر اپنے کھیتوں میں کپڑا پیٹ کر کسی ٹکڑی پر لگا دیتے ہیں اس سے مقصود تعظیم سے کھیتوں کو بچانا ہوتا ہے کیوں کہ دیکھنے والے کی نظر پہلے اس پر پڑے گی اس کے بعد زراعت پر پڑے گی اور اس صورت میں زراعت کو نظر نہیں ملے گی۔ ایسا کرنا ناجائز نہیں کیوں کہ نظر کا لگنا صحیح ہے۔ احادیث سے ثابت ہے

۱۔ اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ حدیث میں ہے کہ جب اپنی یا کسی مسلمان بھائی کی چیز دیکھے اور پسند آئے تو برکت کی دعا کرے یہ کہے تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ —
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ يٰ اَرْدُو میں یہ کہہ دے کہ اللہ برکت کرے اس طرح کہنے سے نظر نہیں لگے گی (رد المحتار)

جو تاپہننے کا بیان

حدیث ۱ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوئے ہے گویا وہ سوار ہے یعنی کم تھکتا ہے۔

حدیث ۲ صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے ایسی نعلین پہنے دیکھا جن میں بال نہ تھے۔

حدیث ۳ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور کی نعلین میں دو قبال تھے یعنی انگلیوں کے مابین دو قسمے تھے۔

حدیث ۴ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جو تاپہنے تو پہلے دہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے کہ دہنا پہننے میں پہلے ہوا اور اتارنے میں پیچھے۔

حدیث ۵ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک جو تاپہن کرے چلے دونوں اتار دے یا دونوں پہن لے۔

حدیث ۶ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جوتے کا قسمہ ٹوٹ جائے تو فقط ایک جو تاپہن کر

نہ چلے بلکہ تسبیح کو درست کر لے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے۔

حدیث ۷ ترمذی نے جابر سے اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور نے کھڑے ہو کر جوتا پینے سے منع فرمایا: یہ حکم ان جو تون کا ہے جن کو کھڑے ہو کر پینے میں دقت ہوتی ہے جن میں تسبیح باندھنے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح بوٹ جوتا بھی بیٹھ کر پینے کہ اس میں بھی فیتہ باندھنا پڑتا ہے اور کھڑے ہو کر باندھنے میں دشواری ہوتی ہے اور جو اس قسم کے نہ ہوں جیسے سلیم شاہی یا پمپ یا وہ چل جس میں تسبیح باندھنا نہیں ہوتا ان کو کھڑے ہو کر پینے میں مضائقہ نہیں۔

حدیث ۸ ترمذی نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایک نعل پہن کر بھی چلے ہیں — یہ بیان جواز کے لئے ہو گا یا دوا ایک قدم چلنا ہوا ہو گا مثلاً حجرے کا دروازہ کھولنے کے لئے۔

حدیث ۹ ابو داؤد نے ابن ابی لیکہ سے روایت کی کہ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وضع اختیار کرنے سے مانعت ہے نہ مرد عورت کی وضع اختیار کرے نہ عورت مرد کی۔

حدیث ۱۰ ابو داؤد نے عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ کسی نے فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ کو پراگندہ سر دیکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو کثرتِ ارفاء یعنی بے سنورے رہنے سے منع فرماتے تھے — اُس نے کہا کیا بات ہے کہ آپ کو ننگے پاؤں دیکھتا ہوں — انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو حکم فرماتے کہ کبھی کبھی ہم ننگے پاؤں رہیں۔

مسئلہ بال کے چمڑے کی جوتیاں جائز ہیں بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے بعض مرتبہ اس قسم کی انگلیں استعمال فرمائی ہیں۔ تو ہے کی کیلوں سے بدلے ہوئے جوتے جاتے ہیں بلکہ اس زمانے میں ایسے بہت جوتے بنتے ہیں جن کی سلائی کیلوں سے ہوتی ہو (ملگری)

انگوٹھی اور زیور کا بیان

حدیث ۱ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسری و قیصر و نجاشی کو خطوط لکھے جائیں تو کسی نے یہ عرض کی کہ وہ لوگ بغیر ہر کے خط کو قبول نہیں کرتے حضور نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں یہ نقش تھا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ امام بخاری کی روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطر میں تھا ایک سطر میں محمد دوسری سطر میں رسول تیسری میں اللہ۔

حدیث ۲ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو دہنے ہاتھ میں پہنا پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں یہ نقش تھا محمد رسول اللہ اور یہ فرمایا کہ کوئی شخص میری انگوٹھی کے نقش کے موافق اپنی انگوٹھی میں نقش کندہ نہ کرے۔ اور حضور جب انگوٹھی پہنتے تو نگینہ ہستیلی کی طرف ہوتا۔

حدیث ۳ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی تھا۔

حدیث ۴ صحیح بخاری و مسلم میں انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دہنے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ حبشی ساخت کا تھا اور نگینہ ہستیلی کی جانب رکھتے۔

حدیث ۵ مسلم کی روایت انہیں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی یعنی بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں۔

حدیث ۶ صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں یا اس میں یعنی بیچ والی میں یا کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے بھی منع فرمایا۔

حدیث ۷ ابن ماجہ نے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابو داؤد و نسائی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ اور ابو داؤد نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی دہنے میں پہنی اور کبھی بائیں میں مگر بہت سی نے کہا کہ دہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا منسوخ ہے۔

حدیث ۸ ابو داؤد و نسائی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دہنے ہاتھ میں ریشم لیا اور بائیں ہاتھ میں سونا پھر یہ فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

حدیث ۹ صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسی (یہ ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے) اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔

حدیث ۱۰ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اس کو اتار کر پھینک دیا اور یہ فرمایا کہ کیا کوئی اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے جب حضور تشریف لے گئے کسی نے ہاں سے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور کسی کام میں لانا۔ انھوں نے کہا نہ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہ لوں گا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پھینک دیا۔

حدیث ۱۱ ابو داؤد و نسائی نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر سوار ہونے سے اور سونا پہننے سے ممانعت فرمائی مگر ریزہ ریزہ کر کے۔ یعنی اگر کپڑے میں سونے کے باریک باریک ریزے لگائے جائیں تو منسوخ نہیں۔

حدیث ۱۲ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ موطا میں فرماتے ہیں کہ بچوں کو سونا پہنانا بُرا ہے۔

جانتا ہوں کیوں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کی انگوٹھی سے مانعت فرمائی لہذا مردوں کے لئے بڑا ہے چوٹے اور بڑے دونوں کے لئے۔

حدیث ۱۳ ترمذی و ابوداؤد و نسائی نے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی

کہ ایک شخص پتیل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے حضور نے فرمایا کیا بات ہے کہ تم سے بُستکی ہو آتی

ہے۔ اُنھوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے فرمایا کیا بات ہے

کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنتے ہوئے ہو اسے بھی پھینکا اور عرض کی یا رسول اللہ کس چیز کی انگوٹھی

بناؤں فرمایا چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو۔ یعنی ساڑھے چار ماشے کم کی ہو

ترمذی کی روایت میں ہے کہ لوہے کے بعد سونے کی انگوٹھی پہن کر آئے حضور نے فرمایا کہ

کیا بات ہے کہ تم کو جہنمیوں کا زیور پہنے دیکھتا ہوں یعنی سونا تو اہل جنت جنت میں پہنیں گے

حدیث ۱۴ ابوداؤد و نسائی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس چیزوں کو بُرا بتاتے تھے۔ ① زردی یعنی مرد

کو خلوق استعمال کرنا ② سپید بالوں میں سیاہ خضاب کرنا ③ تہبند لٹکانا ④ سونے

کی انگوٹھی پہنتا ⑤ بے محل عورت کا زینت کو ظاہر کرنا یعنی شوہر اور محارم کے سوا

دوسروں کے سامنے اظہار زینت ⑥ پانسا پھینکنا یعنی چوسرا اور شطرنج وغیرہ کھیلنا

⑦ جھاڑ پھونک کرنا مگر معذات سے۔ یعنی جس میں ناجائز الفاظ ہوں اُن سے

جھاڑ پھونک منع ہے ⑧ اور تعویذ باندھنا۔ یعنی وہ تعویذ باندھنا جس میں خلاف

شرع الفاظ ہوں ⑨ اور پانی کو غیر محل میں گرانا۔ یعنی وِطی کے بعد مٹی کو باہر گرانا کہ

یہ آزاد عورت میں بغیر اجازت ناجائز ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد لواطت

ہو ⑩ اور بچہ کو فاسد کر دینا مگر اس دسویں کو حرام نہیں کیا یعنی بچہ کے دودھ پینے

کے زمانے میں اس کی ماں سے دُٹی کرنا اگر وہ حاملہ ہو گئی تو بچہ خراب ہو جائے گا۔

حدیث ۱۵ ابوداؤد نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی

کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں کی لونڈی حضرت زبیر کی لڑکی کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

پاس لائی اور اس کے پاؤں میں گھسکر دتھے۔ حضرت عمر نے اُنھیں کاٹ دیا اور فرمایا کہ

میں نبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر گھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

حدیث ۱۴ ابو داؤد نے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس

ایک روکی آئی جس کے پاؤں میں گھنگرو بج رہے تھے فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ لانا جب تک اس کے گھنگرو کاٹ نہ لینا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس گھر میں جس میں گھنگری یا گھنگرو ہوتے ہیں اس میں فرشتے نہیں آتے۔

مسئلہ مرد کو زیور پہننا مطلقاً حرام ہے صرف چاندی کی ایک انگوٹھی جائز ہے جو

۵۶ وزن میں ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو اور سونے کی انگوٹھی بھی حرام ہے۔ تلوار کا حلیہ چاندی کا جائز ہے یعنی اس کے نیام اور قبضہ یا پر تلے میں چاندی لگائی جاسکتی ہے بشرط یہ کہ وہ چاندی موضع استعمال میں نہ ہو (در مختار رد المحتار)

مسئلہ انگوٹھی صرف چاندی ہی کی پہنی جاسکتی ہے دوسری دھات کی انگوٹھی پہننا

۵۷ حرام ہے مثلاً لوہا پتیل، تانبہ، جست وغیرہ ان دھاتوں کی انگوٹھیاں مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہیں فرق اتنا ہے کہ عورت سونا بھی پہن سکتی ہے اور مرد نہیں پہن سکتا۔ حدیث میں ہے کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں پیشہ کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے فرمایا کیا بات ہے کہ تم سے بُت کی بو آتی ہے انھوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی پھر دوسرے دن لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے فرمایا کیا بات ہے کہ تم پر جہنمیوں کا زیور دیکھتا ہوں انھوں نے اُس کو بھی اتار دیا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ کس چیز کی انگوٹھی بناؤں فرمایا کہ چاندی کی اور اس کو ایک مثقال پورا نہ کرنا (در مختار رد المحتار)

مسئلہ بعض علامہ نے نیشب اور عقیق کی انگوٹھی جائز بتائی اور بعض نے ہر قسم کے

۵۸ پتھر کی انگوٹھی کی اجازت دی اور بعض ان سب کی ممانعت کرتے ہیں لہذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ چاندی کے سوا ہر قسم کی انگوٹھی سے بچا جائے خصوصاً جب کہ صاحبِ ہدایہ جیسے جلیل القدر کاتبان ان سب کے عدم جواز کی طرف ہے۔

مسئلہ انگوٹھی سے مراد حلقہ ہے نگینہ نہیں نگینہ ہر قسم کے پتھر کا ہو سکتا ہے عقیق

یا قوت، زمرد، فیروزہ وغیرہ سب کا نگینہ جائز ہے (در مختار)

۹۱ اگر اُس میں کئی ننگے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو مرد کے لئے ناجائز ہے (ردالمحتار) اسی طرح مردوں کے لئے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہنتا یا پھلتے پہنتا بھی ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں عورتیں پھلتے پہن سکتی ہیں۔

۹۲ مسئلہ ہلتے ہوئے دانتوں کو سونے کے تار سے بندھواتا جائز ہے اور اگر کسی کی ناک کٹ گئی ہو تو سونے کی ناک بنا کر لگا سکتا ہے ان دونوں صورتوں میں ضرورت کی وجہ سے سونے کو جائز کہا گیا کیوں کہ چاندی کے تار سے دانت باندھے جائیں یا چاندی کی ناک لگائی جائے تو اس میں تعفن پیدا ہوگا (علمگیری)

۹۳ مسئلہ دانت گر گیا اُسی دانت کو سونے یا چاندی کے تار سے بندھوا سکتا ہے دوسرے شخص کا دانت اپنے منہ میں نہیں لگا سکتا (علمگیری)

۹۴ مسئلہ رڑکوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنا یا وہ گنہگار ہوگا اسی طرح بچوں کے ہاتھ پاؤں میں بلا ضرورت ہندی لگانا ناجائز ہے عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے مگر رڑکے کو لگائے گی تو گنہ گار ہوگی (رد مختار رد المحتار)

برتن چھپانے اور سونے کے وقت کے آداب

۹۵ حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی ابتدائی تاریکی آجائے یا یہ فرمایا کہ جب شام ہو جائے تو بچوں کو سمیٹ نو کہ اُس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں پھر جب ایک گھری رات چلی جائے اب انھیں چھڑ دو اور بسم اللہ کہہ کر دروازے بند کر لو کہ اس طرح جب دروازہ بند کیا جائے تو شیطان نہیں کھول سکتا اور بسم اللہ کہہ کر مشکوں کے دہانے باندھو اور بسم اللہ پڑھ کر برتنوں کو ڈھانک دو، ڈھانکو نہیں تو یہی کر دو کہ اُس پر کوئی چیز آڑی کر کے رکھ دو اور چراغوں کو بجھا دو۔ اور صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ برتن چھپا دو اور مشکوں کے منہ بند کر دو اور دروازے بھیر دو اور بچوں کو سمیٹ لو

شام کے وقت کیوں کہ اس وقت جن منتشر ہوتے ہیں اور اچک لیتے ہیں اور سوتے وقت چراغ بجھا دو کہ کبھی چوہا بٹی گسیٹ لے جاتا ہے اور گھبریل جاتا ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے برتن چھپا دو اور مشک کا مونہ باندھ دو اور دروازے بند کر دو اور چراغ بجھا دو کہ شیطان مشک کو نہیں کھولے گا اور نہ دروازہ اور برتن کھولے گا اگر کچھ نہ ملے تو بسم اللہ کہہ کر ایک لکڑی آڑی کر کے رکھ دے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے کہ اس میں وبا اترتی ہے جو برتن چھپا ہوا نہیں ہے یا مشک کا مونہ باندھا ہوا نہیں ہے اگر وہاں سے وہ وبا گزرتی ہے تو اس میں اتر جاتی ہے۔

حدیث ۱ امام احمد و مسلم و ابوداؤد نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب ڈوب جائے تو جب تک عشا کی سیاہی جاتی نہ رہے اپنے چوہلوں اور بچوں کو نہ چھوڑو کیوں کہ اس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں۔

حدیث ۲ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو۔

حدیث ۳ صحیح بخاری میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ مدینہ میں ایک مکان رات میں مل گیا حضور نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سویا کرو تو بجھا دیا کرو۔

حدیث ۵ شرع اللہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات میں کتے کا بھونکنا اور گدھے کی آواز سنو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو کہ وہ اس چیز کو دیکھتے ہیں جس کو تم نہیں دیکھتے اور جب بچل بند ہو جائے تو گھر سے کم نکلو کہ اللہ عز و جل رات میں اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا ہے زمین پر منتشر کرتا ہے۔



بیٹھنے اور سونے اور چلنے کے آداب

۱۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: وَلَا تَصْعَقْ خَدَاكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَلَا تُقْبِلُ فِي مَشِيكَ وَاعْضُضْ مِنْ صَرَبِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرَةِ ترجمہ: (تعمان نے بیٹھے کہا) کسی سے بات کرتے میں اپنا رخسارہ ٹیڑھا نہ کر اور زمین میں اترانا نہ چل بیشک اللہ کو پسند نہیں ہے کوئی اتراتے والا فخر کرنے والا اور میانہ چال چل اور اپنی آواز پست کر بیشک سب آوازیں میں بُری آواز گیسے کی آواز ہے۔

۱۔ اور فرماتا ہے: وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تُلْغِيَ الْجِبَالَ طُولًا ترجمہ: اور زمین میں اترانا نہ چل بے شک تو ہرگز نہ تو زمین چیر ڈالے گا اور نہ تو بلندی میں پہاڑوں کو پہنچے گا۔

۲۹۔ اور فرماتا ہے: وَعِبَادِ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ترجمہ: اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور چل جب ان سے مخاطب کرتے ہیں تو کہتے ہیں سلام اور وہ جو اپنے رب کے لئے سجدہ اور قیام میں رات گزارتے ہیں۔

۳۱۔ اور فرماتا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفْتَحُوا فَلِجَالِسِ

فَاَفْسَحُوا لِيَفْصَحَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا فَاَنْشُرُوا وَيَرْفَعِ اللَّهُ

الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ لَا وَالَّذِينَ أَوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ (پ ۲۴)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دے دو اللہ تم کو جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں اور علم والوں کو درجوں بلند کرے گا۔

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرے کہ ایک شخص دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھ جائے لیکن ہٹ جایا کرو اور جگہ کشادہ کر دیا کرو۔ یعنی بیٹھنے والوں کو یہ چاہیے کہ آنے والے کے لئے سرک جائیں اور جگہ دے دیں کہ وہ بھی بیٹھ جائے یا یہ کہ آنے والا کسی کو نہ اٹھائے بلکہ ان سے کہے کہ سرک جاؤ مجھے بھی جگہ دے دو۔ صحیح بخاری میں یہ بھی مذکور ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور یہ اس کی جگہ پر بیٹھیں۔ حضرت ابن عمر کا یہ فعل کمال و زرع سے تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا جی نہ چاہتا ہو اور محض ان کی خاطر سے جگہ چھوڑ دی ہو۔

حدیث ۲ ابو داؤد نے سید بن ابی الحسن سے روایت کی کہ ابو بکرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پاس ایک شہادت میں آئے ایک شخص ان کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ گیا انہوں نے اس جگہ پر بیٹھنے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور حضور نے اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایسے شخص کے کپڑے سے ہاتھ پونچھے جس کو یہ کپڑا پہنایا نہیں ہے اس حدیث میں بھی اگرچہ یہ نہیں ہے کہ ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو اس کی جگہ سے اٹھایا ہو بلکہ وہ شخص خود اٹھ گیا تھا اور بظاہر یہ صورت ممانعت کی نہیں ہے مگر یہ کمال احتیاط ہے کہ انہوں نے اس صورت میں بھی بیٹھنا گوارا نہ کیا کہ اگرچہ اٹھنے کو کہا نہیں مگر اٹھنا چوں کہ انہیں کے لئے ہوا لہذا یہ خیال کیا کہ کہیں یہ بھی اٹھانے ہی کے حکم میں نہ ہو۔

حدیث ۳ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا پھر آگیا تو اس جگہ کا وہی حقدار ہے یعنی جب کہ جگہ اٹھاتے۔

حدیث ۴ ابوداؤد نے ابوذر دار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ۶۱ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیٹھتے اور ہم لوگ حضور کے پاس بیٹھتے اور اٹھ کر تشریف لے جاتے مگر واپسی کا ارادہ ہوتا تو نعلین مہارک یا کوئی چیز وہاں چھوڑ جاتے اس سے صحابہ کو یہ پتہ چلتا کہ حضور تشریف لائیں گے اور سب لوگ ٹھہرے رہتے۔

حدیث ۵ ترمذی و ابوداؤد نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ۶۱ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو یہ حلال نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان جدائی کر دے (یعنی دونوں کے درمیان میں بیٹھ جائے) مگر ان کی اجازت سے۔

حدیث ۶ بیہقی نے شعب الایمان میں وائل بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۶۱ روایت کی کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور مسجد میں تشریف فرماتے اس کے لئے حضور اپنی جگہ سے سرک گئے اس نے عرض کی یا رسول اللہ جگہ کشادہ موجود ہے (حضور کو سرک کرنے اور تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں) ارشاد فرمایا سلم کا یہ حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے اس کے لئے سرک جائے۔

حدیث ۷ زہبی نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ۶۱ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد میں بیٹھتے دونوں ہاتھوں سے اعتبا کرتے۔۔۔ اعتبا کی صورت یہ ہے کہ آدمی سرین کو زمین پر رکھ دے اور گھٹنے کھڑے کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ لے اس قسم کا بیٹھنا تواضع اور انکسار میں شمار ہوتا ہے۔

حدیث ۸ ابوداؤد نے جابر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں ۶۱ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ لیتے، چار زانو بیٹھ رہتے یہاں تک کہ آفتاب اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔

حدیث ۹ ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ۶۱ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص سایہ میں ہو اور سایہ سمٹ گیا کچھ سایہ میں ہو

گیا کچھ دھوپ میں تو وہاں سے اٹھ جائے۔

حدیث ۱۰ | ابو داؤد نے عمرو بن شریک سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ بائیں ہاتھ کو پیٹھ کر لیا اور دلہنے ہاتھ کی ہتھیلی کی گندی پر ٹیک لگا لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور یہ فرمایا کہ کیا تم اُن لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر خدا کا غضب ہے۔

حدیث ۱۱ | ابو داؤد نے جابر بن سمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہاں بیٹھ جاتے جہاں مجلس ختم ہوتی یعنی مجلس کے کنارے پر بیٹھتے اسے چیر کر اندر نہیں گھستے۔

حدیث ۱۲ | جبرانی نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی قوم کے پاس آئے اور اس کی خوشنودی کے لئے وہ لوگ جگہ میں وسعت کر دیں تو اللہ پر حق ہے کہ اُن کو راضی کرے۔

حدیث ۱۳ | ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چند کلمات ہیں کہ جو شخص مجلس سے فارغ ہو کر ان کو تین مرتبہ کہے گا اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ مٹا دے گا اور جو شخص مجلس خیر و مجلس ذکر میں اُن کو کہے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے اُس خیر پر مہر کر دے گا جس طرح کوئی شخص انگومٹی سے مہر کرتا ہے۔ وہ یہ ہیں: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأُخَوِّدُكَ

حدیث ۱۴ | حاکم نے متدرک میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ دیر تک کسی جگہ بیٹھے اور بغیر ذکر اللہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھے وہاں سے متفرق ہو گئے انہوں نے نقصان کیا اگر اللہ چاہے عذاب دے اور چاہے تو بخشدے۔

حدیث ۱۵ | بزار نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بیٹھو جوئے امار لو تمہارے قدم آرام پائیں گے۔

حدیث ۱۶ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا ہے جب کہ چپٹ لیٹا ہو۔

حدیث ۱۷ صحیح بخاری و مسلم میں عباد بن تیم سے روایت ہے وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے میں نے دیکھا حضور نے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا تھا۔ یہ بیان جواز کے لئے ہے اور اس صورت میں کہ ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو اور پہلی حدیث اس صورت میں ہے کہ ستر کھلنے کا اندیشہ ہو مثلاً آدمی تہبند پہنے ہو اور چپٹ لیٹ کر ایک پاؤں کھڑا کر کے اس پر دوسرے کو رکھے تو ستر کھلنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اگر پاؤں پھیلا کر ایک کو دوسرے پر رکھے تو اس صورت میں کھلنے کا اندیشہ نہیں ہوتا۔

حدیث ۱۸ شرح سنن میں ہے کہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات میں منزل میں اترتے تو دہنی کر دھ کر لیٹتے اور جب صبح سے کچھ ہی پہلے اترتے تو دہنے ہاتھ کو کھڑا کرتے اور اس کی ہتھیلی پر سر رکھ کر لیٹتے۔

حدیث ۱۹ ترمذی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بائیں کر دھ پر تکیہ لگاتے ہوئے دیکھا۔

حدیث ۲۰ ترمذی نے ابو جہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا فرمایا اس طرح لیٹنے کو اللہ پسند نہیں کرتا۔

حدیث ۲۱ ابو داؤد و ترمذی نے طلحہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی (یہ اصحابِ مشرق میں سے تھے) کہتے ہیں سینے کی بیماری کی وجہ سے میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک کوئی شخص اپنے پاؤں سے مجھے حرکت دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ مبنغوض رکھتا ہے میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

حدیث ۲۲ ابن ماجہ نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں

پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور پاؤں سے ٹھوکر ماری اور فرمایا اے جُنْدُب (یہ حضرت ابوذر کا نام ہے) یہ جہنمیوں کے بیٹھنے کا طریقہ ہے یعنی اس طرح کا فریٹھتے ہیں یا یہ کہ جہنمی جہنم میں اس طرح لیٹیں گے

حدیث ۲۳ ابو داؤد نے علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسی چھت پر رات میں رہے جس پر روک نہیں ہے یعنی دیوار یا منڈیر نہیں ہے اُس سے زمرہ بری ہے یعنی اگر رات میں چھت سے گر جائے تو اس کا ذمہ وار وہ خود ہے۔

حدیث ۲۴ ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس پر روک نہ ہو۔

حدیث ۲۵ ابویعلیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عصر کے بعد سونے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔

حدیث ۲۶ امام احمد نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تنہائی سے منع فرمایا — یعنی اس سے کہ آدمی تنہا سونے۔

حدیث ۲۷ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص دو چادریں اوڑھے ہوئے اتر کر چل رہا تھا اور گھنڈوں میں تھادہ زمین میں دھنسا دیا گیا وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔

حدیث ۲۸ ابو داؤد نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد کو دو عورتوں کے درمیان میں چلنے سے منع فرمایا۔

حدیث ۲۹ بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے سامنے عورتیں آجائیں تو اُن کے درمیان میں نہ گزرو ورنہ اپنے یا بائیں کا راستہ لے لو۔

مسئلہ قیل و قال کرنا جائز بلکہ مستحب ہے (علگیری) غالباً یہ اُن لوگوں کے لئے ہو گا جو

شب بیداری کرتے ہیں رات میں نماز پڑھتے، ذکر الہی کرتے ہیں یا کتب بینی یا مطالعہ میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہو قیلو لہ سے دفع ہو جائے۔

مسئلہ دن کے ابتدائی حصہ میں سونا یا مغرب و عشا کے درمیان میں سونا مکروہ ہے ۲۹
سوتے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور کچھ دیر دہنی کر وٹ پر دہنے ہاتھ کو رخسارہ کے نیچے رکھ کر قبلہ رخ سوئے پھر اس کے بعد بائیں کر وٹ پر اور سوتے وقت قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا، سو اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا۔

سوتے وقت یاد خدا میں مشغول ہو، تہلیل و تسبیح و تہجد پڑھے یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان ہوتا ہے اسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اسی پر اٹھے گا سو کر صبح سے پہلے ہی اٹھ جائے اور اٹھتے ہی یاد خدا کرے یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَاَنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اَلِیْہِ النُّشُورُ۔ اسی وقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیزگاری و تقویٰ کرے گا کسی کو سائے گا نہیں (علمگیری)

مسئلہ بعد نماز عشاء باتیں کرنے کی تین صورتیں ہیں اول علمی گفتگو کسی سے مسئلہ پوچھنا ۲۹
اس کا جواب دینا یا اس کی تحقیق و تفتیش کرنا اس قسم کی گفتگو سونے سے افضل ہے دوم خجوتے قسے کہانی کہنا، مسخرہ پن اور مذاق کی باتیں کرنا یہ مکروہ ہے سوم موائست کی بات چیت کرنا جیسے میاں بیوی میں یا ہان سے اس کے انس کے لئے کلام کرنا یہ جائز ہے اس قسم کی باتیں کرے تو آخر میں ذکر الہی میں مشغول ہو جائے اور تسبیح و استغفار پر کلام کا خاتمہ ہونا چاہیے

مسئلہ دوم درہنہ ایک ہی کپڑے کو اوڑھ کر بیٹھیں یہ ناجائز ہے اگرچہ بچپن کے ۳۹
ایک کنارہ پر ایک لیٹا ہو اور دوسرے کنارہ دوسرا ہو اسی طرح دو عورتوں کا درہنہ ہو کر ایک کپڑے کو اوڑھ کر لیٹنا بھی ناجائز ہے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

مسئلہ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ ملانا ۴۰
چاہیے یعنی لڑکا جب اتنا بڑا ہو جائے اپنی ماں یا بہن یا کسی عورت کے ساتھ نہ سوئے صرف اپنی زوجہ یا باندی کے ساتھ سو سکتا ہے بلکہ اس عمر کا لڑکا اتنے بڑے لڑکوں یا عورتوں کے ساتھ

بھی نہ سوئے۔ (در مختار رد المحتار)

مُفْلِحُونَ ۵ (پتہ ۱۰۷)

توجہ: مسلمان مردوں سے فرادو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت مستحکم ہے بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنسکار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی بلک ہوں یا نوکر بشرط یہ کہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں نہ ماریں جس سے ان کا چھپا ہوا سنسکار معلوم ہو جائے اور اللہ کی طرف توبہ کر لے مسلمانوں کے سب اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

اور فرماتا ہے: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْرِسْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَدٍ يُدْرِسْنَ ذَلِكَ أَذَى أَنْ يَعْرِفْنَ فَلَا يُؤْذِينَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

توجہ: اے نبی اپنی ازواج اور صاحبزادیوں اور مومنین کی عورتوں سے فرادو کہ اپنے اور اپنی اور دنیاں لٹکالیں اس سے وہ پہچانی جائیں گی اور ان کو ایذا نہیں دی جائے گی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے: وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَغْفِرْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

توجہ: بوڑھی خاتونیں جو عورتیں جنہیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ

اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جب کہ سنگار ظاہر نہ کریں اور اس سے بچنا ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

حدیث ۱ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے جب کسی نے کوئی عورت دیکھی اور وہ پسند آگئی اور اس کے دل میں کچھ واقع ہو تو اپنی عورت سے جماع کرے اس سے وہ بات جاتی رہے گی جو دل میں پیدا ہوگئی ہے۔

حدیث ۲ دارمی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی عورت کو دیکھا اور وہ پسند آگئی تو اپنی زوجہ کے پاس چلا جائے کہ اس کے پاس بھی ویسی ہی چیز ہے جو اس کے پاس ہے۔

حدیث ۳ صحیح مسلم میں جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنا تک نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا حضور نے حکم دیا کہ اپنی نگاہ پھیر لو۔

حدیث ۴ امام احمد و ابو داؤد و ترمذی و دارمی نے بڑیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اپنا تک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری جائز نہیں۔

حدیث ۵ ترمذی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہے تو اسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے یعنی اسے دیکھنا شیطانی کام ہے۔

حدیث ۶ امام احمد نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی دفعہ نظر کرے یعنی بلا قصد پھر اپنی آنکھ میچ لے اللہ تعالیٰ اس کے لئے عبادت پیدا کر دے گا جس کا مزہ اس کو ملے گا۔

حدیث ۷ بیہقی نے حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف نظر کی گئی اللہ کی لعنت یعنی دیکھنے والا جب بلا عذر قصداً دیکھے اور دوسرا اپنے کو بلا عذر قصداً دکھائے۔

حدیث ۸ ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں میں نے حضور کی شرم گاہ کی طرف کبھی نظر نہیں کیا۔

حدیث ۹ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ یہ روایت بہترین حکیم عن ابیہ عن جابرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورت یعنی ستر کی جگہ کو محفوظ رکھو مگر بی بی سے یا اس باندی سے جس کے تم مالک ہوئیں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ فرمائیے کہ اگر مرد تنہائی میں ہوا ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا زیادہ سزاوار ہے۔

حدیث ۱۰ ترمذی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو قیصر شیطان ہوتا ہے۔

حدیث ۱۱ ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن عورتوں کے شوہر غائب ہیں ان کے پاس نہ جاؤ کہ شیطان تم میں خون کی طرح تیرتا ہے یعنی شیطان کو بہکاتے دیر نہیں لگتی ہم نے عرض کی اور حضور سے یا رسول اللہ فرمایا اور مجھ سے بھی، مگر اللہ نے میری اس کے مقابل میں مدد فرمائی وہ مسلمان ہو گیا یا میں سلامت رہتا ہوں۔ حدیث کے لفظ میں دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔

حدیث ۱۲ صحیح بخاری و مسلم میں عقیب بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے بچو ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ دیور موت ہے۔ یعنی دیور کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فتنہ کا زیادہ احتمال ہے۔

حدیث ۱۳ ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بدھنہ ہونے سے بچو کیوں کہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہوتے ہیں جو

جدا نہیں ہوتے مگر صرت پاقانہ کے وقت اور اس وقت جب مرد اپنی عورت کے پاس جاتا ہے لہذا ان سے حیا کرو اور ان کا اکرام کرو۔

حدیث ۱۴ | ترمذی و ابوداؤد نے جوہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے۔
حدیث ۱۵ | ابوداؤد و ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا کہ اے علی ران کو نہ کھولو اور نہ زندہ کی ران کی طرف نظر کرو نہ مردہ کی۔

حدیث ۱۶ | صحیح مسلم میں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرد دوسرے مرد کی ستر کی جگہ نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کی ستر کی جگہ دیکھے اور نہ مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ ہوئے اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ ہوئے۔

حدیث ۱۷ | امام احمد و ترمذی و ابوداؤد نے حضرت اہم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ یہ اور حضرت بیکوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور کی خدمت میں حاضر تھیں کہ عبداللہ بن اہم مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے حضور نے ان دونوں سے فرمایا کہ پردہ کر لو کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہیں۔ ہمیں نہیں دیکھیں گے۔ حضور نے فرمایا کیا تم دونوں اندھی ہو؟ کیا تم انہیں نہیں دیکھو گی؟

حدیث ۱۸ | صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ رہے پھر اپنے شوہر کے سامنے اس کا حال بیان کرے گویا یہ اسے دیکھ رہا ہے۔

حدیث ۱۹ | صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار کوئی مرد شہتیب عورت کے یہاں رات کو نہ رہے مگر اس صورت میں کہ اس سے نکاح کرنے والا ہو یا اس کا ذی محرم ہو۔

حدیث ۲۰ | صحیح مسلم میں ابوشہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کی کہ انصاریہ عورت سے نکاح کا میرا

ارادہ ہے حضور نے فرمایا اُسے دیکھ لو کیوں کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے۔ یعنی اُن کی آنکھیں کچھ مجبوری ہوتی ہیں۔

حدیث ۲۱ امام احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ کہتے ہیں میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے اُسے دیکھ لیا ہے غرض کی نہیں۔ فرمایا اُسے دیکھ لو کہ اس کی وجہ سے تم دونوں کے درمیان موافقت ہونے کا پہلو غالب ہے۔

مسائل فقہیت اس باب کے مسائل چار قسم کے ہیں ① مرد کا مرد کو دیکھنا ② عورت کا عورت کو دیکھنا ③ عورت کا مرد کو دیکھنا ④ مرد کا عورت کو دیکھنا۔

① مرد مرد کے ہر حصہ بدن کی طرف نظر کر سکتا ہے خواہ اُن اعضا کے جن کا شہر ضروری ہے۔ وہ ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک ہے کہ اس حصہ بدن کا چھپانا فرض ہے جن اعضا کا چھپانا ضروری ہے اُن کو عورت کہتے ہیں۔ کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے تو اُسے منع کرے اور ران کھولے ہوئے دیکھے تو سختی سے منع کرے اور شرم گاہ کھولے ہوئے ہو تو اُسے سزا دی جائے گی (علگیری)

مسئلہ بہت چھوٹے بچے کے لئے عورت نہیں یعنی اُس کے بدن کے کسی حصہ کا چھپانا فرض نہیں پھر جب کچھ بڑا ہو گیا تو اُس کے آگے بچے کا مقام چھپانا ضروری ہے پھر جب اوپر بڑا ہو جائے دس برس سے زیادہ ہو جائے تو اس کے لئے بالغ کا سا حکم ہے (رد المحتار)

مسئلہ جس حصہ بدن کی طرف نظر کر سکتا ہے اُس کو چھو بھی سکتا ہے (ہدایہ)

مسئلہ لا کا جب مزاحمت ہو جائے اور وہ خوب صورت نہ ہو تو نظر کے بارے میں اُس کا وہی حکم ہے جو مرد کا ہے۔ اور خوب صورت ہو تو عورت کا جو حکم ہے وہ اس کے لئے ہے یعنی شہوت کے ساتھ اُس کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور شہوت نہ ہو تو اس کی طرف بھی نظر کر سکتا ہے اور اُس کے ساتھ تنہائی بھی جائز ہے شہوت نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُسے یقین ہو کہ نظر کرنے سے شہوت نہ ہوگی اور اگر اس کا شبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے بلکہ سر کی خواہش پیدا ہونا بھی شہوت کی حد میں داخل ہے (رد المحتار)

۱۱ مسئلہ عورت کا عورت کو دیکھنا اس کا وہی حکم ہے جو مرد کو مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتی باقی اعضا کی طرف نظر کر سکتی ہے بشرطے کہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو (ہدایہ)

۱۲ مسئلہ عورت صالحہ کو یہ چاہیئے کہ اپنے کو بدکار عورت کے دیکھنے سے بچائے یعنی اُس لے سامنے دوپٹہ وغیرہ نہ اتارے کیوں کہ وہ اُسے دیکھ کر مردوں کے سامنے اُس کی شکل و صورت کا ذکر کرے گی۔ مسلمان عورت کو یہ بھی حلال نہیں کہ کافرہ کے سامنے اپنا ستر کھولے (علگیری) گھروں میں کافرہ عورتیں آتی ہیں اور بیبیاں اُن کے سامنے اُسی طرح مواضع ستر کھولے ہوئے ہوتی ہیں جس طرح مسئلہ کے سامنے رہتی ہیں اُن کو اس سے اجتناب لازم ہے اکثر جگہ دایاں کافرہ ہوتی ہیں اور وہ بچہ جنانے کی خدمت انجام دیتی ہیں اگر مسلمان دایاں مل سکیں تو کافرہ سے ہرگز یہ کام نہ کرایا جائے کہ کافرہ کے سامنے ان اعضا کے کھولنے کی اجازت نہیں۔

۱۳ مسئلہ عورت کا مرد اجنبی کی طرف نظر کرنے کا وہی حکم ہے جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے اور یہ اُس وقت ہے کہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت نہیں پیدا ہوگی اور اگر اس کا شبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔ (علگیری)

۱۴ مسئلہ عورت مرد اجنبی کے جسم کو ہرگز نہ چھوئے جب کہ دونوں میں سے کوئی جوان ہو اس کو شہوت ہو سکتی ہو اگرچہ اس بات کا دونوں کو اطمینان ہو کہ شہوت نہیں پیدا ہوگی (علگیری) بعض جوان عورتیں اپنے پیروں کے ہاتھ پاؤں دباتی ہیں اور بعض پیر اپنی ٹریدہ سے ہاتھ پاؤں دباتے ہیں اور ان میں اکثر دونوں یا ایک حد شہوت میں ہوتا ہے ایسا کرنا ناجائز ہے اور دونوں گنہ گار ہیں۔

۱۵ مسئلہ مرد کا عورت کو دیکھنا اس کی کئی صورتیں ہیں ① مرد کا اپنی زوجہ یا باندی کو دیکھنا ② مرد کا اپنے محارم کی طرف نظر کرنا ③ مرد کا آزاد عورت اجنبیہ کو دیکھنا ④ مرد کا دوسرے کی باندی کو دیکھنا۔

① پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ عورت کی ایڑی سے چوٹی تک ہر عضو کی طرف نظر کر سکتا ہے شہوت اور بلا شہوت دونوں صورتوں میں دیکھ سکتا ہے۔ اسی طرح یہ دونوں قسم کی عورتیں اُس مرد کے ہر عضو کو دیکھ سکتی ہیں ہاں بہتر یہ ہے کہ مقام مخصوص کی طرف نظر نہ کرے۔ کیوں کہ اس سے منشیان پیدا ہوتا ہے اور نظر میں بھی ضعف پیدا ہوتا ہے اس مسئلے میں باندی سے مراد وہ ہے جس سے وطی جائز ہے (علمگیری رد المحتار و در مختار)

مسئلہ جس باندی سے وطی نہ کر سکتا ہو مثلاً وہ مُشرکہ ہے یا مُکاتِبہ یا مُشرکہ یا رضا

یا مُصاہرت کی وجہ سے اُس سے وطی حرام ہو وہ اجنبیہ کے حکم میں ہے (در مختار)

② مسئلہ زوجه اور اُس باندی کے ہر عضو کو چھو بھی سکتا ہے اور یہ بھی اُس کے ہر عضو کو چھو

سکتی ہے یہاں تک کہ ہر ایک زوہ سے کی شرم گاہ کو بھی چھو سکتا ہے (علمگیری)

مسئلہ جماع کے وقت دونوں بالکل برہنہ بھی ہو سکتے ہیں جب کہ وہ مکان چھوٹا دس

یا بیچ ہاتھ کا ہو (علمگیری) مسئلہ میاں بی بی جب بچپن پر ہوں مگر جماع میں مشغول نہ

ہوں اس حالت میں اُن کے محارم وہاں اجازت لے کر آ سکتے ہیں۔ بغیر اجازت نہیں

آ سکتے۔ اسی طرح خادم نرسی غلام اور باندی بھی آ سکتی ہے (علمگیری)

مسئلہ باندی کا ہاتھ پیرا کر مکان کے اندر لے گیا اور دروازہ بند کر لیا اور لوگوں کو معلوم ہو

ٹھیکہ دہی کرنے کے لئے ایسا کیا ہے یہ مکروہ ہے۔ یوں ہی ثبوت کے سلسلے میں بی بی سے وطی کرنا مکروہ ہے (علمگیری)

③ مسئلہ جو عورت اُس کے محارم میں ہو اس کے سر۔ سینہ۔ پنڈلی۔ بازو۔ کلائی۔

گردن قدم کی طرف نظر کر سکتا ہے جب کہ دونوں میں سے کسی کی شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔

محارم کے پیرٹ۔ پیٹھ اور ران کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے (ہدایہ) اسی طرح کروٹ اور

اور گھٹنے کی طرف نظر کرنا بھی ناجائز ہے (رد المحتار)۔ کان اور گردن اور شانہ اور چہرہ کی

طرف نظر کرنا جائز ہے (علمگیری)

مسئلہ محارم سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے یہ حرمت

نسب سے ہو یا سبب سے مثلاً رضاعت یا مصاہرت اگر زنا کی وجہ سے حرمت مصاہرت ہو

جیسے مزنیہ کے اصول و قروع ان کی طرف نظر کا بھی حکم ہے (ہدایہ)

مسئلہ محارم کے جن اعضا کی طرف نظر کر سکتا ہے ان کو چھو بھی سکتا ہے جب کہ دونوں میں سے کسی کی شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ مرد اپنی والدہ کے پاؤں دبا سکتا ہے مگر ان اُس وقت دبا سکتا ہے جب کپڑے سے چھپی ہو یعنی کپڑے کے اوپر سے اور بغیر حامل چھونا جائز نہیں (علگیری) ۵۱

مسئلہ والدہ کے قدم کو بوسہ بھی دے سکتا ہے حدیث میں ہے جس نے اپنی والدہ کا پاؤں چوما تو ایسا ہے جیسے جنت کی چوکھٹ کو بوسہ دیا (در مختار) ۵۱

مسئلہ محارم کے ساتھ سفر کرنا یا غلوٹ میں اُس کے ساتھ ہونا یعنی مکان میں دونوں کا تنہا ہونا کہ کوئی دوسرا وہاں نہ ہو جائز ہے بشرطہ کہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو (علگیری)

۳ مسئلہ دوسرے کی باندی کی طرف نظر کرنے کا وہی حکم ہے جو محارم کا ہے مذکورہ اور نکاح کا بھی یہی حکم ہے (ہدایہ)

مسئلہ کنیز کو خریدنے کا ارادہ ہو تو اس کی کلائی اور بازو اور پنڈلی اور سینگی طرف نظر کر سکتا ہے کیوں کہ اس حالت میں دیکھنے کی ضرورت ہے اور اُس کے ان اعضا کو بھی چھو سکتا ہے بشرطہ کہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو (ہدایہ) ۵۱

۴ مسئلہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے کا حکم یہ ہے کہ اُس کے چہرہ اور ستمیل کی طرف نظر کرنا جائز ہے کیوں کہ اس کی ضرورت پڑتی ہے کہ کبھی اُس کے موافق یا مخالف شہادت دینی ہوتی ہے یا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اگر اُسے نہ دیکھا ہو تو کیوں کر گواہی دے سکتا ہے کہ اُس نے ایسا کیا ہے اُس کی طرف دیکھنے میں بھی وہی شرط ہے کہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو اور یوں بھی ضرورت ہے کہ بہت سی عورتیں گھر سے باہر آتی جاتی ہیں لہذا اس سے بچنا بہت دشوار ہے بعض عمارتوں نے قدم کی طرف بھی نظر کو جائز کہا ہے (در مختار علیگیری)

۵ مسئلہ اجنبیہ عورت کے چہرہ اور ستمیل کو دیکھنا اگرچہ جائز ہے مگر چھونا جائز نہیں۔ اگرچہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو کیوں کہ نظر کے جواز کی وجہ ضرورت اور بکولائے عام ہے چھونے کی ضرورت نہیں لہذا چھونا حرام ہے اس سے معلوم ہوا کہ ان سے مصافحہ جائز نہیں اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بوقت بیعت بھی عورتوں سے مصافحہ نہ فرماتے صرف زبان سے بیعت لیتے ہاں اگر وہ بہت زیادہ بوڑھی ہو کہ محل شہوت نہ ہو تو اُس سے مصافحہ میں حرج نہیں ۵۱

یوں ہی اگر مرد بہت زیادہ بوڑھا ہو کہ فتنہ کا اندیشہ ہی نہ ہو تو مصافحہ کر سکتا ہے (ہدایہ)

مسئلہ بہت چھوٹی لڑکی جو مستہزاء نہ ہو اُس کو دیکھنا بھی جائز ہے اور چھونا بھی جائز ہے

ہے (ہدایہ)

مسئلہ آجتیبہ عورت نے کسی کے یہاں کام کاج کرنے دوٹی پکالنے کی نوکری کی ہے

اس صورت میں اُس کی کلائی کی طرف نظر جائز ہے کہ وہ کام کاج کے لئے آستین چڑھائے گی

کلائیوں اُس کی کھلیں گی اور جب اس کے مکان میں ہے تو کیوں کر بچ سکے گا اسی طرح اُس کے

دانتوں کی طرف نظر کرنا بھی جائز ہے (علمگیری)

مسئلہ آجتیبہ عورت کے چہرہ کی طرف اگرچہ نظر جائز ہے جب کہ شہوت کا اندیشہ

نہ ہو مگر یہ زمانہ فتنہ کا ہے اس زمانے میں ویسے لوگ کہاں جیسے اگلے زمانہ میں تھے لہذا

اس زمانہ میں اُس کو دیکھنے کی ممانعت کی جائے گی مگر گواہ و قاضی کے لئے یہ بوجہ ضرورت اُن

کے لئے نظر کرنا جائز ہے اور ایک صورت اور بھی ہے وہ یہ کہ اُس عورت سے نکاح کرنے کا

ارادہ ہو تو اس نیت سے دیکھنا جائز ہے کہ حدیث میں یہ آیا ہے کہ جس سے نکاح کرنا چاہتے

ہو اُس کو دیکھ لو کہ یہ بقائے محبت کا ذریعہ ہو گا اسی طرح عورت اُس مرد کو جس نے اُس کے

پاس پیغام بھیجا ہے دیکھ سکتی ہے اگرچہ اندیشہ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی یہی نیت ہو

کہ حدیث پر عمل کرنا چاہتے ہیں (رد المحتار رد المحتار)

مسئلہ جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر اُس کو دیکھنا ناممکن ہو جیسا کہ اس

زمانے کا رواج یہ ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دے دیا تو کسی طرح بھی اُسے لڑکی کو نہیں

دیکھنے دیں گے یعنی اُس سے اتنا زبردست پردہ کیا جاتا ہے کہ دوسرے سے اتنا پردہ نہیں

ہوتا اس صورت میں اُس شخص کو یہ چاہیے کہ کسی عورت کو بھیج کر دکھوائے اور وہ اگر اُس

کے سامنے سارا علیہ و نقشہ وغیرہ بیان کر دے تاکہ اُسے اُس کی شکل و صورت کے متعلق

اطمینان ہو جائے (رد المحتار)

مسئلہ جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اُس کی ایک لڑکی بھی ہے اور معلوم ہوا

کہ یہ لڑکی بالکل اپنی ماں کی شکل و صورت کی ہے اس مقصد سے کہ اس کی ماں سے نکاح

کرنا ہے لڑکی کو دیکھنا جائز نہیں جب کہ یہ مُشْتَبَہ ہو (ردالمحتار)

مسئلہ آجیہ عورت کی طرف نظر کرنے میں ضرورت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ عورت بیمار ہے اُس کے علاج میں بعض اعضا کی طرف نظر کرنے کی ضرورت پڑتی ہے بلکہ اُس کے جسم کو چھونا پڑتا ہے مثلاً نبض دیکھنے میں ہاتھ چھونا ہوتا ہے یا پیٹ میں درم کا خیال ہو تو ٹوٹل کر دیکھنا ہوتا ہے یا کسی جگہ پھوڑا ہو تو اُسے دیکھنا ہوتا ہے بلکہ بعض مرتبہ ٹوٹنا بھی پڑتا ہے اس صورت میں موضع مرض کی طرف نظر کرنا ایسی ضرورت سے بقدر ضرورت اُس جگہ کو چھونا جائز ہے یہ اُس صورت میں ہے کہ کوئی علاج کرنے والی نہ ہو ورنہ چاہیے یہ کہ عورتوں کو بھی علاج کرنا سکھایا جائے تاکہ ایسے مواقع پر وہ کام کریں کہ اُن کے دیکھنے وغیرہ میں تنی خرابی نہیں جو مرد کے دیکھنے وغیرہ میں ہے اکثر جگہ دایاں ہوتی ہیں جو پیٹ کے وزم کو دیکھ سکتی ہیں جہاں دایاں دستیاب ہوں مرد کو دیکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ علاج کی ضرورت سے نظر کرنے میں بھی یہ احتیاط ضروری ہے کہ صرف اتنا ہی حصہ بدن کھولا جائے جس کے دیکھنے کی ضرورت ہے باقی حصہ بدن کو ابھی طرح چھپا دیا جائے کہ اُس پر نظر نہ پڑے (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ عل دینے کی ضرورت ہو تو مرد مرد کے موضع ختنہ کی طرف بھی نظر کر سکتا ہے یہ بھی توجہ ضرورت جائز ہے اور ختنہ کرنے میں موضع ختنہ کی طرف نظر کرنا بلکہ اُس کا چھونا بھی جائز ہے کہ یہ بھی توجہ ضرورت ہے (ہدایہ علیگیری)

مسئلہ عورت کو فصد کرانے کی ضرورت ہے اور کوئی عورت ایسی نہیں ہے جو اچھی طرح فصد کھولے تو مرد سے نہ مد کرنا جائز ہے (علیگیری)

مسئلہ آجیہ عورت نے خوب موٹے کپڑے پہن رکھے ہیں کہ بدن کی رنگت وغیرہ نظر نہیں آتی تو اس صورت میں اُس کی طرف نظر کرنا جائز ہے کہ یہاں عورت کو دیکھنا نہیں ہوا بلکہ اُن کپڑوں کو دیکھنا ہو ایہ اُس وقت ہے کہ اُس کے کپڑے چُست نہ ہوں اور اگر چُست کپڑے پہنے ہو کہ جسم کا نقشہ کھنچ جاتا ہو مثلاً چُست پاجامہ میں پنڈلی اور ران کی پوری ہیئت نظر آتی ہے تو اس صورت میں نظر کرنا جائز ہے اسی طرح بعض عورتیں بہت باریک

کپڑے پہنتی ہیں مثلاً آپ ردا یا جاتی یا باریک تمل ہی کا دوپٹہ جس سے سر کے بال یا بالوں کی سیاہی یا گردن یا کان نظر آتے ہیں اور بعض باریک تشریب یا جاتی کے کرتے پہنتی ہیں کہ پیٹ اور پیٹہ بالکل نظر آتی ہے اس حالت میں نظر کرنا حرام ہے اور ایسے موقع پر ان کو اس قسم کے

کپڑے پہننا بھی ناجائز (علمگیری)

۴۱ مسئلہ حسی مینی جس کے مٹھین نکال لئے گئے ہوں یا مجنوب جس کا عضو تناسل کاٹ لیا گیا جب ان کی عمر پندرہ سال کی ہو تو ان کے لئے بھی آجنبیہ کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے یہی حکم زخوں کا بھی ہے (ہدایہ)

۴۲ مسئلہ جس عضو کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے اگر وہ بدن سے جدا ہو جائے تو اب بھی اس کی طرف نظر کرنا ناجائز ہی رہے گا مثلاً پیڑ کے بال کہ ان کو جدا کرنے کے بعد بھی دوسرا شخص دیکھ نہیں سکتا عورت کے سر کے بال یا اس کے پاؤں یا کلائی کی ہڈی کہ اس کے مرنے کے بعد بھی آجنبی شخص ان کو نہیں دیکھ سکتا عورت کے پاؤں کے ناخن کہ ان کو بھی آجنبی شخص نہیں دیکھ سکتا (درمختار) اکثر دیکھا گیا ہے کہ غسل خانہ یا پاخانہ میں موئے زیر ناف مونڈ کر بعض لوگ چوڑ دیتے ہیں ایسا کرنا درست نہیں بلکہ ان کو ایسی جگہ ڈال دیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے یا زمین میں دفن کر دیں عورتوں کو بھی لازم ہے کہ کنگھا کرنے میں یا سردھونے میں جو بال نکلیں انہیں کہیں چھپا دیں کہ ان پر آجنبی کی نظر نہ پڑے۔

۴۳ مسئلہ عورت کو داڑھی یا مونچھ کے بال نکل آئیں تو ان کا نوچنا جائز بلکہ مستحب ہے کہ کہیں اس کے شوہر کو اس سے نفرت نہ پیدا ہو (ردالمحتار)

۴۴ مسئلہ آجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت یعنی دونوں کا ایک مکان میں تنہا ہونا حرام ہے ہاں اگر وہ بالکل بوڑھی ہے کہ شہوت کے قابل نہ ہو تو خلوت ہو سکتی ہے عورت کو طلاق بائن دیدی تو اس کے ساتھ تنہا مکان میں رہنا ناجائز ہے اور اگر دوسرا مکان نہ ہو تو دونوں کے مابین پردہ لگا دیا جائے تاکہ دونوں اپنے اپنے حصہ میں رہیں یہ اس وقت ہے کہ شوہر فاسق نہ ہو اور اگر فاسق ہو تو ضروری ہے کہ وہاں کوئی ایسی عورت بھی رہے جو شوہر کو عورت سے روکنے پر قادر ہو (ردالمحتار)

مسئلہ تحریم کے ساتھ غلوت جائز ہے یعنی دونوں ایک مکان میں تنہا ہو سکتے ہیں مگر رضاعی بہن اور ساس کے ساتھ تنہائی جائز نہیں جب کہ یہ جوان ہوں یہی حکم عورت کی جوان لڑکی کا ہے جو دوسرے شوہر سے ہے (در مختار رد المحتار)

مکان میں جانے کے لئے اجازت لینا

اللہ عز و جل فرماتا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْأَلُوا عَلَى أَهْلِهَا ذِكْرُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ نَعْلَمُ مَا تَدْعُونَ ۚ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ إِنَّ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۚ

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کر لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نفیست پکڑو اور اگر ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو اندر نہ جاؤ جب تک تمہیں اجازت نہ ملے اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو واپس چلے آؤ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ ایسے گھروں کے اندر چلے جاؤ جن میں کوئی رہتا نہیں ہے اور ان میں تمہارا سامان ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جس کو چھپاتے ہو۔

اور فرماتا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْأَلُوا عَلَى أَهْلِهَا ذِكْرُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ نَعْلَمُ مَا تَدْعُونَ ۚ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ إِنَّ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۚ

ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَ هُنَّ
 طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ
 وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِذَا ابْتَلَا الْأَطْفَالَ مِنْكُمْ الْحِلْمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا
 كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۝ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۝
 وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (پ ۱۰۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں وہ جن کے تم مالک ہو (غلام) اور وہ جو تم
 میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے تین وقت نماز میں سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے آمار رکھتے
 ہو دوپہر کو اور نماز عشا کے بعد یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ان تین کے
 علاوہ کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر تمہارے پاس آمد و رفت رکھتے ہیں بعض بعض
 کے پاس یوں ہی اللہ تمہارے لئے آیتیں بیان کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت
 والا ہے اور جب تم میں کے بچے کے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں جیسے
 ان کے اگلوں نے اذن مانگا یوں ہی اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں بیان کرتا
 ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ۱۔

ابو موسیٰ اشجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس آئے اور یہ کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 مجھے بلایا تھا میں نے ان کے دروازہ پر جا کر تین بار سلام کیا جب جواب نہیں ملا تو میں واپس چلا آیا
 اب حضرت عمر فرماتے ہیں کہ تم کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا کہ میں آیا تھا اور دروازہ پر تین
 بار سلام کیا جب جواب نہیں ملا تو واپس گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا
 ہے کہ جب کوئی شخص تین بار اجازت مانگے اور جواب نہ ملے تو واپس جائے حضرت عمر یہ فرماتے ہیں
 کہ گواہ لاؤ کہ حضور نے ایسا فرمایا ہے۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں میں نے جا کر گواہی دی۔

حدیث ۲ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں مکان میں گیا حضور کو پیالے میں دودھ ملا اور فرمایا ابو ہریرہ! اسٹا
 صفحہ کے پاس جاؤ انہیں بلاؤ تا کہ ان کو دودھ دیا جائے میں انہیں بلا لایا وہ آئے اور اجازت

طلب کی حضور نے اجازت دی تب وہ مکان کے اندر داخل ہوئے۔

حدیث ۳ ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بلایا جائے اور اسی بلانے والے کے ساتھ ہی آئے تو یہی دبلانا اُس کے لئے اجازت ہے۔ یعنی اس صورت میں اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آدمی بھیجنا ہی اجازت ہے۔

یہ علم اُس وقت ہے کہ فوراً آئے اور قرائن سے معلوم ہو کہ صاحب خانہ انتظار میں ہے مکان میں پردہ ہو چکا ہے تو اجازت لینے کی ضرورت نہیں اور اگر دیر میں آئے تو اجازت حاصل کرے جیسا کہ اصحابِ صلوٰۃ نے کیا تھا۔

حدیث ۴ ترمذی و ابو داؤد نے کلدہ بن حنبل سے روایت کی کہتے ہیں کہ صفوان بن

امیہ نے مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا میں بغیر سلام کے اور بغیر اجازت اندر چلا گیا۔ حضور نے فرمایا باہر جاؤ اور یہ کہو السَّلامُ عَلَیْکُمْ اَوْ فُلٌ (کیا اندر آ جاؤں)

حدیث ۵ امام مالک نے عطار بن یسار سے روایت کی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اُس سے بھی اجازت لوں۔ حضور نے فرمایا ہاں۔ اُنہوں نے کہا میں تو اُس کے ساتھ اُسی مکان میں رہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا اجازت لے کر اُس کے پاس جاؤ۔ اُنہوں نے کہا میں اُس کی خدمت کرتا ہوں۔ یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اجازت لے کر جاؤ۔ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اُسے برہنہ دیکھو۔ عرض کی نہیں فرمایا: تو اجازت حاصل کرو۔

حدیث ۶ بیہقی نے شعبۃ الایمان میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اجازت طلب کرنے سے پہلے سلام نہ کرے اُسے اجازت نہ دو۔

حدیث ۷ ابو داؤد نے عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں

جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کے دروازہ پر تشریف لے جاتے تو دروازہ

کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے بلکہ دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑے ہوتے اور یہ فرماتے اَسْلَامُ عَلَیْکُمْ اَسْلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

حدیث ۸ ترمذی نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کو یہ حلال نہیں کہ دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت داخل کئے نظر کرے اور اگر نظر کر لی تو داخل ہی ہو گیا۔ اور یہ نہ کرے کہ کسی قوم کی امامت کرے اور خاص اپنے لئے دعا کرے اُن کے لئے نہ کرے اور ایسا کیا تو اُن کی خیانت کی۔

حدیث ۹ احمد و نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت لئے جھانکے اور اُنہوں نے اُس کی آنکھ پھوڑ دی تو نہ دیر شے نہ بھلا۔

حدیث ۱۰ ترمذی نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اجازت سے قبل پردہ ہٹا کر مکان کے اندر نظر کی اُس نے ایسا کام کیا جو اُس کے لئے حلال نہ تھا اور اگر کسی نے اُس کی آنکھ پھوڑ دی تو اُس پر کچھ نہیں اور اگر کوئی شخص ایسے دروازے پر گیا جس پر پردہ نہیں اور اُس کی نظر گھر والے کی عورت پر پڑ گئی (یعنی بلا قصد) تو اُس کی خطا نہیں گھر والوں کی ہے (کہ اُنہوں نے دروازہ پر پردہ کیوں

نہیں لٹکایا)۔
مسائل فقہیہ مسئلہ ۱۱: جب کوئی شخص دوسرے کے مکان پر جائے تو پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کرے پھر جب اندر جائے تو پہلے سلام کرے اس کے بعد بات چیت شروع کرے۔ اور اگر جس کے پاس گیا ہے بلا ہر بے تو اجازت کی ضرورت نہیں سلام کرے اس کے بعد کلام شروع کرے (خانہ)

مسئلہ ۱۲: کسی کے دروازہ پر جا کر آواز دی اُس نے کہا کون؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ میں "جیسا کہ بہت سے لوگ میں کہہ کر جواب دیتے ہیں اس جواب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا بلکہ جواب میں اپنا نام ذکر کرے کیوں کہ میں کا لفظ تو ہر شخص اپنے کو کہہ سکتا ہے یہ جواب ہی کب ہوا۔

مسئلہ اگر تم نے اجازت مانگی اور صاحب خانہ نے اجازت نہ دی تو اس سے ناراض نہ ہو، اپنے دل میں کدورت نہ لاؤ، خوشی خوشی وہاں سے واپس آؤ، ہو سکتا ہے اس کو اس وقت تم سے ملنے کی فرصت نہ ہو کسی ضروری کام میں مشغول ہو۔

مسئلہ اگر ایسے مکان میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہو السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین فرشتے اس سلام کا جواب دیں گے (ردالمحتار) یا اس طرح کہے السلام علیک ایتھا النبی کیوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہے (شفا و شرح شفا)

مسئلہ آنے والے نے سلام نہیں کیا اور بات چیت شروع کر دی تو اسے اختیار ہے کہ اس کی بات کا جواب نہ دے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سلام سے قبل کلام کیا اس کی بات کا جواب نہ دو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ آنے کے وقت بھی سلام کرے اور جاتے وقت بھی یہاں تک کہ دونوں کے درمیان میں اگر دیوار یا درخت حائل ہو جائے جب بھی سلام کرے (ردالمحتار)

سلام کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَإِذَا أُحْیِیْتُمْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا بِأَحْسَنِ مَظَافٍ

أَوْ نَادَوْهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا

ترجمہ: جب تم کو کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں

کہو یا وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔

اور فرماتا ہے: فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ

عِنْدِ اللَّهِ مُبَرَكَةٌ طَيِّبَةٌ

ترجمہ: جب تم گھروں پر جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو اللہ کی طرف سے تحیت ہے

مبارک پاکیزہ۔

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ان کی صورت پر پیدا فرمایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا۔ جب پیدا کیا یہ فرمایا کہ ان فرشتوں کے پاس جاؤ اور سلام کرو اور سنو کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں۔ جو کچھ وہ تحیت کریں وہی تمہاری اور تمہاری ذریت کی تحیت ہے حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے پاس جا کر السلام علیکم کہا انہوں نے جواب میں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ حضور نے فرمایا کہ جواب میں ملائکہ نے درجۃ اللہ زیادہ کیا۔ حضور نے فرمایا جو شخص جنت میں جائے گا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا۔ آدم علیہ السلام کے بعد لوگوں کی خلقت کم ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ اب (بہت چھوٹے قد کا انسان ہوتا ہے)

حدیث ۲ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام کی کون سی چیز سب سے اہم ہے؟ حضور نے فرمایا کھانا کھلاؤ اور جس کو پہچانتے ہو اور نہیں پہچانتے سب کو سلام کرو۔

حدیث ۳ نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حقوق ہیں۔

- ① جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے۔
- ② اور جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر ہو۔
- ③ اور جب وہ بلائے تو اجابت کرے یعنی حاضر ہو۔
- ④ اور جب اس سے ملے تو سلام کرے۔
- ⑤ اور جب چھینکے تو جواب دے۔
- ⑥ اور حاضر و غائب اس کی خیر خواہی کرے۔

حدیث ۴ ترمذی و دارمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلم کے مسلم پر چھ حقوق ہیں۔

- ① معروف کے ساتھ جب اس سے ملے تو سلام کرے۔

۲) اور جب وہ بلائے اجماعت کرے۔

۳) اور جب چھینکے یہ جواب دے۔

۴) اور جب بیمار ہو عیادت کرے۔

۵) اور جب وہ مرجائے اُس کے جنازے کے ساتھ جائے۔

۶) اور جو چیز اپنے لئے پسند کرے اُس کے لئے پسند کرے۔

حدیث ۵ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں تم نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

حدیث ۶ امام احمد و ترمذی و ابوداؤد ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پہلے سلام کرے وہ رحمت الہی کا زیادہ مستحق ہے۔

حدیث ۷ بیہقی نے شعب الایمان میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا — جو پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبر سے بڑی ہے۔

حدیث ۸ ابوداؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے پھر ان دونوں کے درمیان درخت یاد یواریا پتھر مائل ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو پھر سلام کرے۔

حدیث ۹ ترمذی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹے جب گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو۔ تم پر اور تمہارے گھر والوں پر اس کی برکت ہوگی۔

حدیث ۱۰ ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام بات چیت کرنے سے پہلے ہے۔

حدیث ۱۱ ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کو کلام سے پہلے ہونا چاہیئے۔ اور کسی کو کھانے کے لئے نہ بلاؤ جب تک وہ سلام نہ کرے۔

حدیث ۱۲ ابن النجار نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سوال سے پہلے سلام ہے۔ جو شخص سلام سے پہلے سوال کرے اسے جواب نہ دو۔

حدیث ۱۳ ترمذی و ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مجلس تک کوئی پہنچے تو سلام کرے۔ پھر اگر وہاں بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے۔ پھر جب وہاں سے اٹھے سلام کرے کیوں کہ پہلی مرتبہ کا سلام پھلی مرتبہ کے سلام سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ یعنی جیسے وہ سنت ہے یہ بھی سنت ہے۔

حدیث ۱۴ امام مالک و بیہقی نے شعب الایمان میں طفیل بن ابی بن کعب سے روایت کی کہ یہ مسیح کو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جاتے تو وہ ان کو اپنے ساتھ بازار لے جاتے وہ گھٹیا چیزوں کے بیچنے والے اور کسی بیچنے والے اور سکین یا کسی کے سامنے سے گزرتے سب کو سلام کرتے۔ طفیل کہتے ہیں کہ ایک دن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا۔ انہوں نے بازار چلنے کو کہا۔ میں نے کہا آپ بازار جا کر کیا کریں گے۔ نہ تو آپ وہاں کھڑے ہوتے ہیں نہ سودے کے متعلق کچھ دریافت کرتے ہیں نہ کسی چیز کا نرخ چکاتے ہیں اور نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں یہیں بیٹھے باتیں کیجئے۔ یعنی حدیث سنائیے انہوں نے فرمایا ہم سلام کرنے کے لئے بازار جاتے ہیں کہ جو ملے گا اسے سلام کریں گے۔

حدیث ۱۵ امام احمد و بیہقی نے شعب الایمان میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور یہ عرض کی کہ فلاں شخص کے میرے باغ میں کچھ پھل ہیں ان کی وجہ سے مجھے تکلیف ہے حضور نے آدمی بھیج کر اسے بلایا اور یہ فرمایا کہ اپنے پھلوں کو بیچ ڈالو۔ اس نے کہا نہیں بیچوں گا، حضور نے فرمایا یہ کہہ کر دو۔ اس نے کہا نہیں، حضور نے فرمایا اس کو جنت کے پھل کے عوض

بیچ دو، اُس نے کہا نہیں۔ حضور نے فرمایا تجھ سے بڑھ کر بخیل میں نے نہیں دیکھا مگر وہ شخص جو سلام کرنے میں بخل کرتا ہے۔

حدیث ۱۶ بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا جامعیت کہیں سے گزری اور اس میں سے ایک نے سلام کر لیا یہ کافی ہے اور جو لوگ بیٹھے ہیں ان میں سے ایک نے جواب دے دیا یہ کافی ہے۔ یعنی سب پر جواب دینا ضروری نہیں۔

حدیث ۱۷ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار پیدل کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور غورٹے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔ یعنی ایک طرف زیادہ ہوں اور دوسری طرف کم تو سلام وہ لوگ کریں جو کم ہیں۔ بخاری کی دوسری روایت انہیں سے یہ ہے کہ چوٹا بڑے کو سلام کرے اور گزرتے والا بیٹھے ہوئے کو اور غورٹے زیادہ کو۔

حدیث ۱۸ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بچوں کے سامنے سے گزرے اور بچوں کو سلام کیا۔

حدیث ۱۹ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو ابتداءً سلام نہ کرو اور جب تم ان سے راستہ میں ملو تو ان کو تنگ راستہ کی طرف مضطر کرو۔

حدیث ۲۰ صحیح بخاری و مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مجلس پر گزرے جس میں مسلمان اور مشرکین مبت پرست اور یہود سب ہی تھے حضور نے سلام کیا یہی مسلمانوں کی نیت سے۔

حدیث ۲۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہود تم کو سلام کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں اَسْلَامُ عَلَیْکُمْ تو تم اس کے جواب میں وَ عَلَیْکُمْ کہو یعنی وَ عَلَیْکُمُ السَّلَام نہ کہو۔ سام کے سنی موت ہیں وہ لوگ حقیقتہً سلام نہیں کرتے بلکہ مسلم کے جلد مر جانے کی دعا کرتے ہیں۔ اسی کی مثل انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے کہ اہل کتاب سلام کریں تو ان کے جواب میں عَلَیْکُمْ کہو۔

حدیث ۲۲ صحیح بخاری و مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں راستہ میں بیٹھنے سے چارہ نہیں۔ ہم وہاں آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا جب تم نہیں مانتے بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستہ کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کی راستہ کا حق کیا ہے فرمایا کہ نظر نیچی رکھنا اور آذیت کو دور کرنا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا۔ دوسری روایت میں ہے اور راستہ بتانا۔ ایک اور روایت میں ہے فریاد کرنے والے کی فریاد سننا اور بھولے ہوئے کو ہدایت کرنا۔

حدیث ۲۳ شرح سنن میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راستوں کے بیٹھنے میں بھلائی نہیں ہے مگر اس کے لئے جو راستہ بتائے اور سلام کا جواب دے اور نظر نیچی رکھے اور بوجہ لادنے پر مدد کرے۔

حدیث ۲۴ ترمذی و ابو داؤد نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور التسلام علیکم کہہ کر حضور نے اسے جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا اس کے لئے دس۔ یعنی دس نیکیاں ہیں پھر دوسرا آیا اور التسلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ حضور نے جواب دیا، وہ بیٹھ گیا، ارشاد فرمایا اس کے لئے بیس۔ پھر تیسرا شخص آیا اور التسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اس کو جواب دیا اور یہ بھی بیٹھ گیا، حضور نے فرمایا اس کے لئے تیس اور معاذ بن انس کی روایت میں ہے کہ پھر ایک شخص آیا اس نے کہا التسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حضور نے فرمایا اس کے لئے پالیس اور فضائل اسی طرح ہوتے ہیں۔ یعنی جتنا کام زیادہ ہو گا ثواب بھی بڑھتا جائے گا۔

حدیث ۲۵ ترمذی میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جابر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے غیر کے ساتھ تشبہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ یہود و نصاریٰ کے ساتھ تشبہ نہ کرو۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے۔ اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے ہے۔

حدیث ۲۶ ابو داؤد و ترمذی نے ابو جرحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے

میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ کہا علیک السلام یا رسول اللہ میں نے دو مرتبہ کہا حضور نے فرمایا علیک السلام نہ کہو علیک السلام مردے کی تحییت ہے السلام علیک کہا کرو۔

مسائل فقہیہ سلام کرنے میں یہ نیت ہو کہ اس کی عزت و آبرو اور مال سب کچھ اس کی حفاظت میں ہے ان چیزوں سے تعزیش کرنا حرام ہے (ردالمحتار)

مسئلہ صرف اسی کو سلام نہ کرے جس کو پہچانتا ہو بلکہ ہر مسلمان کو سلام کرے چاہے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔ بلکہ بعض صواب کرام اسی ارادہ سے بازار جاتے تھے کہ کثرت سے لوگ ملیں گے اور زیادہ سلام کرنے کا موقع ملے گا۔

مسئلہ اس میں اختلاف ہے کہ افضل کیا ہے؟ سلام کرنا یا جواب دینا۔ کسی نے کہا جواب دینا افضل ہے کیوں کہ سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا واجب۔ بعض نے کہا کہ سلام کرنا افضل ہے کہ اس میں تواضع ہے جواب تو سبھی دے دیتے ہیں مگر سلام کرنے میں بعض مرتبہ بعض لوگ کسر شان سمجھتے ہیں (علگیری)

مسئلہ ایک شخص کو سلام کرے تو اس کے لئے بھی لفظ جمع ہونا چاہیے یعنی السلام علیکم کہے اور جواب دینے والا بھی وعلیکم السلام کہے۔ بجائے علیکم علیک نہ کہے اور دو یا دو سے زیادہ کو سلام کرے جب بھی علیکم کہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ سلام میں رحمت و برکت کا بھی ذکر کرے یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے۔ اور جواب دینے والا بھی وہی کہے۔ بڑکائے پر سلام کا خاتمہ ہوتا ہے اس کے بعد اور الفاظ زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں (علگیری)

مسئلہ جواب میں واؤ ہونا یعنی وعلیکم السلام کہنا بہتر ہے اور اگر صرف علیکم السلام بغیر واؤ کہایا بھی ہو سکتا ہے اور اگر جواب میں اُس نے بھی وہی "السلام علیکم" کہہ دیا تو اس سے بھی جواب ہو جائے گا (علگیری)

مسئلہ اگرچہ سلام علیکم بھی سلام ہے مگر یہ لفظ شیعوں میں اس طرح جاری ہے کہ اس سے کہنے سے سننے والے کا ذہن فوراً اس کی طرت منتقل ہوتا ہے کہ یہ شخص شعی ہے لہذا اس سے بچنا ضروری ہے۔

مسئلہ سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے بلا عذر تاخیر کی تو گنہ گار ہوا اور یہ گناہ ۹۱
جواب دینے سے دفع نہ ہوگا بلکہ توبہ کرنی ہوگی (در مختار رد المحتار)

مسئلہ جن لوگوں کو اس نے سلام کیا ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا بلکہ کسی اور نے
جو اس مجلس سے خارج تھا جواب دیا تو یہ جواب اہل مجلس کی طرف سے نہیں ہوا یعنی وہ لوگ
برئ الذمہ نہ ہوئے (رد المحتار)

مسئلہ ایک جماعت دوسری جماعت کے پاس آئی اور کسی نے سلام نہ کیا تو سب نے
سنت کو ترک کیا سب پر الزام ہے اور اگر ان میں سے ایک نے سلام کر لیا تو سب بڑی
ہو گئے اور افضل یہ ہے کہ سب ہی سلام کریں۔ یوں ہی اگر ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا تو
سب گنہ گار ہوئے اور ایک نے جواب دے دیا تو سب بری ہو گئے اور افضل یہ ہے کہ سب
جواب دیں (علگیری)

مسئلہ ایک شخص مجلس میں آیا اور اس نے سلام کیا، اہل مجلس پر جواب دینا واجب ہے
اور دوبارہ پھر سلام کیا تو جواب دینا واجب نہیں۔ مجلس میں اگر کسی نے السلام علیک کہا یعنی صیغہ
واحد بولا اور کسی ایک شخص نے جواب دے دیا تو جواب ہو گیا خاص اس کو جواب دینا واجب نہیں
جس کی طرف اس نے اشارہ کیا ہے۔ ہاں اگر اس نے کسی شخص کا نام لے کر سلام کیا کہ فلاں
صاحب السلام علیک تو خاص اس شخص کو جواب دینا ہوگا دوسرے کا جواب اس کے جواب کے
قائم مقام نہیں ہوگا (خانہ علیگیری)

مسئلہ اہل مجلس پر سلام کیا ان میں سے کسی نابالغ عاقل نے جواب دے دیا تو یہ جواب ۹۲
کافی ہے۔ اور بڑھیا نے جواب دیا یہ جواب بھی ہو گیا۔ جوان عورت یا مجنون یا ناکھ بچہ نے
جواب دیا یہ ناکافی ہے (در مختار)

مسئلہ سائل نے دروازہ پر آکر سلام کیا اس کا جواب دینا واجب نہیں۔ ۹۳
پچھری میں قاضی جب اجلاس کر رہا ہو اس کو سلام کیا گیا قاضی پر جواب دینا واجب نہیں۔
لوگ کھانا کھا رہے ہوں اس وقت کوئی آیا تو سلام نہ کرے۔ ہاں اگر یہ بھوکا ہے اور جانتا
ہے کہ اسے وہ لوگ کھانے میں شریک کر لیں گے تو سلام کرے (خانہ بزازیہ)

یہ اُس وقت ہے کہ کھانے والے کے مُنہ میں لقمہ ہے اور وہ چہار ہا ہے کہ اُس وقت وہ جواب دینے سے عاجز ہے اور ابھی کھانے کے لئے بیٹھا ہی ہے یا کھا چکا ہے تو سلام کر سکتا ہے کہ اب وہ عاجز نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ ایک شخص شہر سے آرہا ہے در سرائیہات سے دونوں میں کون سلام کرنے؟ بعض نے کہا شہری دیہاتی کو سلام کرے اور بعض علماء فرماتے ہیں دیہاتی شہری کو سلام کرے ایک شخص بیٹھا ہو ہے دوسرا یہاں سے گزرا تو یہ گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں ایک شخص پیچھے سے آیا یہ آگے والے کو سلام کرے (بزاز یہ علیگیری)

مسئلہ مرد اور عورت کی ملاقات ہو تو مرد عورت کو سلام کرے اور اگر عورت خُشبی نے مرد کو سلام کیا اور وہ بڑی ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ بھی سُنے اور وہ جوان ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سُنے (غانیہ)

مسئلہ جب اپنے گھر میں جائے تو گھر والوں کو سلام کرے بچوں کے سامنے گزرے تو اُن بچوں کو سلام کرے (علیگیری)

مسئلہ کفار کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف علیکم کہے۔ اگر ایسی جگہ گزرنا ہو جہاں مسلم و کافر دونوں ہوں تو التسلام علیکم کہے اور مسلمانوں پر سلام کا ارادہ کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ التسلام علی من اتبعہ الہدٰی کہے (علیگیری)

مسئلہ کافر کو اگر حاجت کی وجہ سے سلام کیا مثلاً سلام نہ کرنے میں اُس سے اندیشہ ہے تو حرج نہیں اور بہ قصد تعظیم کافر کو ہرگز ہرگز سلام نہ کرے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے (رد مختار)

مسئلہ سلام اس لئے ہے کہ ملاقات کرنے کو جو شخص آئے وہ سلام کرے کہ زائر اور ملاقات کرنے والے کی یہ تجتیت ہے لہذا جو شخص مسجد میں آیا اور حاضرین مسجد تلاوت قرآن و بیچ درود میں مشغول ہیں یا انتظار نماز میں بیٹھے ہیں تو سلام نہ کرے کہ یہ سلام کا وقت نہیں۔ اسی واسطے فقہاء یہ فرماتے ہیں کہ اُن کو اختیار ہے کہ جواب دیں یا نہ دیں۔

اگر کوئی شخص مسجد میں اس لئے بیٹھا ہے کہ لوگ اُس کے پاس ملاقات کو آئیں تو آنے والے سلام کریں (علمگیری)

مسئلہ کوئی شخص تلاوت میں مشغول ہے یا درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے تو اُس کو سلام نہ کرے اسی طرح اذان و اقامت و خطبہ جمعہ و عیدین کے وقت سلام نہ کرے سب لوگ علمی گفتگو کر رہے ہوں یا ایک شخص بول رہا ہے باقی سُن رہے ہوں دونوں صورتوں میں سلام نہ کرے مثلاً عالم و عظماء کہہ رہا ہے یا دینی مسئلہ پر تقریر کر رہا ہے اور حاضرین سُن رہے ہیں آنے والا شخص چپکے سے آکر بیٹھ جائے سلام نہ کرے (علمگیری)

مسئلہ عام دین تعلیم دین میں مشغول ہے طالب علم آیا تو سلام نہ کرے اور سلام کیا تو اُس پر جواب دینا واجب نہیں (علمگیری) اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگرچہ وہ پڑھانہ رہا ہو سلام کا جواب دینا واجب نہیں کیوں کہ یہ اُس کی ملاقات کو نہیں آیا ہے کہ اس کے لئے سلام کرنا مسنون ہو بلکہ پڑھنے کے لئے آیا ہے جس طرح قاضی کے پاس جو لوگ اجلاس میں جاتے ہیں وہ ملنے کو نہیں جاتے بلکہ اپنے مقدمہ کے لئے جاتے ہیں۔

مسئلہ جو شخص ذکر میں مشغول ہو اُس کے پاس کوئی شخص آیا تو سلام نہ کرے اور کیا تو ذکر پر جواب واجب نہیں (علمگیری)

مسئلہ جو شخص پیشاب پاخانہ پھر رہا ہے یا کبوتر اڑا رہا ہے یا گارہا ہے یا حمام یا غسل خانہ میں ننگا نہا رہا ہے اُس کو سلام نہ کیا جائے اور اُس پر جواب دینا واجب نہیں (علمگیری) پیشاب کے بعد ڈھیلے کرنا تنبیہ سکھانے کے لئے ٹہلتے ہیں یہ بھی اسی حکم میں ہے کہ پیشاب کر رہا ہے۔

مسئلہ جو شخص علانیہ فسق کرتا ہو اُسے سلام نہ کرے کسی کے پڑوس میں فُتاق رہتے ہیں مگر اُن سے یہ اگر سختی برتا ہے تو وہ اس کو زیادہ پریشان کریں گے اور نرمی کرتا ہے اُن سے سلام کلام جاری رکھتا ہے تو وہ اندھا پہنچانے سے باز رہتے ہیں تو ان کے ساتھ ظاہری طور پر میل جول رکھنے میں یہ معذور ہے (علمگیری)

مسئلہ جو لوگ شطرنج کھیل رہے ہوں اُن کو سلام کیا جائے یا نہ کیا جائے جو علماء

سلام کرنے کو جائز فرماتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ سلام اس مقصد سے کرے کہ اتنی دیر تک کہ وہ جواب دیں گے کھیل سے باز رہیں گے۔ یہ سلام اُن کو معصیت سے بچانے کے لئے ہے اگرچہ اتنی ہی دیر تک سہی۔ جو فرماتے ہیں کہ سلام کرنا ناجائز ہے اُن کا مقصد زجر و توبیخ ہے کہ اس میں اُن کی تذلیل ہے (علمگیری)

مسئلہ کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اُس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور جب اُس نے سلام پہنچایا تو جواب یوں دے کہ پہلے اس پہنچانے والے کو اس کے بعد اُس کو جس نے سلام بھیجا ہے۔ یعنی یہ کہتے وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَام (علمگیری)

یہ سلام پہنچانا اُس وقت واجب ہے جب اُس نے اس کا التزام کر لیا ہو۔ یعنی کہہ دیا ہو کہ ہاں تمہارا سلام کہہ دوں گا کہ اس وقت یہ سلام اُس کے پاس امانت ہے جو اُس کا حق دار ہے اُس کو دینا ہی ہوگا اور نہ یہ بمنزلہ ودیعت ہے کہ اس پر یہ لازم نہیں کہ سلام پہنچانے وہاں جائے۔ اسی طرح حاجیوں سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں میرا سلام عرض کر دینا یہ سلام بھی پہنچانا واجب ہے (ردالمحتار)

مسئلہ خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اور یہاں جواب دو طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ زبان سے جواب دے دوسری صورت یہ ہے کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیجے (درمختار ردالمحتار) مگر چوں کہ جواب سلام فوراً دینا واجب ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا تو اگر فوراً تحریری جواب نہ ہو جیسا کہ نمونہ ایہ ہوتا ہے کہ خط کا جواب فوراً ہی نہیں لکھا جاتا خواہ مخواہ کچھ دیر ہوتی ہے تو زبان سے جواب فوراً دے دے تاکہ تاخیر سے گناہ نہ ہو۔ اسی وجہ سے علامہ سید احمد موطاوی نے اس جگہ فرمایا وَالنَّاسُ عَنْهُ غَافِلُونَ یعنی لوگ اس سے غافل ہیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو التَّسْلَامُ علیکم لکھا ہوتا ہے اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔

مسئلہ سلام کی سیم کو ساکن کہا یعنی سلام علیکم جیسا کہ اکثر جاہل اسی طرح کہتے ہیں یا سلام علیکم سیم کو پیش کے ساتھ کہا ان دونوں صورتوں میں جواب واجب نہیں کہ یہ سنون سلام نہیں (درمختار ردالمحتار)

۵۹ **مسئلہ** ابتداء کسی نے یہ کہا علیک السلام یا علیکم السلام تو اس کا جواب نہیں حدیث میں فرمایا کہ یہ مردوں کی تحیت ہے۔

۶۱ **مسئلہ** سلام اتنی آواز سے کہے کہ جس کو سلام کیا ہے وہ سُن لے اور اگر اتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں۔ جواب سلام میں بھی اتنی آواز ہو کہ سلام کرنے والا سُن لے اور اتنا آہستہ کہا کہ وہ سُن نہ سکا تو واجب ساقط نہ ہوا۔ اور اگر وہ بہرا ہے تو اس کے سامنے ہونٹ کو جنبش دے کہ اس کی سمجھ میں آجائے کہ جواب دے دیا چھینک کے جواب کا بھی یہی حکم ہے (بزازیہ)

۶۲ **مسئلہ** انگلی یا پستیلی سے سلام کرنا منوع ہے حدیث میں فرمایا کہ انگلیوں سے سلام کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے اور پستیلی سے اشارہ کرنا نصاریٰ کا۔

۷۱ **مسئلہ** بعض لوگ سلام کے جواب میں ہاتھ یا سر سے اشارہ کر دیتے ہیں بلکہ بعض ضرر آنکھوں کے اشارہ سے جواب دیتے ہیں یوں جواب نہیں ہوا اُن کو منہ سے جواب دینا واجب ہے۔

۷۲ **مسئلہ** بعض لوگ سلام کرتے وقت ٹھٹھک بھی جاتے ہیں یہ جھکنا اگر حدیث کو ملحوظ رکھیں تو حرام ہے اور اس سے کم ہو تو مکروہ ہے۔

۷۹ **مسئلہ** اس زمانہ میں کئی طرح کے سلام لوگوں نے ایجاد کر لئے ہیں اُن میں سب سے بُرا یہ ہے جو بعض لوگ کہتے ہیں بندگی عرض یہ لفظ ہرگز نہ کہا جائے۔ بعض لوگ آداب عرض کہتے ہیں اگرچہ اس میں اتنی برائی نہیں مگر سنت کے خلاف ہے۔ بعض لوگ تسلیم یا تسلیمات عرض کہتے ہیں اس کو سلام کہا جاسکتا ہے کہ یہ سلام ہی کے معنی میں ہے بعض کہتے ہیں سلام۔ اس کو بھی سلام کہا جاسکتا ہے قرآن مجید میں ہے کہ ملائکہ جب ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے فَقَالُوا سَلَامًا اُنہوں نے اگر سلام کہا اس کے جواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی سلام کہا۔ یعنی اگر کسی نے کہا سلام تو سلام کہہ دینے سے جواب ہو جائے گا۔ بعض

لے رکوع کی حدیث کہ اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنے تک پہنچ سکتا ہے اگرچہ پوری پشت خم نہ ہو ۱۲ محمد احمد

لوگ اس قسم کے ہیں کہ وہ خود تو کیا سلام کریں گے اگر ان کو سلام کیا جائے تو گھبراتے ہیں کہتے ہیں کہ کیا ہمیں برابر کا سمجھ لیا ہے یعنی کوئی غریب آدمی سلام مسنون کرے تو وہ اپنی کسر شان سمجھتے ہیں اور بعض یہ چاہتے ہیں کہ انہیں آداب عرض کہا جائے یا جھک کر ہاتھ سے اشارہ کیا جائے اور بعض یہاں تک بے باک ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ کیا ہمیں دھٹا جولا ہا مقرر کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے اور ان کی آنکھیں کھولے۔

مسئلہ کسی کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا یہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے مثلاً موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام جبریل علیہ السلام نبی اور فرشتے کے سوا کسی دوسرے کے نام کے ساتھ یوں نہ کہا جائے۔

مسئلہ اکثر جگہ یہ طریقہ ہے کہ چھوٹا جب بڑے کو سلام کرتا ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے جیتے رہو یہ سلام کا جواب نہیں ہے بلکہ یہ جواب جاہلیت میں کفار دیا کرتے تھے وہ کہتے تھے حیات اللہ۔ اسلام نے یہ بتایا کہ جواب میں وعلیکم السلام کہا جائے۔

مصافحہ و مصافحہ و بوسہ و قبضہ

حدیث ۱ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اور ابو داؤد کی روایت میں ہے جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد کریں اور استغفار کریں تو دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

حدیث ۲ بیہقی نے شعب الایمان میں برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

سے انبیاء کی تبعیت میں دوسروں کے لئے علیہ السلام بلا کر اہت جائز ہے جیسے امام حسین علی جدہ و علیہ السلام ۱۲ محمد احمد۔

روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو پہر سے پہلے چار رکعتیں (نماز چاشت) پڑھے تو گویا اس نے شب قدر میں پڑھیں اور دو مسلمان مصافحہ کریں تو کوئی گناہ باقی نہ رہے گا مگر جھڑ جائے گا۔

حدیث ۳ صحیح بخاری میں قتادہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مصافحہ کا دستور تھا کہا ہاں

حدیث ۴ امام مالک نے عطاء خراسانی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں مصافحہ کرو دل کی کپٹ جاتی رہے گی اور باہم ہمدردی پیدا ہوگی اور عداوت نکل جائے گی۔

حدیث ۵ امام احمد نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمانوں نے ملاقات کی اور ایک نے دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا (مصافحہ کیا) تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں یہ حق ہے کہ ان کی دعا کو حاضر کر دے اور ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں گے کہ ان کی مغفرت ہو جائے گی۔ اور جو لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور سوارضائے الہی کے ان کا کوئی مقصد نہیں ہے تو آسمان سے منادی ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہو گئی تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔

حدیث ۶ طبرانی نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے (مصافحہ کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے اور ان کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔

حدیث ۷ ابن النجار نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی طرف نظر محبت سے دیکھے اس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ توڑنے سے پہلے دونوں کے گزشتہ گناہ بخش دئے جائیں گے۔

حدیث ۸ امام احمد و ترمذی نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے اور پوری تحیت یہ ہے کہ مصافحہ کیا جائے۔

حدیث ۹ ترمذی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے عرض

کی یا رسول اللہ کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا اس کے لئے جھک جائے۔؟ فرمایا نہیں۔ اس نے کہا تو کیا اس سے چٹ جلتے اور بوسہ لے۔؟ فرمایا نہیں۔ اس نے کہا تو کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے۔؟ فرمایا ہاں۔

حدیث ۱۰ ابو داؤد نے روایت کی کہ ایک شخص نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا

کیا تم لوگ جب حضور سے ملتے تھے تو حضور تم سے مصافحہ کرتے تھے انہوں نے کہا میں نے جب کبھی ملاقات کی حضور نے مصافحہ کیا۔ ایک دن حضور نے آدمی بھیجا۔ میں گھر پر موجود نہ تھا۔ جب آیا تو مجھے مطلع کیا گیا، میں حاضر ہوا، اس وقت حضور تخت پر تھے۔ بیٹھا لیا تو یہ خوب ہی اچھا تھا۔
خوب اچھا۔

حدیث ۱۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گیا حضور نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دریافت کیا کہ وہ یہاں ہیں تو بڑی دیر بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے اور حضور نے انہیں گلے لگایا اور وہ بھی چپٹ گئے پھر فرمایا اے اللہ میں تم سے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ اور اُسے محبوب بنالے جو اسے محبوب رکھے۔

حدیث ۱۲ امام احمد نے یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں حضرت حسن

وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے حضور نے انہیں چپٹا لیا اور فرمایا: اولاد اچھل اور بزدلی کا سبب ہوتی ہے۔

حدیث ۱۳ ترمذی نے نعم المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ زید بن

حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مدینہ میں آئے حضور میرے مکان میں تشریف فرما تھے انہوں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور کھڑا گھسیٹے ہوئے برہنہ یعنی بغیر چادر اور سے ہوئے چلے گئے۔

واللہ میں نے کبھی اس کے پہلے حضور کو برہنہ یعنی بغیر چادر اور محض کسی کے پاس جاتے نہیں دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی اس طرح دیکھا حضور نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

حدیث ۱۴ ابو داؤد نے انس بن حصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک انصاری شخص جن کی طبیعت میں مزاج تھا وہ باتیں کر رہے تھے اور لوگوں کو ہنسارہے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لکڑی سے ان کی کمریوں کو نچا دیا۔ انہوں نے حضور سے عرض کی۔ مجھے اس کا بدلہ دیجئے۔ حضور نے فرمایا بدلہ لے لو۔ انہوں نے کہا حضور قمیص پہنے ہوئے میں میرے بدن پر قمیص نہیں ہے۔ حضور نے قمیص ہٹا دی، وہ چیپٹ گئے اور پہلو کو بوسہ دیا اور یہ کہا کہ میرا مقصد یہی تھا کہ بدلہ لینا مقصود نہ تھا۔

حدیث ۱۵ ابو داؤد و ترمذی نے عامر شہمی سے مرسلا روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال کیا اور ان سے معانقہ فرمایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا۔

حدیث ۱۶ ابو داؤد نے ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جب قبیلہ سہلہ قبیلہ بنی کاعود حضور کی خدمت میں آیا تھا یہ بھی اس وفد میں تھے یہ کہتے ہیں جب ہم مدینہ میں پہنچے اپنی منزلوں سے جلدی جلدی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کے دست مبارک اور پائے مبارک کو بوسہ دینے۔

حدیث ۱۷ ابو داؤد نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضور ان کی طرف کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اور ان کو بوسہ دیتے۔ پھر اپنی جگہ بٹھاتے۔ اور جب حضور ان کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور حضور کا ہاتھ پکڑ لیتیں اور بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

حدیث ۱۸ ابو داؤد نے برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جب ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع شروع مدینہ میں آئے تھے میں ان کے ساتھ ان کے یہاں گیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نکاح میں لیٹی ہوئی تھیں۔ حضرت ابو بکر ان کے پاس

گئے اور پوچھا بیٹی کیسی ہو اور ان کے رخسارہ پر بوسہ دیا۔

حدیث ۱۹ ترمذی نے صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ دو یہودی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ سوال کیا کہ کھلی ہوئی نو نشانیاں کیا ہیں حضور نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو اور جو جرم سے بری ہو اسے بادشاہ کے پاس قتل کے لئے نہ لے جاؤ اور جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ اور غنیفہ پر زنا کی ہمت نہ دھرو اور لڑائی کے دن منہ پھیر کر نہ بھاگو اور خاص تم یہودی ہونے کے متعلق حد سے تجاوز نہ کرو۔ جب حضور نے یہ فرمایا تو انہوں نے حضور کے ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ دیا۔

حدیث ۲۰ ابوداؤد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہتے ہیں کہ ہم حضور کے قریب گئے اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔

حدیث ۲۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب بنی قریظہ اپنے قلعہ سے سعد بن ثعاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر اترے حضور نے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آدمی بھیجا وہ وہاں سے قریب میں تھے جب مسجد کے قریب آ گئے حضور نے انصار سے فرمایا اپنے سردار کے پاس اٹھ کر جاؤ۔

حدیث ۲۲ بیہقی نے شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھ کر ہم سے باتیں کرتے جب حضور کھڑے ہوتے ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر کھڑے رہتے کہ حضور کو دیکھ لیتے کہ بعض ازواج منظر ہرات کے مکان میں تشریف لے گئے۔

حدیث ۲۳ ترمذی و ابوداؤد نے ثعابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی یہ خوشی ہو کہ لوگ میری تعظیم کے لئے کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

حدیث ۲۴ ابوداؤد نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصا پر ٹیک لگا کر باہر تشریف لائے ہم حضور کے لئے کھڑے

ہو گئے ارشاد فرمایا اُس طرح نہ کھڑے ہوا کرو جیسے غبی کھڑے ہوا کرتے ہیں کہ اُن میں کچھ نہیں
دوسرے کی تعظیم کیا کرتا ہے۔

یعنی غبیوں کا کھڑے ہونے میں جو طریقہ ہے وہ قبیح و مذموم ہے اُس طرح کھڑے ہونے
کی ممانعت ہے وہ یہ ہے کہ اُمرا بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ بروہر تعظیم اُن کے قریب
کھڑے رہتے ہیں۔ دوسری صورت عدم جواز کی وہ ہے کہ خود پسند کرتا ہو کہ میرے لئے
لوگ کھڑے ہوا کریں اور کوئی کھڑا نہ ہو تو برا ماننے جیسا کہ ہندوستان میں اب بھی بہت جگہ
رواج ہے کہ امیروں رئیسوں زمین داروں کے لئے اُن کی رعایا کھڑی ہوتی ہے نہ کھڑے ہوں
تو زور کو بیک نوبت آتی ہے۔ ایسے ہی منکبیرین و متشیخیرین کے متعلق معاویہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه والی حدیث میں وعید آئی ہے اور اگر اُن کی طرف سے یہ نہ ہو بلکہ یہ کھڑا ہونے والا اُس
کو مستحق تعظیم سمجھ کر ثواب کے لئے کھڑا ہوتا ہے یا تواضع کے طور پر کسی کے لئے کھڑا ہوتا ہے
تو یہ ناجائز نہیں بلکہ مستحب ہے۔

مسئلہ مصافحہ سنت ہے اور اس کا ثبوت قواتر سے ہے اور احادیث میں اس
کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ ایک حدیث یہ ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کیا
اور ہاتھ کو حرکت دی اُس کے تمام گناہ گرجائیں گے جتنی بار ملاقات ہو ہر بار مصافحہ کرنا مستحب ہے
مطلقاً مصافحہ کا جواز بتاتا ہے کہ نماز فجر و عصر کے بعد جو اکثر جگہ مصافحہ کرنے کا
مسلمانوں میں رواج ہے یہ بھی جائز ہے اور بعض کتابوں میں جو اس کو بدعت کہا گیا اُس سے
مراد بدعت خستہ ہے (رد المحتار)

مسئلہ جس طرح فجر و عصر کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے دوسری نمازوں کے بعد بھی
مصافحہ کرنا جائز ہے کیوں کہ اصل مصافحہ کرنا جائز ہے تو کسی وقت بھی کیا جائے جائز ہے
جب تک شرع مظہر سے ممانعت نہ ہو (رد المحتار)

مسئلہ مصافحہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی ہتھیلی دوسرے کی ہتھیلی سے ملے۔ فقط
انگلیوں کے چھونے کا نام مصافحہ نہیں ہے سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ
کیا جائے اور دونوں کے ہاتھوں کے مابین کپڑا وغیرہ کوئی چیز مائل نہ ہو (رد المحتار)

مسئلہ مصافحہ کا ایک طریقہ وہ ہے جو بخاری شریف وغیرہ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک ان کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں تھا یعنی ہر ایک کا ایک ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہو۔ دوسرے طریقہ جس کو بعض فقہانے بیان کیا اور اس کی نسبت بھی وہ کہتے ہیں کہ حدیث سے ثابت ہے وہ یہ کہ ہر ایک اپنا داہنا ہاتھ دوسرے کے دہنے سے اور بائیں سے ملاتے اور انگوٹھے کو دبائے کہ انگوٹھے میں ایک رگ ہے کہ اس کے پکڑنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

مسئلہ مصافحہ سنون یہ ہے کہ جب دو مسلمان باہم ملیں تو پہلے سلام کیا جائے اس کے بعد مصافحہ کریں۔ رخصت کے وقت بھی عموماً مصافحہ کرتے ہیں اس کے سنون ہونے کی تصریح نظر فقیر سے نہیں گزری مگر اصل مصافحہ کا جواز حدیث سے ثابت ہے تو اس کو بھی جائز ہی سمجھا جائے گا۔

مسئلہ مٹانہ کرنا بھی جائز ہے جب کہ خوف فتنہ اور اندیشہ شہوت نہ ہو۔ چاہئے کہ جس سے مٹانہ کیا جائے وہ صرف تہبند یا فقط پا جامہ پہنے ہوئے نہ ہو بلکہ کرتا یا اچکن بھی پہنے ہو یا چادر اوڑھے ہو یعنی کپڑا عاقل ہو (زلیخا) حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مٹانہ کیا۔

مسئلہ بعد نماز عیدین مسلمانوں میں مٹانہ کا رواج ہے اور یہ بھی اظہارِ خوشی کا ایک طریقہ ہے یہ مٹانہ بھی جائز ہے جب کہ محلِ فتنہ نہ ہو مثلاً امرئو خوب صورت سے مٹانہ کرنا کہ یہ محلِ فتنہ ہے۔

مسئلہ بوسہ دینا اگر بہ شہوت ہو تو ناجائز ہے۔ اور اگر اہم و تعظیم کے لئے ہو تو ہو سکتا ہے۔ پیشانی پر بوسہ بھی انہیں شرائط کے ساتھ جائز ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان کو بوسہ دیا اور صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیں سے بھی بوسہ دینا ثابت ہے۔

مسئلہ بعض لوگ مصافحہ کرنے کے بعد خود اپنا ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں یہ مکروہ ہے

ایسا نہیں کرنا چاہیے (زیلی)

مسئلہ عالم دین اور بادشاہِ عادل کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے بلکہ اُس کے قدم چومنا بھی جائز ہے بلکہ اگر کسی نے عالم دین سے یہ خواہش کی کہ آپ اپنا ہاتھ یا قدم مجھے دیجئے کہ میں بوسہ دوں تو اُس کے کہنے کے مطابق وہ عالم اپنا ہاتھ پاؤں بوسہ کے لئے اُس کی طرف بڑھا سکتا ہے (در مختار)

مسئلہ عورت نے عورت کے منہ یا رخسار کو بوقت ملاقات یا بوقت رخصت بوسہ دیا یہ مکروہ ہے (در مختار)

مسئلہ عالم یا کسی بڑے کے سامنے زمین کو بوسہ دینا حرام ہے۔ جس نے ایسا کیا اور جو اس پر راضی ہوا دونوں گناہ ہوئے (زیلی)

مسئلہ بوسہ کی پانچ قسمیں ہیں۔ ① بوسہ رحمت جیسے والدین کا اولاد کو بوسہ دینا ② بوسہ شفقت جیسے اولاد کا والدین کو بوسہ دینا ③ بوسہ محبت جیسے ایک شخص اپنے بھائی کی پیشانی کو بوسہ دے ④ بوسہ تحیت جیسے بوقت ملاقات ایک مسلم دوسرے مسلم کو بوسہ دے ⑤ بوسہ شہوت جیسے مرد عورت کو بوسہ دے ⑥ اور ایک قسم بوسہ دیانت ہے جیسے حجرِ آشود کا بوسہ (زیلی)

مسئلہ شفقت یعنی قرآن مجید کو بوسہ دینا بھی صحابہ کرام کے فعل سے ثابت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزِ اذہبِ کعبہ کو بوسہ دیتے تھے اور کہتے ہیں میرے رب کا مہر اور اس کی کتاب ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شفقت کو بوسہ دیتے اور چہرے سے مس کرتے (در مختار)

مسئلہ سجدہ تحیت یعنی ملاقات کے وقت بطور اکرام کسی کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ اور اگر بہ قصد عبادت ہو تو سجدہ کرنے والا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے (رد المحتار)

مسئلہ بادشاہ کو بروجہ تحیت سجدہ کرنا یا اُس کے سامنے زمین کو بوسہ دینا کفر نہیں مگر یہ شخص گناہ گار ہوا اور اگر عبادت کے طور پر سجدہ کیا تو کفر ہے۔ عالم کے پاس آنے والا بھی اگر زمین کو بوسہ دے یہ بھی ناجائز و گناہ ہے۔ کرنے والا اور اس پر راضی ہونے والا دونوں

گز گارہیں (علمگیری)

مسئلہ ملاقات کے وقت جھکنا منع ہے (علمگیری) یعنی آنا جھکنا کہ مذکور کو عہک ہو جائے۔
 مسئلہ آنے والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز بلکہ مندوب ہے جب کہ ایسے کی تعظیم
 کے لئے کھڑا ہو جو مستحق تعظیم ہے مثلاً عالم دین کی تعظیم کو کھڑا ہونا۔ کوئی شخص مسجد میں بیٹھا ہے
 یا قرآن مجید پڑھ رہا ہے اور ایسا شخص آگیا جس کی تعظیم کرنی چاہیے تو اس حالت میں بھی تعظیم
 کو کھڑا ہو سکتا ہے (رد المحتار و المختار)

مسئلہ جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ میرے لئے کھڑے ہوں اس کی یہ بات ناپسند و
 مذموم ہے (رد المحتار) احادیث میں اسی قیام کی مذمت ہے یا اس قیام کو بُرا بتایا گیا ہے جو
 آعاجم میں مروج ہے کہ سلاطین بیٹھے ہوتے ہیں اور اس کے آس پاس تعظیم کے طور پر لوگ
 کھڑے رہتے ہیں آنے والے کے لئے کھڑا ہونا اس قیام ممنوع میں داخل نہیں۔ قیام میلاد
 شریف کی مانعت پر ان احادیث سے دلیل لانا جہالت ہے۔

مسئلہ جہاں یہ اندیشہ ہو کہ تعظیم کے لئے اگر کھڑا نہ ہوا تو اس کے دل میں بغض و عداوت
 پیدا ہوگا خصوصاً ایسی جگہ جہاں قیام کا رواج ہے تو قیام کرنا چاہیے تاکہ ایک مسلم کو بغض و
 عداوت سے بچایا جائے۔ (رد المحتار)

چھینک و جہاں کا بیان

حدیث ۱ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جہاں ناپسند ہے جب کوئی
 شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے اس پر یہ حق ہے کہ رُکھک اللہ کہے اور
 جہاں شیطان کی طرف سے ہے جب کسی کو جہاں آئے تو جہاں تک ہو سکے اُسے دفع کرے
 کیوں کہ جب جہاں لیتا ہے شیطان ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے کیوں کہ یہ کسل اور غفلت کی
 دلیل ہے ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ جب وہ (ہا) کہتا ہے

شیطان ہنستا ہے۔

حدیث ۲ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا یَرْحَمُکَ اللہ کہے جب یہ یہ حکم اللہ کہے تو چھینکنے والا اس کے جواب میں یہ کہے یُعْطِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحْ بِاَلْکُفْرِ۔ ترمذی اور دارمی کی روایت میں ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ جب چھینک آئے تو یہ کہے الحمد للہ علی کل حال۔

حدیث ۳ طبرانی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ رب العالمین کہے۔

حدیث ۴ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو فرشتے کہتے ہیں رب العالمین اور اگر وہ رب العالمین کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں رحمت اللہ۔

حدیث ۵ ترمذی نے تافع سے روایت کی کہ ایک شخص کو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس چھینک آئی اُس نے کہا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ ابن عمر نے فرمایا یہ تو میں بھی کہتا ہوں کہ الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ مگر اس کے کہنے کی یہ جگہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اس موقع پر الحمد للہ علی کل حال کہیں۔

حدیث ۶ ترمذی و ابو داؤد و نسائی و بن حنفیہ سے روایت کی کہتے ہیں صہم سالم بن عبید کے پاس تھے ایک شخص کو چھینک آئی اُس نے کہا السلام علیکم سالم نے کہا وعلیک وعلیٰ اہلک اُسے اس کا رخ ہوا (کہ مجھے ایسا جواب کیوں دیا) ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ اُس نے کہا میری ماں کا آپ نے ذکر نہ کیا ہو تلہ اچھا نہ بُرا تو اچھا ہوتا۔ سالم نے کہا میں نے کہا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معاذی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی اُس نے کہا السلام علیکم حضور نے فرمایا وعلیک وعلیٰ اہلک جب کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمد للہ رب العالمین اور جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ اور وہ کہے یُعْطِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحْ بِاَلْکُفْرِ۔

حدیث ۷ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دو شخصوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کو جواب دیا دوسرے کو نہیں دیا اُس نے عرض کی یا رسول اللہ حضور نے اُس کو جواب دیا اور مجھے نہیں دیا۔ ارشاد فرمایا اُس نے الحمد للہ کہا اور تو نے نہیں کہا۔

حدیث ۸ صحیح مسلم میں ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اُسے جواب دو اور الحمد للہ نہ کہے تو اُسے جواب مت دو۔

حدیث ۹ صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی حضور نے اُس کے جواب میں یہ حکم اللہ کہا۔ پھر دوبارہ چھینک آئی تو حضور نے فرمایا اے زکام ہو گیا ہے۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ تیسری مرتبہ چھینک آئی تب حضور نے ایسا فرمایا۔ یعنی جب بار بار چھینک آئے تو جواب کی حاجت نہیں۔

حدیث ۱۰ ترمذی و ابوداؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھینک آئی تو منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے چھپا لیتے اور آواز کو پست کرتے۔

حدیث ۱۱ صحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب کسی کو جملہ آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے کیوں کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔

حدیث ۱۲ طبرانی اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہی بات وہ ہے کہ اس وقت چھینک آجائے اور حکیم کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے کہ جب کوئی بات کی جائے اور چھینک آجائے تو وہ حق ہے اور ابو نعیم کی روایت انھیں سے ہے کہ دعا کے وقت چھینک آجانا سچا گواہ ہے۔

حدیث ۱۳ بیہقی نے شعب الایمان میں عبادہ بن صامت و شداد بن اوس و اشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز کو بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔

مسئلہ چھینک کا جواب دینا واجب ہے جب کہ چھینکنے والا الحمد للہ کہے۔ اور

اس کا جواب بھی فوراً دینا اور اس طرح جواب دینا کہ وہ سن لے واجب ہے جس طرح سلام کے جواب میں گہاں بھی ہے (رد المحتار و المختار)

مسئلہ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے۔ دوبارہ چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے (علمگیری)

مسئلہ جس کو چھینک آئے اسے الحمد للہ کہنا چاہیے۔ اور بہتر یہ ہے کہ الحمد للہ رب العالمین کہے جب اس نے الحمد للہ کہا تو سننے والے پر اس کا جواب دینا واجب ہو گیا۔ اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔ ایک مجلس میں کئی مرتبہ کسی کو چھینک آئی تو صرف تین بار تک جواب دینا ہے اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے (بزانہ)

مسئلہ جس کو چھینک آئے وہ یہ کہے الحمد للہ رب العالمین یا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ حال اور اس کے جواب میں دوسرا شخص یوں کہے بِرَحْمَةِ اللَّهِ پھر چھینکنے والا یہ کہے يُغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَتُكْرِمُ يَابِ كَيْ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ اس کے سوا دوسری بات نہ کہے (علمگیری)

مسئلہ محدث کو چھینک آئی اگر وہ بوڑھی ہے تو مرد اس کا جواب دے۔ اگر جوان ہے تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے۔ مرد کو چھینک آئی اور عورت نے جواب دیا اگر جوان ہے تو مرد اس کا جواب اپنے دل میں دے اور بوڑھی ہے تو زور سے جواب دے سکتا ہے (علمگیری)

مسئلہ خطبہ کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سننے والا اس کو جواب نہ دے (غانیہ)

مسئلہ کافر کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا تو جواب میں یُهِدِيكَ اللَّهُ کہا جائے (رد المحتار)

مسئلہ چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے چھینک کا جواب بعض حاضرین نے دے دیا تو سب کی طرف سے ہو گیا اور بہتر یہ ہے کہ سب حاضرین جواب دیں (رد المحتار)

مسئلہ دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا تو سننے والا اس کا جواب دے (رد المحتار)

مسئلہ چھینکے والے سے پہلے ہی سننے والے نے ائمہ شہ کہا تو ایک حدیث میں آیا ہے کہ یہ شخص دانتوں اور کانوں کے درد اور ٹخڑے محفوظ رہے گا اور ایک حدیث میں ہے کہ کر کے درد سے محفوظ رہے گا (ردالمحتار)

مسئلہ چھینک کے وقت سر جھکالے اور منہ چھپالے اور آواز کو پست کرے۔ چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے (ردالمحتار)

فائدہ حدیث میں ہے کہ بات کے وقت چھینک آجانا شاہر قتل ہے۔

مسئلہ بہت لوگ چھینک کو بد فالی خیال کرتے ہیں مثلاً کسی کام کے لئے جا رہا ہے اور کسی کو چھینک آگئی تو سمجھتے ہیں کہ اب وہ کام انجام نہیں پائے گا۔ یہ جہالت ہے کہ بد فالی کوئی چیز نہیں۔ اور ایسی چیز کو بد فالی کہنا جس کو حدیث میں شاہر عدل فرمایا سخت غلطی ہے۔

خرید و فروخت کا بیان

مسئلہ جب تک خرید و فروخت کے مسائل معلوم نہ ہوں کہ کون سی چیز جائز ہے اور کون نا جائز اس وقت تک تجارت نہ کرے (علیگری)

مسئلہ انسان کے پاخانے کا بیع کرنا منوع ہے گو برکابینا منوع نہیں انسان کے پاخانے میں مٹی یا راکھ مل کر غالب ہو جائے جیسے کھاد میں مٹی کا غلبہ ہو جاتا ہے تو بیع بھی جائز ہے اور اس کو کام میں لانا مثلاً کھیت میں ڈالنا بھی جائز ہے (ہدایہ)

مسئلہ یہ معلوم ہے کہ بیلاں شخص کی کنیز ہے اور دوسرا شخص اسے بیع کر رہا ہے یہ بات کہتا ہے کہ اس نے مجھے بیع کا وکیل کیا ہے یا اس سے میں نے خرید لی ہے یا اس نے مجھے ہبہ کر دی ہے تو اس کو خریدنا اور اس سے واپس کرنا جائز ہے جب کہ وہ شخص ثقہ ہو یا غالب گمان یہ ہو کہ سچ کہتا ہے۔ اور اگر غالب گمان یہ ہے کہ وہ اس خبر میں جھوٹا ہے تو

لے خرید و فروخت کا مفصل بیان (بہار شریعت) ص ۱۲۰ میں گزر چکا ہے واپس سے معلوم کریں۔ ۱۳۰

اس کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں۔ اور اگر اُس کو خود اس کا علم نہیں کہ یہ فلاں کی ہے مگر اُس بائع ہی نے بتایا کہ یہ فلاں کی ہے اور مجھے اُس نے بیع کا وکیل کیا ہے اور وہ بائع ثقت ہے یا غالب گمان یہ ہے کہ سچ کہتا ہے تو اُس کو خریدنا وغیرہ جائز ہے (ہدایہ) اسی طرح دوسری اشیاء کے متعلق یہ علم ہے کہ فلاں کی ہے اور بیچنے والا کہتا ہے کہ اُس نے بیع کا وکیل کیا ہے یا میں نے خرید لی ہے یا اُس نے ہرب کر دی ہے تو اُس کو خریدنا اور اُس چیز سے نفع اُٹھانا انہیں شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

مسئلہ جو شخص چیز کو بیع کر رہا ہے اُس نے یہ نہیں بتایا کہ یہ چیز میرے پاس اس طرح آئی اور مشتری کو معلوم ہے کہ یہ چیز فلاں کی ہے تو جب تک معلوم نہ ہو جائے کہ یہ چیز اس کو یوں ملی ہے اُسے نہ خریدے۔ مشتری کو یہ نہیں معلوم ہے کہ چیز کسی دوسرے شخص کی ہے تو بیچنے والے سے خریدنا جائز ہے کہ اُس کے قبضہ میں ہونا اس کی ملک کی دلیل ہے اور اس کا معاوضہ پایا نہیں گیا۔ پھر اس کی کوئی وجہ نہیں کہ خواہ مخواہ دوسرے کی ملک کا توہم کیا جائے۔ ہاں اگر وہ چیز ایسی ہے کہ اس جیسے شخص کی نہیں ہو سکتی مثلاً وہ چیز بیش قیمت ہے اور یہ شخص ایسا نہیں معلوم ہوتا کہ وہ اس کی ہوگی یا جاہل کے پاس کتاب ہے اور اُس کے باپ دادا بھی عالم نہ تھے کہ اُسے میراث میں ملی ہو تو اس صورت میں اُس کی خریداری سے بچنا چاہیئے اور اس کے باوجود اُس نے خرید لی تو خریدنا جائز ہے کیوں کہ خریدانے کی دلیل شرعی پر اعتماد کر کے خریدنا ہے یعنی قبضہ کو ملک کی دلیل قرار دیا ہے (ہدایہ)

مسئلہ مشترک چیز میں جو اُس کا حصہ ہے اُسے بیچے جب تک شریک کو مطلع نہ کر دے۔ اگر وہ شریک خریدے تو پھر اور نہ جس کے ہاتھ چاہے بیچ ڈالے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شریک کو مطلع کرنا مستحب ہے اور بغیر مطلع کئے بیچنا مکروہ ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ بغیر اطلاع بیع ہی ناجائز ہے (علمگیری)

مسئلہ اگر بازار والے ایسے لوگوں سے مال خریدتے ہیں جن کا غالب مال حرام ہے اور ان میں سود اور حقوق فایده جاری ہیں مان سے خریدنے میں تین صورتیں ہیں جس چیز کے متعلق گمان غالب یہ ہے کہ ظلم کے طور پر کسی کی چیز بازار میں لاکر بیچ گیا ایسی چیز خریدی نہ

جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مال حرام مینہ موجود ہے مگر مال حلال میں اس طرح لی گیا کہ جدا کرنا ناممکن ہے اس طرح لی جانے سے اس کی ملک ہوگئی مگر اس کو بھی خریدنا نہ چاہیے جب تک بائع اس مالک کو عوض دے کر راضی نہ کرے، اور اگر خرید لی تو مشتری کی ملک ہو جائے گی اور کراہت رہے گی۔ تیسری صورت یہ ہے کہ معلوم ہے کہ جس کو غضب کیا تھا یا چوری وغیرہ کا مال تھا وہ بعینہ باقی نہ رہا تو دوکان دار سے چیز خرید لی جائز ہے (علمگیری)

مسئلہ تاجر اپنی تجارت میں اس طرح مشغول نہ ہو کہ فرائض فوت ہو جائیں بلکہ جب نماز کا وقت آجائے تو تجارت چھوڑ کر نماز کو چلا جائے (علمگیری)

مسئلہ بخش کپڑے کو بیچ سکتا ہے مگر جب یہ گمان ہو کہ خریدار اس میں نماز پڑھے گا تو اس کو ظاہر کر دے کہ یہ کپڑا ناپاک ہے (علمگیری)

مسئلہ جتنے میں چیز خریدی بائع کو اس سے کچھ زیادہ دیا تو جب تک یہ نہ کہہ دے کہ یہ زیادتی تمہارے لئے حلال ہے یا یہ کہ میں نے تمہیں مالک کر دیا اس زیادتی کو لینا جائز نہیں (علمگیری) خریدنے کے بعد بہت سے لوگ رُذوک لیتے ہیں کہ بیع جتنی طے ہوئی ہے اس سے کچھ زیادہ لیتے ہیں بغیر بائع کی رضا مندی کے یہ ناجائز ہے اور رُذوک مانگنا بھی نہ چاہیے کہ یہ ایک قسم کا سوال ہے اور بغیر حاجت سوال کی اجازت نہیں۔

مسئلہ گوشت یا بھلی یا بھل وغیرہ ایسی چیز جو جلد خراب ہو جانے والی ہے کسی کے ہاتھ نہ کی اور مشتری غائب ہو گیا اور بائع کو اندیشہ ہے کہ اس کے انتظار میں چیز خراب ہو جائے گی ایسی صورت میں اس کو دوسرے کے ہاتھ بیچ سکتا ہے اور جس کو ایسا معلوم ہے وہ خرید سکتا ہے (علمگیری)

مسئلہ جو شخص بیمار ہے اس کا باپ یا بیٹا بغیر اس کی اجازت کے ایسی چیزیں خرید سکتا ہے جس کی مرہض کو حاجت ہے مثلاً دوا وغیرہ (علمگیری)

مسئلہ اچھے صاف گھوڑوں میں خاک و موم لگا کر بیچنا ناجائز ہے اگرچہ وہاں ملائے کی عادت ہو (علمگیری) اسی طرح دودھ میں پانی ملا کر بیچنا ناجائز ہے۔

مسئلہ جس جگہ بازار میں روٹی گوشت کا نرخ مقرر ہے کہ اس حساب سے فروخت

ہوتی ہے کسی نے خریدی یا بیع نے کم دی۔ مگر خریدار کو اس وقت یہ نہیں معلوم ہوا کہ کم ہے بعد کو معلوم ہوا تو جو کچھ کم ہے وصول کر سکتا ہے جب کہ مشتری کو بھی نرخ معلوم ہے۔ اور اگر خریدار پر دسی ہے وہاں کا نہیں ہے تو روٹی میں جو کمی ہے وصول کر سکتا ہے گوشت میں جو کمی ہے وصول نہیں کر سکتا کیوں کہ روٹی کا نرخ قریب قریب سب شہروں میں یکساں ہوتا ہے اور گوشت میں یہ بات نہیں (زبطی) مسئلہ ۱۰۷ پتل وغیرہ کی انگوٹھی جس کا پہننا مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہے ۱۰۸

اس کا بیچنا مکروہ ہے (علمگیری) اسی طرح افیون وغیرہ جس کا کھانا ناجائز ہے ایسوں کے ہاتھ فروخت کرنا جو کھاتے ہوں ناجائز ہے کہ اس میں گناہ پر امانت ہے۔

مسئلہ ۱۰۹ مسلمان کا کافر بد دین ہے اس نے شراب بیچ کر اس کے مشن سے دین ادا کیا مشن کے علم میں ہے کہ یہ روپیہ شراب کا مشن ہے اس کا لینا جائز ہے کیوں کہ کافر کا فر کے ہاتھ شراب بیچنا جائز ہے اور مشن میں جو روپیہ اسے ملا وہ جائز ہے لہذا مسلم اپنے دین میں لے سکتا ہے۔ اور مسلم نے شراب بیچی تو جوں کہ یہ بیع ناجائز ہے اس کا مشن بھی ناجائز ہے اس روپیہ کو دین میں لینا ناجائز ہے (در مختار) یہی حکم ہر ایسی صورت میں ہے جہاں یہ معلوم ہے کہ یہ مال بعینہ خبیث و حرام ہے تو اس کو لینا ناجائز ہے مثلاً معلوم ہے کہ چوری یا غصب کا مال ہے۔

مسئلہ ۱۱۰ رنڈیوں کو ناجائز لانے کی جو اہرت ملی ہے یہ بھی خبیث ہے جس کسی کو دین یا کسی محتاج میں دے اس کا لینا ناجائز ہے۔ جس شخص نے ظلم یا رشوت کے طور پر مال حاصل کیا ہو مرنے کے بعد اس کا مال ورثہ کو نہ لینا چاہیے کہ یہ مال حرام ہے۔ بلکہ ورثہ یہ کریں کہ اگر معلوم ہے کہ یہ مال فلاں کا ہے تو جس سے ثبوت نے حاصل کیا ہے اسے واپس دے دیں اور معلوم نہ ہو کہ کس سے لیا ہے تو فقرا پر بصدق کر دیں کہ ایسے مال کا یہی حکم ہے (رد المحتار)

مسئلہ ۱۱۱ پشاری کو روپیہ دیتے ہیں اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ روپیہ سودے میں کٹتا رہے گا۔ یا دیتے وقت یہ شرط نہ ہو کہ سودے میں کٹ جائے گا مگر معلوم ہے کہ یوں ہی کیا جائے گا تو اس طرح روپیہ دنیا ممنوع ہے کہ اس قرض سے یہ نفع ہوا کہ اس کے پاس رہنے

میں اُس کے ضائع ہونے کا احتمال تھا اب یہ احتمال جاتا رہا اور قرض سے نفع اٹھانا جائز ہے
(در مختار)

مسئلہ احتکار ممنوع ہے۔ احتکار کے یہ معنی ہیں کہ کھانے کی چیز کو اس لئے روکنا کہ گراں ہونے پر فروخت کرے گا۔ احادیث میں اس بارے میں سخت وعیدیں آئی ہیں۔ ایک حدیث میں یہ ہے جو چالیس روز تک احتکار کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو جذام و افلاس میں مبتلا کرے گا دوسری حدیث میں یہ ہے کہ وہ اللہ سے بری اور اللہ اُس سے بری۔ تیسری حدیث میں یہ ہے کہ اُس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اللہ تعالیٰ نہ اُس کے نفل قبول کرے گا نہ قرض احتکار انسان کے کھانے کی چیزوں میں بھی ہوتا ہے مثلاً اناج اور انگور بادام وغیرہ اور جانوروں کے چارے میں بھی ہوتا ہے جیسے گھاس بھوسا (در مختار رد المحتار)

مسئلہ احتکار وہیں کہلائے گا جب کہ اُس کا غلہ روکنا وہاں والوں کے لئے مفرب ہو یعنی اُس کی وجہ سے گرانی ہو جائے یا یہ صورت ہو کہ سارا غلہ اسی کے قبضہ میں ہے اس کے روکنے سے قحط پڑنے کا اندیشہ ہے دوسری جگہ غلہ دستیاب نہ ہوگا (ہدایہ)

مسئلہ احتکار کرنے والے کو قاضی یہ حکم دے گا کہ اپنے گھر والوں کے خرچ کے لائق غلہ رکھ لے اور باقی فروخت کر ڈالے اگر وہ شخص قاضی کے اس حکم کے خلاف کرے یعنی زائد غلہ نہ بیچے تو قاضی اُس کو مناسب سزا دے گا اور اُس کی حاجت سے زیادہ جتنا غلہ ہے قاضی خود بیچ کر دے گا کیوں کہ ضرر عام سے بچنے کی یہی صورت ہے (ہدایہ)

مسئلہ بادشاہ کو رعایا کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو احتکار کرنے والوں سے غلہ لے کر رعایا پر تقسیم کر دے پھر جب اُن کے پاس غلہ ہو جائے تو جتنا جتنا لیا ہے واپس دے دیں
مسئلہ اپنی زمین کا غلہ روک لینا احتکار نہیں۔ ہاں اگر یہ شخص گرانی یا قحط کا منتظر ہے تو اس بُری نیت کی وجہ سے گنہگار ہوگا اور اس صورت میں بھی اگر عام لوگوں کو غلہ کی حاجت ہو اور غلہ دستیاب نہ ہوتا ہو تو قاضی اُسے بیچ کرنے پر مجبور کرے گا (در مختار رد المحتار)

لے احتکار کے متعلق چند حدیثیں (بہار شریعت) حصہ یازدہم بیچ کر وہ کے بیان میں لکھی جا چکی ہیں ۱۲ منہ

مسئلہ دوسری جگہ سے غلہ خرید کر لایا اگر وہاں سے ٹھوٹا یہاں غلہ آتا ہے تو اس کا رکنا بھی احتکار ہے اور اگر وہاں سے یہاں غلہ لانے کی عادت جاری نہ ہو تو روکنا احتکار نہیں مگر اس صورت میں بھی بیچ ڈالنا مستحب ہے کہ دکان میں یہاں بھی ایک قسم کی کراہت ہے (در مختار المختار) مسئلہ حاکم کو یہ نہ چاہیے کہ آشیا کا نرخ مقرر کر دے۔ حدیث میں ہے کہ لوگوں نے

۱۶۱ عرض کی یا رسول اللہ نرخ گراں ہو گیا حضور نرخ مقرر فرمادیں ارشاد فرمایا: نرخ مقرر کرنے والا تنگی کشادگی کرنے والا روزی دینے والا اللہ ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا سے اس حالت میں ملوں کہ کوئی شخص خون یا مال کے معاملے میں مجھ سے کسی حق کا مطالبہ نہ کرے۔

مسئلہ تاجروں نے اگر چیزوں کا نرخ بہت زیادہ کر دیا ہے اور بغیر نرخ مقرر کئے کام چلتا نظر نہ آتا ہو تو اہل اہل سے مشورہ لے کر قاضی نرخ مقرر کر سکتا ہے۔ اور مقرر شدہ نرخ کے موافق جو بیع ہوئی یہ بیع جائز ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ بیع فکڑہ ہے کیوں کہ یہاں بیع پر اگر وہ نہیں قاضی نے اسے بیچنے پر مجبور نہیں کیا اسے اختیار ہے کہ اپنی چیز بیچے یا نہ بیچے صرف یہ کہا ہے کہ اگر بیچے تو جو نرخ مقرر ہوا ہے اس سے گراں نہ بیچے (دہلی) مسئلہ انسان کے کھانے اور جانوروں کے چارے میں نرخ مقرر کرنا صورت مذکورہ میں جائز ہے اور دوسری چیزوں میں بھی حکم یہ ہے کہ اگر تاجروں نے بہت زیادہ گراں کر دی ہوں تو اس میں بھی نرخ مقرر کیا جاسکتا ہے (در مختار)

قرآن مجید پڑھنے کے فضائل

قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کے بہت فضائل ہیں۔ انمالی طور پر آتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس پر اسلام اور احکام اسلام کا مدار ہے۔ اس کی تلاوت کراہ میں تدبر آدمی کو خدا تک پہنچاتا ہے۔ اس موقع پر اس کے متعلق چند حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱ صحیح بخاری میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

حدیث ۲ صحیح مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں کوئی شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ بطن یا عقیق میں صبح کو جائے اور وہاں سے دو اونٹنیاں کو بان والی لائے اس طرح کہ گناہ اور قطع رحم نہ ہو۔ یعنی جائز طور پر ہم نے عرض کی کہ یہ بات ہم سب کو پسند ہے فرمایا پھر کیوں نہیں صبح کو مسجد میں جا کر کتاب اللہ کی دو آیتوں کو سیکھنا کہ یہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین تین سے بہتر اور چار چار سے بہتر علیٰ ہذا القیاس۔

حدیث ۳ صحیح بخاری و مسلم میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ترنگ کی سی ہے کہ خوشبو بھی اچھی ہے اور مزہ بھی اچھا ہے۔ اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا وہ کھجور کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو نہیں مگر مزہ شیریں ہے۔ اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا وہ انڈرائن کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ کڑوا ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے وہ پھول کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو ہے مگر مزہ کڑوا۔

حدیث ۴ صحیح مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے بہت لوگوں کو بلند کرتا ہے اور بہتوں کو پست کرتا ہے۔ یعنی جو اس پر ایمان لاتے اور عمل کرتے ہیں ان کے لئے بلندیاں ہیں اور دوسروں کے لئے پستی ہے۔

حدیث ۵ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے وہ بکرانا کا تہین کے ساتھ ہے اور جو شخص رگ رگ کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے یعنی اس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔

حدیث ۶ شرح شمس میں عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی ایک قرآن کہ یہ بندوں کے لئے جگہ اکڑے گا اس کے لئے ظاہر و باطن ہے اور امانت اور رشتہ بکارے گا کہ جس نے مجھے ملایا اسے اللہ ملے گا اور جس نے مجھے کاٹا اللہ اسے کاٹے گا۔

حدیث ۷ امام احمد و ترمذی و ابو داؤد و نسائی نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور چڑھ اور تر تیل کے ساتھ پڑھ جس طرح دنیا میں تر تیل کے ساتھ پڑھتا تھا تیری منزل آخر آیت جو تو پڑھے گا وہاں ہے۔

حدیث ۸ ترمذی و دارقطنی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خوف میں کچھ قرآن نہیں ہے وہ دیرانہ مکان کی مثل ہے۔

حدیث ۹ ترمذی و دارقطنی نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کو قرآن نے میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا اُسے میں اُس سے بہتر دوں گا جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ اور کلام اللہ کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہی ہے جیسی اللہ کی فضیلت اُس کی مخلوق پر ہے۔

حدیث ۱۰ ترمذی و دارقطنی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے گا اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی میں نہیں کہتا اللہ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام دوسرا حرف ہے میم تیسرا حرف۔

حدیث ۱۱ ابو داؤد نے حماد بن عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور جو کچھ اُس میں ہے اس پر عمل کیا اُس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے اچھی ہے اگر وہ تمہارے گھر وں میں ہو تاکہ تو انب خود اُس عمل کرنے والے کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے۔

حدیث ۱۲ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ و دارقطنی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اُس کو یاد کر لیا اُس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جاننا اُس کے گھر والوں میں سے

دس شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اُس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔

حدیث ۱۳ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن سیکھو اور پڑھو کہ جس نے قرآن سیکھا اور پڑھا اور اُس کے ساتھ قیام کیا اُس کی مثال یہ ہے جیسے مُشک سے تھیلی بھری ہوئی ہے جس کی خوشبو ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے اور جس نے سیکھا اور سونگیا یعنی قیام الیل نہیں کیا اُس کی مثال وہ تھیلی ہے جس میں مُشک بھری ہوئی ہے اور اس کا مُنہ باندھ دیا گیا ہے۔

حدیث ۱۴ بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان دلوں میں بھی زنگ لگ جاتی ہے جس طرح لوہے میں پانی گرنے سے زنگ لگتی ہے عرض کی یا رسول اللہ اُس کی جلا کس چیز سے ہوگی؟ فرمایا: کثرت سے موت کو یاد کرنے اور تلاوت قرآن سے۔

حدیث ۱۵ صحیح بخاری و مسلم میں جُنْدُب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کو اُس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل کو اُلفت اور لگاؤ ہو اور جب دل اُچاٹ ہو جائے کُڑے ہو جاؤ یعنی تلاوت بند کر دو۔

حدیث ۱۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کو جتنی توجہ اُس نبی کی طرف ہے جو خوش آوازی سے قرآن پڑھتا ہے کسی کی طرف اتنی توجہ نہیں۔

حدیث ۱۷ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو تنہی یعنی خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں اس حدیث کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تنہی سے مراد استغناء ہے یعنی قرآن پڑھنے کے عوض میں کسی سے کچھ لینا نہ چاہیئے۔

حدیث ۱۸ امام احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ و داریمی نے براز بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کو اپنی آوازوں سے مڑتے کر دو اور داریمی کی روایت میں ہے کہ اپنی آوازوں سے قرآن کو خوب صورت کرو کیوں کہ اچھی

آواز قرآن کا حسن بڑھا دیتی ہے۔

حدیث ۱۹ بیہقی نے عبید بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے قرآن والو قرآن کو تکبیر نہ بناؤ یعنی سستی اور تغافل نہ برتو اور رات اور دن میں اس کی تلاوت کرو جیسا تلاوت کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور گنتی کرو یعنی اچھی آواز سے پڑھو اس کا معاوضہ نہ لو اور جو کچھ اس میں ہے اسے غور کرو تاکہ تم کو فلاح ملے اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیوں کہ اس کا ثواب بہت بڑا ہے (جو آخرت میں ملنے والا ہے)

حدیث ۲۰ ابو داؤد و بیہقی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ہم قرآن پڑھ رہے تھے اور ہمارے ساتھ اعرابی اور عجمی بھی تھے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ قرآن پڑھو تم سب اچھے ہو بعد میں قومیں آئیں گی جو قرآن کو اس طرح سیدھا کریں گی جیسا تیر سیدھا ہوتا ہے اس کا بدلہ جلدی لینا چاہیں گے دیر میں لینا نہیں چاہیں گے یعنی دنیا میں بدلہ لینا چاہیں گے۔

حدیث ۲۱ بیہقی نے عبید بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کو عرب کے لحن اور آواز سے پڑھو اہل عشق اور یہود و نصاریٰ کے لحن سے پڑھو یعنی قواعد کو سیکھو۔ مطابق گانے سے پڑھو اور میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن کو ترجیع کے ساتھ پڑھے گی جیسے گانے اور نغمہ میں ترجیع ہوتی ہے قرآن ان کے گلوں سے تجاوز نہیں کرے گا ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہیں اور ان کے دلوں کو ان کی یہ بات پسند ہے۔

حدیث ۲۲ ابوسعید بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح بخاری میں روایت ہے کہتے ہیں میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں نے جواب نہیں دیا جب نماز سے فارغ ہوا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا ارشاد فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے (اَسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ اِلَیْہِ) اور رسول کے پاس حاضر ہو جاؤ جب وہ تمہیں بلائیں پھر فرمایا مسجد سے باہر جانے سے پہلے قرآن میں جو سب سے بڑی سورت ہے وہ بتادوں گا اور حضور نے میرا ہاتھ پکڑ لیا جب نکلنے کا ارادہ ہوا میں نے عرض کی حضور نے یہ فرمایا تھا کہ مسجد سے باہر جانے کے پہلے قرآن کی سب سے بڑی

سورہ فاتحہ

سورت کی تعلیم کر دیں گا فرمایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ذِی الْعَلٰینِ وَہی سنیح ثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے ملے ہے۔

حدیث ۲۳ ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ نماز میں تم کس طرح پڑھتے ہو انھوں نے اُم القرآن یعنی سورہ فاتحہ کو پڑھا حضور نے فرمایا قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہ اس کے مثل توریت میں کوئی سورت اتاری گئی نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ قرآن میں وہ سنیح ثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے ملا۔

حدیث ۲۴ سورہ فاتحہ ہر بیماری سے شفا ہے (رداری بہیقی)

حدیث ۲۵ صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام حضور کی خدمت میں حاضر تھے اور پڑھتے ایک آواز آئی انھوں نے سرائٹایا اور یہ کہا کہ آسمان کا یہ دروازہ آج ہی کھولا گیا آج سے پہلے کسی نہیں کھلا ایک فرشتہ اُترا جبریل علیہ السلام نے کہا یہ فرشتہ آج سے پہلے کسی زمین پر نہیں اُترتا اُس نے سلام کیا اور یہ کہا کہ حضور کو بشارت ہو کہ دو نور حضور کو دئے گئے اور حضور سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے وہ دو نور یہ ہیں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کا فاتحہ جو حرف آپ پڑھیں گے وہ دیا جائے گا۔

حدیث ۲۶ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو متغایر نہ بناؤ، شیطان اُس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

حدیث ۲۷ صحیح مسلم میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ قرآن پڑھو کیوں کہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لئے شفیع ہو کر آئے گا دو چمک دار سورتیں بقرہ و آل عمران کو پڑھو ، کہہ دو ان کی قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا دو آبریں یا دو سائبان ہیں یا صفت بستہ پرندوں کی دو جماعتیں وہ دونوں اپنے اصحاب کی طرف سے جھگڑا کریں گی یعنی ان کی شفاعت کریں گی سورہ بقرہ کو پڑھو کہ اس کا لینا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اہل باطل اس کی

استطاعت نہیں رکھتے۔

حدیث ۲۸ صحیح مسلم میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوالمنذر (یہ ابی ابن کعب کی کنیت ہے) تمہارے پاس قرآن کی سب سے بڑی آیت کون سی ہے میں نے کہا اللہ و رسول اللہ علم نہیں حضور نے فرمایا اے ابوالمنذر تمہیں معلوم ہے کہ قرآن کی کون سی آیت تمہارے پاس سب میں بڑی ہے میں نے عرض کی اَللّٰهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (یعنی آیۃ الکرسی) حضور نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ابوالمنذر تم کو علم مبارک ہو۔

حدیث ۲۹ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ رمضان یعنی صدقہ فطر کی حفاظت مجھے سپرد فرمائی تھی۔ ایک آنے والا آیا اور غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور یہ کہا کہ تجھے حضور کی خدمت میں پیش کر دے گا۔ کہنے لگا میں محتاج عیالدار ہوں، سخت حاجت مند ہوں میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی حضور نے فرمایا ابو ہریرہ تمہارا رات کا قیدی کیا ہوا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس نے شدید حاجت اور عیال کی شکایت کی مجھے رحم آگیا چھوڑ دیا۔ ارشاد فرمایا وہ تم سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا۔ میں نے سمجھ لیا وہ پھر آئے گا کیوں کہ حضور نے فرمادیا ہے۔ میں اس کے انتظار میں تھا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور یہ کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پیش کروں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں عیال دار ہوں اب نہیں آؤں گا۔ مجھے رحم آگیا اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو حضور نے فرمایا ابو ہریرہ تمہارا قیدی کیا ہوا ہے۔ میں نے عرض کی اس نے عذاب شدید اور عیال داری کی شکایت کی مجھے رحم آیا اسے چھوڑ دیا۔ حضور نے فرمایا تمہیں جھوٹ بولا اور پھر آئے گا۔ میں اس کے انتظار میں تھا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے پکڑ لیا اور کہا تجھے حضور کے پاس پیش کروں گا میں مرتبہ ہو چکا تو کہتا ہے نہیں آئے گا پھر آتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تم کو بخش دے گا جب تم بچو گے پر ہاؤ آیۃ الکرسی اَللّٰهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ آخر آیت تک پڑھ لو صبح تک اللہ کی طرف سے تم پر نگہبان ہو گا اور شیطان تمہارے قریب نہیں

آئے گا۔ میں نے اُسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی حضور نے فرمایا تمہارا قیدی کیا ہوا میں نے عرض کی اس نے کہا چند کلمات تم کو سکھاتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے نفع دے گا حضور نے فرمایا یہ بات اس نے سچ کہی اور وہ بڑا جھوٹا ہے۔ اور تمہیں معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا مخاطب کون ہے میں نے عرض کی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے۔

حدیث ۳۰ صحیح بخاری و مسلم میں ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو شخص رات میں پڑھے وہ اس کے لئے کافی ہیں۔

حدیث ۳۱ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھی اس میں سے دو آیتیں جو سورہ بقرہ کے ختم پر ہیں نازل فرمائیں جس گھر میں تین راتوں تک پڑھی جائیں شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا (ترمذی و دارمی)

حدیث ۳۲ سورہ بقرہ کے فاتحہ کی دو آیتیں اللہ تعالیٰ کے اُس خزانہ میں سے ہیں جو عرش کے نیچے ہے اللہ نے مجھے یہ دونوں آیتیں دیں انہیں سکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ کہ وہ رحمت ہیں اور اللہ سے نزدیکی اور دعا ہیں (دارمی)

حدیث ۳۳ صحیح مسلم میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں جو شخص یاد کرے وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔
حدیث ۳۴ جو شخص سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے لئے دو جمعہ کے امین نور روشن ہوگا (بیہقی)

حدیث ۳۵ ہر چیز کے لئے دل ہے اور قرآن کا دل ایسی ہے جس نے ایسی پڑھی جس مرتبہ قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کے لئے لکھے گا (ترمذی و دارمی)

حدیث ۳۶ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے خط و ایسی پڑھا جب فرشتوں نے سنایا کہ مبارک ہو اُس اُمت کے لئے جس پر یہ اکراما جائے اور مبارک ہو اُن جنوں کے لئے جو اس کے حامل ہوں اور مبارک ہو اُن زبانوں کے لئے جو اس کو پڑھیں (دارمی)

حدیث ۳۷ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بیس پڑھے گا اس کے لگے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی لہذا اس کو اپنے مژدوں کے پاس پڑھو (بیہقی)

حدیث ۳۸ جو شخص خم المؤمن کو الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی صبح کو پڑھ لے گا شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے گا صبح تک محفوظ رہے گا (ترمذی دارمی)

حدیث ۳۹ جو شخص ہم لدخان شب جمعہ میں پڑھے اس کی مغفرت ہو جائے گی (ترمذی)

حدیث ۴۰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تک اہم تنزیل اور تبارک الذی سیدہ الملائکۃ پڑھ لیتے سوتے نہ تھے (احمد ترمذی دارمی)

حدیث ۴۱ خالد بن معدان نے کہا نجات دینے والی سورت کو پڑھو وہ اہم تنزیل ہے مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک شخص اس کو پڑھتا تھا اس کے سوا کچھ نہیں پڑھتا تھا اور وہ بہت گناہگار تھا اس سورت نے اپنا بازو اس پر بچا دیا اور کہا اے رب اس کی مغفرت فرما دے کہ یہ مجھ کو کثرت سے پڑھتا تھا۔ رب تعالیٰ نے اس کی شفاعت قبول فرمائی اور فرشتوں سے فرمایا کہ اس کی ہر خطا کے بدلے میں ایک نیکی لکھو اور ایک درجہ بلند کرو اور خالد نے یہ بھی کہا کہ یہ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں جھگڑا کرے گی کہے گی الہی اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو میری شفاعت قبول فرما اور تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو اس کتاب سے مجھے شادے اور وہ پرند کی طرح اپنے بازو اس پر بچا دے گی اور شفاعت کرے گی اور عذاب قبر سے بچائے گی اور خالد نے تبارک کے متعلق بھی ایسا ہی کہا اور جب تک ان دونوں کو پڑھ نہ لیتے خالد سوتے نہ تھے اور طاؤس نے کہا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن کی ہر ایک سورت پر ساٹھ حصہ کے ساتھ فضیلت رکھتی ہیں (دارمی)

حدیث ۴۲ قرآن میں تین آیت کی ایک سورت ہے آدمی کے لئے شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی وہ تبارک الذی سیدہ الملائکۃ ہے (احمد ترمذی ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ)

حدیث ۴۳ بعض صحابہ نے قبر پر خیر کا ڈیا انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے اس میں کسی شخص نے تبارک الذی سیدہ الملائکۃ نتم سورۃ تک پڑھا جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ سنایا تو حضور نے فرمایا وہ مانع ہے اور

میں ہے عذاب الہی سے نجات دیتی ہے (ترمذی)

حدیث ۴۴ جو شخص سورہ واقعہ ہر رات میں پڑھے گا اس کو کسی فاقہ نہیں پہنچے گا
ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی صاحب زادیوں کو حکم فرماتے تھے کہ ہر رات میں اس کو پڑھا
کریں (زیہتی)

حدیث ۴۵ کیا تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ ہر روز ایک ہزار آیتیں پڑھا
کر دو لوگوں نے عرض کی اس کی کون استطاعت رکھتا ہے کہ ہر روز ہزار آیتیں پڑھا کرے فرمایا
کہ اس کی استطاعت نہیں کہ اَلْهَکُمُ اللّٰهُ کَاشَدُ پڑھ لیا کرو (زیہتی)

حدیث ۴۶ کیا تم اس سے عاجز ہو کہ رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرو دو لوگوں نے
عرض کی تہائی قرآن کیوں کر کوئی پڑھے گا فرمایا کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کی برابر ہے
(بخاری و مسلم)

حدیث ۴۷ اِذَا زُلْزِلَتْ نَصَفَ قُرْآنَ کی برابر ہے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی
قرآن کی برابر ہے اور قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جُوِّعَالِیٰ کی برابر (ترمذی)

حدیث ۴۸ جو ایک دن میں دو سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے گا اس کے
پچاس برس کے گناہ مٹا دئے جائیں گے قریہ کو اس پر دین ہو (ترمذی و دارمی)

حدیث ۴۹ جو شخص سوتے وقت بچھونے پر داہنی کروٹ لیٹ کر تُو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ پڑھے قیامت کے دن رب تبارک و تعالیٰ اس سے فرما کے گا اے میرے بندے اپنی
دہنی جانب جنت میں چلا جا (ترمذی)

حدیث ۵۰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے
سنا فرمایا کہ جنت واجب ہوگئی (امام مالک ترمذی نسائی)

حدیث ۵۱ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ قرآن میں سب سے بڑی سورت کون سی ہے
فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اس نے عرض کی قرآن میں سب سے بڑی آیت کون سی ہے فرمایا
اِنَّ اَوَّلَ کَلِمَةٍ اَنشَأَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اس نے کہا یا رسول اللہ کون سی آیت آپ کو اور
آپ کی امت کو پسینا محبوب ہے یعنی اس کا فائدہ و ثواب فرمایا سورہ بقرہ کے خاتم کی آیت

کہ وہ رحمت الہی کے خزانہ سے عرش الہی کے نیچے سے ہے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اس امت کو دی دنیا و آخرت کی کوئی خیر نہیں مگر یہ اُس پر مشتمل ہے (روایت)

حدیث ۵۲ جو شخص اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ تین مرتبہ

پڑھ کر سورہ حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا جو شام تک اس کے لئے دعا کریں گے اور اگر وہ شخص اُس روز مر جائے تو شہید مرے گا اور شام کو پڑھ لے تو اس کے لئے بھی یہی ہے (ترمذی)

حدیث ۵۳ جو قرآن پڑھے اُس کو اللہ سے سوال کرنا چاہیے عنقریب ایسے لوگ

آئیں گے جو قرآن پڑھ کر آدمیوں سے سوال کریں گے (احمد مذی)

حدیث ۵۴ جو قرآن پڑھ کر آدمیوں سے کھانا مانگے گا قیامت کے دن اس طرح

آئینگا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہو گا نری ہڈیاں ہوں گی (بخاری)

حدیث ۵۵ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مُصَنَّف لکھنے کی اجرت کا سوال ہوا انہوں

نے فرمایا اس میں حرج نہیں وہ لوگ نقش بناتے ہیں اور اپنی دست کاری سے کھاتے ہیں یہی ایک قسم کی دست کاری ہے اس کا معاوضہ لینا جائز ہے (ترمذی)

قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ کے مسائل (بہار شریعت) حصہ سوئم میں مذکور ہو چکے ہیں یہاں

سے معلوم کئے جائیں مُصَنَّف شریعت کے متعلق بعض باتیں یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

قرآن مجید اور کتابوں کے آداب

مسئلہ قرآن مجید پر سونے ہانڈی کا پانی چڑھانا جائز ہے کہ اس سے نظر عوام میں

عنایت پیدا ہوتی ہے۔ جس میں اعراب و نقطے لگانا بھی مستحسن ہے کیوں کہ اگر ایسا نہ کیا جائے

تو اکثر لوگ اُسے صحیح نہ پڑھ سکیں گے۔ اسی طرح آیت سجدہ پر سجدہ لکھنا اور وقعت کی علامتیں

لکھنا اور رکوع کی علامت لکھنا اور تفسیر یعنی دس دس آیتوں پر نشان لگانا جائز ہے۔ اسی

طرح سورتوں کے نام لکھنا اور یہ لکھنا کہ اس میں اتنی آیتیں ہیں یہ بھی جائز ہے بلکہ مختار رد المحتار

اس زمانہ میں قرآن مجید کے تراجم بھی چھاپنے کا رواج ہے اگر ترجمہ صحیح ہو تو قرآن مجید کے ساتھ طبع کرنے میں حرج نہیں اس لئے کہ اس سے آیت کا ترجمہ جاننے میں سہولت ہوتی ہے مگر تنہا ترجمہ طبع نہ کیا جائے۔

مسئلہ تاریخ کے اوراق قرآن مجید کی جلد یا تفسیر و فقہ کی کتابوں پر بطور غلط چڑھانا جائز ہے (در مختار)

مسئلہ قرآن مجید کی کتابت نہایت خوش خط اور واضح حرفوں میں کی جائے کاغذ بھی بہت اچھا و شنائی بھی خوب اچھی ہو کہ دیکھنے والے کو بھلا معلوم ہو (در مختار و المختار) بعض اہل مطابع نہایت معمولی کاغذ پر بہت خراب کتابت و ریشنائی سے چھپواتے ہیں یہ ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔

مسئلہ قرآن مجید کا حجم چھوٹا کرنا مکروہ ہے (در مختار) مثلاً آج کل بعض اہل مطابع نے تنویدی قرآن مجید چھپواتے ہیں جن کا قلم اتنا باریک ہے کہ پڑھنے میں بھی نہیں آتا بلکہ مائل بھی نہ چھپوائی جائے کہ اس کا حجم بھی بہت کم ہوتا ہے۔

مسئلہ قرآن مجید پرانا بوسیدہ ہو گیا اس قابل نہ رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کے اوراق منتشر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں پیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیا جائے اور دفن کرنے میں اس کے لئے لحد بنائی جائے تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے یا اس پر تختہ لگا کر حجت بنا کر مٹی ڈالیں کہ اس پر مٹی نہ پڑے صحیف شریف بوسیدہ ہو جائے تو اس کو بلایا نہ جائے (علی گری)

مسئلہ نعت و نحو و صرف کا ایک مرتبہ ہے ان میں ہر ایک کی کتاب کو دوسرے کی کتاب پر رکھ سکتے ہیں۔ اور ان سے اوپر علم کلام کی کتابیں رکھی جاتیں۔ ان کے اوپر فقہ اور احادیث و مواظظ و دعوات و آثار و فقہ سے اوپر۔ اور تفسیر کو ان کے اوپر۔ اور قرآن مجید کو سب کے اوپر رکھیں قرآن مجید جس صندوق میں ہو اس پر کپڑا وغیرہ نہ رکھا جائے (علی گری)

مسئلہ کسی نے محض خیر و برکت کے لئے اپنے مکان میں قرآن مجید رکھ چھوڑا ہے، اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیت باعث ثواب ہے (غانیہ)

مسئلہ قرآن مجید پر اگر بقصد توہین پاؤں رکھا کافر ہو جائے گا (علی گری)

مسئلہ قرآن کی کتاب پر کپڑا

- مسئلہ جس گھر میں قرآن مجید رکھا ہو اس میں بی بی سے صحبت کرنا جائز ہے جب کہ قرآن مجید پر پردہ پڑا ہو (علگیری)۔
- مسئلہ قرآن مجید کو نہایت اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے اسی طرح اذان کہنے میں خوش گوئی سے کام لے سنی اگر آواز اچھی نہ ہو تو اچھی آواز بنانے کی کوشش کرے ٹخن کے ساتھ پڑھنا کہ حروف میں کمی بیشی ہو جائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے بلکہ پڑھنے میں قواعد تجوید کی مراعات کرے (در مختار رد المحتار)۔
- مسئلہ قرآن مجید کو معرود و شاذ دونوں قرار توں کے ساتھ ایک ساتھ پڑھنا مکروہ ہے تو فقط قرأتِ شاذہ کے ساتھ پڑھنا بدرجہ اولیٰ مکروہ ہے (در مختار رد المحتار) بلکہ عوام کے سامنے وہی قرأت پڑھی جائے جو وہاں رائج ہے کیوں کہ یہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی نادانگی کی وجہ سے الٹا کر بیٹھیں۔
- مسئلہ مسلمانوں میں یہ دستور ہے کہ قرآن مجید پڑھتے وقت اگر اٹھ کر کہیں جاتے ہیں تو بند کر دیتے ہیں کھلا ہوا چھوڑ کر نہیں جاتے یہ ادب کی بات ہے مگر بعض لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ اگر کھلا ہوا چھوڑ دیا جائے گا تو شیطان پڑھے گا اس کی اصل نہیں۔ ممکن ہے کہ بچوں کو اس ادب کی طرف توجہ دلانے کے لئے ایسا اختراع کیا ہو۔
- مسئلہ قرآن مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف بیٹھنے کی جگہ نہ پاؤں پھیلائے جائیں نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآن مجید نیچے ہو۔
- مسئلہ قرآن مجید کو جزدان و غلات میں رکھنا ادب ہے۔ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیں کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔
- مسئلہ نئے قلم کا تراشہ ادھر ادھر پھینک سکتے ہیں مگر مشتمل قلم کا تراشہ احتیاط کی جگہ میں رکھا جائے پھینکا نہ جائے اسی طرح مسجد کا گھاس کوڑا موضع احتیاط میں ڈالا جائے اسی جگہ نہ پھینکا جائے کہ احترام کے غلات ہو (علگیری) جس کا قند پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو اس میں کوئی چیز رکھنا مکروہ ہے اور تحصیل پر اسمائے الٰہی لکھے ہوں اس میں روپیہ پیسہ رکھنا مکروہ نہیں۔ کھانے کے بعد انگلیوں کو کاغذ سے پونچھنا مکروہ ہے (علگیری)۔

آداب مسجد و قبلہ

۱ مسجد کو چونے اور گھر سے نقش کرنا جائز ہے سونے چاندی کے پانی سے نقش و نگار کرنا بھی جائز ہے جب کہ کوئی شخص اپنے مال سے ایسا کرے۔ سال وقف سے ایسا نہیں کر سکتا بلکہ متولی مسجد نے اگر مال وقف سے سونے چاندی کا نقش کرایا تو اسے تاوان دینا ہوگا۔ ہاں اگر بانی مسجد نے نقش کرایا تھا جو خراب ہو گیا تو متولی مسجد مال مسجد سے بھی نقش و نگار کر سکتا ہے۔ بعض مشائخ دیوار قبلہ میں نقش و نگار کرنے کو مکروہ بتاتے ہیں کہ نمازی کا دل اُدھر متوجہ ہو گا (درمختار) مسئلہ مسجد کی دیواروں میں گچ اور پلاستر کرنا جائز ہے کہ اس کی وجہ سے عمارت محفوظ رہے گی۔ مسجد میں پلاستر کرانے یا قلعی یا کنگری کرانے میں ناپاک پانی استعمال نہ کیا جائے (ملگیری) ۲ مسئلہ مسجد میں درس دینا جائز ہے اگرچہ بوقت درس مسجد کی جانمازوں اور چٹائیوں کو استعمال کرتا ہو۔ مسجد میں کھانا کھانا اور سونا خشک کرنا جائز ہے غیر معیشت کے لئے مکروہ ہے اگر کوئی شخص مسجد میں کھانا یا سونا چاہتا ہو تو وہ بنیت اعتکاف مسجد میں داخل ہو اور ذکر کرے یا نماز پڑھے اس کے بعد وہ کام کر سکتا ہے (ملگیری) ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ یہ رواج ہے کہ ماہ رمضان میں عام طور پر مسجد میں روزہ افطار کرتے ہیں۔ اگر خارج مسجد کوئی جگہ ایسی ہو کہ وہاں افطار کریں جب تو مسجد میں افطار کریں۔ ورنہ داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیا کریں۔ اب افطار کرنے میں حرج نہیں۔ مگر اس بات کا اب بھی لحاظ کرنا ہو گا کہ مسجد کا فرش یا چٹائیاں آلودہ نہ کریں۔

۳ مسئلہ مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے مثلاً مسجد کے دو دروازے ہیں اور اس کو کہیں جانا ہے آسانی اس میں ہے کہ ایک دروازہ سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل جائے۔ ایسا نہ کرے۔ اگر کوئی شخص اس نیت سے گیا کہ اس دروازہ سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل جائے گا، اندر جانے کے بعد اپنے اس فعل پر نادم ہوا تو جس دروازہ سے نکلنے کا ارادہ کیا تھا

۴ مسجد کے متعلق مسائل دیباہ شریعت احمدیہ میں مفصل ذکر کئے گئے ہیں کچھ باتیں یہاں ذکر کی جاتی ہیں ۱۲

اس کے سوا دوسرے دروازہ سے نکلے اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ یہ شخص پہلے نماز پڑھے پھر نکلے اور بعض نے فرمایا کہ اگر بے وضو ہے تو جس دروازے سے گیا ہے اسی سے نکلے مسجد میں جوتے پہن کر جانا مکروہ ہے (علمگیری)

مسئلہ جامع مسجد میں تعویذ بیچنا ناجائز ہے جیسا کہ تعویذ ولے کیا کرتے ہیں کہ اس تعویذ کا یہ ہدیہ ہے اتحاد و اور تعویذ لے جاؤ (علمگیری)

مسئلہ مسجد میں عقد نکاح کرنا مستحب ہے (علمگیری) مگر یہ ضرور ہے کہ بوقت نکاح شور و غل اور ایسی باتیں جو احترام مسجد کے خلاف ہیں نہ ہونے پائیں۔ لہذا اگر معلوم ہو کہ مسجد کے آداب کا لحاظ نہ رہے گا تو مسجد میں نکاح نہ پڑھوائیں۔

مسئلہ جس کے بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو وہ مسجد میں نہ جائے (علمگیری)

مسئلہ مسجد میں ان آداب کا لحاظ رکھے۔

① جب مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے بشرطیکہ جو لوگ وہاں موجود ہیں ذکر و درس میں مشغول نہ ہوں اور اگر وہاں کوئی نہ ہو یا جو لوگ ہیں وہ مشغول ہیں تو یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنا مِنْ رَبِّنا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ۔

② وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تہجد المسجد ادا کرے۔

③ خرید و فروخت نہ کرے۔

④ ننگی تلوار مسجد میں نہ لے جائے۔

⑤ گئی ہوئی چیز مسجد میں نہ ڈھونڈے۔

⑥ ذکر کے سوا آواز بلند نہ کرے۔

⑦ دنیا کی باتیں نہ کرے۔

⑧ لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔

⑨ جگہ کے متعلق کسی سے جھگڑا نہ کرے۔

⑩ اس طرح نہ بیٹھے کہ دوسروں کے لئے جگہ میں تنگی ہو۔

⑪ غازی کے آگے سے نہ گزرے۔

۱۲) مسجد میں تھوک کھسکار نہ ڈالے۔

۱۳) انگلیاں نہ چٹکائے۔

۱۴) نجاست اور بچوں اور پاگلوں سے مسجد کو بچائے۔

۱۵) ذکر الہی کی کثرت کرے (علمگیری)

مسئلہ مسجد میں جگہ تنگ ہوگئی تو جو نماز پڑھنا چاہتا ہے وہ بیٹھے ہوئے کو کہہ سکتا ہے کہ سرک جاؤ نماز پڑھنے کی جگہ دے دے اگرچہ وہ شخص ذکر و درس میں یا تلاوت قرآن مجید میں مشغول ہو یا متکلیف ہو (علمگیری)۔

مسئلہ مسجد کے سائل کو دنیا متاہ ہے مسجد میں دنیا کی باتیں کرنی مکروہ ہے مسجد میں کلام کرنا نیکوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے یہ جائز کلام کے متعلق ہے۔ نامائز کلام کے گناہ کا کیا پوچھنا اور مختار و المختار

مسئلہ نماز پڑھنے کے بعد مسئلے کو پیٹ کر رکہ دیتے ہیں یہ اچھی بات ہے کہ اس میں زیادہ احتیاط ہے مگر بعض لوگ جاننا کہ صرت کو نالوث دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ایسا نہ کرنے میں اس پر شیطان نماز پڑھے گا یہ بے اہل ہے۔

مسئلہ مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے۔ گرمی کی وجہ سے مسجد کی چھت پر جماعت کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر مسجد میں تنگی ہو نمازیوں کی کثرت ہو تو چھت پر نماز پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ بھٹی اور کلکتہ میں مسجد کی تنگی کی وجہ سے چھت پر بھی جماعت ہوتی ہے (علمگیری)

مسئلہ طالب علم نے مسجد کی چٹائی کا تنکا نشانی کرنے کے کتاب میں رکھ لیا یہ معاف ہے (علمگیری) اس کا یہ مطلب نہیں کہ ابھی چٹائی سے تنکا توڑ کر نشانی بنائے کہ اس طرح بار بار کرنے سے چٹائی خراب ہو جائے گی۔

مسئلہ قبلہ کی جانب ہدف یعنی نشانہ بنا کر اس پر تیر مارنا یا اس پر گولی مارنا مکروہ ہے یعنی قبلہ کی طرف چاند ماری کرنا مکروہ ہے (ردالمحتار)

لے ذکر فی المسئلۃ الامام احمد رضا حدیثین غم قال یکن استخراج اصل ذلک عمل منہج والا ولی ان ٹیوی کہا (انتقادی الرضویہ ج ۲ ص ۷۵) فیخاف من الشیطان استعمال مسجواتہ اما الصلوۃ منہ ظاہل لہ ۱۲

عبادت و علاج کا بیان

عبادت میں عبادت کو جانا سنت ہے اہم حدیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔

حدیث ۱ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں ① سلام کا جواب دینا ② زمین کے پوچھنے کو جانا ③ جانے کے ساتھ جانا ④ دعوت قبول کرنا ⑤ چھینکنے والے کا جواب دینا (جب اکہ نہ کہے)

حدیث ۲ صحیحین میں ہے بزار بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہمیں سات

باتوں کا حضور نے حکم فرمایا یہ پانچ باتیں ذکر کر کے فرمایا ⑥ قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا ⑦ مظلوم کی مدد کرنا۔

حدیث ۳ بخاری و مسلم و ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عبادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چھیننے میں رہا۔

حدیث ۴ صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل روز قیامت فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عبادت نہ کی۔ عرض کرے گا تیری عبادت کیسے کرتا تو تو رب العالمین ہے (یعنی خدا کیسے بیمار ہو سکتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے) فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور اس کی تو نے عبادت نہ کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر اس کی عبادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اور فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تو تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے نہ دیا کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو نے دیا ہوتا تو اس کو (یعنی اس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا۔ فرمائے گا اے ابن آدم میں

نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کیسے پانی دیتا تو تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا میرے فلاں بند، نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے نہ پلایا اگر پلایا ہوگا تو میرے یہاں پاتا۔

حدیث ۵ صحیح بخاری شریف میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک آعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور عادت کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے لا باس طہوڑا انشاء اللہ تعالیٰ۔ یعنی کوئی حرج کی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ اس آعرابی سے بھی یہی فرمایا۔ لا باس طہوڑا انشاء اللہ تعالیٰ۔

حدیث ۶ ابو داؤد و ترمذی امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لئے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

حدیث ۷ ابو داؤد و ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کر کے بضر میں ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا گیا۔

حدیث ۸ ترمذی بخاری و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں جو شخص مریض کی عیادت کو جا کہے آسمان سے منادی ندا کرتا ہے۔ تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا اور جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانا بنایا۔

حدیث ۹ ابن ماجہ امیر المومنین قاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لئے دعا کر رہے کہ اس کی دعا دعائے ملائکہ کے مانند ہے۔

حدیث ۱۰ بیہقی نے سعید بن الشیب سے مرسلا روایت کی کہ فرماتے ہیں افضل عیادت یہ ہے کہ جلد اٹھ آئے۔ اور اسی کی مثل انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی۔

حدیث ۱۱ ترمذی وابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے

میں جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل خوش کن بات کرو۔ کہ یہ کسی چیز کو روزہ کرنے کا اور اس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔

حدیث ۱۲ ابن حبان اپنی صحیح میں انہیں سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں: پانچ چیزیں

جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنتیوں میں لکھ دے گا۔ ① مریض کی عیادت کرے ② جنازہ میں حاضر ہو ③ روزہ رکھے ④ جمعہ کو جائے ⑤ غلام آزاد کرے

حدیث ۱۳ و ۱۴ احمد و طبرانی و ابویعلیٰ و ابن خزیمہ و ابن حبان و معاذ بن جبل اور

ابوداؤد و ابوآثارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں: پانچ چیزیں ہیں کہ جو ان میں سے ایک بھی کرے اللہ عز و جل کے ضمان میں آجائے گا۔ ① مریض کی عیادت کرے

② یا جنازہ کے ساتھ جائے ③ یا غزوہ کو جائے ④ یا امام کے پاس اس کی تعظیم و توقیر کے ارادہ سے جائے ⑤ یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے کہ لوگ اس سے سلامت

رہیں۔ اور وہ لوگوں سے

حدیث ۱۵ ابن خزیمہ اپنی صحیح میں ابویہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج تم میں کون روزہ دار ہے۔؟ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میں۔ فرمایا۔ آج تم میں کسی نے مسکین کو کھانا کھلایا۔؟ عرض کی میں نے۔ فرمایا، کون آج جنازے کے ساتھ گیا۔؟ عرض کی میں۔ فرمایا، کس نے آج مریض کی عیادت کی۔؟ عرض کی میں نے۔ فرمایا، یہ خصلتیں کسی میں کبھی جمع نہ ہوں گی مگر جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث ۱۶ ابوداؤد و ترمذی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات باریہ دعا پڑھے۔ اَمَّا لَیْ اَللّٰہِ الْعَظِیْمِ بِرَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَنْ یَّشْفِیْکَ۔ اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفا ہو جائے گی (فعائل عیادت کا اضافہ۔ از بہار شریعت حصہ چہارم)

لے ترجمہ: اللہ عظیم سے سوال کرتا ہوں جو عرش کریم کا مالک ہے۔ اس کا کہ تجھے شفا دے ۱۲ منہ

علاج | حدیث ۱ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لئے شفا بھی اتاری۔

حدیث ۲ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کے لئے دوا ہے جب بیماری کو دوا پہنچ جائے گی اللہ کے حکم سے اچھا ہو جائے گا۔

حدیث ۳ امام احمد و ترمذی و ابو داؤد نے اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کی کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم دوا کریں فرمایا ہاں اے اللہ کے بند دوا کرو کیوں کہ اللہ نے بیماری نہیں رکھی مگر اس کے لئے شفا بھی رکھی ہے سو ایک بیماری کے۔ وہ بڑھا پا ہے۔

حدیث ۴ ابو داؤد نے ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیماری اللہ دوا دونوں کو اللہ تعالیٰ نے اُنہما اُس نے ہر بیماری کے لئے دوا مقرر کی پس تم دوا کرو مگر حرام سے دوا مت کرو۔

حدیث ۵ امام احمد و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوائے خبیث سے ممانعت فرمائی۔

حدیث ۶ ترمذی و ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کرو کہ اُن کو اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے۔

حدیث ۷ ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مریض کھانے کی خواہش کرے تو اُسے کھلا دویہ حکم اُس وقت ہے کہ کھانے کا اشتہا ملے صادق ہو۔

حدیث ۸ ابو داؤد نے امّ مکتدر بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی

کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے میرے یہاں تشریف لائے۔ حضرت علی کو نقاہت ممتی یعنی بیماری سے ابھی اچھے ہوئے تھے مکان میں

کھجور کے خوشے تک رہے تھے حضور نے ان میں سے کھجوریں تناول فرمائیں حضرت علی نے کھانا چاہا حضور نے ان کو منع کیا اور فرمایا کہ تم تعیشہ ہو کہتی ہیں کہ تجو اور ٹھیکندہ پکا کر حاضر لائی حضور نے حضرت علی سے فرمایا اس میں سے لو کہ یہ تمہارے لئے نافع ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہین کو پرہیز کرنا چاہیے جو چیزیں اس کے لئے مفید ہیں ان سے بچنا چاہیے۔

حدیث ۹ امام احمد و ترمذی و ابو داؤد نے عمران بن حصین اور ابن ماجہ نے بڑیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا پھونک نہیں مگر نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹنے سے۔ یعنی ان دونوں میں زیادہ مفید ہے۔

حدیث ۱۰ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ اولادِ جعفر کو جلد نظر لگ جایا کرتی ہے کیا جھاڑ پھونک کر ان کو فرمایا ہاں کیوں کہ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر بد سبقت لے جاتی۔

حدیث ۱۱ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظر بد سے جھاڑ پھونک کرانے کا حکم فرمایا ہے۔

حدیث ۱۲ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں ایک لڑکی تھی جس کے چہرے میں زبردی تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جھاڑ پھونک کر دو کیوں کہ اسے نظر لگ گئی ہے۔

حدیث ۱۳ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا عمرو بن حزم کے گھر والوں نے حاضر ہو کر یہ کہا کہ یا رسول اللہ حضور نے جھاڑنے کو منع فرمایا اور ہمارے پاس بچہ کا جھاڑ ہے اور اس کو حضور کے سامنے پیش کیا ارشاد فرمایا اس میں کچھ ریح نہیں جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچائے نفع پہنچائے۔

حدیث ۱۴ صحیح مسلم میں عوف بن مالک انجسی سے روایت ہے کہتے ہیں ہم جاہلیت میں جھاڑ کرتے تھے حضور کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ حضور کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے

فرمایا کہ میرے سامنے پیش کرو۔ جھاڑ بھونک میں حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔

حدیث ۱۵ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا غزوئی نہیں یعنی مرض لگنا اور مستعدی ہونا نہیں ہے۔ اور نہ بدقالی ہے

اور نہ ہائٹہ ہے نہ صفر۔ اور مجذوم سے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔ دوسری روایت

میں ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے کہ رگستان میں اونٹ

ہرن کی طرح (صاف ستھرا) ہوتا ہے اور خارشتی اونٹ جب اس کے ساتھ مل جاتا ہے تو اسے بھی

خارشتی کر دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا پہلے کو کس نے مرض لگا دیا۔ یعنی جس طرح پہلا اونٹ خارشتی

ہو گیا دوسرا بھی ہو گیا مرض کا مستعدی ہونا غلط ہے۔ اور مجذوم سے بھاگنے کا حکم سزاوارتہ

کے قبل سے ہے کہ اگر اس سے میل جول میں دوسرے کو مجذوم پیدا ہو جائے تو یہ خیال ہوگا

کہ میل جول سے ہوا پیدا اس خیال فاسد سے بچنے کے لئے یہ حکم ہوا کہ اس سے علیحدہ رہو۔

حدیث ۱۶ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بدقالی کوئی چیز نہیں۔ اور فال چمی

چیز ہے لوگوں نے عرض کی فال کیا چیز ہے فرمایا اچھا کلمہ جو کسی سے نئے۔ یعنی کہیں جاتے

وقت یا کسی کام کا ارادہ کرتے وقت کسی کی زبان سے اگر اچھا کلمہ نکل گیا یہ فال حسن ہے۔

حدیث ۱۷ ابو داؤد و ترمذی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا طیر و بدقالی (شرک) ہے اس کو تین مرتبہ

فرمایا (یعنی مشرکین کا طریقہ ہے) جو کوئی ہم میں سے ہو یعنی مسلمان ہو وہ اللہ پر توکل کر

کے چلا جائے۔

حدیث ۱۸ ترمذی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ

اللہ ہائٹہ سے مراد آٹو ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب اس کے متعلق مختلف قسم کے خیالات رکھتے تھے اور

اب بھی لوگ اس کو منجوس سمجھتے ہیں جو کچھ بھی حدیث نے اس کے متعلق یہ ہدایت کی کہ اس کا اعتبار نہ کیا جائے ۱۲ منہ

۱۲ منہ صفر کو لوگ منجوس جانتے ہیں حدیث میں فرمایا یہ کوئی چیز نہیں ۱۲ منہ۔

تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کام کے لئے نکلے تو یہ بات حضور کو پسند تھی کہ یا راشد یا نجیح نہیں یعنی اُس وقت اگر کوئی شخص ان ناموں کے ساتھ کسی کو پکارتا یہ حضور کو اچھا معلوم ہوتا کہ یہ کامیابی اور فلاح کی قائل نیک ہے۔

حدیث ۱۹ ابو داؤد نے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیتے۔ جب کسی عامل کو بھیجتے اُس کا نام دریافت کرتے اگر اُس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرہ میں ظاہر ہوتے اور اگر اُس کا نام ناپسند ہوتا تو اُس کے آثار حضور کے چہرے میں دکھائی دیتے۔ اور جب کسی بستی میں جاتے اُس کا نام پوچھتے اگر اُس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرہ میں دکھائی دیتے اور ناپسند ہوتا تو کڑھمت کے آثار چہرہ میں دکھائی دیتے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ ناموں سے آپ بدشگونی لیتے بلکہ یہ کہ اچھے نام حضور کو پسند تھے اور بُرے نام ناپسند تھے۔

حدیث ۲۰ ابو داؤد نے عروہ بن عامر سے مُرسلاً روایت کی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بدشگونی کا ذکر ہوا حضور نے فرمایا خال اچھی چیز ہے اور برائشگون کسی مُسلم کو واپس نہ کرے۔ یعنی کہیں جا رہا تھا اور برائشگون ہوا تو واپس نہ آئے۔ چلا جائے۔ جب کوئی شخص ایسی چیز دیکھے جو ناپسند ہے یعنی برائشگون پائے تو یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِ بِاَلْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَذْفَعُ الشَّيْطَانُ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاَمْرِكَ

حدیث ۲۱ صحیح بخاری و مسلم میں انس بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سنو کہ فلاں جگہ طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب وہاں ہو جائے جہاں تم ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔

حدیث ۲۲ صحیح مسلم میں انس بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون عذاب کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کچھ لوگوں کو اس میں مبتلا کیا۔ جب سنو کہ کہیں ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب وہاں ہو جائے

لے (یے اللہ اچھی چیزیں نہیں لاتا مگر تو ہی۔ اور بُری چیزیں دفع نہیں کرتا مگر تو ہی۔

کوئی طاقت اور قوت نہیں مگر اللہ ہے۔ ۱۲ محمد احمد۔)

جہاں تم ہو تو بھاگو مت۔

حدیث ۲۲ امام احمد و بخاری نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون عذاب اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے اُس کو بھیجتا ہے اس کو اللہ نے مومنین کے لئے رحمت کر دیا جہاں طاعون واقع ہوا اور اُس شہر میں جو شخص صبر کر کے اور طلبِ ثواب کے لئے ٹھہرا رہے اور یقین رکھے کہ یہی ہو گا جو اللہ نے لکھ دیا ہے اُس کے لئے شہید کا ثواب ہے۔

حدیث ۲۲ امام بخاری و مسلم و احمد نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ہر مسلم کے لئے شہادت ہے۔
مسئلہ مریض کی عیادت کرنا سنت ہے اگر معلوم ہے کہ عیادت کو جانے کا تو اُس بیمار پر گراں گزرے گا ایسی حالت میں عیادت نہ کرے۔ عیادت کو جانے اور مرض کی سختی دیکھے تو مریض کے سامنے یہ ظاہر نہ کرے کہ تمہاری حالت خراب ہے۔ اور نہ سر ہلانے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے۔ اُس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہیے جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں۔ اُس کی مزاج پڑھی کرے اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جب کہ وہ خود اس کی خواہش کرے۔ فاسق کی عیادت بھی جائز ہے کیوں کہ عیادت حقوق اسلام سے ہے اور فاسق بھی مسلم ہے۔ یہودی یا نصرانی اگر زخمی ہو تو اُس کی عیادت بھی جائز ہے (در مختار رد المحتار) تجوسی کی عیادت کو جانے یا نہ جانے اس میں علما کو اختلاف ہے یعنی جب کہ یہ زخمی ہو (عنایہ) ہندو مجوس کے حکم میں ہیں ان کے احکام وہی ہیں جو مجوسیوں کے ہیں۔ اہل کتاب جیسے ان کے احکام نہیں ہندوستان کے یہودی، نصرانی، مجوسی بیت پرست ان میں کوئی بھی زخمی نہیں۔

مسئلہ دوا علاج کرنا جائز ہے جب کہ یہ اعتقاد ہو کہ شافی اللہ ہے اُس نے دوا کو ازالہ مرض کے لئے سبب بنا دیا ہے اور اگر دوا ہی کو شفا دینے والا سمجھا ہو تو ناجائز ہے (ملکیری)

مسئلہ انسان کے کسی جز کو دوا کے طور پر استعمال کرنا حرام ہے۔ خنزیر کے

بال یا ہڈی یا کسی جُز کو دوا استعمال کرنا حرام ہے۔ دوسرے جانوروں کی ہڈیاں دوا میں استعمال کی جاسکتی ہیں بشرطہ کہ ذبیحہ کی ہڈیاں ہوں یا خشک ہوں کہ اُس میں رطوبت باقی نہ ہو۔ ہڈیاں اگر ایسی دوا میں ڈالی گئی ہوں جو کھائی جائے گی تو یہ ضروری ہے کہ ایسے جانور کی ہڈی ہو جس کا کھانا حلال ہے اور ذبح بھی کر دیا ہو۔ مردار کی ہڈی کھانے میں استعمال نہیں کی جا سکتی (علگیری)

۹۱ مسئلہ حرام چیزوں کو دوا کے طور پر بھی استعمال کرنا ناجائز ہے کہ حدیث میں ارشاد فرمایا جو چیزیں حرام ہیں اُن میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی ہے بعض کتب میں یہ مذکور ہے کہ اگر اُس چیز کے متعلق یہ علم ہو کہ اسی میں شفا ہے تو اس صورت میں وہ چیز حرام نہیں اس کا حاصل بھی وہی ہے کیوں کہ کسی چیز کی نسبت ہرگز یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس سے مرض زائل ہو جائے گا زیادہ سے زیادہ ظن ہو گا نہ کہ علم و یقین خود علم طب کے قواعد و اصول ہی ظنی ہیں لہذا یقین حاصل ہونے کی کوئی صورت نہیں یہاں ویسا یقین بھی نہیں ہو سکتا جیسا بھوکے کو حرام نعم کھانے سے یا پیاسے کو شراب پینے سے جان بچ جانے میں ہوتا ہے رد مختار رد المحتار اگر یہی دوائیں بکثرت ایسی ہیں جن میں اسپرٹ اور شراب کی آمیزش ہوتی ہے ایسی دوائیں ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔

۹۲ مسئلہ بیماری کے متعلق طبیب نے یہ کہا کہ خون کا غلبہ ہے فصد وغیرہ کے ذریعے سے خون نکالا جائے موصی نے ایسا نہ کیا اور مرگیا تو اس علاج کے نہ کرنے سے گنہ گار نہیں ہوا کیوں کہ یہ یقین نہیں ہے کہ اس علاج سے شفا ہو ہی جائے گی (غائب)

۹۳ مسئلہ دست آتے ہیں یا آنکھیں دکھتی ہیں یا کوئی دوسری بیماری اس میں علاج نہیں کیا اور مرگیا گنہ گار نہیں ہے (علگیری) یعنی علاج کرنا ضروری نہیں کہ اگر دوا نہ کرے اور مچائے تو گنہ گار ہو۔ اور بھوک پیاس میں کھانے پینے کی چیز دستیاب ہو اور نہ کھائے پئے یہاں تک کہ مر جائے تو گنہ گار ہے کہ یہاں یقیناً معلوم ہے کہ کھانے پینے سے وہ بات جاتی رہے گی۔

۹۴ مسئلہ عورت کو حمل ہے تو جب تک شکم میں بچہ حرکت نہ کرے نہ فصد کھلانے نہ پچنے لگوانے اور بچہ حرکت کرنے لگے تو فصد وغیرہ کر سکتی ہے مگر جب ولادت کا زمانہ

قریب آجائے تو نہ کرائے کیوں کہ بچہ کو ضرر پہنچ جانے کا اندیشہ ہے ہاں اگر قصد نہ کرانے میں خود عورت ہی کو سخت نقصان پہنچے گا تو کرا سکتی ہے (علمگیری)

مسئلہ ہینے کی پہلی سے پندرہ تاریخوں تک کچھ نہ لگوائے جائیں پندرہویں کے بعد کچھ کرائیں خصوصاً ہفتہ کا دن اس کے لئے زیادہ اچھا ہے (علمگیری)

مسئلہ شراب سے خارجی علاج بھی ناجائز ہے مثلاً زخم میں شراب لگائی یا کسی جانور کو زخم ہے اُس پر شراب لگائی یا بچہ کے علاج میں شراب کا استعمال۔ ان سب میں وہ گنہگار ہو گا جس نے اس کو استعمال کرایا (علمگیری)

مسئلہ انگلی میں ایک قسم کا پھوڑا نکلتا ہے اور اُس کا علاج اس طرح کیا جاتا ہے کہ جانور کا پتہ اُس انگلی میں باندھ دیا جاتا ہے فتویٰ اس پر ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے (علمگیری)

مسئلہ بعض اڈرام میں آٹا گوندہ کر باندھا جاتا ہے یا لٹی پکا کر باندھتے ہیں یا کچی پکی رٹی باندھتے ہیں یہ جائز ہے (علمگیری)

مسئلہ علاج کے لئے حقہ کرنے یعنی عمل دینے میں حرج نہیں جب کہ حقہ ایسی چیز کا کا نہ ہو جو حرام ہے مثلاً شراب (ردیہ)

مسئلہ بعض امراض میں مریض کو بے ہوش کرنا پڑتا ہے تاکہ گوشت کاٹا جاسکے یا ہڈی وغیرہ کو جوڑا جاسکے یا زخم میں ٹانگے لگائے جائیں اس ضرورت سے دواسے بے ہوش کرنا جائز ہے (رد المحتار)

مسئلہ حقہ دینے میں بعض مرتبہ اُس جگہ کی طرف نظر کرنے یا چھونے کی نوبت آتی ہے بوجہ ضرورت ایسا کرنا جائز ہے (زلیبی)

مسئلہ استعاط حل کے لئے دوا استعمال کرنا یا دانی سے حل ساقط کرنا منع ہے۔ بچہ کی صورت بنی ہو یا نہ بنی ہو دونوں کا ایک حکم ہے ہاں اگر عذر ہو مثلاً عورت کے شیر خواہ بچہ ہے اور باپ کے پاس آنا نہیں کہ دایہ مقرر کرے یا دایہ دستیاب نہیں ہوتی اور حل سے دودھ خشک ہو جائے گا اور بچہ کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے تو اس مجبوری سے حل ساقط کیا جاسکتا ہے بشرطہ کہ اُس کے اعضا متنبہ ہوں اور اُس کی محنت ایک سو بیس دن ہے (رد المحتار)

لہو و لعب کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُتُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (پہ۔ لقمان ۱۰)۔
کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے، اور اسے سستی بنا لیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

حدیث ۱ ترمذی و ابوداؤد اور ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی چیزوں سے آدمی ہٹو کر رہتا ہے سب باطل ہیں مگر کمان سے تیر چلانا اور گھوڑے کو آداب دینا اور زوجہ کے ساتھ ملاعت کہ یہ تینوں حق ہیں۔

حدیث ۲ امام احمد و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ نے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نژد شیر کھیلنا گویا سور کے گوشت و خون میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ دوسری روایت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

حدیث ۳ امام احمد نے ابو عبد الرحمن خثلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نژد کھیلنا ہے پھر نماز پڑھنے اٹھتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو پیپ اور سور کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔

حدیث ۴ ذہبی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اصحابِ شاد جہنم میں سے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ میں نے تیرے بادشاہ کو مار ڈالا اس سے مراد شطرنج کھیلنے والے ہیں جو بادشاہ پر شہ دیا کرتے ہیں اور مات کرتے ہیں۔

حدیث ۵ بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں شطرنج بچیوں کا کھیل ہے۔ اور ابن شہاب نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ شطرنج نہیں کھیلے گا مگر خطا کار۔ اور انھیں سے دوسری روایت یہ ہے

کہ وہ باطل ہے اور اللہ تعالیٰ باطل کو دوست نہیں رکھتا۔

حدیث ۶ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے اور ابن ماجہ نے انس و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کبوتری کے پیچھے بھاگتے دیکھا فرمایا شیطان کے پیچھے پیچھے شیطان جا رہا ہے۔

حدیث ۷ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایوں کو لڑنے سے منع فرمایا۔

حدیث ۸ بزار نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں نغمہ کے وقت بارجے کی آواز اور ٹھہبیت کے وقت رونے کی آواز۔

حدیث ۹ بیہقی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گانے سے دل میں بغاوت اٹکتی ہے جس طرح پانی سے کھیتی اگتی ہے۔

حدیث ۱۰ طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گانے سے اور گانا سننے سے اور غیبت سے اور غیبت سننے سے اور خجیل کرنے اور خجیل سننے سے منع فرمایا۔

حدیث ۱۱ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب اور خجوا اور کوہڑھول حرام کیا اور فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

حدیث ۱۲ ابو داؤد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں میں گڑیاں کھیلا کرتی تھی اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے وقت تشریف لاتے کہ لڑکیاں میرے پاس ہوتیں جب حضور تشریف لاتے لڑکیاں چلی جاتیں اور جب حضور چلے جاتے لڑکیاں آ جاتیں۔

حدیث ۱۳ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہاں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میرے ساتھ چند دوسری

لوگیاں بھی کیلتیں جب حضور تشریف لاتے وہ چپ ہاتھیں حضور ان کو میرے پاس بھیج دیتے وہ میرے پاس آکر کھینچ لگتیں۔

حدیث ۱۴ ابو داؤد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں کہ ۲۹

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا خیبر سے تشریف لائے اور ان کے طاق پر گڑیاں بٹھیں اور پر وہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلی اور پردے کا کنارہ ہٹ گیا حضرت عائشہ کی گڑیاں دکھائی دیں حضور نے فرمایا عائشہ یہ کیا ہیں عرض کی میری گڑیاں ہیں۔ ان گڑیوں کے درمیان میں کپڑے کا ایک گھوڑا تھا جس کے دو بازو تھے حضور نے اس گھوڑے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ گڑیوں کے بیچ میں یہ کیا ہے عرض کی یہ گھوڑا ہے ارشاد فرمایا گھوڑے کے یہ کیا ہیں عرض کی یہ گھوڑے کے بازو ہیں ارشاد فرمایا گھوڑے کے لئے بازو؟ حضرت عائشہ نے عرض کی کیا آپ نے نہیں سنا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کے بازو تھے حضور نے سن کر ہنس کر فرمایا۔

مسئلہ نوبت بجانا اگر تغافل کے لئے ہو تو ناجائز ہے اور اگر لوگوں کو اس سے متنبہ کرنا مقصود ہو اور نفحات مؤید یاد دلانے کے لئے ہو تو میں وقتوں میں نوبت بجانے کی اجازت ہے بعد عصر اور بعد عشا اور بعد نصف شب کہ ان اوقات میں نوبت کو نفع مؤثر سے مشابہت ہے (در مختار) یہ نیت بہت اچھی ہے اگر نوبت بجانے والے کو بھی اس کا دھیان ہو اور کاش سننے والے کو بھی نوبت کی آواز سن کر نفحات مؤید یاد آئیں مگر اس زمانے میں ایسے لوگ کہاں۔ یہاں تو نوبت سے مقصود دھوم دھام اور شادی بیاہ کی رونق و زینت ہے۔

مسئلہ عید کے دن اور شادیوں میں دف بجانا جائز ہے جب کہ سادے دف ہوں ۲۹ اس میں حجاب نہ ہوں اور قواعد موسیقی پر نہ بجائے جائیں یعنی محض ڈھپ ڈھپ کی بے شری آواز سے نکاح کا اعلان مقصود ہو (رد المحتار علیٰ تہذیب)

مسئلہ لوگوں کو بیدار کرنے اور خبردار کرنے کے ارادہ سے بگل بجانا جائز ہے ۳۰ جیسے حمام میں بگل اس لئے بجاتے ہیں کہ لوگوں کو اطلاع ہو جائے کہ حمام کھل گیا۔ رمضان شریف میں سحری کھانے کے وقت بعض شہروں میں نقارے بجتے ہیں جن سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ لوگ سحری کھانے کے لئے بیدار ہو جائیں اور انہیں معلوم ہو جائے کہ ابھی سحری کا

وقت باقی ہے یہ جائز ہے کہ یہ صورت لٹو و لعب میں داخل نہیں روز مختار) اسی طرح کارخانوں میں کام شروع ہونے کے وقت اور ختم کے وقت سیٹی بجا کرتی ہے یہ جائز ہے کہ لٹو مقصود نہیں بلکہ اطلاع دینے کے لئے یہ سیٹی بجائی جاتی ہے اسی طرح ریل گاڑی کی سیٹی سے بھی مقصود یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ گاڑی چھوٹ رہی ہے یا اسی قسم کے دوسرے مسیح مقصد کے لئے سیٹی دی جاتی ہے یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ گنچہ چور کھینا ناجائز ہے شرط کا بھی یہی حکم ہے اسی طرح لٹو و لعب کی عینی قسمیں ہیں سب باطل ہیں صرف تین قسم کے لٹو کی حدیث میں اجازت ہے جی بی سے ملاعت اور گھوڑے کی سواری اور شیر اندازی کرنا (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ناچنا اتالی بجانا رستار ایک تارہ دو تارہ ہارنوم چنگہ طنبورہ بجانا اسی طرح دوسرے قسم کے باجے سب ناجائز ہیں (ردالمحتار)

مسئلہ مشغوفہ زمانہ کہ مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے ہیں اور بھی اچلتے کودتے ہیں اور ناچنے لگتے ہیں اس قسم کا گانا بجانا ناجائز ہے اسی محفل میں جانا اور وہاں بیٹھنا ناجائز ہے مشائخ سے اس قسم کے گانے کا کوئی ثبوت نہیں جو چیز مشائخ سے ثابت ہے وہ فقط یہ ہے کہ اگر کبھی کسی نے ان کے سامنے کوئی ایسا شعر پڑھ دیا جو ان کے حال و کیف کے موافق ہے تو ان پر کیفیت و رقت طاری ہوگئی اور بے خود ہو کر کھڑے ہو گئے اور اس حال و آواز شکی میں ان سے حرکات غیر اختیار یہ صادر ہوئے اس میں کوئی حرج نہیں۔ مشائخ و بزرگان دین کے احوال اور ان مشغوفہ کے حال و قال میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ یہاں مزامیر کے ساتھ محفلیں منعقد کی جاتی ہیں جن میں فُتاق و فُتار کا اجتماع ہوتا ہے۔ نااہلوں کا مجمع ہوتا ہے۔ گانے والوں میں اکثر بے شریع ہوتے ہیں۔ تالیاں بجاتے اور مزامیر کے ساتھ گاتے ہیں۔ اور خوب اُچھلتے کودتے ناچتے پھرتے ہیں اور اس کا نام حال رکھتے ہیں۔ ان حرکات کو صوفیہ کرام کے احوال سے کیا نسبت؟ یہاں سب چیزیں اختیاری ہیں وہاں بے اختیاری تعین (علمگیری)

مسئلہ کبوتر پانا اگر اڑانے کے لئے نہ ہو تو جائز ہے اور اگر کبوتروں کو اڑاتا ہے

تو ناجائز کہ یہ بھی ایک قسم کا لہو ہے اور اگر کبوتر اڑانے کے لئے چھت پر چڑھتا ہے جس سے لوگوں کی بے پردگی ہوتی ہے یا اڑانے میں کنکریاں پھینکتا ہے جن سے لوگوں کے برتن ٹوٹنے اندیشہ ہے تو اس کو سختی سے منع کیا جائے گا اور سزا دی جائے گی اور اس پر بھی نہ مانے تو حکومت کی جانب سے اس کے کبوتر ذبح کر کے اسی کو دے دئے جائیں تاکہ اڑانے کا سلسلہ ہی منقطع ہو جائے (در مختار)

مسئلہ جانوروں کو لڑانا مثلاً مرغ، بطیر، قیترو، مینڈھے، بھینسے وغیرہ کہ ان جانوروں کو بعض لوگ لڑاتے ہیں یہ حرام ہے اور اس میں شرکت کرنا یا اس کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے مسئلہ آم کے زمانے میں نوروز کرنے نوجوان لڑکے باغوں میں جاتے ہیں اور بعد میں چیلکے گٹھلی سے کھیلے ہیں اس میں حرج نہیں (علگیری)

مسئلہ کشتی لڑنا اگر لہو و لعب کے طور پر نہ ہو بلکہ اس لئے ہو کہ جسم میں قوت آئے اور کفار سے لڑنے میں کام دے یہ جائز و مستحسن و کار ثواب ہے بشرط یہ کہ شرپوشتی کے ساتھ ہو۔ آج کل بہت ہو کر صرف ایک ٹگٹ یا جانگیا پہن کر لڑتے ہیں کہ ساری رانیں کھلی ہوتی ہیں یہ ناجائز ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکرانہ سے کشتی لڑی اور تین مرتبہ پھیڑا۔ کیوں کہ مکرانہ نے یہ کہا تھا کہ اگر آپ مجھے پھیڑ دیں تو ایمان لاؤں گا پھر یہ مسلمان ہو گئے۔ (در مختار رد المحتار)

مسئلہ ہنسی مذاق میں اگر بے ہودہ باتیں محالی گلوچ اور کسی مسلم کی ایذا رسانی نہ ہو محض پُر لطف اور دل خوش کن باتیں ہوں جن سے اہل مجلس کو ہنسی آئے اور خوش ہوں اس میں حرج نہیں (علگیری)

اشعار کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۚ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۚ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۚ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

وَذَكِّرْهُ بِاللَّهِ كَثِيرًا وَانْتَصِرْ دَامِنْ بَعْدَ مَا ظَلَمُوا ۚ (پانچ ۱۵ اشعار) اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں کیا تو نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نامے میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔ مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بکثرت اللہ کی یاد کی اور بدلہ لیا اس کے بعد کہ ان پر ظلم ہوا یعنی ان کے لئے وہ حکم نہیں۔

حدیث ۱ صحیح بخاری میں ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہیں۔

حدیث ۲ صحیح بخاری و مسلم میں برابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ مشرکین کی نحو کر و جبریل تمہارے ساتھ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حسان سے فرماتے تم میری طرف سے جواب دو۔

الہی تو روح القدس سے حسان کی تائید فرما۔

حدیث ۳ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حسان سے یہ فرماتے سنا کہ روح القدس ہمیشہ تمہاری تائید میں ہے جب تک تم اللہ و رسول کی طرف سے مداخلت کرتے رہو گے۔

حدیث ۴ دارقطنی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس شعر کا ذکر آیا حضور نے ارشاد فرمایا وہ ایک کلام ہے اچھا ہے تو اچھا ہے اور بُرا ہے تو بُرا۔

حدیث ۵ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جو اسے فاسد کر دے یہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بھرا ہو۔

حدیث ۶ صحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ عراج میں جا رہے تھے ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا حضور نے فرمایا شیطان کو پکڑو آدمی کا جوف پیپ سے بھرا ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرا ہو۔

حدیث ۷ امام احمد نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایسے لوگ ظاہر نہ ہوں جو اپنی زبانوں کے ذریعہ سے کھائیں گے جس طرح گلے اپنی زبان سے کھاتی ہے۔ یعنی ان کا ذریعہ رزق لوگوں کی تعریف و مذمت کرتا ہے۔ اور اس میں حق و ناحق کا بالکل خیال نہ کریں گے جس طرح گلے اس کا خیال نہیں کرتی ہے کہ یہ چیز مفید ہے یا مضر جو چیز زبان کے سامنے آگئی کھا گئی۔ ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ اشعار اچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی۔ اگر اللہ و رسول کی تعریف کے اشعار ہوں یا ان میں حکمت کی باتیں ہوں اچھے اخلاق کی تعلیم ہو تو اچھے ہیں اور اگر تنو و باطل پر مشتمل ہوں تو بُرے ہیں۔ اور چوں کہ اکثر شعرا ایسے ہی بے نیکی ہاںکتے ہیں اس وجہ سے ان کی مذمت کی جاتی ہے۔

مسئلہ جو اشعار مباح ہوں ان کے پڑھنے میں حرج نہیں۔ اشعار میں اگر کسی مخصوص عورت کے اوصاف کا ذکر ہو اور وہ زندہ ہو تو پڑھنا مکروہ ہے اور مرچکی ہو یا خاص عورت کا ذکر نہ ہو تو پڑھنا جائز ہے۔ شعر میں لڑکے کا ذکر ہو تو وہی حکم ہے جو عورت کے متعلق اشعار کا ہے (ملگیری)

مسئلہ اشعار کے پڑھنے سے اگر یہ مقصود ہو کہ ان کے ذریعہ سے تفسیر و حدیث میں مدد ملے یعنی عرب کے محاورات اور اسلوب کلام پر مطلع ہو جیسا کہ شعرا پر جاہلیت کے کلام سے استدلال کیا جاتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں (ملگیری)

جھوٹ کا بیان

جھوٹ ایسی بُری چیز ہے کہ ہر مذہب والے اس کی بُرائی کرتے ہیں۔ تمام اذیان میں یہ حرام ہے۔ اسلام نے اس سے بچنے کی بہت تاکید کی۔ قرآن مجید میں بہت مواقع پر اس کی مذمت فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں پر خدا کی لعنت آئی۔ حدیثوں میں بھی اس کی بُرائی ذکر کی گئی۔ اس کے متعلق بعض احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صبیح کو لازم کر لو کیوں کہ سہائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک صبیح لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ سے بچو کیوں کہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

حدیث ۲ ترمذی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ باطل ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی چیز ہی ہے) اس کے لئے جنت کے کنارے میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑا کرنا چھوڑا اور وہ حق پر ہے یعنی اوجہ و حق پر ہونے کے جھگڑا نہیں کرتا اس کے لئے وسط جنت میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کئے اُس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجہ میں مکان بنایا جائے گا۔

حدیث ۳ ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب جھوٹ بولتا ہے اس کی بدولت سے فرشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔

حدیث ۴ ابو داؤد نے سفیان بن اسد خمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بڑی خیانت کی یہ بات ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔

حدیث ۵ امام احمد و بیہقی نے ابوالکلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی طبیعت میں تمام خصلتیں ہو سکتی ہیں مگر خیانت اور جھوٹ یعنی یہ دونوں چیزیں ایمان کے خلاف ہیں مومن کو ان سے دور رہنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے

حدیث ۶ امام الکلبی و بیہقی نے صفوان بن عکیم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ پھر عرض کی گئی کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ پھر کہا کیا مومن کذاب ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں۔

حدیث ۷ امام احمد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ سے بچو کیوں کہ جھوٹ ایمان سے مخالف ہے۔

حدیث ۸ امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ پورا مومن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو۔

حدیث ۹ امام احمد و ترمذی و ابوداؤد و دایمی نے بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن عبدہ روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہلاکت ہے اس کے لئے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسائے کہ لئے جھوٹ بولتا ہے۔ اس کے لئے ہلاکت ہے۔ اس کے لئے ہلاکت ہے۔

حدیث ۱۰ بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لئے کہ لوگوں کو ہنسائے اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گر جاتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلے سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے۔

حدیث ۱۱ ابوداؤد و بیہقی نے عبد اللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے مکان میں تشریف فرما تھے میری ماں نے مجھے بلایا کہ آؤ تمہیں دوں گی حضور نے فرمایا کیا چیز دینے کا ارادہ ہے انہوں نے کہا کھجور دوں گی ارشاد فرمایا اگر تو کچھ نہ دیتی تو یہ تیرے ذمہ جھوٹ لکھا جاتا۔

حدیث ۱۲ بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ سے مومن کا لاپتہ ہے اور جھلی سے قبر کا مذابہ ہے۔

حدیث ۱۳ صحیح بخاری و مسلم میں ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص خبیث نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان میں اصلاح کرتا ہے اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پہنچاتا ہے۔ یعنی ایک طرف سے دوسرے کے پاس اچھی بات کہتا ہے جو بات اس نے نہیں کہی ہے وہ کہتا ہے مثلاً اس نے تمہیں سلام

کہا ہے تمہاری تعریف کرتا تھا۔

حدیث ۱۴ ترمذی نے اسما بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر میں جگہوں میں مرد اپنی عورت کو راضی کرنے کے لئے بات کرے اور لڑائی میں جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان میں صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا۔

مسئلہ تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اس میں گناہ نہیں۔ ایک جنگ کی صورت میں کہ یہاں اپنے مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے اسی طرح جب ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو اس کے ظلم سے بچنے کے لئے بھی جائز ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دو مسلمانوں میں اختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صلح کرنا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے تمہاری تعریف کرتا تھا یا اس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے۔ اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ بی بی کو خوش کرنے کے لئے کوئی بات غلط واقع کہہ دے (غلطی)

مسئلہ توبہ یعنی لفظ کے جو ظاہر معنی ہیں وہ غلط ہیں مگر اس نے دوسرے معنی مراد لئے جو صحیح ہیں ایسا کرنا بلا حاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز ہے۔ توبہ کی مثال ہے کہ تم نے کسی کو کھانے کے لئے بلایا وہ کہتا ہے میں نے کھانا کھا لیا اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ اس وقت کا کھانا کھا لیا ہے مگر وہ یہ مراد لیتا ہے کہ کل کھا یا ہے یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے۔

مسئلہ اخیائے حق کے لئے توبہ جائز ہے مثلاً شفیع کورات میں جائداد مشغوع کی بیع کا علم ہوا اور اس وقت لوگوں کو گواہ بننا سکتا ہو تو صبح کو گواہوں کے سامنے یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے بیع کا اس وقت علم ہوا دوسری مثال یہ ہے کہ راک کی کورات کو حیض آیا اور اس نے خیابلوغ کے طور پر اپنے نفس کو اختیار کیا مگر گواہ کوئی نہیں ہے تو صبح کو لوگوں کے سامنے یہ کہہ سکتی ہے کہ میں نے اس وقت خون دیکھا اور دالمتاں

مسئلہ جس اچھے مقصد کو بچ بول کر بھی حاصل کیا جاسکتا ہو اور جھوٹ بول کر بھی حاصل کر سکتا ہو اس کے حاصل کرنے کے لئے جھوٹ بولنا حرام ہے۔ اور اگر جھوٹ سے

حامل کر سکتا ہو سچ بولنے میں حاصل نہ ہو سکتا ہو تو بعض صورتوں میں کذب بھی مباح ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے جیسے کسی بے گناہ کو ظالم شخص قتل کرنا چاہتا ہے یا ایذا دینا چاہتا ہے وہ دوسرے چھپا ہوا ہے ظالم نے کسی سے دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے یہ کہہ سکتا ہے مجھے معلوم نہیں اگرچہ جانتا ہو۔ یا کسی کی امانت اس کے پاس ہے کوئی اسے چھینتا چاہتا ہے پوچھتا ہے کہ امانت کہاں ہے؟ انکار کر سکتا ہے کہہ سکتا ہے کہ میرے پاس اس کی امانت نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ کسی نے خبیث کر بے حیائی کا کام کیا ہے اس سے دریافت کیا گیا کہ تو نے یہ کام کیا وہ انکار کر سکتا ہے کیوں کہ ایسے کام کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دینا یہ دوسرا گناہ ہوگا اسی طرح اگر اپنے مسلم بھائی کے بھید پر مطلع ہو تو اس کے بیان کرنے سے بھی انکار کر سکتا ہے (ردالمحتار)

مسئلہ اگر سچ بولنے میں فساد پیدا ہوتا ہو تو اس صورت میں بھی جھوٹ بولنا جائز ہے اور اگر جھوٹ بولنے میں فساد ہوتا ہو تو حرام ہے اور اگر شک ہو معلوم نہیں کہ سچ بولنے میں فساد ہوگا یا جھوٹ بولنے میں جب بھی جھوٹ بولنا حرام ہے (ردالمحتار)

مسئلہ جس قسم کے مبالغہ کا مادۂ زجاج ہے لوگ اُسے مبالغہ ہی پر محمول کرتے ہیں اس کے حقیقی معنی مراد نہیں لیتے وہ جھوٹ میں داخل نہیں مثلاً یہ کہا کہ میں تمہارے پاس ہزار مرتبہ آیا یا ہزار مرتبہ میں نے تم سے یہ کہا۔ یہاں ہزار کا عدد مراد نہیں بلکہ کئی مرتبہ آنا اور کہنا مراد ہے یہ لفظ ایسے موقع پر نہیں بولا جائے گا کہ ایک ہی مرتبہ آیا ہو یا ایک ہی مرتبہ کہا ہو اور اگر ایک مرتبہ آیا اور یہ کہہ دیا کہ ہزار مرتبہ آیا تو جھوٹا ہے (ردالمحتار)

مسئلہ تعزیر کی بعض صورتیں جن میں لوگوں کا دل خوش کرنا اور مزاح مقصود ہو جائز ہے جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ جنت میں بڑے عیا نہیں جائے گی یا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا (ردالمحتار)



زبان کو رکنا اور کالی گلوں جیبت پٹی پر تیرنا

حدیث ۱ صحیح بخاری میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے لئے اس چیز کا ضامن ہو جائے جو اس کے جیڑوں کے درمیان میں ہے یعنی زبان کا اور اس کا جو اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں ہے یعنی شرم گاہ کا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ یعنی زبان اور شرم گاہ کو منوعات سے بچانے پر جنت کا وعدہ ہے۔

حدیث ۲ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات بولتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا یعنی یہ خیال بھی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو درجوں بلند کرتا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کی ناخوشی کی بات بولتا ہے اور اس کی طرف دھان نہیں دھرتا یعنی اس کے ذہن میں یہ بات نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ اس سے اتنا ناراض ہوگا اس کلمہ کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو مشرق و مغرب کے فاصلہ سے بھی زیادہ ہے۔

حدیث ۳ ترمذی و ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز انسان کو سب سے زیادہ جنت میں داخل کرنے والی ہے وہ تقویٰ اور حسن خلق ہے اور جو چیز انسان کو سب سے زیادہ جہنم میں لے جانے والی ہے وہ دوجہ دار (گھٹل) چیزیں ہیں موند اور شرم گاہ۔

حدیث ۴ امام احمد و ترمذی و دارقطنی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو چپ رہا اُسے نجات ہے۔

حدیث ۵ امام احمد و ترمذی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی نجات کیا ہے ارشاد

فرمایا اپنی زبان پر قابو رکھو اور تمہارا گھر تمہارے لئے گنجائش رکھے (یعنی بے کار اذہر اذہر نہ جاوے) اور اپنی خطا پر گزرتے کرو۔

حدیث ۶ ترمذی نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا کہ ابن آدم جب صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزانہ یہ کہتے ہیں کہ تو خدا سے ڈر کہ ہم سب تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تو سیدی رہی تو ہم سب سیدے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

حدیث ۷ امام مالک و احمد نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابن ماجہ نے ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ترمذی اور بیہقی نے دونوں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ لائینی چیز چھوڑ دے یعنی جو چیز کا آمد نہ ہو اس میں نہ پڑے زبان و دل و جوارح کو بے کار باتوں کی طرف متوجہ نہ کرے۔

حدیث ۸ ترمذی نے سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ سب سے زیادہ کس چیز کا مجھ پر خوف ہے مئی کس چیز کے ضرر کا زیادہ اندیشہ ہے حضور نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا یہ ہے۔

حدیث ۹ بیہقی نے شعب الایمان میں عمران بن حطان سے روایت کی کہتے ہیں میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا۔ انھیں کالی کالی اوڑھے ہوئے مسجد میں تنہا بیٹھا ہوا دیکھا۔ میں نے کہا ابوذر یہ تنہائی کیسی۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فراتے سنا کہ تنہائی اچھی ہے بُرے ہم نشین سے۔ اور ہم نشین صالح تنہائی سے بہتر ہے۔ اور اچھی بات بولنا خاموشی سے بہتر ہے۔ اور بُری بات بولنے سے چُپ رہنا بہتر ہے۔

حدیث ۱۰ بیہقی نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سکوت پر قائم رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔

حدیث ۱۱ بیہقی نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے عرض

کی یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمائیے ارشاد فرمایا میں تم کو تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ اس سے تمہارے سب کام آراستہ ہو جائیں گے میں نے عرض کی اور وصیت فرمائیے فرمایا کہ تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کو لازم کر لو کہ اس کی وجہ سے تمہارا ذکر آسمان میں ہوگا اور زمین میں تمہارے لئے نور ہوگا۔ میں نے کہا اور وصیت فرمائیے۔ ارشاد فرمایا زیادتی خاموشی کو لازم کر لو کہ اس سے شیطان دفع ہوگا اور تمہیں دین کے کاموں میں مدد دے گی میں نے عرض کی اور وصیت کیجئے فرمایا کہ زیادہ ہنسنے سے بچو کہ یہ دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرہ کے نور کو دور کرتا ہے میں نے کہا اور وصیت کیجئے فرمایا حق بولو اگرچہ کڑوا ہو۔ میں نے کہا اور وصیت کیجئے فرمایا کہ اللہ کے بارے میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔ میں نے کہا اور وصیت کیجئے فرمایا کہ تم کو دوسرے لوگوں سے روکے وہ چیز جو تم اپنے نفس سے جانتے ہو۔ یعنی جو اپنے عیوب کی طرف نظر رکھے گا دوسرے کے عیوب میں نہ پڑے گا۔ اور کام کی بات یہ ہے کہ اپنے عیب پر نظر کی جائے تاکہ اس کے زائل کرنے کی کوشش کی جائے۔

حدیث ۱۲ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر کیا میں تم کو ایسی دو باتیں نہ بتا دوں جو پیچھے پرہیزگاری اور میزان میں بھاری ہیں انہوں نے کہا ہاں ارشاد فرمایا زیادہ خاموش رہنا اور خوبی اخلاق۔ تمہارے اس کی جس کے ہاتھ میں سیری جان ہے تمام مخلوقات نے ان کی مثل پر عمل نہیں کیا یعنی ان کی مثل کوئی چیز نہیں جس پر عمل کیا جائے۔

حدیث ۱۳ امام مالک نے اسلم سے روایت کی کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور حضرت صدیق اکبر اپنی زبان پکڑ کر کھینچ رہے تھے۔ حضرت عمر نے عرض کی کیا بات ہے اللہ آپ کی مغفرت کرے۔ حضرت صدیق نے فرمایا اسی نے مجھے تہا لک میں ڈالا ہے۔

حدیث ۱۴ امام احمد و بیہقی نے عبادہ بن صامیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے چھ چیزوں کے صامن ہو جاؤ میں تمہارے لئے جنت کا دروازہ ہوتا ہوں ① جب بات کرو سچ بولو ② اور جب وعدہ کرو اسے

پورا کرو۔ ۳) اور جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے اُسے ادا کرو ۴) اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو ۵) اور اپنی نگاہیں نیچی رکھو ۶) اور اپنے ہاتھوں کو روکو یعنی ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ۔

حدیث ۱۵ ترمذی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن نہ پلٹن کرنے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا نہ ٹھٹھ بکنے والا بے ہودہ ہوتا ہے۔

حدیث ۱۶ ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو یہ نہ چاہیے کہ لعنت کرنے والا ہو۔

حدیث ۱۷ صحیح مسلم میں ابو ذر وادار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن نہ گواہ ہوں گے نہ کسی کے سفارشی۔

حدیث ۱۸ ترمذی و ابو داؤد نے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی لعنت و غضب اور جہنم کے ساتھ آپس میں لعنت نہ کرو۔

حدیث ۱۹ ابو داؤد نے ابو ذر وادار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کو جاتی ہے آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر زمین پر اتاری جاتی ہے اُس کے دروازے بھی بند کر دیئے جاتے ہیں پھر نہنہ بائیں جاتی ہے جب کہیں راستہ نہیں پاتی تو اُس کی طرف آتی ہے جس پر لعنت بھیجی گئی اگر اسے اس کا اہل پاتی ہے تو اُس پر پڑتی ہے ورنہ بھینے ولے پڑ جاتی ہے۔

حدیث ۲۰ ترمذی و ابو داؤد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص کی جادر کو ہوا کے تیز جھونکے لگے اُس نے ہوا پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو کہ وہ خدا کی طرف سے ماثور ہے اور جو شخص ایسی چیز پر

لعنت کرتا ہے جو لعنت کی اہل نہ ہو تو لعنت اُسی پر لوٹ آتی ہے۔

حدیث ۲۱ ترمذی نے آبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا کو گالی نہ دو اور جب دیکھو کہ تمہیں بری لگتی ہے تو یہ کہو کہ الہی میں اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اس میں خیر ہے اور جس خیر کا اسے حکم ہوا اور میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں شر ہے اور اس کے شر سے جس کا اسے حکم ہوا۔

حدیث ۲۲ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی سواری کے جانور پر لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے اتر جاؤ ہمارے ساتھ میں ملعون چیز کو لے کر نہ چلو۔ اپنے اوپر اور اپنی اولاد و اموال پر بددعا نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بددعا اس ساعت میں ہو جس میں جو دعا خدا سے کی جائے قبول ہوتی ہے۔

حدیث ۲۳ طبرانی نے ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن پر لعنت کرنا اس کے قتل کی مثل ہے۔ اور جو شخص مومن مرد یا عورت پر کفر کی ہمت لگائے تو یہ اس کے قتل کی مثل ہے۔

حدیث ۲۴ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے تو اس کلمہ کے ساتھ دونوں میں سے ایک لوٹے گا یعنی یکہ دونوں میں سے ایک پر پڑے گا۔

حدیث ۲۵ صحیح بخاری میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دوسرے کو فتن اور کفر کی ہمت لگائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کہنے والے پر لعنت ہے۔

حدیث ۲۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو کافر کہے یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہیں ہے تو اسی کہنے والے پر لعنت ہے۔

حدیث ۲۷ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سلم سے گالی کلو ج کرنا

نفس ہے اور اُس سے قتال کفر ہے۔

حدیث ۲۸ صحیح مسلم میں انس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص گالی گلوچ کرنے والے اُنہوں نے جو کچھ کہا سب کا وبال اُس کے ذمہ ہے جس نے شروع کیا ہے جب تک مظلوم تجاوز نہ کرے یعنی جتنا پہلے نے کہا اُس سے زیادہ نہ کہے۔

حدیث ۲۹ طبرانی نے معمر بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی کسی کو بُرا بھلا کہنا ہی چاہتا ہے تو نہ اُس پر اِفترا کرے نہ اُس کے والدین کو گالی دے نہ اس کی قوم کو گالی دے ہاں اگر اس میں ایسی بات ہے جو اس کے علم میں ہے تو یوں کہے کہ تو بخیل ہے یا تو بُزدل ہے یا تو جھوٹا ہے یا بہت سونے والا ہے۔

حدیث ۳۰ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فحش جس چیز میں ہو گا اُسے عیب دار کر دے گا اور حیا جس میں ہوگی اُسے آراستہ کر دے گی۔

حدیث ۳۱ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن سب لوگوں میں بدترین مرتبہ اُس کا ہے کہ اُس کے شر سے بچنے کے لئے لوگوں نے اُسے چھوڑ دیا ہو اور ایک روایت میں ہے کہ اُس کے فحش سے بچنے کے لئے چھوڑ دیا ہو۔

حدیث ۳۲ بخاری و مسلم و احمد و ابوداؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے کہ دُہر کو بُرا کہتا ہے دُہر تو میں ہوں میرے ہاتھ میں سب کام ہیں رات اور دن کو میں بدلتا ہوں۔ یعنی زمانہ کو بُرا کہنا اللہ کو بُرا کہنا ہے کہ زمانہ میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔

حدیث ۳۳ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ

۵۶ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص یہ کہے کہ سب لوگ ہلاک ہو گئے تو سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا یہ ہے یعنی جو شخص تمام لوگوں کو گنہ گار اور مستحق تارتیلے تو سب سے بڑھ کر گنہ گار وہ خود ہے۔

۵۷ **حدیث ۳۴** صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ بُرا قیامت کے دن اُس کو پاؤ گے جو دُعا پڑھتا ہو۔ یعنی دورِ خفا آدمی کہ ان کے پاس ایک منہ سے آتا ہے اور اُن کے پاس دوسرے منہ سے آتا ہے یعنی منافقوں کی طرح کہیں کچھ کہتا ہے اور کہیں کچھ کہتا ہے یہ نہیں کہ ایک طرح کی بات سب جگہ کہے۔

۵۸ **حدیث ۳۵** دارِ قبی نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں دورِ خفا ہو گا قیامت کے دن آگ کی زبان اُس کے لئے ہوگی۔ ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ اُس کے لئے دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔

۵۹ **حدیث ۳۶** صحیح بخاری و مسلم میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ جنت میں چغل خور نہیں جائے گا۔

۶۰ **حدیث ۳۷** بیہقی نے شعب الایمان میں عبدالرحمن بن غنم و اشما بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نیک بندے وہ ہیں کہ اُن کے دیکھنے سے خدا یاد آئے اور اللہ کے بُرے بندے وہ ہیں جو چغلی کھاتے ہیں دُستوں میں جُدائی ڈالتے ہیں اور جو شخص جرم سے بُری ہے اُس پر تکلیف ڈالنا چاہتے ہیں۔

۶۱ **حدیث ۳۸** صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے غیبت کیا ہے لوگوں نے عرض کی اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا اُس چیز کے ساتھ ذکر کرے جو اُسے بُری لگے۔ کسی نے عرض کی اگر میرے بھائی میں وہ موجود ہو جو میں کہتا ہوں۔ (جب تو غیبت نہیں ہوگی)۔ فرمایا جو کچھ تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہے جب ہی تو غیبت ہے اور جب تم ایسی بات کہو جو اس میں ہو نہیں یہ بہتان ہے۔

حدیث ۳۹ امام احمد و ترمذی و ابوداؤد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا صغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ ایسی ہی ایسی ہی پستہ قد ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر سمندر میں ٹایا جائے تو اُس پر غالب آجائے۔ یعنی کسی پستہ قد کو ناٹا، ٹھگنا کہنا بھی غیبت میں داخل ہے جب کہ بلا ضرورت ہو۔

حدیث ۴۰ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی دو شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں روزے دار تھے جب نماز پڑھ چکے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں وضو کرو اور نماز کا اعادہ کرو اور روزہ پورا کرو اور دوسرے دن اس روزہ کی قضا کرنا۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ حکم کس لئے؟۔ ارشاد فرمایا تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔

حدیث ۴۱ ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ کسی کی نقل کروں اگر چہ میرے لئے اتنا اتنا ہو۔ یعنی نقل کرنا دنیا کی کسی چیز کے مقابل میں درست نہیں ہو سکتا۔

حدیث ۴۲ بیہقی نے شعب الایمان میں ابوسعید و جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت چیز ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ زنا سے زیادہ سخت غیبت کیوں کہ ہے فرمایا کہ روزنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور غیبت کرنے والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ نہ معاف کرنے جس کی غیبت ہے۔ اور اُس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں ہے۔

حدیث ۴۳ بیہقی نے زہوات کبیریہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت کے کفارہ میں یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اُس کے لئے استغفار کرے یہ کہے اللہم اغفر لنا ولہ الہی ہیں اور اُسے بخش دے۔

حدیث ۴۴ ابوداؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ امیر المومنین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب رجم کیا گیا تھا دو شخص آپس میں باتیں کرنے لگے ایک نے دوسرے سے کہا اے تو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی مگر اس کے نفس نے نہ چھوڑا کتنے کی طرح رجم کیا گیا۔ حضور نے سن کر سکوت فرمایا پھر در تک چلتے رہے راستے میں مرا ہوا گدھا بلا جواؤں پھیلائے ہوا تھا۔ حضور نے ان دو ٹول شخصوں سے فرمایا جاؤ اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ انھوں نے عرض کی یا نبی اللہ اے کون کھائے گا۔ ارشاد فرمایا وہ جو تم نے اپنے بھائی کی ابریزی کی وہ اس گدھے کے کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میری جان ہے وہ راعزا اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

حدیث ۲۵ امام احمد و نسائی و ابن ماجہ و حاکم نے اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ کے بندو اللہ نے حرج اٹھایا مگر جو شخص کسی مرد مسلم کی بطور ظلم آبروریزی کرے وہ حرج میں ہے اور ہلاک ہوا۔

حدیث ۲۶ امام احمد و ابوداؤد و حاکم نے مسور بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کسی مرد مسلم کی برائی کرنے کی وجہ سے کھانے کو ملا اللہ تعالیٰ اُس کو آٹنا ہی جہنم سے کھلائے گا اور جس کو مرد مسلم کی برائی کی وجہ سے کپڑا پہننے کو ملا اللہ تعالیٰ اُس کو جہنم کا آٹنا ہی کپڑا پہنائے گا۔

حدیث ۲۷ امام احمد و ابوداؤد نے ابو ہریرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے وہ لوگ جو زبان سے ایمان لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی چھپی ہوئی باتوں کی ٹول نہ کرو اس لئے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی چھپی ہوئی چیز کی ٹول کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی پوشیدہ چیز کی ٹول کرے گا اور جس کی اللہ ٹول کرے گا اس کو رسوا کر دے گا اگرچہ وہ اپنے مکان کے اندر ہو۔

حدیث ۲۸ امام احمد و ابوداؤد نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے معراج ہوئی ایک قوم پر گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے منہ اور سینے کو نوچتے تھے میں نے کہا جبریل یہ کون لوگ ہیں جبریل نے کہا یہ وہ

ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی آبروریزی کرتے تھے۔

حدیث ۴۹ ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نے کھانا کھا لیا اور اس کی آبروریزی کی تو اس کا خون۔ آدمی کو برائی سے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

حدیث ۵۰ ابو داؤد نے معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان پر کوئی بات کہے اس سے مقصد عیب لگانا ہو اللہ تعالیٰ اس کو پل صراط پر روکے گا جب تک اس چیز سے نہ نکلے جو اس نے کہی۔

حدیث ۵۱ ابو داؤد نے جابر بن عبد اللہ اور ابو طلحہ بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں مرد مسلم کی ہتک حرمت کی جاتی ہو اور اس کی آبروریزی کی جاتی ہو ایسی جگہ جس نے مدد نہ کی یعنی یہ خاموش سنتا رہا اور ان کو منع نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہیں کرے گا جہاں اسے پسند ہو کہ مدد کی جائے۔ اور جو شخص مرد مسلم کی مدد کرے گا ایسے موقع پر جہاں اس کی ہتک حرمت اور آبروریزی کی جا رہی ہو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا ایسے موقع پر جہاں اسے محبوب ہے کہ مدد کی جائے۔

حدیث ۵۲ شرح سنن میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد پر قادر ہو اور مدد کی۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔ اور اگر باوجود قدرت اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے پکڑے گا۔

حدیث ۵۳ بیہقی نے اشعری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کے گوشت سے اس کی غیبت میں روکے یعنی مسلمان کی غیبت کی جا رہی تھی اس نے روکا تو اللہ پر حق ہے کہ اسے جہنم سے آزاد کر دے۔

حدیث ۵۴ شرح سنن میں ابو داؤد اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اپنے بھائی کی آبروریزی کی اور اس کی آبروریزی ہوتی تھی اس نے منع کیا تو اللہ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنم کی آگ سے بچائے۔

اس کے بعد اس آیت کی تلاوت کی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ مسلمانوں کی مدد کرنا ہم پر حق ہے۔

حدیث ۵۵ ترمذی و ابوداؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے۔ اور مومن مومن کا بھائی ہے اُس کی چیزوں کو ہلاک ہونے سے بچائے اور غیبت میں اُس کی حفاظت کرے۔

حدیث ۵۶ امام احمد و ترمذی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسی چیز دیکھے جس کو چھپانا چاہیے اور اُس نے پردہ ڈال دیا یعنی چھپا دی تو ایسا ہے جیسے مؤذدہ (یعنی زندہ درگور) کو زندہ کیا۔

حدیث ۵۷ ابو نعیم نے معمر بن شبیب بن سعد لموی سے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کو قیامت کے دن اُس کا دفتر کھلا ہوا ملے گا وہ اُس میں ایسی نیکیاں بھی دیکھے گا جن کو کیا نہیں ہے۔ عرض کرے گا اے رب یہ میرے لئے کہاں سے آئیں میں نے تو انہیں کیا نہیں۔ اُس سے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جو تیری لاعلمی میں لوگوں نے تیری غیبت کی تھی۔

حدیث ۵۸ ترمذی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کو ایسے گناہ پر عار دلایا جس سے وہ توبہ کر چکا ہے تو مرنے سے پہلے وہ خود اس گناہ میں مبتلا ہو جائے گا۔

حدیث ۵۹ ترمذی نے داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی شہادت نہ کر یعنی اُس کی مصیبت پر اظہارِ مسرت نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اُس پر رحم کرے گا اور تجھے اُس میں مبتلا کر دے گا۔

حدیث ۶۰ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری ساری امت عافیت میں ہے مگر مجاہرین یعنی جو لوگ کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں یہ عافیت میں نہیں ان کی غیبت اور بُرائی کی جائے گی۔ اور آدمی کی بے باکی سے یہ ہے کہ رات میں اُس نے کوئی کام کیا یعنی گناہ کا کام اور خدا نے اُس کو چھپایا اور

صبح کو خود کہتا ہے کہ آج رات میں میں نے یہ کیا۔ خدا نے اس پر پردہ ڈالا تھا اور یہ شخص پردہ الہی کو ہٹا دیتا ہے۔

حدیث ۶۱ طبرانی ذیہقی نے بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا فاجر کے ذکر سے بچتے ہو اس کو لوگ کب پہچانیں گے فاجر کا ذکر اس چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے تاکہ لوگ اس سے بچیں۔

حدیث ۶۲ ذیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حیا کی پادروال دی اس کی غیبت نہیں یعنی ایسوں کی برائی بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں۔

حدیث ۶۳ طبرانی نے معاویہ بن حنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فاسق کی غیبت نہیں ہے۔

حدیث ۶۴ صحیح مسلم میں بغداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مبالغہ کے ساتھ مدح کرنے والوں کو جب تم دیکھو تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو۔

حدیث ۶۵ صحیح بخاری میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے کی تعریف کرتا ہے اور تعریف میں مبالغہ کرتا ہے ارشاد فرمایا تم نے اسے ہلاک کر دیا یا اس کی بیٹھ توڑ دی۔

حدیث ۶۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی حضور نے فرمایا تجھے ہلاکت ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی اس کو تین مرتبہ فرمایا جس شخص کو کسی کی تعریف کرنی ضروری ہی ہو تو یہ کہے کہ میرے گمان میں فلاں ایسا ہے اگر اس کے علم میں یہ ہو کہ وہ ایسا ہے اور اللہ اس کو خوب جانتا ہے اور اللہ پر کسی کا تڑکیہ نہ کرے یعنی جزم اور

یقین کے ساتھ کسی کی تعریف نہ کرے۔

حدیث ۶۱ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرش الہی جنبش کرنے لگتا ہے۔

مسائل فقہیہ غیبت کے یہ معنی ہیں کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو اس کی بُرائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے قرآن مجید میں فرمایا لَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ (پٹ-۱۳۷) تم آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم بُرا سمجھتے ہو۔

احادیث میں بھی غیبت کی بہت بُرائی آئی ہے چند حدیثیں ذکر کر دی گئیں انہیں غور سے پڑھو اس حرام سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ آج کل مسلمانوں میں یہ بلا بہت پھیلی ہوئی ہے۔ اس سے بچنے کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے۔ بہت کم مجلسیں ایسی ہوتی ہیں جو چغلی اور غیبت سے محفوظ ہوں۔

مسئلہ ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور روزے رکھتا ہے مگر اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو ضرر پہنچاتا ہے اس کی اس ایذا رسانی کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا غیبت نہیں۔ کیوں کہ اس ذکر کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس کی اس حرکت سے واقف ہو جائیں اور اس سے بچتے رہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی نماز اور روزے سے دھوکا کھا جائیں اور مصیبت میں مبتلا ہو جائیں حدیث میں ارشاد فرمایا کہ کیا تم فاجر کے ذکر سے ڈرتے ہو جو خرابی کی بات اس میں ہے بیان کر دو تاکہ لوگ اس سے پرہیز کریں اور بھیں (در مختار و المختار)

مسئلہ ایسے شخص کا حال جس کا ذکر اوپر گزرا اگر بادشاہ یا قاضی سے کہا تاکہ اُسے سزا ملے اور اپنی حرکت سے باز آجائے یہ چغلی اور غیبت میں داخل نہیں (در مختار) حکم فاسق و فاجر کا ہے جس کے شر سے بچانے کے لئے لوگوں پر اس کی بُرائی کھل دینا جائز ہے اور غیبت نہیں۔

اب سمجھنا چاہیے کہ بد عقیدہ لوگوں کا ضرر فاسق کے ضرر سے بہت زائد ہے۔ فاسق سے جو ضرر پہنچے گا وہ اس سے بہت کم ہے جو بد عقیدہ لوگوں سے پہنچتا ہے۔ فاسق سے اکثر دنیا کا ضرر ہوتا ہے اور بد مذہب سے تو دین و ایمان کی بربادی کا ضرر ہے۔ اور بد مذہب اپنی بد مذہبی پھیلانے کے لئے نماز روزے کی بظاہر خوب پابندی کرتے ہیں تاکہ اُن کا وقار لوگوں میں قائم ہو پھر جو گمراہی کی بات کریں گے اُن کا پورا اثر ہو گا۔ لہذا ایسوں کی بد مذہبی کا اظہار فاسق کے فسق کے اظہار سے زیادہ اہم ہے۔ اس کے بیان کرتے ہیں ہرگز دریغ نہ کریں۔ آج کل کے بعض صوفی اپنا تقدس یوں ظاہر کرتے ہیں کہ ہمیں کسی کی بُرائی نہیں کرنی چاہیے۔ یہ شیطانی دھوکا ہے مخلوق خدا کو گمراہوں سے بچانا یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے جس کو ناکارہ تاویلات سے چھوڑنا چاہتا ہے اور اُس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ میں ہر دل عزیز بنوں۔ کیوں کسی کو اپنا مخالف کروں۔

مسئلہ یہ معلوم ہے کہ جس میں بُرائی پائی جاتی ہے اگر اُس کے والد کو خبر ہو جائے گی تو وہ اس حرکت سے روک دے گا تو اُس کے باپ کو خبر کر دے۔ زبانہ کہہ سکتا ہو تو زبانہ کہے یا تحریر کے ذریعہ مطلع کر دے۔ اور اگر معلوم ہے کہ اپنے باپ کا کہا بھی نہیں مانے گا اور باز نہیں آئے گا تو نہ کہے کہ بلا وجہ عداوت پیدا ہوگی۔ اسی طرح بیوی کی شکایت اُس کے شوہر سے کی جاسکتی ہے اور رعایا کی بادشاہ سے کی جاسکتی ہے (در مختار رد المحتار) مگر یہ ضرور ہے کہ ظاہر کرنے سے اُس کی بُرائی کرنا مقصود نہ ہو بلکہ اصلی مقصد یہ ہو کہ وہ لوگ اس بُرائی کا انسداد کریں اور اس کی یہ عادت چھوٹ جائے۔

مسئلہ کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی بُرائی افسوس کے طور پر کی کہ مجھے نہایت افسوس ہے کہ وہ ایسے کام کرتا ہے یہ نجیبت نہیں۔ کیوں کہ جس کی بُرائی کی اگر اُسے خبر بھی ہو گئی تو اس صورت میں وہ بُرلہ مانے گا بُرا اُس وقت ملنے کا جب اُسے معلوم ہو کہ اس کہنے والے کا مقصود ہی بُرائی کرنا ہے۔

مگر یہ ضرور ہے کہ اس چیز کا اظہار اس نے حسرت و افسوس ہی کی وجہ سے کیا ہو ورنہ یہ نجیبت ہے بلکہ ایک قسم کا نفاق اور ریا اور اپنی طرح سرائی ہے کیوں کہ اُس نے مسلمان بھائی کی بُرائی کی اور ظاہر یہ کیا کہ بُرائی مقصود نہیں۔ یہ نفاق ہوا اور لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ

یہ کام میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بُرا جانتا ہوں یہ ریا ہے۔ اور چوں کہ غیبت کو غیبت کے طور پر نہیں کیا لہذا اپنے کو صلحا میں سے ہونا بتایا یہ تزکیہ نفس اور خورد ستائی ہوئی (در مختار المختار) مسئلہ کسی سستی یا شہر والوں کی بُرائی کی مثلاً یہ کہا کہ وہاں کے لوگ ایسے ہیں یہ غیبت نہیں کیوں کہ ایسے کلام کا یہ مقصد نہیں ہوتا کہ وہاں کے سب ہی لوگ ایسے ہیں بلکہ بعض لوگ مراد ہوتے ہیں اور جن بعض کو کہا گیا وہ معلوم نہیں۔ غیبت اُس صورت میں ہوتی ہے جب معین و معلوم اشخاص کی بُرائی ذکر کی جائے اور اگر اُس کا مقصد وہاں کے تمام لوگوں کی بُرائی کرنا ہے تو یہ غیبت ہے (رد المحتار در مختار)

مسئلہ فقیر ابو اللیث نے فرمایا کہ غیبت چار قسم کی ہے ایک کفر اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص غیبت کر رہا ہے اُس سے کہا گیا کہ غیبت نہ کرو کہنے لگا یہ غیبت نہیں میں سچا ہوں اس شخص نے ایک حرام قطعی کو حلال بتایا۔ دوسری صورت نفاق ہے کہ ایک شخص کی بُرائی کرتا ہے اور اس کا نام نہیں لیتا مگر جس کے سامنے بُرائی کرتا ہے وہ اس کو جانتا پہچانتا ہے لہذا یہ غیبت کرتا ہے اور اپنے کو پرہیزگار ظاہر کرتا ہے۔ یہ ایک قسم کا نفاق ہے۔ تیسری صورت معصیت ہے وہ یہ کہ غیبت کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ یہ حرام کام ہے ایسا شخص تو بہ کرے۔ چوتھی صورت مباح ہے وہ یہ کہ فاسق معین یا بد مذہب کی بُرائی بیان کرے بلکہ جب کہ لوگوں کو اس کے شرعی بچا یا مقصود ہو تو ثواب ملنے کی امید ہے (رد المحتار) مسئلہ جو شخص علانیہ بُرا کام کرتا ہے اُس کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ لوگ اُسے کیا کہیں گے اُس کی اس بُری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں۔ مگر اُس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کو ذکر کرنا غیبت میں داخل ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس نے حیا کا جواب اپنے چہرے سے ہٹا دیا اُس کی غیبت نہیں (رد المحتار) مسئلہ جس سے کسی بات کا مشورہ لیا گیا وہ اگر اُس شخص کا عیب و بُرائی ظاہر

کرے جس کے متعلق مشورہ ہے یہ غیبت نہیں حدیث میں ہے جس سے مشورہ لیا جائے وہ امن ہے لہذا اس کی بُرائی ظاہر نہ کرنا خیانت ہے۔ مثلاً کسی کے یہاں اپنا یا اپنی اولاد وغیرہ کا نکاح کرنا چاہتا ہے دوسرے سے اُس کے متعلق تذکرہ کیا کہ میرا ارادہ ایسا ہے۔ تمہاری کیا رائے ہے۔ اس شخص کو جو کچھ معلومات ہیں بیان کر دینا غیبت نہیں۔ اسی طرح کسی کے ساتھ تجارت وغیرہ میں شرکت کرنا چاہتا ہے یا اُس کے پاس کوئی چیز امانت

رکھنا چاہتا ہے یا کسی کے پڑوس میں سکونت کرنا چاہتا ہے اور اس کے متعلق دوسرے سے مشورہ لیتا ہے یہ شخص اُس کی برائی بیان کرے غیبت نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ جو بیدہیب اپنی بد مذہبی چھپائے ہوئے ہے جیسا کہ رد الفتن کے یہاں تفسیر ہے یا آج کل کے بہت سے وہابی بھی اپنی وہابیت چھپاتے اور خود کو سنی ظاہر کرتے ہیں اور جب موقع پاتے ہیں تو بد مذہبی کی آہستہ آہستہ تبلیغ کرتے ہیں اُن کی بد مذہبی کا اظہار غیبت نہیں کہ لوگوں کو اُن کے کروشہ سے بچانا ہے اور اگر اپنی بد مذہبی کو چھپاتا نہیں بلکہ علانیہ ظاہر کرتا ہے جب بھی غیبت نہیں کہ وہ علانیہ برائی کرنے والوں میں داخل ہے (ردالمحتار)

مسئلہ کسی کے ظلم کی شکایت حاکم کے پاس کرنا بھی غیبت نہیں مثلاً یہ کہ فلاں شخص نے مجھ پر ظلم و زیادتی کی ہے تاکہ حاکم اُس کا انصاف و داد کی کرے۔

اسی طرح مفتی کے سامنے استغاثہ پیش کرنے میں کسی کی برائی کی کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ کیا ہے اُس سے بچنے کی کیا صورت ہے۔ مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ نام نہ لے بلکہ یوں کہے کہ ایک شخص نے ایک شخص کے ساتھ یہ کیا بلکہ زید و ثویب سے تعبیر کرے جیسا کہ اس زمانے میں استغاثہ کی عموماً یہی صورت ہوتی ہے۔ پھر بھی اگر نام لے یا جب بھی جائز ہے اس میں بھی قباحت نہیں۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں آیا کہ ہند نے ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق حضور کی خدمت میں شکایت کی کہ وہ بخیل ہیں اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو مگر جب کہ میں ان کی لاطمی میں کچھ لے لوں۔ ارشاد فرمایا کہ تم اتنا لے سکتی ہو جو معدن کے ساتھ تمہارے اور بچوں کے لئے کافی ہو (ردالمحتار)

مسئلہ ایک صورت اس کے جواز کی یہ ہے کہ اس سے مقصود بیع کا عیب بیان کرنا ہو مثلاً غلام کو بیچنا چاہتا ہے اور اس غلام میں کوئی عیب ہے جو ریاضانی ہے اس کا عیب مشتری کے سامنے بیان کر دینا جائز ہے۔ یوں ہی کسی نے دیکھا کہ مشتری بائع کو خراب روپیہ دیتا ہے اُس سے اس کی حرکت ظاہر کر سکتا ہے (ردالمحتار)

مسئلہ ایک صورت جواز کی یہ بھی ہے کہ اس عیب کے ذکر سے مقصود اس کی برائی نہیں ہے بلکہ اس شخص کی معرفت و شناخت مقصود ہے مثلاً جو شخص ان میوب کے

ساتھ ملقب ہے تو مقصود معرفت ہے نہ بیان عیب۔ جیسے اُمّی، اُمّش، عرج، اُخول۔ صحابہ کرام میں عبداللہ بن اُمّ مکتوم نامی تھے اور روایتوں میں ان کے نام کے ساتھ اُمّی آتا ہے محدثین میں بڑے زبردست پائے کے سلیمان اُمّش ہیں۔ اُمّش کے معنی چندے کے ہیں۔ یہ نفلان کے نام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی بعض مرتبہ محض پہچاننے کے لئے کسی کو اندھا یا کانٹا یا ٹھکنا یا لبا کہا جاتا ہے۔ یہ غیبت میں داخل نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ حدیث کے راویوں اور مقدمے کے گواہوں اور مصنفین پر جرح کرنا ایران کے عیوب بیان کرنا جائز ہے۔ اگر راویوں کی خرابیاں بیان نہ کی جائیں تو حدیث صحیح اور غیر صحیح میں امتیاز نہ ہو سکے گا۔ اسی طرح مصنفین کے حالات نہ بیان کئے جائیں تو کتب مستندہ وغیرہ مستندہ میں فرق نہ رہے گا۔ گواہوں پر جرح نہ کی جائے تو حقوق مسلمین کی نگہداشت نہ ہو سکے گی۔

اول سے آخر تک گیارہ صورتیں وہ ہیں جو بظاہر غیبت ہیں اور حقیقت میں غیبت نہیں اور ان میں عیوب کا بیان کرنا جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے (ردالمحتار)

مسئلہ غیبت جس طرح زبان سے ہوتی ہے فعل سے بھی ہوتی ہے صراحت کے ساتھ بُرائی کی جائے یا تعریف و کثایہ کے ساتھ ہر سب صورتیں حرام ہیں۔ بُرائی کو جس نوعیت سے سمجھا جائے گا سب غیبت میں داخل ہے۔ تعریف کی یہ صورت ہے کہ کسی کے ذکر کے وقت یہ کہا کہ اچھ بٹھ میں ایسا نہیں جس کا یہ مطلب ہوا کہ وہ ایسا ہے کسی کی بُرائی لکھ دی یہ بھی غیبت ہے۔ سر وغیرہ کی حرکت بھی غیبت ہو سکتی ہے مثلاً کسی کی خوبیوں کا تذکرہ تھا اس نے سر کے اشارہ سے یہ بتانا چاہا کہ اس میں جو کچھ بُرائیاں ہیں اُن سے تم واقف نہیں۔ ہونٹوں اور آنکھوں اور بھوڑوں اور زبان یا ہاتھ کے اشارہ سے بھی غیبت ہو سکتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ایک عورت ہمارے پاس آئی جب وہ چلی گئی تو میں نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ وہ ٹھکنی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اس کی غیبت کی۔ (در مختار المختار)

مسئلہ ایک صورت غیبت کی نقل ہے مثلاً کسی لشکر کے نقل کرے اور لنگر لگا کر

چلے یا جس چال سے کوئی چلتا ہے اُس کی نقل اتاری جائے یہ بھی غیبت ہے بلکہ زبان سے کہہ دینے سے یہ زیادہ بُرا ہے۔ کیوں کہ نقل کرنے میں پوری تصویر کشی اور بات کو سمجھانا پایا جاتا ہے کہ کہنے میں وہ بات نہیں ہوتی (رد مختار)

مسئلہ غیبت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ یہ کہا ایک شخص ہمارے پاس اس قسم کا آیا تھا یا میں ایک شخص کے پاس گیا جو ایسا ہے اور مخاطب کو معلوم ہے کہ فلاں شخص کا ذکر کرتا ہے اگرچہ مسئلہ نے کسی کا نام نہیں لیا مگر جب مخاطب کو ان نفظوں سے سمجھا دیا تو غیبت ہو گئی کیوں کہ جب مخاطب کو یہ معلوم ہے کہ اس کے پاس فلاں آیا تھا فلاں کے پاس گیا تھا تو اب نام لینا لینا دونوں کا ایک حکم ہے ہاں اگر مخاطب نے شخص معین کو نہیں سمجھا مثلاً اس کے پاس بہت سے لوگ آئے یا یہ بہتوں کے یہاں گیا تھا مخاطب کو یہ پتہ نہ چلا کہ کیس کے متعلق کہہ رہا ہے تو غیبت نہیں۔ (رد مختار)

مسئلہ جس طرح زندہ آدمی کی غیبت ہو سکتی ہے مرنے والے مسلمان کو بُرائی کے ساتھ یاد کرنا بھی غیبت ہے جب کہ وہ صورت میں نہ ہوں جن میں عیوب کا بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں۔ مسلم کی غیبت جس طرح حرام ہے کا فردنی کی بھی ناجائز ہے کہ ان کے حقوق بھی مسلم کی طرح ہیں۔ کافر عربی کی بُرائی کرنا غیبت نہیں (رد المحتار)

مسئلہ کسی کی بُرائی اُس کے سامنے کرنا اگر غیبت میں داخل نہ بھی ہو جب کہ غیبت میں بیٹھ کر بُرائی کرنا معتبر ہو مگر یہ اُس سے بڑھ کر حرام ہے کیوں کہ غیبت میں جو وجہ ہے وہ یہ ہے کہ ایذا پہنچا رہا ہے وہ یہاں بدرجہ اولیٰ پائی جاتی ہے غیبت میں تو یہ احتمال ہے کہ اُسے اطلاع ملے یا نہ ملے اگر اُسے اطلاع نہ ہوئی تو ایذا بھی نہ ہوئی مگر احتمال ایذا کو یہاں ایذا قرار دے کر شرعاً مہلک حرام کیا اور منہ پر اس کی مذمت کرنا تو حقیقتاً ایذا ہے پھر یہ کیوں حرام نہ ہو (رد المحتار) بعض لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ تم فلاں کی غیبت کیوں کرتے ہو وہ نہایت دلیری کے ساتھ یہ کہتے ہیں مجھے اُس کا ڈر پڑا ہے چلو میں اُس کے منہ پر یہ باتیں کہہ دوں گا ان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بیٹھ کر بُرائی کرنا غیبت و حرام ہے اور منہ پر کہو گے تو یہ دوسرا حرام ہو گا۔ اگر تم اُس کے سامنے کہنے کی جرأت رکھتے ہو تو اس کی وجہ

بے غیبت حلال نہیں ہوگی۔

مسئلہ غیبت کے طور پر جو عیوب بیان کئے جائیں وہ کئی قسم کے ہیں۔ اس کے بن میں عیب ہو مثلاً اندھا کانہ لنگڑا لولا، ہونٹ کا، ناک چٹا وغیرہ۔ یا نسب کے اعتبار سے وہ عیب سمجھا جاتا ہو مثلاً اس کے نسب میں یہ خرابی ہے اُس کی دادی ماتی چاری تھی۔ ہندستان والوں نے پیشہ کو بھی نسب ہی کا حکم دے رکھا ہے لہذا بطور عیب کسی کو دھنا جولاہا کہتا بھی غیبت و حریم ہے۔ اخلاق و افعال کی برائی یا اس کی بات چیت میں خرابی مثلاً ہٹکلا یا تباہی یا دین داری میں وہ ٹھیک نہ ہو یہ سب صورتیں غیبت میں داخل ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے کپڑے اچھے نہ ہوں یا مکان اچھا نہ ہو ان چیزوں کو بھی اس طرح ذکر کرنا جو اسے برا معلوم ہو ناجائز ہے (ردالمحتار)

مسئلہ جس کے سامنے کسی کی غیبت کی جائے لازم ہے کہ زبان سے انکار کر دے مثلاً کہہ دے کہ میرے سامنے اس کی برائی نہ کرو۔ اگر زبان سے انکار کرنے میں اس کو خوف و اندیشہ ہے تو دل سے اُسے برا جانے۔ اور اگر ممکن ہو تو یہ شخص جس کے سامنے برائی کی جا رہی ہے وہاں سے اُٹھ جائے۔ یا اس بات کو کاٹ کر کوئی دوسری بات شروع کر دے ایسا نہ کرنے میں مستثنیٰ والا بھی گنہگار ہو گا۔ غیبت کا سننے والا بھی غیبت کرنے والے کے حکم میں ہے۔ حدیث میں ہے جس نے اپنے مسلم بھائی کی آبرو غیبت سے بچائی اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم ہے یہ ہے کہ وہ کسے جہنم سے آزاد کر دے (ردالمحتار)

مسئلہ جس کی غیبت کی اگر اُس کو اس کی خبر ہو گئی تو اس سے بھائی یا گنی ضروری اور یہی ضروری ہے کہ اس کے سامنے یہ کہہ میں نے تمہاری اس طرح غیبت یا برائی کی تم معاف کر دو اُس سے معاف کرائے اور توبہ کرے تب اس سے بری الذمہ ہو گا۔ اور اگر اس کو خبر نہ ہوئی ہو تو توبہ اور ندامت کافی ہے (رد مختار)

مسئلہ جس کی غیبت کی ہے اُسے خبر نہ ہوئی اور اس نے توبہ کر لی اس کے بعد اُسے خبر ملی کہ فلاں نے میری غیبت کی ہے آیا اس کی توبہ صحیح ہے یا نہیں؟۔ اس میں علما کے دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ نہ توبہ صحیح۔۔۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمائے گا جس نے

غیبت کی اس کی مغفرت توبہ سے ہوئی اور جس کی غیبت کی گئی۔ اس کو جو تکلیف پہنچی اور اُس نے درگزر کیا اس وجہ سے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ اُس کی توبہ معلق رہے گی اگر وہ شخص جس کی غیبت ہوئی خبر پہنچنے سے پہلے ہی مر گیا تو توبہ صحیح ہے اور توبہ کے بعد اُسے خبر پہنچ گئی۔ تو صحیح نہیں جب تک اُس سے معاف نہ کرائے بہتان کی صورت میں توبہ کرنا اور معافی مانگنا ضروری ہے بلکہ جن کے سامنے بہتان باندھا ہے اُن کے پاس جا کر یہ کہنا ضرور ہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا جو فلاں پر میں نے بہتان باندھا تھا (ردالمحتار) مسئلہ معافی مانگنے میں یہ ضرور ہے کہ غیبت کے مقابل میں اُس کی شناخت کرے اور اس کے ساتھ اظہارِ محبت کرے کہ اُس کے دل سے یہ بات جاتی رہے۔ اور فرض کر دے کہ اُس نے زبان سے معاف کر دیا مگر اُس کا دل اس سے خوش نہ ہوا تو اس کا معافی مانگنا اور اظہارِ محبت کرنا غیبت کی بُرائی کے مقابل ہو جائے گا اور آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا (ردالمحتار) مسئلہ اس نے معافی مانگی اور اس نے معاف کر دیا مگر اس نے سچائی اور خلوص دل سے معافی نہیں مانگی مگر محض ظاہری اور نمائشی یہ معافی کتنی توبہ ہو سکتا ہے کہ آخرت میں مواخذہ ہو کیوں کہ اُس نے یہ سمجھ کر معاف کیا تھا کہ یہ خلوص کے ساتھ معافی مانگ رہا ہے (ردالمحتار) مسئلہ امام غزالی علیہ الرحمۃ یہ فرماتے ہیں کہ جس کی غیبت کی وہ مر گیا یا کہیں غائب ہو گیا اُس سے کیوں کر معافی مانگے یہ معاملہ بہت دشوار ہو گیا۔ اس کو چاہیے کہ نیک کام کی کثرت کرے تاکہ اگر اس کی نیکیاں غیبت کے بدلے میں اُسے دے دی جائیں جب بھی اس کے پاس نیکیاں باقی رہ جائیں (ردالمحتار)

مسئلہ اگر اس کی ایسی بُرائیاں بیان کی ہیں جن کو وہ چھپاتا تھا یعنی یہ نہیں چاہتا تھا کہ لوگ اُن پر مطلع ہوں تو معافی مانگنے میں اُن عیوب کی تفصیل نہ کرے بلکہ مبہم طور پر یہ کہہ دے کہ میں نے تمہارے عیوب لوگوں کے سامنے ذکر کئے ہیں تم معاف کر دو۔ اور اگر ایسے عیوب نہ ہوں تو تفصیل کے ساتھ بیان کرے۔ اسی طرح اگر وہ باتیں ایسی ہوں جن کے ظاہر کرنے میں فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے تو ظاہر نہ کرے۔ بعض علماء کا یہ قول ہے کہ حقوقِ مجہولہ کو معاف کر دینا بھی صحیح ہے اور اس طرح بھی معافی ہو سکتی ہے لہذا اس قول

یہ بنا کی جائے اور ایسی قاصصورتوں میں تفصیل نہ کی جائے (ردالمحتار)

مسئلہ دو شخصوں میں جھگڑا تھا۔ دونوں نے معذرت کے ساتھ مصافحہ کیا۔ یہ بھی معافی کا ایک طریقہ ہے۔ جس کی غیبت کی ہے وہ مرگیا تو ورثہ کو یہ حق نہیں کہ معاف کریں ان کے معاف کرنے کا اعتبار نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ کسی کے منہ پر اس کی تعریف کرنا منع ہے اور بیٹھ چلے تعریف کی مگر یہ جانتا ہے کہ میرے اس تعریف کرنے کی خبر اس کو پہنچ جائے گی یہ بھی منع ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ پس پشت تعریف کرتا ہے اس کا خیال بھی نہیں کرتا کہ اسے خبر پہنچ جائے گی یا نہ پہنچے گی یہ جائز ہے مگر یہ ضرور ہے کہ تعریف میں جو خوبیاں بیان کرے وہ اس میں ہوں شعرا کی طرح ان ہوئی باتوں کے ساتھ تعریف نہ کرے کہ یہ نہایت درجہ قبیح ہے (علمگیری)

بَغْضٍ وَحَسَدٍ كَابِيَانُ

قرآن مجید میں ارشاد ہوا : وَلَا تَمْتَنُوا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَسَأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (رپ۔ ط۔ ۲)

اور اُس کی آرزو مت کر جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی مردوں
سے لئے اُن کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لئے اُن کی کمائی سے حصہ اور اللہ سے اُس کا
فضل مانگو بے شک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے: دَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ تم کہو میں پناہ مانگتا ہوں حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرتا ہے۔

کے مترے جب وہ حسد کرنا ہے۔
حدیث ۱ ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے اور صدقہ خطا کو کھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔ اسی کی مثل ابو داؤد نے ابو ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۲ دہلی نے مسند القرویں میں معاویہ بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حد ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے جس طرح ایوانِ شہد کو بگاڑتا ہے۔

حدیث ۳ امام احمد و ترمذی نے زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگلی امت کی بیماری تمہاری طرف بھی آئی وہ بیماری حد و بغض ہے وہ مونڈنے والا ہے دین کو مونڈتا ہے۔ بالوں کو نہیں مونڈتا۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے جنت میں نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ۔ اور مومن نہیں ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ میں تمہیں ایسی چیز بتا دوں کہ جب اُسے کرو گے آپس میں محبت کرنے لگو گے آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

حدیث ۴ طبرانی نے عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حد اور جھلی اور کہانت نہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں۔ یعنی مسلمانوں کو ان چیزوں سے بالکل تعلق نہ ہونا چاہیے۔

حدیث ۵ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں نہ حد کرو نہ بغض کرو نہ پیٹھ پیچھے بُرائی کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو کر رہو۔

حدیث ۶ صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ حد نہیں ہے مگر دو پر ایک وہ شخص جسے خدا نے کتاب دی یعنی قرآن کا علم عطا فرمایا وہ اس کے ساتھ رات میں قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ کہ خدا نے اُسے مال دیا وہ دن اور رات کے اوقات میں صدقہ کرتا ہے۔

حدیث ۷ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسد نہیں ہے مگر دو شخصوں پر۔ ایک وہ شخص جسے خدا نے قرآن سکھایا وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہے۔ اس کے پڑوسی نے سنا تو کہنے لگا کاش مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جو فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا۔ دوسرا وہ شخص کہ خدا نے اسے مال دیا وہ حق میں مال کو خرچ کرتا ہے کسی نے کہا کاش مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جیسا فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔

ان دونوں حدیثوں میں حسد سے مراد غیبت ہے جس کو لوگ رشک کہتے ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کو جو نعمت ملی ویسی مجھے بھی مل جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ اسے نہ ملتی یا اس سے جاتی رہے۔ اور حسد میں یہ آرزو ہوتی ہے اسی وجہ سے حسد مذموم ہے اور غیبت مذموم نہیں۔ امام بخاری کے ترجمہ الباب سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان حدیثوں میں غیبت مراد ہے۔ لہذا ان حدیثوں کے یہ معنی ہوتے کہ یہی دو چیزیں غیبت کرنے کی ہیں۔ کہ یہ دونوں خدا کی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ غیبت ان پر کرنا چاہیے نہ کہ دوسری نعمتوں پر واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

حدیث ۸ بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں اپنے بندوں پر خاص تجلی فرماتا ہے جو استغفار کرتے ہیں ان کی مغفرت کرتا ہے اور جو رحم کی درخواست کرتے ہیں ان پر رحم کرتا ہے اور عداوت والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔

حدیث ۹ امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ہفتہ میں دو بار دو شنبہ اور پچھنبدہ کو لوگوں کے اعمال نامے پیش ہوتے ہیں۔ ہر بندہ کی مغفرت ہوتی ہے مگر وہ شخص کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو ان کے متعلق یہ فرماتا ہے انہیں چھوڑ دو اس وقت تک کہ باز آجائیں۔

حدیث ۱۰ طبرانی نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شنبہ اور پچھنبدہ کو اللہ تعالیٰ کے حضور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ سب کی مغفرت فرادیتا ہے مگر جو دو شخص باہم عداوت رکھتے ہیں اور وہ شخص جو قطع رحم کرتا ہے۔

حدیث ۱۱ امام احمد و ابو داؤد و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ۲۹
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شہید اور پنج شہید کے دن جنت کے دروازے کھولے
 جاتے ہیں۔ جس بندہ نے شرک نہیں کیا ہے اس کی مغفرت کی جاتی ہے مگر جو شخص ایسا ہے کہ
 اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہے ان کے متعلق کہا جاتا ہے انہیں مہلت دو
 یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔

مسائل فقہیہ حد حرام ہے۔ احادیث میں اس کی بہت مذمت وارد ہوئی حد کے ۳۱
 یہ معنی ہیں کہ کسی شخص میں خوبی دیکھی۔ اس کو ابھی حالت میں پایا اس کے دل میں یہ آرزو ہے کہ یہ
 نعمت اس سے جاتی رہے اور مجھے مل جائے۔ اور اگر یہ تمنا ہے کہ میں بھی ویسا ہو جاؤں مجھے
 بھی وہ نعمت مل جائے یہ حد نہیں اس کو غیظ کہتے ہیں جس کو لوگ رشک سے تعبیر کرتے ہیں (علیہ السلام)
مسئلہ یہ آرزو کہ جو نعمت فلاں کے پاس ہے وہ بیٹھا مجھے مل جائے یہ حد ہے
 کیوں کہ بعینہ وہی چیز اس کو جب ملے گی کہ اس سے جاتی رہے۔ اور اگر یہ آرزو ہے کہ اس کی
 مثل مجھے ملے یہ غیظ ہے کیوں کہ اس سے زائل ہونے کی آرزو نہیں پائی گئی (علیگیری) حدیث میں
 فرمایا ہے کہ حد نہیں ہے مگر دو چیزوں میں ایک وہ شخص جس کو خدا نے مال دیا ہے اور وہ راہ
 حق میں صرف کرتا ہے دوسرا وہ شخص جس کو خدا نے علم دیا ہے وہ لوگوں کو سکھاتا ہے اور علم کے
 موافق فیصلہ کرتا ہے۔ اس حدیث سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دو چیزوں میں حد
 جائز ہے مگر بخیر دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی حد حرام ہے۔ بعض علما نے یہ بتایا کہ اس
 حدیث میں حد بمعنی غیظ ہے امام بخاری علیہ الرحمۃ کے ترجمہ الباب سے بھی یہی پتہ چلتا ہے۔
 اور بعض نے کہا کہ حد کا یہ مطلب ہے کہ اگر حد جائز ہوتا تو ان میں جائز ہوتا مگر ان میں بھی
 جائز ہے جیسا کہ لا یشؤم الا فی الدار الحدیث میں اسی قسم کی تاویل کی جاتی ہے۔
 اور بعض علما نے فرمایا کہ معنی حدیث یہ ہیں کہ حد انہیں دونوں میں ہو سکتا ہے اور چیزیں تو
 اس قابل ہی نہیں کہ ان میں حد پایا جاسکے کہ حد کے معنی یہ ہیں کہ دوسرے میں کوئی نعمت
 دیکھے اور یہ آرزو کرے کہ وہ مجھے مل جائے اور دنیا کی چیزیں نعمت نہیں کہ جن کی تحصیل کی فکر
 ہو دنیا کی چیزوں کا مال اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے اور یہ چیزیں وہ ہیں کہ ان کا مال اللہ

تعالیٰ کی خوشنودی درمنا ہے لہذا نعمت جس کا نام ہے وہ یہی ہیں ان میں حسد ہو سکتا ہے۔
(علمگیری وغیرہ)

ظلم کی مذمت

قرآن مجید میں بہت سے مواقع پر اس کی بُرائی ذکر کی گئی اور احادیث اس کے متعلق بہت ہیں بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱ ظلم قیامت کے دن تارکیاں ہے یعنی ظلم کرنے والا قیامت کے دن سخت مصیبتوں اور تارکیوں میں گھرا ہوا ہوگا (بخاری مسلم)

حدیث ۲ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے مگر جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں۔ اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ایسی ہی تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو پکڑتا ہے۔

حدیث ۳ جس کے ذمے اُس کے بھائی کا کوئی حق ہو وہ آج اُس سے معاف کرا لے اس سے پہلے کہ نہ اشرافی ہوگی نہ روپیہ بلکہ اس کے مل مصالح کو بقدر حق لے کر دوسرے کو دے دیئے جائیں گے اور اگر اُس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو دوسرے کے گناہ اس پر لا دئیے جائیں گے (بخاری)

حدیث ۴ تمہیں معلوم ہے مجلس کون ہے لوگوں نے عرض کی ہم میں مجلس وہ ہے کہ نہ اُس کے پاس روپیہ ہے نہ متاع۔ فرمایا میری امت میں مجلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز روزہ زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس طرح آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہے کسی پر تہمت لگائی ہے، کسی کا مال کھا لیا ہے، کسی کا خون بہا یا ہے، کسی کو مارا ہے، لہذا اُس کی نیکیاں اس کو دے دی جائیں گی۔ اور اس کو دے دی جائیں گی۔ اگر لوگوں کے حقوق پورے ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کی خطائیں اُس پر ڈال دی جائیں گی۔ پھر اُسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

۱۔ خط کشیدہ الفاظ بہارِ شریعت حصہ ۱۶ طبع اول آگرا اور اس کے صحت نامے سے لئے گئے ہیں

دیا جائے گا (مسلم شریف)

حدیث ۵ اتعذ بنو کہ یہ کہنے لگو کہ لوگ اگر ہمارے ساتھ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور اگر ہم پر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے بلکہ اپنے نفس کو اس پر جاؤ کہ لوگ احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر برائی کریں تو تم ظلم نہ کرو (ترمذی)

حدیث ۶ جو شخص اللہ کی خوشنودی کا طالب ہو لوگوں کی ناراضی کے ساتھ یعنی اللہ راضی ہو چاہے لوگ ناراض ہوں ہو اکیس اس کی کوئی پروا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے شر سے اس کی کفایت کرے گا اور جو شخص لوگوں کو خوش رکھنا چاہے اللہ کی ناراضی کے ساتھ اللہ تعالیٰ اُس کو آدمیوں کے سپرد کر دے گا (ترمذی)

حدیث ۷ سب سے بڑا قیامت کے دن وہ بندہ ہے جس نے دوسرے کی دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت برباد کر دی (ابن ماجہ)

حدیث ۸ مظلوم کی بددعا سے بچ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگے گا اور کسی حق والے کے حق سے اللہ منع نہیں کرے گا (بیہقی)

غصہ اور تکبر کا بیان

حدیث ۱ ایک شخص نے عرض کی مجھے وصیت کیجئے فرمایا غصہ نہ کرو اس نے بار بار وہی سوال کیا جواب یہ ملا کہ غصہ نہ کرو (بخاری)

حدیث ۲ قوی وہ نہیں جو پہلوان ہو دوسرے کو پچاڑ دے۔ بلکہ قوی وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے کو قابو میں رکھے (بخاری مسلم)

صحت نامہ خود حضرت مصنف قدس سرہ نے بنایا تھا۔ صحیح مسلم شریف کے الفاظ یہ ہیں: فَيُعْطَىٰ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ قَبِلَ أَنْ يَقْضَىٰ مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ
(ص ۳۲۰ ج ۲ طبع دہلی) ۱۲ محمد احمد

حدیث ۳ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بندہ نے غصے کا گھونٹ پیا اس

سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں (احمد)

حدیث ۴ قرآن مجید کی آیت ہے "إِذَا فَعِ بِاللَّيِّ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي

بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ" اس کے ساتھ دفع کر جو احسن ہے پھر وہ شخص

کہ تجھ میں اور اس میں عداوت ہے ایسا ہو جائے گا گویا وہ خالص دوست ہے" اس کی تفسیر

میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ غصے کے وقت صبر کرے اور

دوسرا اُس کے ساتھ برائی کرے تو یہ معاف کر دے جب ایسا کریں گے اللہ ان کو محفوظ

رکھے گا اور ان کا دشمن جھک جائے گا گویا وہ خالص دوست قریب ہے (بخاری)

حدیث ۵ غصہ ایمان کو ایسا خراب کرتا ہے جس طرح ایلو شہد کو خراب کر دیتا

ہے (زیہتی)

حدیث ۶ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ اے رب کون بندہ تیرے

نزدیک عزت والا ہے فرمایا وہ جو باوجود قدرت معاف کر دے (زیہتی)

حدیث ۷ جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے گا اللہ اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور

جو اپنے غصہ کو روکے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا عذاب اُس سے روک دے گا اور جو

اللہ سے عذر کرے گا اللہ اُس کے عذر کو قبول فرمائے گا (زیہتی)

حدیث ۸ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوتا ہے

اور آگ پانی ہی سے بجائی جاتی ہے لہذا جب کسی کو غصہ آجائے تو وضو کر لے (ابوداؤد)

حدیث ۹ جب کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو وہ بیٹھ جائے اگر غصہ چلا جائے

بیٹھا ورنہ لیٹ جائے (احمد ترمذی)

حدیث ۱۰ بعض لوگوں کو غصہ جلد آ جاتا ہے اور جلد جاتا رہتا ہے ایک کے بدلے

میں دوسرا ہے اور بعض کو دیر میں آتا ہے اور دیر میں جاتا ہے یہاں بھی ایک کے بدلے

میں دوسرا ہے۔ یعنی ایک بات اچھی ہے اور ایک بُری اولاد بدلا ہو گیا۔ اور تم میں بہتر وہ ہیں کہ دیر میں انہیں غصہ آئے اور جلد چلا جائے۔ اور بدتر وہ ہیں جنہیں جلد آئے اور دیر میں جائے۔ غصہ سے بچو کہ وہ آدمی کے دل پر ایک انگارہ ہے، دیکھتے نہیں ہو کہ گلے کی گہیں پھول جاتی ہیں اور آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں۔ جو شخص غصہ محسوس کرے لیٹ جائے اور زمین سے چپٹ جائے۔

حدیث ۱۱ میں تم کو جنت والوں کی خبر نہ دوں وہ ضعیف ہیں جن کو لوگ ضعیف و حقیر جانتے ہیں (مگر ہے یہ کہ) اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کر دے اور کیا جہنم والوں کی خبر نہ دوں وہ سخت گو، سخت خود تکبر کرنے والے ہیں (بخاری مسلم)

حدیث ۱۲ جس کسی کے دل میں رانی برابر ایمان ہو گا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس کسی کے دل میں رانی برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا (مسلم) دونوں جملوں کی وہی تاویل ہے جو اس مقام میں مشہور ہے۔

حدیث ۱۳ تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن نہ تو اللہ تعالیٰ کلام کرے گا نہ اُن کو پاک کرے گا نہ اُن کی طرف نظر فرمائے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ بڑھا زنا کار۔ بادشاہ کذاب۔ اور محتاج تکبر (مسلم)

حدیث ۱۴ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کبریا اور عظمت میری صفاتیں ہیں جو شخص ان میں سے کسی ایک میں مجھ سے منازعت کرے گا اسے جہنم میں ڈال دوں گا (مسلم)

حدیث ۱۵ آدمی اپنے کو اپنے مرتبے سے اونچے مرتبے کی طرف لے جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ تجارین میں لکھ دیا جاتا ہے پھر جو انہیں پہنچے گا اسے بھی پہنچے گا (ترمذی)

حدیث ۱۶ مکبرین کا حشر قیامت کے دن جیونیموں کی برابر جسموں میں ہو گا اور اُن کی صورتیں آدمیوں کی ہوں گی۔ ہر طرف سے ان پر ذلت چھائے ہوئے ہوگی۔ اُن کو کھینچ کر جہنم کے قید خانے کی طرف لے جائیں گے جس کا نام بولس ہے۔ اُن کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی۔ جہنمیوں کا پھوڑا انہیں پلایا جائے گا جس کو طینۃ الجبال کہتے ہیں (ترمذی)

حدیث ۱۷ جو اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتا ہے وہ اپنے نفس

میں چھوٹا مگر لوگوں کی نظر میں بڑا ہے۔ اور جو بڑا کی کرتا ہے اللہ اس کو پست کرتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں ذلیل ہے اور اپنے نفس میں بڑا ہے۔ وہ لوگوں کے نزدیک کتے یا سورت سے بھی زیادہ حقیر ہے (زیہتی)

حدیث ۱۸ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین ہلاک کرنے والی ہیں۔ نجات والی چیزیں یہ ہیں پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ سے تقویٰ۔ خوشی و ناخوشی میں حق بات بولنا مال داری اور احتیاج کی حالت میں درمیانی چال چلنا۔ ہلاک کرنے والی یہ ہیں خواہش نفسانی کی پیروی کرنا۔ اور بخل کی اطاعت اور اپنے نفس کے ساتھ گمنڈ کرنا یہ سب میں سخت ہے (زیہتی)

مہاجر اور قطع تعلق کی ممانعت

حدیث ۱ صحیح مسلم و بخاری میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے لئے یہ حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھے کہ دونوں ملتے ہیں ایک ادھر منہ پھیر لیتا ہے اور دوسرا ادھر منہ پھیر لیتا ہے۔ اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو ابتداء سلام کرے۔

حدیث ۲ ابو داؤد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلم کے لئے یہ نہیں ہے کہ دوسرے مسلم کو تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھے جب اس سے ملاقات ہو تو تین مرتبہ سلام کر لے۔ اگر اس نے جواب نہیں دیا تو اس کا گناہ بھی اسی کے ذمہ ہے۔

حدیث ۳ ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے لئے یہ حلال نہیں کہ مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے۔ اگر تین دن گزر گئے ملاقات کر لے اور سلام کرے اگر دوسرے نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر جواب نہیں دیا تو گناہ اس کے ذمہ ہے

اور یہ شخص چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا۔

حدیث ۴ ابو داؤد نے ابو خراش سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑ دے تو یہ اس کے قتل کی مثل ہے۔

حدیث ۵ امام احمد و ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلم کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے پھر جس نے ایسا کیا اور مر گیا تو جہنم میں گیا۔

سلوک کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ إِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَٰئِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ ۚ وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۚ وَ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ آتُوا الزَّكَاةَ ۚ

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجنا اور ماں باپ اور رشتہ والوں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھلائی کرنا اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔

اور فرماتا ہے قُلْ مَا أَنفَقْتُ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝

تم فرمادو جو کچھ نکلی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر کے لئے ہو اور جو کچھ بھلائی کرو گے بے شک اللہ اس کو جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے وَ قَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاتَهُ ۚ وَ بِالْوَالِدَيْنِ

إِحْسَانًا، مَا يُبْلَغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَخْذُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ
لَهُمَا آفٌ وَلَا تُنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا، وَخَفِضْ لَهُمَا
جَنَاحَ الدَّلِيلِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي
صَغِيرًا (رہ: ۳۷)

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے
ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ
جائیں تو ان سے اُن نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے عزت کی بات
کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا دے نرم دل سے۔

اور یہ کہ کہلے میرے پروردگار ان دونوں پر رحم کر جیسا انھوں نے
بچپن میں مجھے پالا۔

اور فرماتا ہے: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ
لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا (رہ: ۳۷)
اور ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کی اور اگر وہ
تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرا لیں تو ان کا کہنا نہ مان
اور فرماتا ہے: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ فَهَسَا
عَلَى وَهْنٍ وَفِضْلًا فِى عَامِلِينَ إِنْ أَشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَى الْبَصِيرَةِ
وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا وَصَاحِبُهُمَا فِى الدُّنْيَا مُعْرِضًا (رہ: ۳۸)

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس
کی ماں نے اُسے ہیٹ میں رکھا کم زوری پر کم زوری جھیلتی ہوئی اور اُس کا
وودھ چھوٹا دوسرے میں ہے یہ کہہ کر میرا اور اپنے ماں باپ کا میری ہی
طرف تجھے آلم ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرا
لیے تو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں بھلائی کے ساتھ

ان کا ساتھ دے۔

اور فرماتا ہے: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا مَا خَلَقْنَا الْمَرْءَ كَرِهًا وَضَعْتُهُ كُرْهًا وَرَبَّيْتُهِ بِطَعْنٍ ۝۲۴

اور ہم نے آدمی کو ماں باپ کے ساتھ نبھائی کرنے کا حکم دیا اُس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اُسے پیٹ میں رکھا اور تکلیف کے ساتھ اس کو جنا۔

اور فرماتا ہے: اِشْمَايْتُكُمْ ذُرًّا اَوْ ذُلًّا اَلْبَابُ ۝ اَلَّذِينَ يُؤْفُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُونَ اَلْمِيثَاقَ ۝ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهِ اَنْ يُوصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۝ (پک. ۹۷)

نصیحت دی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور بات پختہ کر کے نہیں توڑتے اور جس کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے اُسے جوڑتے ہیں اور خدا سے ڈرتے ہیں اور حساب کی بُرائی سے ڈرتے رہتے ہیں۔

اور فرماتا ہے: وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهِ اَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝ (پک. ۹۸)

اور جو لوگ اللہ کے عہد کو منہ بولی کے بعد توڑتے ہیں اور اللہ نے جس کے جوڑنے کا حکم دیا ہے اُسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں اُن کے لئے لعنت ہے اور اُن کے لئے بُرا گھر ہے۔

اور فرماتا ہے: وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَلَكُونَ فِيْهِ الْاَرْحَامَ ۝

اور اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور رشتے سے

حدیث صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سب سے زیادہ حسن صحبت یعنی احسان کا مستحق کون ہے؟
ارشاد فرمایا تمہاری ماں۔ یعنی ماں کا حق سب سے زیادہ ہے۔ انہوں نے پوچھا پھر کون جنسہ؟
نے پھر ماں کو بتایا۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ پھر کون؟ ارشاد فرمایا تمہارا والد۔ اور ایک

روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا سب سے زیادہ ماں ہے پھر ماں پھر ماں پھر باپ پھر وہ جو زیادہ قریب پھر وہ ہے جو زیادہ قریب ہے یعنی احسان کرنے میں ماں کا مرتبہ باپ سے بھی تین درجہ بلند ہے۔

حدیث ۲ ابو داؤد و ترمذی بروایت بہترین حکیم عن ابیہ عن جدہ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ کس کے ساتھ احسان کروں فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ فرمایا اپنے باپ کے ساتھ۔ پھر اس کے ساتھ جو زیادہ قریب ہو پھر اس کے بعد جو زیادہ قریب ہو۔

حدیث ۳ صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ احسان کرنے والا وہ ہے جو اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں احسان کرے۔ یعنی جب باپ مر گیا یا کہیں چلا گیا ہو۔

حدیث ۴ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کی ناک خاک میں ملے۔ (اس کو تین مرتبہ فرمایا) یعنی ذیل ہو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ کون یعنی کس کے متعلق ارشاد ہے فرمایا جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھا پے کے وقت پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا یعنی اُن کی خدمت نہ کی کہ جنت میں جاتا۔

حدیث ۵ صحیح بخاری و مسلم میں آثار بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں جس زمانے میں قریش نے حضور سے معاہدہ کیا تھا میری ماں جو مشرکہ تھی میرے پاس آئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام کی طرف راغب ہے یا وہ اسلام سے اعراض کئے ہوئے ہے کیا میں اس کے ساتھ سلوک کروں؟ ارشاد فرمایا اس کے ساتھ سلوک کرو۔ یعنی کافرہ ان کے ساتھ بھی سلوک کیا جائے گا۔

حدیث ۶ صحیح بخاری و مسلم میں مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں تم پر حرام کر دی ہیں۔ ماؤں کی نافرمانی کرنا اور لڑکیوں کو زندہ دگر کرنا اور دوستوں کا جو اپنے اوپر آتا ہو اُسے زندہ دگر کرنا اور اپنا مانگنا کہ لاؤ۔ اور یہ باتیں تمہارے لئے مکروہ کیں قیل و قال یعنی فضول باتیں اور کثرت سوال اور اضاعت مال۔

۱۔ **حدیث ۷** صحیح مسلم و بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات کبیرہ گناہوں میں ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے۔ فرمایا ہاں اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ اور یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے صحابہ کرام جنہوں نے عرب کا زمانہ جاہلیت دیکھا تھا ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ اپنے ماں باپ کو کوئی کیوں کر گالی دے گا یعنی یہ بات ان کی سمجھ سے باہر تھی حضور نے بتایا کہ مراد دوسرے سے گالی دلوانا ہے۔ اور اب وہ زمانہ آیا کہ بعض لوگ خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں اور کچھ لحاظ نہیں کرتے۔

۱۔ **حدیث ۸** شرح سنن میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا اُس میں قرآن پڑھنے کی آواز سنی۔ میں نے پوچھا یہ کون پڑھتا ہے فرشتوں نے کہا عارتہ بن نعمان ہیں۔ حضور نے فرمایا یہی حال ہے احسان کا یہی حال ہے احسان کا۔ عارتہ اپنی ماں کے ساتھ بہت بھلائی کرتے تھے۔

۱۔ **حدیث ۹** ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناراضی میں ہے۔

۱۔ **حدیث ۱۰** ترمذی وابن ماجہ نے روایت کی ایک شخص ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور یہ کہا کہ میری ماں مجھے یہ حکم دیتی ہے کہ میں اپنی عورت کو طلاق دوں

ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ والد جنت کے دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہے۔ اب تیری خوشی ہے کہ اُس دروازے کی حفاظت کرے یا ضائع کر دے۔

حدیث ۱۱ ترمذی و ابوداؤد نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہتے

ہیں میں اپنی بی بی سے محبت رکھتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس عورت سے کراہت کرتے تھے انھوں نے مجھ سے یہ فرمایا کہ اسے طلاق دے دو میں نے نہیں دی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا حضور نے مجھ سے فرمایا کہ اُسے طلاق دے دو۔

علامہ فرماتے ہیں کہ اگر والدین حق پرہیزگار تو طلاق دینا واجب ہے اور اگر بی بی حق پرہیزگار بھی والدین کی رضامندی کے لئے طلاق دینا جائز ہے۔

حدیث ۱۲ ابن ماجہ نے ابوالامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے

عرض کی یا رسول اللہ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے فرمایا کہ وہ دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں۔ یعنی اُن کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہوں گے۔

حدیث ۱۳ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس حال میں صبح کی کہ اپنے والدین کا فرماں بردار ہے اُس کے لئے صبح ہی کو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ والدین کے متعلق خدا کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے صبح ہی کو جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے کہ ایک شخص نے کہا اگرچہ ماں باپ اُس پر ظلم کریں فرمایا اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں۔

حدیث ۱۴ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اولاد اپنے والدین کی طرف نظر رحمت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر نظر کے بدلے حج مبرور کا ثواب لکھتا ہے۔ لوگوں نے کہا اگرچہ دن میں سو

ترتیب نظر کرے فرمایا ہاں۔ اللہ بڑا ہے اور اطمینان ہے۔ یعنی اُسے سب کچھ قدرت ہے اس سے پاک ہے کہ اس کو اس کے دینے سے عاجز کہا جائے۔

- ۱- **حدیث ۱۵** امام احمد و نسائی و بیہقی نے معاویہ بن جابر سے روایت کی کہ اُن کے والد جابر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے حضور سے مشورہ لینے کو حاضر ہوا ہوں ارشاد فرمایا تیری ماں ہے عرض کی ہاں۔ فرمایا اس کی خدمت لازم کر لے کہ جنت اُس کے قدم کے پاس ہے۔
- حدیث ۱۶** بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہو گیا اور یہ اُن کی نافرمانی کرتا تھا اب اُن کے لئے ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیکو کار لکھ دیتا ہے۔

- ۱- **حدیث ۱۷** نسائی و دارمی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متان یعنی احسان جانے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور شراب خواری کی مداومت کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔
- ۱- **حدیث ۱۸** ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے آیا میری توبہ قبول ہوگی فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے عرض کی نہیں فرمایا تیری کوئی خالہ ہے عرض کی ہاں۔ فرمایا اس کے ساتھ احسان کر۔

- ۱- **حدیث ۱۹** ابوداؤد و ابن ماجہ نے ابی اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ میں سے ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے والدین مر چکے ہیں اب بھی ان کے ساتھ احسان کا کوئی طریقہ باقی ہے فرمایا ہاں۔ اُن کے لئے دُعا و استغفار کرتا، اور جو انہوں نے عہد کیا ہے اس کو پورا کرتا، اور جس رشتہ والے کے ساتھ انہیں کی وجہ سے سلوک کیا جاسکتا ہو اس کے ساتھ سلوک کرتا، اور اُن کے دوستوں کی عزت کرتا۔

۹ **حدیث ۲۰** حاکم نے مستدرک میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ منبر کے پاس حاضر ہو جاؤ ہم سب حاضر ہوتے۔ جب حضور منبر کے پہلے درجے پر چڑھے فرمایا آمین۔ جب دوسرے درجے پر چڑھے کہا آمین۔ جب تیسرے درجے پر چڑھے کہا آمین۔ جب حضور منبر سے اترے ہم نے عرض کی حضور سے آج ایسی بات سُنی کہ کبھی ایسی نہیں سنا کرتے تھے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ اُسے رحمت الہی سے دُوری ہو جس نے رمضان کا ہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی اس پر میں نے آمین کہی۔ جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو انہوں نے کہا اس شخص کے لئے رحمت الہی سے دُوری ہو جس کے سامنے حضور کا ذکر ہو اور وہ حضور پر درود نہ پڑھے اس پر میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجے پر چڑھا انہوں نے کہا اس کے لئے دُوری ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھا پایا اور انہوں نے اُسے جنت میں داخل نہ کیا میں نے کہا آمین۔

۱۰ **حدیث ۲۱** بیہقی نے سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر ویسا ہی حق ہے جیسا کہ باپ کا حق اولاد پر ہے۔

۱۱ **حدیث ۲۲** صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرما چکا رشتہ دکھائی دے گا (مخلوق ہے) کھڑا ہوا اور دربارِ اہمیت میں استغاثہ کیا۔ ارشاد الہی ہوا کیا ہے رشتہ نے کہا میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاٹنے والوں سے۔ ارشاد ہوا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو تجھے ملائے میں اُسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے میں اُسے کاٹ دوں گا۔ اُس نے کہا ہاں میں راضی ہوں۔ فرمایا تو بس یہی ہے۔

۱۲ **حدیث ۲۳** صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رحمہ (رشتہ) جن سے مشفق ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تجھے ملائے گا میں اُسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا میں اُسے کاٹوں گا۔

حدیث ۲۴ صحیح بخاری و مسلم میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ۲۶
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشتہ عرش الہی سے لپٹ کر یہ کہتا ہے جو مجھے ملائے
گا اللہ اس کو ملائے گا اور جو مجھے کاٹے گا اللہ اُسے کاٹے گا۔

حدیث ۲۵ ابو داؤد نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ۲۶
کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا
میں اللہ ہوں میں رحمن ہوں رحم (یعنی رشتہ) کو میں نے پیدا کیا اور اس کا نام میں نے اپنے
نام سے مشتق کیا لہذا جو اُسے ملائے گا میں اُسے ملاؤں گا اور جو اُسے کاٹے گا میں اُسے کاٹوں گا۔

حدیث ۲۶ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ۲۶
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو
اور اُس کے اثر (یعنی عمر میں) تاخیر کی جائے تو اپنے رشتہ والوں کے ساتھ سلوک کرے۔

حدیث ۲۷ ابن ماجہ نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ ۲۶
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تقدیر کو کوئی چیز رد نہیں کرتی مگر دعا اور بہتر یعنی احسان کرنے سے
عمر میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور آدمی گناہ کرنے کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دعا سے بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ یہاں تقدیر سے
مراد تقدیر معلق ہے۔ اور زیادتی عمر کا بھی یہی مطلب ہے کہ احسان کرنا درازی عمر کا سبب
ہے۔ اور رزق سے ثواب اخروی مراد ہے کہ گناہ اس کی محرومی کا سبب ہے اور ہو سکتا
ہے کہ بعض صورتوں میں دنیوی رزق سے بھی محروم ہو جائے۔

حدیث ۲۸ حاکم نے مستدرک میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ۲۶
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے نسب پہچاننا کہ صلہ رحم کرو کیوں کہ اگر
رشتے کو کاٹا جائے تو اگرچہ قریب ہو وہ قریب نہیں اور اگر جوڑا جائے تو دور نہیں
اگرچہ دور ہو۔

حدیث ۲۹ ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ۲۶
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے نسب کو اتنا سیکھو جس سے صلہ رحم کر سکو کیوں کہ صلہ رحم

اپنے لوگوں میں محبت کا سبب ہے اس مال میں زیادتی اور اثر (یعنی عمر) میں تاخیر ہوگی۔

۲۰ حدیث ۳۰ حاکم نے مستدرک میں عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو یہ پسند ہو کہ عمر میں درازی ہو اور رزق میں وسعت ہو اور بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور رشتہ والوں سے سلوک کرے۔

۲۱ حدیث ۳۱ صحیح بخاری و مسلم میں جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشتہ کاٹنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

۲۲ حدیث ۳۲ بیہقی نے شعب الایمان میں عبد اللہ بن ابی اؤثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ جس قوم میں قاطع رحم ہوتا ہے اُس پر رحمت الہی نہیں اترتی۔

۲۳ حدیث ۳۳ ترمذی و ابوداؤد نے ابوجزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس گناہ کی سزا دنیا میں بھی جلدی دے دی جائے اور اس کے لئے آخرت میں بھی عذاب کا ذخیرہ رہے وہ بغاوت اور قطع رحم سے بڑھ کر نہیں۔ اور بیہقی کی روایت شعب الایمان میں انھیں سے یوں ہے کہ جتنے گناہ ہیں ان میں سے جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے سوا والدین کی نافرمانی کے کہ اس کی سزا زندگی میں موت سے پہلے دی جاتی ہے۔

۲۴ حدیث ۳۴ صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صلہ رحمی اس کا نام نہیں کہ بدلہ دیا جائے یعنی اُس نے اس کے ساتھ احسان کیا اُس نے اس کے ساتھ کر دیا بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ اُدھر سے کاٹا جاتا ہے اور یہ جوڑتا ہے۔

۲۵ حدیث ۳۵ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری قربت والے ایسے ہیں کہ میں انھیں ملاتا ہوں اور وہ کاٹتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ اور میں ان کے ساتھ حلم سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ پر جہالت کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا

اگر ایسا ہی ہے جیسا تم نے بیان کیا تو تم ان کو گرم راکھ بھینکاتے ہو، اور ہمیشہ اللہ کی طرف سے تمہارے ساتھ ایک مددگار رہے گا۔ جب تک تمہاری یہی حالت رہے۔

حدیث ۳۶ حاکم نے مستدرک میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی

کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات کو گیا میں نے جلدی سے حضور کا دست مبارک پکڑ لیا اور حضور نے میرے ہاتھ کو جلدی سے پکڑ لیا۔ پھر فرمایا اے عقبہ دنیا و آخرت کے فضل اخلاق یہ ہیں کہ تم اُس کو ملاؤ جو تمہیں جدا کرے اور جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کر دو اور جو یہ چاہے کہ عمر میں درازی ہو اور رزق میں وسعت ہو وہ اپنے رشتہ والوں کے ساتھ صلہ کرے۔

مسائل فقہیہ صلہ رحم کے معنی رشتہ کو جوڑنا ہے معنی رشتہ والوں کے ساتھ نیکی

اور سلوک کرنا۔ ساری اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلہ رحم واجب ہے اور قطع رحم حرام ہے۔ جن رشتہ والوں کے ساتھ صلہ واجب ہے۔ وہ کون ہیں بعض علماء نے فرمایا وہ ذو

رحم محرم ہیں اور بعض نے فرمایا اس سے مراد ذو رحم ہیں محرم ہوں یا نہ ہوں۔ اور ظاہر یہی قول دوم ہے احادیث میں مطلقاً رشتہ والوں کے ساتھ صلہ کرنے کا حکم آتا ہے قرآن مجید میں مطلقاً ذوی القربیٰ فرمایا گیا۔ مگر یہ بات ضرور ہے کہ رشتہ میں چوں کہ مختلف درجات ہیں صلہ رحم کے درجات میں بھی تفاوت ہوتا ہے۔ والدین کا مرتبہ سب سے بڑا

کر ہے ان کے بعد ذو رحم محرم کا۔ ان کے بعد بقیہ رشتہ والوں کا علیٰ قدر مراتب و درجات

مسئلہ صلہ رحم کی مختلف صورتیں ہیں ان کو یہ دیکھنا دینا اور اگر ان کو کسی بات

میں تمہاری امانت درکار ہو تو اُس کام میں اُن کی مدد کرنا۔ اُنہیں سلام کرنا اُن کی ملاقات کو جانا۔ اُن کے پاس اٹھنا بیٹھنا۔ ان سے بات چیت کرنا۔ ان کے ساتھ لطف و ہر بات سے پیش آنا (در)

مسئلہ اگر شخص پردیس میں ہے تو رشتہ والوں کے پاس خط بھیجا کرے۔ اُن سے

خط و کتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے۔ اور رشتہ داروں سے تعلقات تازہ کرے اس طرح کرنے سے محبت میں اضافہ ہوگا (رد المحتار)

مسئلہ یہ پردیس میں ہے والدین اُسے بلاتے ہیں تو آنا ہی ہوگا۔ خط لکھنا کافی

نہیں ہے۔ یوتہیں والدین کو اس کی خدمت کی حاجت ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے
 باپ کے بعد دادا اور بڑے بھائی کا مرتبہ ہے کہ بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔ بڑی
 بہن اور خالہ ماں کی جگہ پر ہیں۔ بعض علماء نے چچا کو باپ کی مثل بتایا۔ اور حدیث ”عمم ارجل
 صنو ابیہ“ سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ اوروں کے پاس خط بھیجنا یا دیر بھیجنا
 کفایت کرتا ہے (رد المحتار)

۲۱ مسئلہ رشتہ داروں سے ناغہ نہ کرنا ہے۔ یعنی ایک دن ملنے کو جائے
 دوسرے دن نہ جائے ”علیٰ ہذا القیاس“ کہ اس سے محبت و الفت زیادہ ہوتی ہے۔ بلکہ اقربا
 سے جمعہ جمعہ ملنا ہے یا مہینے میں ایک بار۔ اور تمام قبیلہ اور خاندان کو ایک ہونا چاہیے
 جب حق اُن کے ساتھ ہو تو دوسروں سے مقابلہ اور اظہار حق میں سب متحد ہو کر کام کریں۔
 جب اپنا کوئی رشتہ دار کوئی حاجت پیش کرے تو اس کی حاجت روائی کرے اس کو رد
 کر دینا قطع رحم ہے (درر)

۲۱ مسئلہ صلہ رحمی اسی کا نام نہیں کہ وہ سلوک کرے تو تم بھی کرو۔ یہ چیز و حقیقت
 میں مکافاتہ یعنی اُدا بدلہ لانا ہے۔ کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس
 کے پاس بھیج دی۔ وہ تمہارے یہاں آیا تم اس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتہً صلہ رحمی یہ ہے
 کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو۔ وہ تم سے جدا ہونا چاہتا ہے بے اعتنائی کرتا ہے اور تم اس کے
 ساتھ رشتہ کے حقوق کی مراعات کرو (رد المحتار)

۲۱ مسئلہ حدیث میں آیا ہے کہ صلہ رحم سے عمر زیادہ ہوتی ہے اور رزق میں وسعت
 ہوتی ہے۔ بعض علما نے اس حدیث کو ظاہر پر حمل کیا ہے یعنی یہاں قصاص معلق مراد ہے کیوں کہ
 قضاء منبر مل نہیں سکتی اِذَا اجَاءَ اَجْلُھُمْ فَلَا یَسْتَعِدُّ مَوْتَ سَاعَةٍ وَلَا یُتَاخَرُونَ
 اور بعض نے فرمایا کہ زیادتی عمر کا یہ مطلب ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ثواب
 لکھا جاتا ہے گویا وہ اب بھی زندہ ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذکر خیر
 لوگوں میں باقی رہتا ہے۔ (رد المحتار)

اولاد پر شفقت اور یتیمی پر رحمت

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں ہم انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے تو میں کیا کروں۔

حدیث ۲ صحیح بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ۹-
میں ایک عورت اپنی دو لڑکیاں لے کر میرے پاس آئی اور اس نے مجھ سے کچھ مانگا۔ میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا میں نے وہی دے دی عورت نے کھجور تقسیم کر کے دونوں لڑکیوں کو دے دی اور خود نہیں کھائی۔ جب وہ علی گئی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے میں نے یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا جس کو خدا نے لڑکیاں دی ہوں اگر وہ ان کے ساتھ احسان کرے تو وہ جہنم کی آگ سے اس کے لئے روک ہو جائیں گی۔

حدیث ۳ امام احمد و مسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہتی ۹-
میں ایک مسکین عورت دو لڑکیوں کو لے کر میرے پاس آئی میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ ایک ایک لڑکیوں کو دے دی اور ایک کو مستند بن کھانے کے لئے لے گئی کہ لڑکیوں نے اس سے مانگی اس نے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دے دی۔ جب یہ واقعہ حضور کو سنا یا ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت واجب کر دی اور جہنم سے آزاد کر دیا۔

حدیث ۴ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی میال دیر دیش (میں دو لڑکیاں بلوغ تک رہیں وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ پاس پاس ہوں گے۔ اور حضور نے اپنی انگلیاں ملا کر فرمایا کہ اس طرح۔

حدیث ۵ شرح شمس میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

۱۷۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ضرور جنت واجب کر دے مگر جب کہ ایسا گناہ کیا ہو جس کی مغفرت نہ ہو۔ اور جو شخص تین لڑکیوں یا اتنی ہی بہنوں کی پرورش کرے ان کو ادب سکھائے، ان پر مہربانی کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں بے نیاز کر دے (یعنی اب ان کو ضرورت باقی نہ رہے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب کر دے گا کسی نے کہا یا رسول اللہ! دو (یعنی دو کی پرورش میں یہی ثواب ہو جائے) فرمایا دو (یعنی ان میں بھی وہی ثواب ہے) اور اگر لوگوں نے ایک کے متعلق کہا ہوتا تو حضور ایک کو بھی فرمادیتے اور جس کی کریمتیں کو اللہ نے دور کر دیا اس کے لئے جنت واجب ہے دریافت کیا گیا کریمتیں کیا ہیں فرمایا آنکھیں۔

۱۸۰ **حدیث ۶** ابو داؤد نے عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور وہ عورت جس کے رخسارے میلے ہیں دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے یعنی جس طرح کہ اور بچ کی انگلیاں پاس پاس ہیں اس سے مراد وہ عورت ہے جو مصعب و جمال والی تھی اور بیوہ ہو گئی اور اس نے یتیموں کی خدمت کی یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائیں (یعنی بڑے ہو جائیں یا مر جائیں)۔

۱۸۱ **حدیث ۷** امام احمد و حاکم و ابن ماجہ نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ فضل صدقہ کیا ہے وہ اپنی اس لڑکی پر صدقہ کرنا ہے جو تمہاری طرف واپس ہوئی (یعنی اس کا شوہر مر گیا یا اس کو طلاق دے دی اور باپ کے یہاں چلی آئی) تمہارے سوا اس کا کمانے والا کوئی نہیں ہے۔

۱۸۲ **حدیث ۸** ابو داؤد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی لڑکی ہو اور وہ اسے زندہ درگور نہ کرے اور اس کی توہین نہ کرے اور اولاد نہ دے اور اس پر ترجیح نہ دے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۸۳ **حدیث ۹** ترمذی نے جابر بن سمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ

۳۹ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب دے وہ اس کے لئے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

حدیث ۱۰ | ترمذی و بیہقی نے بروایت ایوب بن موسیٰ عن ایبہ عن جدم روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باپ کا اولاد کو کوئی عطیہ ادبِ حسن سے بہتر نہیں۔

۳۹ حدیث ۱۱ | ترمذی و حاکم نے عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والد کا اپنی اولاد کو اس سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں کہ اسے اچھے آداب سکھائے۔

۳۹ حدیث ۱۲ | ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کا اکرام کرو اور انہیں اچھے آداب سکھاؤ۔

حدیث ۱۳ | ابن اثربار نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا باپ کے ذمہ بھی اولاد کے حقوق ہیں جس طرح اولاد کے ذمہ باپ کے حقوق ہیں۔

۳۹ حدیث ۱۴ | طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو برابر دو اگر کسی کو فضیلت دیتا تو لڑکیوں کو فضیلت دیتا۔

۳۹ حدیث ۱۵ | طبرانی نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عطیہ میں اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو جس طرح تم خود یہ چاہتے ہو کہ وہ سب تمہارے ساتھ احسان و مہربانی میں عدل کریں۔

۳۹ حدیث ۱۶ | ابن اثربار نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو یہاں تک کہ بوسہ لیتے ہیں۔

۳۹ حدیث ۱۷ | صحیح بخاری میں تہنل بن سہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ

۱۷ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یتیم کی کفالت کرے وہ یتیم اسی گھر کا ہو یا غریب کا میں اور وہ دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ حضور نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کیا۔

۱۸ حدیث ۱۸ ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے بُرا گھر ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ بُرائی کی جاتی ہو۔

۱۹ حدیث ۱۹ امام احمد و ترمذی نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ گزرے گا ہر مال کے مقابل میں اس کے لئے نیکیاں ہیں اور جو شخص یتیم کی یا یتیم رُط کے پر احسان کرے میں اور وہ جنت میں دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا اس طرح ہوں گے۔

۲۰ حدیث ۲۰ امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔

۲۱ حدیث ۲۱ طبرانی نے ابوسلمہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا کہ رُط کا یتیم ہو تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کو لائے اور بچہ کا باپ ہو تو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی طرف لے جائے۔

پڑوسیوں کے حقوق

اللہ عز و جل فرماتا ہے: وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ
بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ
ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ

وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنْ أَنْتُمْ لَاحِبٌ مِنْ كَانَتْ غَنَاتُ الْفُتُورِ (پس جس سے
اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ ماں باپ سے
بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسایہ اور
دور کے ہمسایہ اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنے باندی غلام سے۔ بے
شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا یا اڑانے والا۔

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم وہ یونہی نہیں خدا کی قسم وہ یونہی نہیں خدا کی
قسم وہ یونہی نہیں عرض کی گئی کون یا رسول اللہ فرمایا وہ شخص کہ اس کے پڑوسی اس کی آفتوں
سے محفوظ نہ ہوں یعنی جو اپنے پڑوسیوں کو تکلیفیں دیتا ہے۔

حدیث ۲ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے
امن میں نہیں ہے۔

حدیث ۳ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے متعلق
برابر وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ پڑوسی کو وارث بنادیں گے۔

حدیث ۴ ترمذی و دارقطنی و حاکم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں
وہ بہتر ہے جو اپنے ساتھی کا خیر خواہ ہو اور پڑوسیوں میں اللہ کے نزدیک وہ بہتر ہے جو
اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔

حدیث ۵ حاکم نے مستدرک میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتا
ہے وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔

حدیث ۶ ابن ماجہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ

ہیں ایک شخص نے حضور کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ مجھے یہ کیوں کر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا بُرا کیا۔ فرمایا جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا ہے تو بے شک تم نے اچھا کیا۔ اور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے بُرا کیا تو بے شک تم نے بُرا کیا ہے۔

حدیث ۷ بیہقی نے شعب الایمان میں عبد الرحمن بن ابی قراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا صحابہ کرام نے وضو کا پانی لے کر نمد وغیرہ پر مسح کرنا شروع کر دیا حضور نے فرمایا کیا چیز تمہیں اس کام پر آمادہ کرتی ہے عرض کی اللہ و رسول کی محبت۔ حضور نے فرمایا جس کی خوشی یہ ہو کہ اللہ و رسول سے محبت کرے۔ یا اللہ و رسول اس سے محبت کریں وہ جب بات بولے سچ بولے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو امانت ادا کر دے اور جو اس کے حوالے ہو اس کے ساتھ احسان کرے۔

حدیث ۸ بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

کی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا مومن وہ نہیں جو خود پیٹ بھر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے۔ یعنی مومن کال نہیں۔

حدیث ۹ جرانی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا جب

کوئی شخص ہانڈی پکائے تو شور باز یاد کرے۔ اور پڑوسی کو بھی اس میں سے کچھ دے۔

حدیث ۱۰ دہلی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور نے

فرمایا اے عائشہ پڑوسی کا بچہ آجائے تو اس کے ہاتھ میں کچھ رکھ دو کہ اس سے محبت بڑھے گی۔

حدیث ۱۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی تمہاری دیوار پر کڑیاں لکھنا چاہے تو اسے منع نہ کرو۔

یہ حکم دیانت کا ہے، قضاؤ اس کو منع کر سکتا ہے۔

حدیث ۱۲ احمد و بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ فلاں عورت کے متعلق ذکر کیا جا رہا ہے کہ نماز و

روزہ و صدقہ کثرت سے کرتی ہے مگر یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے

نکلیت پہنچاتی ہے۔ فرمایا وہ جہنم میں ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ فلاں عورت کی نسبت ذکر

کیا جاتا ہے کہ اُس کے روزہ و صدقہ و نماز میں کمی ہے (یعنی نوافل) وہ پتیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسیوں کو ایذا نہیں دیتی۔ فرمایا وہ جنت میں ہے۔

حدیث ۱۳ امام احمد و بیہقی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مابین اخلاق کی اسی طرح تقسیم فرمائی جس طرح رزق کی تقسیم فرمائی۔ اللہ تعالیٰ دنیا اسے بھی دیتا ہے جو اُسے محبوب ہو اور اُسے بھی جو محبوب نہیں۔ اور دین صرف اُسکی کو دیتا ہے جو اس کے نزدیک پیارا ہے لہذا جس کو خدا نے دین دیا اُسے محبوب بنا لیا۔ قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بندہ مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل اور زبان مسلمان نہ ہو۔ یعنی جب تک دل میں تصدیق اور زبان سے اقرار نہ ہو اور مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اُس کی آفتوں سے امن میں نہ ہو۔ اسی کی مثل حاکم نے مستدرک میں روایت کی۔

حدیث ۱۴ حاکم نے مستدرک میں مایع بن عبد الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مرد مسلم کے لئے دنیا میں یہ بات سعادت نہیں ہے کہ اُس کا پڑوسی صانع ہو اور مکان کشادہ ہو اور سواری اچھی ہو۔

حدیث ۱۵ حاکم نے مستدرک میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کس کے پاس ہدیہ بھجوں فرمایا جس کا دروازہ زیادہ نزدیک ہو۔

حدیث ۱۶ امام احمد نے عقیب بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جو دو شخص اپنا جھگڑا پیش کریں گے وہ دونوں پڑوسی ہوں گے۔

حدیث ۱۷ بیہقی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند ضعیف روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے یہ کہ جب وہ تم سے مدد مانگے مدد کرو۔ اور جب قرض مانگے قرض دو۔ اور جب محتاج ہو تو اُسے دو۔ اور جب بیمار ہو عیادت کرو۔ اور جب اُسے خیر پہنچے تو مبارک باد دو۔

اور جب مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو۔ اور مر جائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ۔ اور بغیر اجازت اپنی عمارت بلند نہ کرو کہ اُس کی ہوا روک دو۔ اور اپنی ہانڈی سے اس کو ایذا نہ دو مگر اُس میں سے کچھ اُسے بھی دو۔ اور سیوے خریدو تو اس کے پاس بھی ہدیہ کرو۔ اور اگر ہدیہ نہ کرنا ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمہارے بچے اُسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج ہوگا۔

تمہیں معلوم ہے پڑوسی کا کیا حق ہے۔ قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پورے طور پر پڑوسی کا حق ادا کرنے والے تھوڑے ہیں یہی ہیں جن پر اللہ کی مہربانی ہے۔ برابر پڑوسی کے متعلق حضور وصیت فرماتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ پڑوسی کو وارث کر دیں گے پھر حضور نے فرمایا کہ پڑوسی تین قسم کے ہیں۔ بعض کے تین حق ہیں۔ بعض کے دو اور بعض کا ایک حق ہے۔ جو پڑوسی سلم ہو اور رشتہ والا ہو اس کے تین حق ہیں۔ حق جوار اور حق اسلام اور حق قرابت۔ پڑوسی سلم کے دو حق ہیں حق جوار اور حق اسلام۔ اور پڑوسی کافر کا صرف ایک حق جوار ہے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ان کو اپنی قربانیوں میں سے دیں فرمایا مشرکین کو قربانیوں میں سے کچھ نہ دو۔

۶۔ مسئلہ حجت پر چڑھنے میں دوسروں کے گھروں میں نگاہ پہنچتی ہے تو وہ لوگ حجت پر چڑھنے سے منع کر سکتے ہیں جب تک پردہ کی دیوار نہ جو الے یا کوئی ایسی چیز نہ لگائے جس سے بے پردگی نہ ہو اور اگر دوسرے لوگوں کے گھروں میں نظر نہیں پڑتی مگر وہ لوگ جب حجت پر چڑھتے ہیں تو سامنا ہوتا ہے تو اس کو چڑھنے سے منع نہیں کر سکتے بلکہ ان کی ستور آ کر یہ چاہئے کہ وہ خود چھتوں پر نہ چڑھیں تاکہ بے پردگی نہ ہو (در مختار)

۷۔ مسئلہ اس کے مکان کی پچھیت دوسرے کے مکان میں ہے۔ یہ اپنی دیوار میں مٹی لگانا چاہتا ہے مالک مکان اپنے گھر میں جانے سے اسے روکتا ہے اب مٹی کیوں کر لگائی جائے مالک مکان سے کہا جائے گا کہ اسے مکان میں جانے کی اجازت دے ورنہ وہ خود مٹی لگوا دے اس کے پیسے اس سے دلوادے جائیں گے۔ اسی طرح اگر اس کی دیوار دوسرے کے مکان میں گر گئی ہے وہاں سے مٹی اٹھانے کی ضرورت ہے مالک مکان اس کو

اجازت دے دے کہ یہ وہاں سے مٹی اٹھائے اور اجازت نہیں دیتا تو خود اٹھائے (علمگیری)

مخلوق خدا پر مہربانی کرنا

اللہ عزوجل فرماتا ہے: تَعَاذُوا عَلٰی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاذُوا
عَلٰی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔

نیکی اور پرہیزگاری پر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و ظلم پر ہڈ نہ کرو۔
حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔
حدیث ۲ امام احمد و ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم صادق مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ رحمت نہیں نکالی جاتی مگر بد بخت سے۔

حدیث ۳ ابو داؤد و ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ زمین والوں پر رحم کرو تم پر وہ رحم فرمائے گا جس کی حکومت آسمان میں ہے۔

حدیث ۴ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی توقیر نہ کرے اور اچھی بات کا حکم نہ کرے اور بُری بات سے منع نہ کرے۔

حدیث ۵ ترمذی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی جو ان اگر بوڑھے کا اکرام اس کی عمر کی وجہ سے کرے گا تو اس کی عمر کے وقت اللہ تعالیٰ ایسے کو مقدر کر دے گا جو اس کا اکرام کرے۔

حدیث ۶ ابو داؤد نے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے کہ بوڑھے مسلمان کا

اکرام کیا جائے۔ اور اُس حاملِ قرآن کا اکرام کیا جائے جو نہ غالی ہو نہ جافی (یعنی جو غلو کرتے ہیں کہ حد سے تجاوز کر جاتے ہیں کہ پڑھنے میں الفاظ کی صحت کا لحاظ نہیں رکھتے یا معنی غلط بیان کرتے ہیں یا ریا کے طور پر تلاوت کرتے ہیں۔ اور جفا یہ ہے کہ اُس سے اعراض کرے نہ قرآن کی تلاوت کرے نہ اس کے احکام پر عمل کرے) اور بادشاہ عادل کا اکرام کرنا۔

حدیث ۷ امام احمد و بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن الفت کی جگہ ہے اور اس شخص میں کوئی عیلائی نہیں جو نہ الفت کرے نہ اُس سے الفت کی جائے۔

حدیث ۸ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری امت میں کسی کی حاجت پوری کر دے جس سے مقصود اُس کو خوش کرنا ہے اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اُس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

حدیث ۹ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی معلوم کی فریاد رکھی کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہتر مغفرتیں لکھے گا۔ اُن میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستی ہو جائے گی۔ اور بہتر سے قیامت کے دن اُس کے درجے بلند ہوں گے۔

حدیث ۱۰ صحیح مسلم میں عثمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مومنین شخص واحد کی مثل ہیں۔ اگر اس کی آنکھ بیمار ہوئی تو وہ کل بیمار ہے اور سر میں بیماری ہوئی تو کل بیمار ہے۔

حدیث ۱۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن مومن کے لئے عمارت کی مثل ہے کہ اُس کا بعض بعض کو قوت پہنچاتا ہے پھر حضور نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل فرمائیں۔ یعنی جس طرح یہ ٹلی ہوئی ہیں مسلمانوں کو بھی اسی طرح ہوتا چاہیے۔

حدیث ۱۲ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ مظلوم ہو تو مدد کر دل گا۔ ظالم ہو تو کیوں کر مدد کروں فرمایا کہ اُس کو ظلم کرنے سے روک دے یہی مدد کرنا ہے۔

حدیث ۱۳ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلم، مسلم کا بھائی ہے نہ اُس پر ظلم کرے نہ اُس کی مدد چھوڑے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں ہو اللہ اس کی حاجت میں ہے۔ اور جو شخص مسلم سے کسی ایک تکلیف کو دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف اس کی دور کر دے گا۔ اور جو شخص مسلم کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی کرے گا۔

حدیث ۱۲ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بندہ مومن نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

حدیث ۱۵ صحیح مسلم میں تمیم دارمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دین خیر خواہی کا نام ہے۔ اس کو تین مرتبہ فرمایا۔ ہم نے عرض کی کس کی خیر خواہی؟ فرمایا اللہ و رسول اور اس کی کتاب اور ائمہ مسلمین اور عام مسلمانوں کی۔

حدیث ۱۶ صحیح بخاری و مسلم میں جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی۔

حدیث ۱۷ ابو داؤد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو ان کے مرتبہ میں اتار دو۔ یعنی ہر شخص کے ساتھ اُس طرح پیش آؤ جو اُس کے مرتبہ کے مناسب ہو۔ سب کے ساتھ ایک سا برتاؤ نہ ہو مگر اس میں یہ لحاظ ضرور کرنا ہو گا کہ دوسرے کی تحقیر و تذلیل نہ ہو۔

حدیث ۱۸ ترمذی و بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں اچھا وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید ہو اور جس کی شرارت سے امن ہو۔ اور تم میں بُرا وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور جس کی شرارت سے امن نہ ہو۔

حدیث ۱۹ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب میں پیاؤ وہ ہے جو اُس کی عیال کے ساتھ احسان کرے۔

حدیث ۲۰ ترمذی نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں کہیں رہو خدا سے ڈرتے رہو اور برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کرو یہ نیکی اُسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

نرمی و حیا و خوبی اخلاق کا بیان

حدیث ۱ اللہ تعالیٰ ہر بان ہے ہر بانی کو دوست رکھتا ہے اور ہر بانی کرنے

پر وہ دیتا ہے کہ سختی پر نہیں دیتا (مسلم)

حدیث ۲ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا نرمی کو لازم کر لو اور سختی و

نفس سے بچو۔ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اس کو زینت دیتی ہے اور جس چیز سے جدا کر لی جاتی

ہے اُسے عیب دار کر دیتی ہے (مسلم)

حدیث ۳ جو نرمی سے محروم ہو وہ خیر سے محروم ہو (مسلم)

حدیث ۴ جس کو نرمی سے حصہ ملا اُسے دنیا و آخرت کی خیر کا حصہ ملا اور جو شخص

نرمی کے حصہ سے محروم ہو وہ دنیا و آخرت کے خیر سے محروم ہو (شرح سنن)

حدیث ۵ کیا میں تم کو خبر نہ دوں کہ کون شخص جہنم پر حرام ہے اور جہنم اُس پر

حرام وہ شخص کہ آسانی کرنے والا نرم قریب پہل ہے (احمد و ترمذی)

حدیث ۶ مومن آسانی کرنے والے نرم ہوتے ہیں جیسے نیکی والا اونٹ کہ کھینچا

جسے لو کھینچ جاتا ہے اور چٹان پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے (ترمذی)

حدیث ۷ ایک شخص اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا کہ اتنی حیا کیوں کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑو یعنی نصیحت نہ کرو کیوں کہ حیا ایمان سے ہے (بخاری مسلم)

حدیث ۸ حیا نہیں لاتی ہے مگر خیر کو۔ حیا کل ہی خیر ہے (بخاری مسلم)

حدیث ۹ یہ لگے انبیاء کا کلام ہے جو لوگوں میں مشہور ہے جب تجھے حیا نہیں تو جو

چاہے کر (بخاری)

حدیث ۱۰ حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور بے ہودہ گوئی جفا ہے

جفا جہنم میں ہے (احمد ترمذی)

حدیث ۱۱ ہر دین کے لئے ایک خلق ہو تاکہ یعنی عادت و خصلت اور اسلام نہ خلق

حیا ہے (امام مالک)

حدیث ۱۲ ایمان و حیا دونوں ساتھی ہیں ایک کو اٹھایا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھایا

جاتا ہے (بیہقی)

حدیث ۱۳ نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے

اور تجھے یہ ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس پر اطلاع ہو جائے (مسلم)

حکم اس کا ہے جس کے سینے کو خدا نے منور فرمایا ہے اور قلب بیدار و روشن ہے۔

پھر بھی یہ وہاں ہے کہ دلائل شرعیہ سے اس کی حرمت ثابت نہ ہو اور اگر دلائل حرمت پر ہوں

تو نہ کھٹکنے کا لحاظ نہ ہوگا۔

حدیث ۱۴ تم میں سب سے زیادہ میرا محبوب وہ ہے جس کے اخلاق سب سے

اچھے ہوں (بخاری)

حدیث ۱۵ تم میں اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں (بخاری مسلم)

حدیث ۱۶ ایمان میں زیادہ کامل وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں (ابوداؤد)

حدیث ۱۷ خلق حسن سے بہتر انسان کو کوئی چیز نہیں دی گئی (بیہقی)

حدیث ۱۸ قیامت کے دن مومن کی میزان میں سب سے بھاری جو چیز رکھی جائے گی

وہ خلقِ حسن ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو دوست نہیں رکھتا جو فحش گو بد زبان ہو (ترمذی)

حدیث ۱۹ مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے قائم اللیل اور صائم النہار کا درجہ

پا جاتا ہے (ابوداؤد)

حدیث ۲۰ مومن دھوکا کھا جانے والا ہوتا ہے (یعنی اپنے کرم کی وجہ سے دھوکا

کھا جاتا ہے نہ کہ بے عقلی سے) اور فاجر دھوکا دینے والا لئیم یعنی بد خلق ہوتا ہے (امام احمد

ترمذی ابوداؤد)

حدیث ۲۱ اللہ سے ڈر جہاں بھی تو ہو اور برائی ہو جائے تو اُس کے بعد کی کرک یہ اُس

کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیا کر (راشد ترمذی داری)

حدیث ۲۲ جو شخص غصہ کو پی جاتا ہے حالانکہ کر ڈالنے پر اُسے قدرت ہے قیامت

کے دن اللہ تعالیٰ اُسے سب کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے دے گا کہ جن حوروں میں تو

چاہے چلا جائے (ترمذی ابوداؤد)

حدیث ۲۳ میں اس لئے بھیجا گیا کہ اچھے اخلاق کی تکمیل کروں (امام مالک احمد)

اچھوں کے پاس بیٹھنا بروں سے بچنا

حدیث ۱ اچھے اور بُرے ہم نشین کی مثال جیسے مُشک کا اُٹھانے والا اور بھٹی

پھونکنے والا جو مُشک لئے ہوئے ہے یا وہ تجھے اس میں سے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا

یا تجھے خوشبو پہنچے گی۔ اور بھٹی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے بُری بو پہنچے گی۔

حدیث ۲ مصاحبت نہ کرو مگر مومن کی۔ یعنی صرف مومن کمال کے پاس بیٹھا کرو۔

حدیث ۳ بڑوں کے پاس بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکماء سے

میل چل رکھو۔

حدیث ۴ جو مسلمان لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور اُن کی ابتداؤں پر صبر کرتا ہے

وہ اُس مسلمان سے بہتر ہے جو نہیں ملتا جلتا اور اُن کی تکلیف دہی پر صبر نہیں کرتا۔

حدیث ۵ اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب

تو بھولے تو وہ یاد دلائے۔

حدیث ۶ اچھا ہم نشین وہ ہے کہ اُس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اُس

کی گفتگو سے تمہارے دل میں زیادتی ہو اور اُس کا دل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

حدیث ۷ ایسے کے ساتھ نہ رہو جو تمہاری فضیلت کا قائل نہ ہو جیسے تم اس کی

فضیلت کے قائل ہو۔ یعنی جو تمہیں نظر حقارت سے دیکھتا ہو اس کے ساتھ نہ رہو یا یہ

کہ وہ اپنا حق تمہارے ذمہ جانتا ہو اور تمہارے حق کا قائل نہ ہو۔

حدیث ۸ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے

لئے مفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو مگر جب کہ وہ امین ہو کہ امین

کی برابر کوئی نہیں اور امین وہی ہے جو اللہ سے ڈرے۔ اور فاجر کے ساتھ نہ رہو کہ وہ

تمہیں فخر سکھائے گا اور اس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو۔ اور اپنے کام میں اُن سے

مشورہ لوجو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

حدیث ۹ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا فاجر سے بھائی بندی نہ کر کہ وہ

اپنے فعل کو تیرے لئے مزین کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اُس جیسا ہو جائے اور اپنی بدترین

خصلت کو اچھا کر کے دکھائے گا تیرے پاس اُس کا آنا جانا عیب اور ننگ ہے اور احمق

سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ وہ اپنے کو مشقت میں ڈال دے گا اور تجھے کچھ نفع نہیں پہنچائے گا

اور کبھی یہ ہو گا کہ تجھے نفع پہنچانا چاہے گا مگر ہو گا یہ کہ نقصان پہنچا دے گا۔ اُس کی خاموشی بولنے

سے بہتر ہے۔ اس کی دلدی نزدیکی سے بہتر ہے اور موت زندگی سے بہتر ہے۔ اور کذاب

سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ اُس کے ساتھ معاشرت تجھے نفع نہ دے گی تیری بات دوسروں

سبک پہنچائے گا اور دوسروں کی تیرے پاس لائے گا۔ اور اگر تو سچ بولے گا جب بھی

وہ سچ نہیں بولے گا۔

❖

اللہ کے لئے دوستی و دشمنی کا بیان

حدیث ۱ روجوں کا لشکر مجتمع تھا۔ جن میں وہاں تعارف تھا دنیا میں الفت ہوئی

اور وہاں نا آشنائی رہی تو یہاں اختلاف ہوا۔

حدیث ۲ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں جو میرے جلال کی وہم

سے آپس میں محبت رکھتے تھے آج میں ان کو اپنے سائے میں رکھوں گا آج میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔

حدیث ۳ ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے دوسرے قریہ میں گیا اللہ تعالیٰ نے اس

کے راستے پر ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ جب وہ فرشتہ کے پاس آیا اس نے دریافت کیا کہاں کا

ارادہ ہے۔ کہا اس قریہ میں میرا بھائی ہے اس سے ملنے جاتا ہوں۔ فرشتہ نے کہا کیا

اس پر تیرا کوئی احسان ہے جسے لینے کو جاتا ہے۔ اس نے کہا نہیں صرف یہ بات ہے کہ میں

اسے اللہ کے لئے دوست رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا مجھے اللہ نے تیرے پاس بھیجا ہے کہ

تجھے یہ خبر دوں کہ اللہ نے تجھے دوست رکھا کہ تو نے اللہ کے لئے اس سے محبت کی۔

حدیث ۴ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ اس کے متعلق کیا ارشاد ہے جو کسی

قوم سے محبت رکھتا ہے اور ان کے ساتھ ملا نہیں یعنی ان کی صحبت حاصل نہ ہوئی یا اس نے

ان جیسے اعمال نہیں کئے۔ ارشاد فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہے جن سے اسے محبت ہے

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھوں سے محبت اچھا بنا دیتی ہے اور اس کا

حشر اچھوں کے ساتھ ہوگا اور بدوں کی محبت بُرا بنا دیتی ہے اور اس کا حشر ان کے ساتھ ہوگا۔

حدیث ۵ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی فرمایا تو نے اس

کے لئے کیا تیاری کی ہے اس نے عرض کی اس کے لئے میں نے کوئی تیاری نہیں کی صرف

اتنی بات ہے کہ میں اللہ و رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تو ان کے ساتھ

ہے جن سے تجھے محبت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اسلام کے بعد

مسلمانوں کو جتنی اس کلمہ سے خوشی ہوئی ایسی خوشی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔

حدیث ۶ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو لوگ میری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں ان سے میری محبت واجب ہوگئی۔

حدیث ۷ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے لئے نور کے منبر ہوں گے ابیاد و شہدار ان پر غلبہ کریں گے۔

حدیث ۸ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ وہ نہ ابیاد ہیں نہ شہدار اور خدا کے نزدیک ان کا ایسا مرتبہ ہوگا کہ قیامت کے دن ابیاد اور شہدار ان پر غلبہ کریں گے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ارشاد فرمائیے یہ کون لوگ ہیں فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو محض رحمت الہی کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں نہ ان کے آپس میں رشتہ ہے نہ مال کا لینا دینا ہے۔ خدا کی قسم ان کے چہرے نور ہیں اور وہ خود نور پر ہیں ان کو خوف نہیں جب کہ لوگ خوف میں ہوں گے اور نہ وہ غم گین ہوں گے جب دوسرے غم میں ہوں گے اور حضور نے یہ آیت پڑھی اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اللہ کے اولیاء پر نہ خوف ہے نہ وہ غم کریں گے۔

حدیث ۹ ایمان کی چیزوں میں سب میں مضبوط اللہ کے بارے میں موالاة ہے اور اللہ کے لئے محبت کرنا اور بغض رکھنا۔

حدیث ۱۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسند کون سا عمل ہے کسی نے کہا نماز و زکوٰۃ اور کسی نے کہا جہاد۔ حضور نے فرمایا سب سے زیادہ اللہ کو پیارا اللہ کے لئے دوستی اور بغض رکھنا ہے۔

حدیث ۱۱ جب کسی نے کسی سے اللہ کے لئے محبت کی تو اس نے رب عزوجل کا اکرام کیا۔

حدیث ۱۲ دو شخصوں نے اللہ کے لئے باہم محبت کی اور ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کر دے گا اور فرمائے گا یہی

وہ ہے جس سے تو نے میرے لئے محبت کی تھی۔

حدیث ۱۳ جنت میں یا قوت کے ستون ہیں اُن پر زبرد کے بالا خانے ہیں وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمک دار ستارے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ان میں کون رہے گا فرمایا وہ لوگ جو اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں ایک جگہ بیٹھتے ہیں آپس میں ملتے ہیں۔

حدیث ۱۴ اللہ کے لئے محبت رکھنے والے عرش کے گرد یا قوت کی کرسی پر ہوں گے۔

حدیث ۱۵ کسی سے اللہ کے لئے محبت رکھے اللہ کے لئے دشمنی رکھے اور اللہ کے لئے دے اور اللہ کے لئے منع کرے اُس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔

حدیث ۱۶ دو شخص جب اللہ کے لئے باہم محبت رکھتے ہیں ان کے درمیان میں جدائی اُس وقت ہوتی ہے کہ اُن میں سے ایک نے کوئی گناہ کیا یعنی اللہ کے لئے جو محبت ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اگر ایک نے گناہ کیا تو دوسرا اس سے جدا ہو جائے۔

حدیث ۱۷ اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کے پاس وحی بھیجی کہ فلاں زاہد سے کہہ دو کہ تمہارا زاہد اور دنیا میں بے رغبتی اپنے نفس کی راحت ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تعلق رکھنا یہ تمہاری عزت ہے۔ جو کچھ تم پر میرا حق ہے اُس کے مقابل کیا مل گیا۔ عرض کرے گا اب رب وہ کون سا مل ہے؟ ارشاد ہو گا کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دشمنی کی اور میرے بارے میں کسی دلی سے دوستی کی؟

حدیث ۱۸ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہیے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔

حدیث ۱۹ جب ایک شخص دوسرے شخص سے بھائی چارہ کرے تو اس کا نام اور اُس کے باپ کا نام پوچھنے اور یہ کہ وہ کس قبیلے سے ہے کہ اس سے محبت زیادہ پائیدار ہوگی۔

حدیث ۲۰ جب ایک شخص دوسرے سے محبت رکھے تو اُسے خبر کر دے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔

حدیث ۲۱ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ میں اُس شخص سے اللہ کے

واسطے محبت رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تم نے اُس کو اطلاع دے دی ہے عرض کی نہیں۔
ارشاد فرمایا اٹھو اُس کو اطلاع دے دو۔ اُس نے جا کر خبردار کیا اُس نے کہا جس کے لئے تو
مجھ محبت رکھتا ہے وہ تجھے محبوب بنالے۔ واپس آکر حضور سے کہہ سنایا۔ ارشاد فرمایا اُس نے
کیا کہا۔؟ جو اُس نے کہا تھا کہ سنایا۔ فرمایا تو اُس کے ساتھ ہو گا جس سے تو نے محبت کی اور
تیرے لئے وہ ہے جو تو نے قصد کیا ہے۔

حدیث ۲۲ دوست سے تھوڑی دوستی کر عجب نہیں کہ کسی دن وہ تیرا دشمن ہو جائے
اور دشمن سے دشمنی تھوڑی کر دور نہیں کہ وہ کسی روز تیرا دوست ہو جائے۔

حجامت بنوانا اور ناخن تراشوانا

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں یعنی انبیاء سابقین علیہم السلام
کی سنت سے ہیں غنہ کرنا اور مونگے زیر ناف مونڈنا اور مونچھیں کم کرنا اور ناخن تراشوانا
اور نعل کے بال اکیرنا۔

حدیث ۲ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں شکاؤ۔ مونچھوں کی مخالفت کرو۔

حدیث ۳ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو زیادہ کرو اور مونچھوں
کو خوب کم کرو۔

حدیث ۴ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مونچھ کو کم کرتے تھے اور حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ
والسلام بھی یہی کرتے تھے۔

حدیث ۵ امام احمد و ترمذی و نسائی نے زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مونچھ سے نہیں لے گا وہ ہم میں سے نہیں یعنی ہمارے طریقہ کے خلاف ہے۔

حدیث ۶ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو موئے زیر ناف کو نہ مونڈے اور ناخن نہ تراشے اور مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔

حدیث ۷ ترمذی نے بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدم روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دارمی کی چوڑائی بولبائی سے کچھ لیا کرتے تھے۔

حدیث ۸ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ مونچھیں اور ناخن ترشوانے اور بٹل کے بال اکھاڑنے اور موئے زیر ناف مونڈنے میں ہمارے لئے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ یعنی چالیس دن کے اندر ان کاموں کو ضرور کر لیں۔

حدیث ۹ ابو داؤد نے بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدم روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سفید بال نہ اکھاڑو کیوں کہ وہ مسلم کا نور ہے۔ جو شخص اسلام میں بڑھا ہوا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے نیکی لکھے گا اور خطا مٹا دے گا اور درجہ بلند کرے گا۔

حدیث ۱۰ ترمذی و نسائی نے کعب بن مژہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اسلام میں بڑھا ہوا یہ بڑھاپا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

حدیث ۱۱ امام مالک نے روایت کی سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے مہانوں کی ضیافت کی اور سب سے پہلے فتنہ کیا اور سب سے پہلے مونچھ کے بال تراشے اور سب سے پہلے سفید بال دیکھا۔ عرض کی اے رب یہ کیا ہے۔ پروردگار تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم یہ وقار ہے۔ عرض کی اے میرے رب میرا وقار زیادہ کر۔

حدیث ۱۲ دہلی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قصداً سفید بال اکھاڑے گا قیامت کے دن وہ نیزہ ہو جائے گا جس سے اس کو بھونکا جائے گا۔

حدیث ۱۳ طبرانی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجامت کے سوا گردن کے بال مونڈانے سے منع فرمایا۔

حدیث ۱۴ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا نافع سے پوچھا گیا۔ قزع کیا چیز ہے نافع نے کہا بچے کا سر کچھ مونڈ دیا جائے کچھ متعدد جگہ چھوڑ دیا جائے۔

حدیث ۱۵ صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کا سر کچھ مونڈا ہوا ہے اور کچھ چھوڑ دیا گیا ہے حضور نے لوگوں کو اس سے منع کیا اور یہ فرمایا کہ کل مونڈ دو یا کل چھوڑ دو۔

حدیث ۱۶ ابوداؤد و نسائی نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ جب حضرت جعفر شہید ہوئے تین دن تک حضور نے ان کی آل سے کچھ نہیں فرمایا۔ پھر تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ آج کے بعد سے میرے بھائی (جعفر) پر نہ رونا پھر فرمایا کہ میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ۔ کہتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں پیش کئے گئے فرمایا حجام کو بلاؤ حضور نے ہمارے سر مونڈا دیئے۔

حدیث ۱۷ ابوداؤد نے ابن اسحاق علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خرم آمدی بہت اچھا شخص ہے اگر اس کے سر کے بال بڑے نہ ہوتے اور تہبند نیچا نہ ہوتا جب یہ خبر خرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو چھری لے کر بال کاٹ ڈالے اور کانوں تک کر لئے اور تہبند کو آدمی پنڈلی تک اونچا کر لیا۔

حدیث ۱۸ ابوداؤد نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں نے گیسو تھے میری ماں نے کہا کہ ان کو نہیں کٹواؤں گی کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں پکڑتے اور کیٹتے تھے۔ یعنی حضور کا دست اقدس ان بالوں کو لگا ہے اس وجہ سے

بقصد تبرک چھوڑ رکھے تھے کٹواتی نہ تھیں۔

حدیث ۱۹ نسائی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورت کو سر موٹہ لانے سے منع فرمایا ہے۔

حدیث ۲۰ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس چیز کے متعلق کوئی حکم نہ ہوتا اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند تھی۔ (کیوں کہ ہونکتا ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہوں وہ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہو) اور اہل کتاب بال سیدھے رکھتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے لہذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال سیدھے رکھے یعنی مانگ نہیں نکالی پھر بعد میں حضور نے مانگ نکالی اس سے معلوم ہوا کہ حضور کو اس معاملے میں اہل کتاب کی مخالفت کا حکم ہوا)

مسائل فقہیہ جمعہ کے دن ناخن ترشواتا مستحب ہے ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے

ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کرے کہ ناخن بڑا ہونا اچھا نہیں کیوں کہ ناخنوں کا بڑا ہونا انگلی رزق کا سبب ہے۔ ایک حدیث ضعیف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے مونچھیں کترواتے اور ناخن ترشواتے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن ترشواتے اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک حدیث میں ہے جو ہفتہ کے دن ناخن ترشواتے اس سے بیماری نکل جائے گی اور شفا داخل ہوگی۔ اور جو اتوار کے دن ترشواتے فاقہ نکلے گا اور تو نگری آئے گی۔ اور جو پیر کے دن ترشواتے جنون جائے گا اور صحت آئے گی۔ اور جو منگل کے دن ترشواتے مرض جائے گا اور شفا آئے گی۔ اور جو بدھ کے دن ترشواتے دوسرا خوف نکلے گا اور امن و شفا آئے گی۔ اور جو جمعرات کے دن ترشواتے جذام جائے اور عافیت آئے۔ اور جو جمعہ کے دن ترشواتے رحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔ یہ حدیثیں اگرچہ ضعیف ہیں مگر فضائل میں قابل اعتبار ہیں (رد مختار و المختار)

مسئلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ منقول ہے کہ پہلے داہنے ہاتھ کے ناخنوں کو اس طرح ترشواتے سب سے پہلے چھٹکیا پھر بیچ والی پھر انگوٹھا پھر خنجر کی انگلی

اور بائیں ہاتھ میں پہنے انگوٹھا پھر بیچ والی پھر چپٹکیا پھر کلمہ کی انگلی پھر منجلی یعنی دہنے ہاتھ میں چپٹکیا سے شروع کرے اور بائیں ہاتھ میں انگوٹھے سے اور ایک انگلی چھوڑ کر۔ اور بعض میں دو چھوڑ کر کٹوائے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ اس طرح کرنے سے کبھی آشوب چشم نہیں ہوگا (در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ناخن تراشنے کی یہ ترتیب جو مذکور ہوئی اس میں کچھ پیچیدگی ہے خصوصاً عوام کو اس کی نگہداشت دشوار ہے۔ لہذا ایک دوسرا طریقہ ہے جو آسان ہے اور وہ بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ یہ ہے کہ دہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چپٹکیا پر ختم کرے پھر بائیں کی چپٹکیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے، اس کے بعد دہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن ترشوائے اس صورت میں دہنے ہی ہاتھ سے شروع ہوا اور دہنے پر ختم بھی ہوا (در مختار) اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کا بھی یہی معمول تھا اور یہ فقیر بھی اسی پر عمل کرتا ہے۔

مسئلہ پاؤں کے ناخن ترشوانے میں کوئی ترتیب منقول نہیں بہتر یہ ہے کہ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنے کی جو ترتیب ہے اسی ترتیب سے ناخن ترشوائے یعنی دہنے پاؤں کی چپٹکیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چپٹکیا پر ختم کرے (در مختار)

مسئلہ دانت سے ناخن نہ کھٹکنا چاہیے کہ مکروہ ہے اور اس میں مرض برص محاذ اشہر پیدا ہونے کا اندیشہ ہے (علمگیری)

مسئلہ مجاہد جب دارا کرب میں ہوں تو ان کے لئے مستحب یہ ہے کہ ناخن اور مونچھیں بڑی رکھیں کہ ان کی یہ شکل مہیب دیکھ کر کفار پر رعب طاری ہو (در مختار)

مسئلہ ہر جمہ کو اگر ناخن نہ ترشوائے تو پند ہوئی دن ترشوائے اور اس کی انتہائی مدت چالیس دن ہے۔ اس کے بعد نہ ترشوانا منوع ہے۔ یہی حکم مونچھیں ترشوانے اور مونچھیں زیر ناف دور کرتے اور بغل کے بال صاف کرنے کا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ ہونا منع ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہتے ہیں کہ ناخن ترشوانے

اور مونچھ کاٹنے اور بغل کے بال لیتے میں ہمارے لئے یہ میعاد مقرر کی گئی تھی کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑ رکھیں۔

مسئلہ مونے زیر ناف دور کرنا سنت ہے ہر ہفتہ میں نہانا، بدن کو صاف ستھرا رکھنا اور مونے زیر ناف دور کرنا مستحب ہے۔ اور بہتر جمعہ کا دن ہے اور پندرہویں روز کرنا بھی جائز ہے۔ اور چالیس روز سے زائد گزار دینا مکروہ و منوع۔ مونے زیر ناف اُترے سے مونڈنا چاہئے اور اس کو ناف کے نیچے سے شروع کرنا چاہئے اور اگر مونڈنے کی جگہ ہڑمال چونا یا اس زمانہ میں بال اڑانے کا صابون چلا ہے اس سے دور کرے یہ بھی جائز ہے۔ عورت کو یہ بال اکھیر ڈانا سنت ہے (در مختار علمگیری)

مسئلہ بغل کے بالوں کا اکھاڑنا سنت ہے اور مونڈنا بھی جائز ہے (ردالمحتار)

مسئلہ بہتر یہ ہے کہ گلے کے بال نہ مونڈائے انہیں چھوڑ رکھے (ردالمحتار)

مسئلہ ناک کے بال نہ اکھاڑے کہ اس سے مرض آکھ پیدا ہونے کا ڈر ہے (علمگیری)

مسئلہ جنابت کی حالت میں نہ بال مونڈائے اور نہ تاخن ترشوائے کہ یہ مکروہ ہے (علمگیری)

مسئلہ بھوں کے بال اگر بڑے ہو گئے تو ان کو ترشوا سکتے ہیں چہرہ کے بال لینا بھی جائز ہے جس کو خط بنوانا کہتے ہیں۔ سینہ اور پیٹھ کے بال مونڈنا یا کتر دانا اچھا نہیں ہاتھ پاؤں پیٹ پر سے بال دور کر سکتے ہیں (ردالمحتار)

مسئلہ بچی کے اغل بغل کے بال مونڈنا یا اکھیرنا بدعت ہے (علمگیری)

مسئلہ مونچھوں کو کم کرنا سنت ہے اتنی کم کرے کہ ابرو کی مثل ہو جائیں یعنی اتنی کم ہوں کہ اوپر والے ہونٹ کے بالائی حصے سے نہ ٹھکیں اور ایک روایت میں مونڈنا آیا ہے (در مختار ردالمحتار)

مسئلہ مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حرج نہیں۔ بعض سلف کی مونچھیں اس قسم کی تھیں (علمگیری)

مسئلہ وارمی بڑھانا سنن انبیاء سابقین سے ہے۔ مونڈنا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے ہاں ایک مشت سے زائد ہو جائے تو جتنی زیادہ ہے اس کو کٹوا سکتے ہیں (در مختار)

مسئلہ وارمی چڑھانا یا اس میں گرہ لگانا جس طرح سکھ وغیرہ کرتے ہیں ناجائز ہے۔
 اس زمانہ میں وارمی مونچھ میں طرح طرح کی تراش تراش کی جاتی ہے بعض وارمی مونچھ کا بالکل
 صفایا کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ مونچھوں کی دونوں جانب مونڈ کر بیچ میں ذرا سی باقی رکھتے ہیں
 جیسے معلوم ہوتا ہے کہ ناک کے نیچے دو کھیان بیٹھی ہیں۔ کسی کی وارمی فرنیج کٹ اور کسی کی
 کرزن فیشن ہوتی ہے یہ جو کچھ ہو رہا ہے سب نصاریٰ کے اتباع اور تقلید میں ہو رہا ہے مسلمانوں
 کے جذبات ایمانی اتنے زیادہ کمزور ہو گئے کہ وہ اپنے وقار و شعار کو کھوتے ہوئے چلے
 جاتے ہیں۔ ان کو اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ ہم کیا تھے اور کیا ہو گئے جب ان کی
 بے بسی اس درجہ بڑھ گئی اور محبت غیرت ایمانی یہاں تک کم ہو گئی کہ دوسری قوموں میں جذب
 ہوتے جاتے ہیں یا مردی اور استعلا کے ساتھ اسلامی روایات و احکام کی پابندی
 نہیں کرتے تو ان سے کیا امید ہو سکتی ہے کہ اسلامی احکام کا احترام کریں گے اور حقوق مسلمین
 کی حفاظت کریں گے۔ مسلم کے ہر فرد کو تعلیمات اسلام کا مجسمہ ہونا چاہیئے۔ اخلاق سلف
 صالحین کا نمونہ ہونا چاہیئے۔ اسلامی شعار کی حفاظت کرنی چاہیئے تاکہ دوسری قوموں پر
 اس کا اثر پڑے۔

مسئلہ بعض وارمی منڈے یہاں تک بے باک ہوتے ہیں کہ وہ وارمی کا مذاق
 اڑاتے ہیں شریعت کے مطابق وارمی رکھنے پر پھبتیاں کہتے ہیں۔ وارمی مونڈنا حرام تھا
 گناہ تھا مگر یہ تو سوچو یہ تم نے کس چیز کا مذاق اڑایا، کس کی توہین و تذلیل کی۔ اسلام کی ہر بات
 اٹل ہے اور اس کے تمام اصول و فروع مضبوط ہیں ان میں کسی بات کو بڑا بتانا اسلام کو عیب
 لگانا ہے تم خود سوچو تو جو کچھ اس کا نتیجہ ہے وہ تم پر واضح ہو جائے گا کسی سے پوچھنے کی
 ضرورت نہ پڑے گی۔

مسئلہ مرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال مونڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے (ردالمحتار)
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دونوں چیزیں ثابت ہیں اگرچہ مونڈنا صرف احرام سے
 باہر ہونے کے وقت ثابت ہے دیگر اوقات میں مونڈنا ثابت نہیں۔ ہاں بعض صحابہ سے
 مونڈنا ثابت ہے مثلاً حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطور عادت مونڈایا کرتے تھے حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک کبھی نصف کان تک کبھی کان کی نو تک ہوتے اور جب بڑھ جاتے تو شانہ مبارک سے چھو جاتے اور حضور بیچ سر میں مانگ نکالتے۔

مسئلہ مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے۔ بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی ٹیس بڑھالیتے ہیں جو ان کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں۔ اور بعض چوٹیاں گوندتے ہیں یا جوڑے بنالیتے ہیں۔ یہ سب ناجائز کام اور خلافت شرع ہیں۔ تصوف بالوں کے بڑھانے اور رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پوری پیروی کرنے اور خواہشات نفس کو مٹانے کا نام ہے۔

مسئلہ سپید بالوں کو اکھاڑنا یا قہنجی سے چُن کر نکلوانا مکروہ ہے ہاں مجاہد اگر اس نیت سے ایسا کرے کہ کفار پر اس کا رعب طاری ہو تو جائز ہے (علمگیری)

مسئلہ بیچ سر کو مونڈا دینا اور باقی جگہ کو چھوڑ دینا جیسا کہ ایک زمانہ میں پان بنوانے کا رواج تھا یہ جائز ہے اور حدیث میں جو قرعہ کی مانعت آئی ہے اُس کے یہ معنی ہیں کہ متعذر جگہ سر کے بال مونڈنا اور جگہ جگہ باقی چھوڑنا جس کو گل بنانا کہتے ہیں (علمگیری ردالمحتاج) بخاری شریف سے بھی یہی ظاہر ہے پان بنوانے کو قرعہ سمجھنا غلطی ہے ہاں بہتر یہ ہے کہ سر کے بال مونڈائے تو کل مونڈا ڈالے یہ نہیں کہ کچھ مونڈنے جائیں اور کچھ چھوڑ دئے جائیں۔

مسئلہ بعض دیہاتیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ پیشانی کو خط کی طرح بنواتے ہیں اور دونوں جانب نوکیں نکلاتے ہیں یا اور طرح سے بنواتے ہیں یہ سنت اور سلف کے طریقہ کے خلاف ہے ایسا نہ کریں۔

مسئلہ گردن کے بال مونڈنا مکروہ ہے (علمگیری) یعنی جب سر کے بال نہ مونڈائیں صرف گردن ہی کے مونڈائیں جیسا کہ بہت سے لوگ خط بنوانے میں گردن کے بال بھی مونڈاتے ہیں اور اگر پورے سر کے بال مونڈا دئے تو اُس کے ساتھ گردن کے بال بھی مونڈائے جائیں۔

مسئلہ آج کل سر پر گتھار کھنے کا رواج بہت زیادہ ہو گیا ہے کہ سب طرف سے بال نہایت چھوٹے چھوٹے اور بیچ میں بڑے بال ہوتے ہیں یہ بھی نصاریٰ کی تقلید میں ہے اور ناجائز ہے پھر ان بالوں میں بعض داہنے یا بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں یہ بھی سنت کے

خلاف ہے سنت یہ ہے کہ بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے اور بعض مانگ نہیں نکالتے سیدھے رکھتے ہیں یہ بھی سنت منسوخہ اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے۔

۱۶ مسئلہ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ نہ پورے بال رکھتے ہیں نہ مونڈاتے ہیں بلکہ قیمچی یا شیمن سے بال کترواتے ہیں یہ ناجائز نہیں مگر افضل و بہتر وہی ہے کہ مونڈائے یا بال رکھے۔

۱۷ مسئلہ عورت کو سر کے بال کٹوانے جیسا کہ اس زمانہ میں نصرانی عورتوں نے کٹوانے شروع کر دیے ناجائز و گناہ ہے اور اس پر لعنت آئی۔ شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حکم ہے کہ عورت ایسا کرنے میں گنہ گار ہوگی کیوں کہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی کا کہنا نہیں مانا جائے گا (در مختار) مناسبت ہے کہ بعض مسلمان گھروں میں بھی عورتوں کے بال کٹوانے کی بلا آگئی ہے۔ ایسی پریقین عورتیں دیکھنے میں لونڈا معلوم ہوتی ہیں اور حدیث میں فرمایا کہ جو عورت مردانہ ہئیات میں ہو اُس پر اللہ کی لعنت ہے جب بال کٹوانا عورت کے لئے ناجائز ہے تو مونڈانا بدرجہ اولیٰ ناجائز کہ یہ بھی ہندوستان کے مشرکین کا طریقہ ہے کہ جب اُن کے یہاں کوئی مرجاتا ہے یا تیرتھ کو جاتی ہیں تو بال مونڈا دیتی ہیں۔

۱۸ مسئلہ ترشوانے یا مونڈانے میں جو بال نکلے انھیں دفن کر دے اسی طرح ناخن کا تراشہ پاخانہ یا غسل خانہ میں انھیں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے (علمگیری) مومے زیر ناٹ کا ایسی جگہ ڈال دینا کہ دوسروں کی نظر پڑے ناجائز ہے۔

۱۹ مسئلہ چار چیزوں کے متعلق حکم یہ ہے کہ دفن کر دی جائیں بال ناخن حیض کا شہ خون و مٹی

مسئلہ سر میں جو تین بھری ہیں اور بال مونڈا دئے انھیں دفن کر دے (علمگیری)

مسئلہ مجنونہ کے سر میں بیماری ہوگئی مثلاً کثرت سے جوتیں پڑ گئیں اور اس کا کوئی ولی

نہیں تو اگر کسی نے اُس کا سر مونڈا دیا اُس نے احسان کیا مگر اُس کے سر میں کچھ بال چھوڑے تاکہ معلوم ہو سکے کہ عورت ہے (علمگیری)

۲۰ مسئلہ سپید بال اکھیرنے میں حرج نہیں جب کہ بقصد زینت ایسا نہ کرے (در مختار

ردالمحتار) اور ظاہر ہی ہے کہ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ زینت ہی کے ارادہ سے کرتے

ہیں تاکہ یہ سپیدی دوسروں پر ظاہر نہ ہو اور جو ان معلوم ہوں اسی وجہ سے حدیث میں اس

سے مانعت آئی اور یہ بھی ظاہر ہے کہ وارث میں اس قسم کا تصرف زیادہ ممنوع ہوگا۔

ختہ کا بیان

ختہ سنت ہے اور یہ شعار اسلام میں ہے کہ مسلم و غیر مسلم میں اس سے امتیاز ہوتا ہے اسی لئے عرف عام میں اس کو مسلمانی بھی کہتے ہیں۔ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ختنہ کیا اس وقت ان کی عمر شریف اسی برس کی تھی۔

مسئلہ ختنہ کی مدت سات سال سے بارہ سال کی عمر تک ہے اور بعض علماء نے یہ فرمایا کہ ولادت سے ساتویں دن کے بعد ختنہ کرنا جائز ہے (علمگیری)

مسئلہ بچے کی ختنہ کرائی گئی مگر پوری کمال نہیں گئی اگر نصف سے زائد کٹ گئی ہے تو ختنہ ہو گئی باقی کو کاٹنا ضروری نہیں اور اگر نصف یا نصف سے زائد باقی رہ گئی تو نہیں ہوتی یعنی پھر سے ہوتی چاہیے (علمگیری)

مسئلہ بچہ پیدا ہی ایسا ہوا کہ ختنہ میں جو کمال کاٹی جاتی ہے وہ اس میں نہیں ہے تو ختنہ کی حاجت نہیں اور اگر کچھ کمال ہے جس کو کھینچا جاسکتا ہے مگر ابے سخت تکلیف ہوگی اور حشفہ (سپاری) ظاہر ہے تو حجاموں کو دکھایا جائے اگر وہ کہہ دیں کہ نہیں ہو سکتی تو چھوڑ دیا جائے بچہ کو خواہ مخواہ تکلیف نہ دی جائے۔ (علمگیری)

مسئلہ سنا جاتا ہے کہ جس بچے میں پیدائشی ختنہ کی کمال نہیں ہوتی اس کے باپ وغیرہ ادیا اس رسم کی ادا کے لئے اعزہ اقربا کو بلاتے ہیں اور ختنہ کے قائم مقام پان کی گھوری کاٹی جاتی ہے گویا اس سے ختنہ کی رسم ادا کی گئی یہ ایک نحو حرکت ہے جس کا کچھ حاصل و فائدہ نہیں۔

مسئلہ بڑھا آدمی مشرف باسلام ہوا جس میں ختنہ کرانے کی طاقت نہیں تو ختنہ کرانے کی حاجت نہیں۔ بالغ شخص مشرف باسلام ہوا اگر وہ خود ہی اپنی مسلمانی کر سکتا ہے تو اپنے

ہاتھ سے کر لے ورنہ نہیں ہاں اگر ممکن ہو کہ کوئی عورت جو ختہ کرنا جانتی ہو اُس سے نکاح کرے تو نکاح کر کے اُس سے ختہ کرا لے (علمگیری)

مسئلہ ختہ ہو چکی ہے مگر وہ کھال پھر بڑھ گئی اور ختہ کو چسپا لیا تو دوبارہ ختہ کی جائے اور اتنی زیادہ نہ بڑھی ہو تو نہیں (علمگیری)

مسئلہ ختہ کرنا باپ کا کام ہے وہ نہ ہو تو اُس کا وصی اس کے بعد داد اکھیر ۷۹ اس کے وصی کا مرتبہ ہے۔ ماموں اور چچا یا ان کے وصی کا یہ کام نہیں ہاں اگر بچہ ان کی تربیت و عیال میں ہو تو کر سکتے ہیں (علمگیری)

مسئلہ عورتوں کے کان چھدوانے میں حرج نہیں۔ اور لڑکیوں کے کان چھدوانے ۸۱ میں بھی حرج نہیں اس لئے کہ زمانہ رسالت میں کان چھداتے تھے اور اس پر انکار نہیں ہوا (علمگیری) بلکہ کان چھدوانے کا سلسلہ اب تک برابر جاری ہے صرف بعض لوگوں نے نصرانی عورتوں کی تقلید میں موقوف کر دیا جن کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ انسان کو خسی کرنا حرام ہے اسی طرح بھیڑا کرنا بھی۔ گھوڑے کو خسی کرنے میں ۸۲ اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ جائز ہے۔ دوسرے جانوروں کو خسی کرنے میں اگر فائدہ ہو مثلاً اُس کا گوشت اچھا ہو گا یا خسی نہ کرنے میں شرارت کرے گا لوگوں کو ایذا پہنچائے گا۔ انھیں مصالح کی بنا پر بکرے اور بیل وغیرہ کو خسی کیا جاتا ہے یہ جائز ہے۔ اور اگر منفعت یا دفع ضرر دونوں باتیں نہ ہوں تو خسی کرنا حرام ہے (ہدایہ علمگیری)

مسئلہ جس غلام کو خسی کیا گیا ہو اُس سے خدمت لینا منوع ہے جیسا کہ امرارو ۸۳ سلاطین کے یہاں اس قسم کے لوگوں سے خدمت لی جاتی ہے جن کو خواجہ سرا کہتے ہیں۔ ان سے خدمت لینے میں یہ خرابی ہوتی ہے کہ دوسرے لوگ اس کی وجہ سے خسی کرنے کی جرات کرتے اور اس فعل کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور اگر ایسے غلام سے کام ہی نہ لیا جائے تو خسی کرنے کا سلسلہ ہی منقطع ہو جائے گا (ہدایہ)

مسئلہ گھوڑی کو گدھے سے کاہن کرنا جس سے خچر پیدا ہوتا ہے اس میں حرج نہیں۔ ۸۴ حدیث صحیح میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کا جانور بولہ بیضا تھا

اور اگر یہ فعل ناجائز ہوتا تو حضور ایسے جانور کو اپنی سواری میں نہ رکھتے۔ (مدایہ)

زینت کا بیان

۱- **حدیث ۱** صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں حضور کو میں نہایت عمدہ خوشبو لگاتی تھی یہاں تک کہ اس کی چمک حضور کے سر مبارک اور دائرہ میں پاتی تھی۔

۱- **حدیث ۲** صحیح مسلم میں نافع سے مروی کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی خالص عود (اگر) کی دھونی لیتے یعنی اُس کے ساتھ کسی دوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور یہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح دھونی بیا کرتے تھے۔

۱- **حدیث ۳** ابو داؤد نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک قسم کی خوشبو تھی جس کو استعمال فرمایا کرتے تھے۔

۱- **حدیث ۴** شرح سنن میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثرت سے سر میں تیل ڈالتے اور دائرہ میں لگھا کرتے۔

۱- **حدیث ۵** ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے بال ہوں اُن کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے تیل لگائے لگھا کرے۔

۱- **حدیث ۶** امام مالک نے ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میرے سر پر پورے بال تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ان کو لگھا کیا کروں حضور نے فرمایا ہاں اور ان کا اکرام کرو لہذا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے فرمانے کی وجہ سے کبھی دن میں دو مرتبہ تیل لگایا کرتے۔

حدیث ۷ ترمذی و ابو داؤد و نسائی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز روز گنگھا کرتے سے منع فرمایا (۲۶) یہی تنزیہی ہے اور مقصد یہ ہے کہ مرد کو بناؤ سنگار میں مشغول نہ رہنا چاہیے۔

حدیث ۸ امام مالک نے عطار بن یسار سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے حضور نے اُس کی طرف اشارہ کیا۔ گویا بالوں کے درست کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ وہ شخص درست کر کے واپس آیا حضور نے فرمایا کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔

حدیث ۹ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اٹید پھر کا سرمہ لگاؤ کہ وہ نگاہ کو جلا دیتا ہے اور پلک کے بال اُگاتا ہے۔ اور حضور کے یہاں سرمہ دانی تھی جس سے ہر شب میں سرمہ لگاتے تھے تین سلاخیاں اس آنکھ میں اور تین اس میں۔

حدیث ۱۰ ابو داؤد و نسائی نے کریمہ بنت جہام سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں لیکن میں خود ہندی لگانے کو ناپسند کرتی ہوں کیوں کہ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی بونا پسند تھی۔

حدیث ۱۱ ابو داؤد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی یا نبی اللہ مجھے بیعت کر لیجئے فرمایا میں تجھے بیعت نہ کروں گا جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدل دے (یعنی ہندی لگا کر ان کا رنگ نہ بدل لے) تیرے ہاتھ گویا درندہ کے ہاتھ معلوم ہو رہے ہیں (یعنی عورتوں کو چاہیئے کہ ہاتھوں کو رنگین کر لیا کریں)۔

حدیث ۱۲ ابو داؤد و نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی یا نبی اللہ مجھے بیعت کر لیجئے فرمایا میں تجھے بیعت نہ کروں گا جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدل دے (یعنی ہندی لگا کر ان کا رنگ نہ بدل لے) تیرے ہاتھ گویا درندہ کے ہاتھ معلوم ہو رہے ہیں (یعنی عورتوں کو چاہیئے کہ ہاتھوں کو رنگین کر لیا کریں)۔

کہ اگر عورت ہوتی تو ناخنوں کو ہندی سے رنگے ہوتی۔

حدیث ۱۳ ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک مختلٹ حاضر لایا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں ہندی سے رنگے تھے ارشاد فرمایا اس کا کیا حال ہے (یعنی اس نے کیوں ہندی لگائی ہے) لوگوں نے عرض کی یہ عورتوں سے تشبہ کرتا ہے۔ حضور نے حکم فرمایا اس کو شہر بدر کر دیا گیا مدینہ سے نکال کر نقیع کو بھیج دیا گیا۔

حدیث ۱۴ ترمذی نے سعید بن المسیب سے روایت کی کہتے ہیں کہ اللہ طیب

ہے۔ طیب یعنی خوشبو کو دوست رکھتا ہے۔ ستمرا ہے ستمرائی کو دوست رکھتا ہے۔ کریم ہے کریم کو دوست رکھتا ہے۔ جواد ہے جواد کو دوست رکھتا ہے۔ لہذا اپنے صحن کو ستمرا رکھو یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔

حدیث ۱۵ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہو گا جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی کہ کسی کو یہ پسند ہوتا ہے کہ کپڑے اچھے ہوں جوئے اچھے ہوں (یعنی بیتا بھی تکبر ہے یا نہیں) فرمایا اللہ جلیل ہے جلال کو دوست رکھتا ہے۔ تکبر نام ہے حق سے سرکشی کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا۔

حدیث ۱۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ خطاب نہیں کرتے تم ان کی مخالفت کرو یعنی خطاب کرو۔

حدیث ۱۷ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فتح مکہ کے دن ابو جعفر

(حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد) لائے گئے اور ان کا سر اور وارڈھی ٹھام (یہ ایک گھاس ہے) کی طرح سفید تھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کسی چیز سے بدل دو (یعنی خطاب لگاؤ) اور سیاہی سے بچو یعنی سیاہ خطاب نہ لگانا۔

حدیث ۱۸ ابو داؤد و نسائی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو سیاہ خطاب

کریں گے جیسے کبوتر کے پوٹے۔ وہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔

حدیث ۱۹ | ترمذی و ابوداؤد و نسائی نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے ہندی یا کتم ہے یعنی ہندی لگائی جائے یا کتم۔

حدیث ۲۰ | ابوداؤد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص گزرا جس نے ہندی کا خضاب کیا تھا ارشاد فرمایا یہ خوب اچھا ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص گزرا جس نے ہندی اور کتم کا خضاب کیا تھا فرمایا یہ اس سے بھی اچھا ہے۔ پھر ایک تیسرا شخص گزرا جس نے زرد خضاب کیا تھا فرمایا یہ ان سب سے اچھا ہے۔

حدیث ۲۱ | ابن انجار نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے ہندی اور کتم کا خضاب ابراہیم علیہ السلام نے کیا اور سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے کیا۔

حدیث ۲۲ | طبرانی نے کبیر بن اور حاکم نے متدرک میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ مومن کا خضاب زردی ہے اور مسلم کا خضاب سُرخ ہے اور کافر کا خضاب سیاہی ہے۔

حدیث ۲۳ | صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی لعنت اُس عورت پر جو بال ملائے یا دوسری سے بال ملوائے اور گودنے والی اور گودوانے والی پر۔

حدیث ۲۴ | صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر اور بال نوچنے والیوں پر یعنی جو عورت بھوں کے بال نوچ کر ابرو کو خوب صورت بناتی ہے اُس پر لعنت اور خوب صورتی کے لئے ذانت ریتنے والیوں پر یعنی جو عورتیں دانتوں کو ریت کر خوب صورت بناتی ہیں اور اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدل ڈالتی ہیں۔ ایک عورت نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہو کر یہ کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فلاں فلاں قسم کی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ انھوں نے فرمایا میں کیوں نہ لعنت کروں ان پر جن پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت کی اور اُس پر جو کتاب اللہ میں (طعون) ہے۔ اُس نے کہا میں نے کتاب اللہ پڑھی ہے مجھے تو اُس میں یہ چیز نہیں ملی۔ فرمایا تو نے (غور سے) پڑھا ہوتا تو ضرور اس کو پایا ہوتا کیا تو نے یہ نہیں پڑھا مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ یعنی رسول جو کچھ تمہیں دیں اُسے لو اور جس چیز سے منع کر دیں اُس سے باز آ جاؤ۔ اُس عورت نے کہاں ہاں یہ پڑھا ہے۔ عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ حضور نے اس سے منع فرمایا ہے ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد اُس عورت نے یہ کہا کہ ان میں کی بعض باتیں تو آپ کی بی بی میں بھی ہیں عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا اندر جا کر دیکھو وہ مکان میں گئی پھر آئی۔ تو آپ نے فرمایا کیا دیکھا اُس نے کہا کچھ نہیں دیکھا۔ عبد اللہ نے فرمایا اگر اُس میں یہ بات ہوتی تو میرے ساتھ نہیں رہتی یعنی ایسی عورت میرے گھر میں نہیں رہ سکتی ہے۔

حدیث ۲۵ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر بد حق ہے۔ یعنی نظر لگنا صحیح ہے، ایسا ہوتا ہے۔ اور گودنے سے حضور نے منع فرمایا۔

حدیث ۲۶ سنن ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا بال ملانے والی اور ملوانے والی اور ابرو کے بال نوچنے والی اور نوچوانے والی اور گودنے والی اور گودولنے والی پر لعنت ہے جب کہ بیماری سے یہ نہ کیا ہو۔

حدیث ۲۷ ابوداؤد نے روایت کی کہ جس سال معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں حج کیا (مدینہ میں آئے) اور منبر پر چڑھ کر بالوں کا گچھا جو سپاہی کے ہاتھ میں تھا لے کر کہا اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حضور اس سے منع فرماتے تھے یعنی چوٹی میں بال جوڑنے سے اور حضور یہ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اُسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کرنا شروع کر دیا۔

مسئلہ انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے۔ ۷۹
 حدیث میں اس پر لعنت آئی بلکہ اُس پر بھی لعنت جس نے کسی دوسری عورت کے سر پر ایسی
 چوٹی گوندھی۔ اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہی جس کے سر پر
 جوڑی گئی جب بھی ناجائز۔ اور اگر اون یا سیاہ تانگے کی چوٹی بنا کر لگائے تو اس کی
 مانعت نہیں۔ سیاہ کپڑے کا ثوبان بنانا جائز ہے۔ اور کلاؤہ میں تو اخلا حرج نہیں کہ
 یہ بال بال متنازع ہوتا ہے۔ اسی طرح گودنے والی اور گودوانے یا ریتی سے دانت ریت کر
 خوبصورت کرنے والی یا دوسری عورت کے دانت ریتنے والی یا موچنے سے ابرو کے بالوں کو
 نوچ کر خوبصورت بنانے والی اور جس نے دوسری کے بال نوچے ان سب پر حدیث میں لعنت
 آئی ہے (در مختار)

مسئلہ رطکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے۔ اور بعض لوگ رطکوں کے بھی کان
 چھدواتے ہیں اور دُریا پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور اسے زبور
 پہنانا بھی ناجائز (رد المحتار)

مسئلہ عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے کہ یہ زینت کی چیز ہے۔ ۸۰
 ضرورت چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا چاہیئے (علگیری) رطکیوں کے ہاتھ
 پاؤں میں لگا سکتے ہیں جس طرح اُن کو زبور پہنا سکتے ہیں۔

مسئلہ عورتیں اپنی چوٹیوں میں پوت اور چاندی سولے کے دانے لگا سکتی ہیں (علگیری) ۸۱
 مسئلہ پتھر کا سُتر استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُتر یا کاجل بقصد زینت ۸۲
 مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں (علگیری)۔

مسئلہ مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں۔ اور غیر ذی روح کی تصویر ۸۳
 سے مکان آراستہ کرنا جائز ہے جیسا کہ طغریٰ اور کتبوں سے مکان سجالتے کا رواج ہے (علگیری)
 مسئلہ گرمی سے بچنے کے لئے خس یا جو اسے کیٹیاں لگانا جائز ہے۔ اور اگر ۸۴
 تکتر کے طور پر ہو تو ناجائز ہے (علگیری)

مسئلہ یہ شخص سواری پر ہے اور اس کے ساتھ اور لوگ پیدل چل رہے ہیں اگر محض ۸۵

اپنی شان دکھانے اور تکبر کے لئے ایسا کرتا ہے تو منع ہے (علمگیری) اور ضرورت سے ہو تو حرج نہیں مثلاً یہ بوڑھا یا کمزور ہے کہ چل نہ سکے گا۔ یا ساتھ والے کسی طرح اس کے پیدل چلنے کو گوارا ہی نہیں کرتے جیسا کہ بعض مرتبہ علماء و مشائخ کے ساتھ دوسرے لوگ خود پیدل چلتے ہیں اور ان کو پیدل چلنے نہیں دیتے اس میں کراہت نہیں جب کہ اپنے دل کو قابو میں رکھیں اور تکبر نہ آئے۔ اس اور محض ان لوگوں کی دل جوئی منظور ہو۔

مسئلہ مرد کو داڑھی اور سر وغیرہ کے بالوں میں خضاب لگانا جائز بلکہ مستحب ہے مگر سیاہ خضاب لگانا منع ہے۔ ماں مجاہد کو سیاہ خضاب بھی جائز ہے کہ دشمن کی نظر میں اس کی وجہ سے ہیبت بیٹھے گی (در مختار)

نام رکھنے کا بیان

اللہ عز وجل فرماتا ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْإِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (رَبِّ ۱۳)

یہ مسئلہ بہار شریعت حصہ ۱۶ طبع اول آگرہ کے صحت نامہ سے لیا گیا ہے۔ کتبہ کلمی کاتبہ رضوی کتب خانہ بریلی۔ قادری بکڈپ بریلی، اشاعت الاسلام دہلی کے ایڈیشنوں میں یہ مسئلہ نہ آسکا جیسے کہ ظلم کی مذمت میں حدیث علیہ کا ایک حصہ ان سب میں نائب ہے۔ اسی طرح اسی ہے۔ طبع اول اور اس کے صحت نامہ سے کتابت اور تصحیح کا اہتمام ہوتا تو یہ کمی نہ رہ جاتی۔ اب ناشرین کو چاہیے کہ اپنے اپنے ایڈیشنوں کا صحت نامہ شائع کر کے اس طرح کے جملہ نقائص کی تلافی کریں اور جو لوگ ناقص حصہ خرید چکے ہیں انہیں صحت نامہ مفت بھیجیں ۱۲ محمد احمد مصباحی۔

اے ایمان والو ایک گروہ دوسرے گروہ سے مستخرا پن نہ کرے ہو سکتا ہے
کہ یہ اُن سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے مستخرا پن کریں ہو سکتا ہے کہ یہ
اُن سے بہتر ہوں اور اپنے کو عیب نہ لگاؤ۔ اور برے لقبوں سے نہ پکارو
ایمان کے بعد فسوق بُرا نام ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔

حدیث ۱ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اُس کا اچھا نام رکھا اور
اچھا ادب سکھائے۔

حدیث ۲ اصحاب سنن اربعہ نے عبد اللہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائیوں کو اُن کے اچھے ناموں سے
پکارو۔ بُرے القاب سے نہ پکارو۔

حدیث ۳ صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ناموں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پیارے
نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں۔

حدیث ۴ امام احمد و ابو داؤد نے ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم کو تمہارے نام اور
تمہارے باپوں کے نام سے بلایا جائے گا لہذا اچھے نام رکھو۔

حدیث ۵ ابو داؤد نے ابی وہب جستی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء علیہم السلام کے نام پر نام رکھو اور اللہ
کے نزدیک ناموں میں زیادہ پیارے نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں اور سچے نام حارث و ہکام
ہیں۔ اور حرب و قرہ بُرے نام ہیں۔

حدیث ۶ ربیع نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرے

سے یعنی جن کے چہرے عبادت الہی اور تہجد گزاری کے سبب منور و تابندہ ہوں، بکافلہ اعلیٰ بت الشامی و الامام احمد رحمہما اللہ

والوں سے طلب کرو۔

حدیث ۷ صحیح بخاری و مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ کرو کیوں کہ (میری کنیت ابوالقاسم محض اس وجہ نہیں کہ میرے صاحبزادے کا نام قاسم تھا بلکہ) میں قاسم بنایا گیا ہوں کہ تمہارے مابین تقسیم کرتا ہوں۔

حدیث ۸ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازار میں تھے ایک شخص نے ابوالقاسم کہہ کر پکارا حضور اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اُس نے کہا میں نے اس شخص کو پکارا۔ ارشاد فرمایا میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ کرو۔

حدیث ۹ ابو داؤد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر حضور کے بعد میرے لڑکا پیدا ہو تو آپ کے نام پر اس کا نام رکھوں گا آپ کی کنیت پر اُس کی کنیت کروں فرمایا ہاں۔

حدیث ۱۰ ابن عساکر ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کے لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اُس کا نام محمد رکھے، وہ اور اُس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں۔

حدیث ۱۱ حافظ ابو طاہر سلفی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں روز قیامت دو شخص رب العزت کے حضور کھڑے کئے جائیں گے حکم ہو گا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے الہی ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا نہیں فرمائیے گا جنت میں جاؤ میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔

حدیث ۱۲ ابو نعیم نے علی بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہو گا اُسے عذاب نہ دیوں گا۔

حدیث ۱۳ ابن سعد طبقات میں عثمان غمری سے مرسل راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔

حدیث ۱۴ طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے وہ ضرور جاہل ہے۔

حدیث ۱۵ حاکم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسے بڑائی کی طرف نسبت نہ کرو۔

حدیث ۱۶ بزار نے ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔

حدیث ۱۷ صحیح مسلم میں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ان کا نام بڑہ تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا ترکہ نہ کرو یعنی اپنی بڑائی اور تعریف نہ کرو اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں بُرا اور نیکی والا کون ہے اس کا نام زینب رکھ دو۔

حدیث ۱۸ صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں جویرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام بڑہ تھا حضور نے یہ نام بدل کر جویریہ رکھا۔ اور یہ بات حضور کو ناپسند تھی کہ یوں کہا جائے کہ بڑہ کے پاس سے چلے گئے۔

حدیث ۱۹ صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک لڑکی کا نام مایہ تھا حضور نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔

حدیث ۲۰ ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نام کو بدل دیتے تھے۔

حدیث ۲۱ صحیح بخاری میں سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میرے دادا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور نے پوچھا تمہارا

کیا نام ہے۔ انھوں نے کہا خزان۔ فرمایا تم سہل ہو یعنی اپنا نام سہل رکھو کہ اس کے معنی ہیں نرم اور خزان سخت کو کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا جو نام میرے باپ نے رکھا ہے اُسے نہیں بدلوں گے سعید بن السیب کہتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے۔

تثانیہ نام رکھنے کے متعلق بعض مسائل (بہارِ شریعت حصہ پانزدہم) عقیدہ کے بیان میں ذکر کئے گئے ہیں وہاں سے معلوم کریں بعض باتیں یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

مسئلہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پیارے نام عبداللہ و عبدالرحمن ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے ان دونوں میں زیادہ افضل عبداللہ ہے کہ عبودیت کی اضافت علم ذات کی طرف ہے۔ انھیں بکے حکم میں وہ اسماء ہیں جن میں عبودیت کی اضافت دیگر اسماء صغائر کی طرف ہو مثلاً عبدالرحیم عبدالملک عبدالمحلق وغیرہ حدیث میں جو ان دونوں ناموں کو تمام ناموں میں خدائے تعالیٰ کے نزدیک پیارا فرمایا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنا نام عبد کے ساتھ رکھنا چاہتا ہو تو سب سے بہتر عبداللہ و عبدالرحمن ہیں وہ نام نہ رکھے جائیں جو جاہلیت میں رکھے جاتے تھے کسی کا نام عبدشس اور کسی کا عبدالدار ہوتا لہذا یہ نہ رکھنا چاہیے کہ یہ دونوں نام محمد و احمد سے بھی افضل ہیں کیوں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم پاک محمد و احمد میں اور ظاہر ہی ہے کہ یہ دونوں نام خود اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے منتخب فرمائے اگر یہ دونوں نام خدا کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کے لئے پسند نہ فرمایا ہوتا۔ احادیث میں محمد نام رکھنے کے بہت فضائل مذکور ہیں ان میں سے بعض ذکر کی گئیں۔

مسئلہ جس کا نام محمد ہو وہ اپنی کنیت ابو القاسم رکھ سکتا ہے اور حدیث میں جو کما آئی ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے ساتھ مخصوص تھی کیوں کہ اگر کسی کی یہ کنیت ہوتی اور اس کے ساتھ پکارا جاتا تو دھوکا لگتا کہ شاید حضور کو پکارا جاں چہ ایک دفعہ ایسا ہی ہوا کہ کسی نے دوسرے کو ابو القاسم کہہ کر آواز دی حضور نے اُس کی طرف توجہ فرمائی تو اُس نے کہا میں نے حضور کو نہیں ارادہ کیا یعنی نہیں پکارا اُس موقع پر ارشاد فرمایا کہ میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ اپنی کنیت نہ کرو۔ اگر شبہ

کیا جائے کہ نام رکھنے میں بھی اس قسم کا دھوکا ہو سکتا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام پاک کے ساتھ پکارتا قرآن پاک نے منع فرمادیا تھا لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (پیش ہا) لہذا صحابہ کرام جو حاضر خدمت اقدس ہوا کرتے تھے وہ کبھی نام کے ساتھ پکارتے نہ تھے بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ وغیرہ القاب سے ندا کرتے وہ احتمال ہی یہاں پیدا نہ ہوتا کہ محمد کہہ کر کوئی پکارے اور حضور مراد ہوں اعراب وغیرہ ناواقف لوگوں نے اس طرح پکارا تو یہ دوسری بات ہے کیوں کہ وہ ناواقفی میں ہوا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحب زادہ محمد بن الحنفیہ کا نام محمد اور کنیت ابو القاسم رکھی اور یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت سے ہوا لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہے۔

مسئلہ بعض اسماء الہیہ جن کا اطلاق غیر اللہ پر جائز ہے اُن کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے جیسے علی رشید کبیر بدیع کیوں کہ بندوں کے ناموں میں وہ معنی مراد نہیں ہیں جن کا ارادہ اللہ تعالیٰ پر اطلاق کرنے میں ہوتا ہے اور ان ناموں میں الف و لام ملا کر بھی نام رکھنا جائز ہے مثلاً العلی الرشید۔ ہاں اس زمانہ میں چون کہ عوام میں ناموں کی تصغیر کرنے کا بکثرت رواج ہو گیا ہے لہذا جہاں ایسا گمان ہو ایسے نام سے بچنا ہی مناسب ہے خصوصاً جب کہ اسماء الہیہ کے ساتھ عبد کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا مثلاً عبد الرحیم عبد کریم عبد العزیز کہ یہاں مضاف الیہ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور ایسی صورت میں تصغیر اگر قصداً ہوتی تو معاذ اللہ کفر ہوتی کیوں کہ یہ اس شخص کی تصغیر نہیں بلکہ معبود برحق کی تصغیر ہے مگر عوام اور ناواقفوں کا یہ معتقد یقیناً نہیں ہے اسی لئے وہ حکم نہیں دیا جائے گا بلکہ اُن کو سمھایا اور بتایا جائے اور ایسے موقع پر ایسے نام ہی نہ رکھے جائیں جہاں یہ احتمال ہو (رد مختار رد المحتار)

مسئلہ ایسا نام رکھنا جس کا ذکر نہ قرآن مجید میں آیا ہو نہ حدیثوں میں ہو نہ مسلمانوں میں ایسا نام مستعمل ہو اس میں علماء کو اختلاف ہے بہتر یہ ہے کہ نہ رکھے (علفگیری)

مسئلہ تراہونا بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام رکھنے کی حاجت نہیں بغیر نام رکھے

دفن کر دینے (علمگیری)

مسئلہ بچہ پیدا ہو کر مر گیا تو دفن سے پہلے اس کا نام رکھا جائے یا نہ ہو تو لڑکوں کا سا اور لڑکی ہو تو لڑکیوں کا سا نام رکھا جائے اور معلوم نہ ہو سکا کہ لڑکی ہے یا لڑکا تو ایسا نام رکھا جائے جو مرد و عورت دونوں کے لئے ہو سکتا ہو (ردالمحتار)

مسئلہ بچے کی کنیت ہو سکتی ہے یا نہیں صحیح یہ ہے کہ ہو سکتی ہے حدیث ابی عمر اس کی دلیل ہے۔

مسئلہ بچے کی کنیت ابو بکر، ابو تراب، ابو احسن وغیرہ رکھنا جائز ہے ان کنیتوں سے تبرک مقصود ہوتا ہے کہ ان حضرات کی برکت بچے کے شامل حال ہو (ردالمحتار)

مسئلہ جو نام بُرے ہوں ان کو بدل کر اچھا نام رکھنا چاہیے حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے لہذا اپنے نام اچھے رکھو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بُرے ناموں کو بدل دیا ایک شخص کا نام آخرم تھا اس کو بدل کر رزقہ رکھا اور عامیہ نام کو بدل کر جمیلہ رکھا۔ یسارہ، رباح، اسلم

علم مالگیری ج ۴ کتاب الکراہیۃ باب ۲۲ میں ہے: من ولد میتا لایسوی خدا بی حنیفہ خلافاً لمحمد ابو مردہ پیدا ہو اس کا نام نہیں رکھا جائے گا۔ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک بخلاف ان کے شاگرد امام محمد کے رضی اللہ تعالیٰ عنہما

در مختار میں ہے: یغسل ویصلی علیہ ویورث ویبھی ان استهل ای وجد منه ما یدل علی حیاتہ وان لم یستهل غسل ویبھی عند اثباتی وهو الاصح فیفتی بہ علی خلاف ظاہر الروایۃ اکراماً لبنی آدم کما فی ملتقى البحار۔ وفی النور عن الطہیریۃ اذا استبان بعض خلقہ غسل وحشر هو المختار ربابہ بملوۃ الجنازۃ ص ۷۷ ج المخصا طبع فوکلشورہ

بجرا لائق میں ہے: وانفقوا علی ما عدا الغسل والتسمیۃ واخلقوا فیہا فظاہر الروایۃ مدہما دروای الطحاوی قلعہما (ج ۲ ص ۱۸۸) منۃ الخالق میں ہے: فی التبیین واخلقوا فی وتسمیۃ فذا ذکر الکرخی عن محمد انہ لم یغسل ولعیم وذا کرا الطحاوی عن ابی۔

برکت نام رکھنے سے بھی منع فرمایا۔

مسئلہ عبد المصطفیٰ عبد النبی عبد الرسول نام رکھنا جائز ہے کہ اس نسبت کی شرافت مقصود ہے اور عبودیت کے حقیقی معنی یہاں مقصود نہیں ہیں۔ یہی عبد کی اضافت غیر اللہ کی طرف یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

مسئلہ ایسے نام جن میں تزکیہ نفس اور خود ستائی نکلتی ہے ان کو بھی حضور اقدس

→ یوسف انما یغسل ویسی ام۔ وفي الخانیة والخلاصة والفیض والمجموع: وفي تسميته كلام۔ قاله الشيخ اسمعيل (براشش بحرج ۲ ص ۱۸۸)

بحر الرائق اور رد المحتار میں ظہیر یہ کے حوالے سے ہے: والذي يقتضی مذهب اصحابنا ان استبان بعض خلقه فانه يحشر وهو قول الشعبي وابن سيرين — رد المحتار میں مزید ہے: ووجهه ان تسميته تقتضي حشرة اذ لا فائدة لهما الا في ندائه في المحشر باسمه —

وذكرنا لعلقى في حديث سموا مقاطكم فانهم فرطكم الحديث فقال الخرج ص ۶۵۵)

انفرض ناتمام بچے کا نام رکھنے کے سلسلے میں خود ائمہ سے اختلاف مروی ہے لیکن حدیث میں وارث ہے

کہ:۔ اپنے ناتمام بچوں کا نام رکھو کہ وہ محشر میں تمہارے پیش رو ہوں گے اور امام ابو یوسف کا یہی مذہب

بھی ہے غسل کے بارے میں بالتصريح علقی علی الاطلاق نے فتح القدر (ج ۲ ص ۹۳) میں اسی مذہب کو ترجیح

دی ہے اور صاحب در مختار نے اس کا اصح اور مفتی بہ ہونا بیان کیا ہے بلکہ صاحب در مختار تو غسل و تسمیہ دونوں

ذکر کرنے کے بعد اصح اور مفتی بہ ہونے کا حکم لگاتے ہیں اور علامہ شامی اس پر کوئی تعرض نہیں کرتے علاوہ

ازہی صاحبین غسل اور نام رکھنے کو یکساں قرار دیتے ہیں۔ امام محمد نفی کے قائل ہیں امام ابو یوسف اثبات کے

توجہ غسل کے بارے میں امام ابو یوسف کا قول راجح ہوا تو تسمیہ میں بھی وہی راجح ہوگا۔ اور جب ناتمام بچے کے لئے

یہ ثابت ہوگا تو نام کے لئے بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگا۔ علامہ شامی قول در غیل و غیل کے تحت فرماتے ہیں:۔

شمل ماتم خلقه ولا خلاف في غسله ومالم يتم وفيه خلاف والمختار انه يغسل ويلى: في حوقه ولا يصلى

عليه (ج ۱ ص ۶۵۵) بہار شریعت حصہ ۴ جو حضرت امام محمد رضا قدس سرہ کی تائید یافتہ ہے اور اسے انہوں نے مسائل

میں رجحان فقط مستقر پر مشتمل قرار دیا ہے اس میں عند الشریعہ قدس سرہ نے اسی کو اختیار کیا ہے (ج ۴ ص ۹۷ طبع

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدل ڈالا تیرہ کا نام زینب رکھا اور فرمایا کہ اپنے نفس کا تذکرہ نہ کرو۔ شمس الدین۔ زین الدین۔ محی الدین۔ فخر الدین۔ نصیر الدین۔ سراج الدین۔ نظام الدین۔ قطب الدین وغیرہ اسماء جن کے اندر خود ستائی اور بڑی زبردست تعریف پائی جاتی ہے نہیں رکھنے چاہئے رہا یہ کہ بزرگان دین و ائمہ سابقین کو ان ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ تو یہ جانتا چاہئے کہ ان حضرات کے نام یہ نہ تھے بلکہ یہ ان کے القاب ہیں کہ جب وہ حضرات مراتب علیہ اور مناصب جلیلہ پر فائز ہوئے تو مسلمانوں نے ان کو اس طرح کہا۔ اور یہاں ایک جاہل اور آن پڑھ جو ابھی پیدا ہوا اور اس نے دین کی ابھی کوئی خدمت نہیں کی اتنے بڑے بڑے الفاظ فخریہ سے یاد کیا جانے لگا۔ امام محی الدین نووی رحمہ اللہ تعالیٰ باوجود اس جلالت شان کے ان کو اگر محی الدین کہا جاتا تو انکار فرماتے اور کہتے کہ جو مجھے محی الدین نام سے بلائے اس کو میری طرف سے اجازت نہیں (روا مختار)

مسئلہ غلام محمد۔ غلام صدیق۔ غلام فاروق۔ غلام علی۔ غلام حسن۔ غلام حسین وغیرہ اسماء جن میں انبیاء و صحابہ و اولیاء کے ناموں کی طرف غلام کو اضافت کر کے نام رکھا جائے یہ جائز ہے۔ اس کے عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں۔ بعض وہابیہ کا ان ناموں کو ناجائز بلکہ شرک بتانا ان کی بدباطنی کی دلیل ہے ایسا بھی سنا گیا ہے کہ بعض وہابیوں نے غلام علی نام کو بدل کر غلام اللہ نام رکھا یہ ان کی جہالت ہے کہ جائز نام کو بدل کر ناجائز نام رکھا۔ غلام کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا اور کسی کو غلام اللہ کہنا ناجائز ہے۔ کیوں کہ غلام کے حقیقی معنی پسر اور لڑکا ہیں۔ اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ اس کے لئے کوئی لڑکا ہو۔ علامہ عبد العزیز ناہسی قدس سرہ نے حدیقہ نمبر میں فرمایا یقال عبد اللہ و امہ اللہ و لا یقال غلام اللہ وجاریۃ اللہ۔

مسئلہ محمد بخش، احمد بخش، نبی بخش، پیر بخش، علی بخش، حسین بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام جن میں کسی نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا ہو جائز ہے۔

مسئلہ غفور الدین، غفور اللہ نام رکھنا ناجائز ہے کیوں کہ غفور کے معنی ہیں مٹانے والا اللہ تعالیٰ غفور ہے کہ وہ بندوں کے گناہ مٹا دیتا ہے لہذا غفور الدین کے معنی ہوتے دین کا

ٹانے والا۔

مسئلہ ظانیس نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ مقطعات قرآنیہ سے ہیں جن کے معنی معلوم نہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ اسمائے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہیں اور بعض علمائے اسمائے البیہ سے کہا۔ بہر حال جب معنی معلوم نہیں تو ہو سکتا ہے کہ اس کے ایسے معنی ہوں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہوں اور ان ناموں کے ساتھ محمد لا کر محمد لا محمد لیس کہنا بھی مانتا کو دفع نہ کرے گا۔

مسئلہ محمد نبی، احمد نبی، محمد رسول، احمد رسول، نبی الزمان نام رکھنا بھی ناجائز ہے بلکہ بعض کا نام نبی اللہ بھی سنا گیا ہے۔ غیر نبی کو نبی کہنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہو سکتا۔
تنبیہ اگر کوئی یہ کہے کہ ناموں میں اصلی معنی کا لحاظ نہیں ہوتا بلکہ یہاں تو یہ شخص مراد ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو شیطان ابلیس وغیرہ اس قسم کے ناموں سے لوگ گریز نہ کرتے اور ناموں میں اچھے اور بُرے ناموں کی دو قسمیں نہ ہوتیں اور حدیث میں نہ فرمایا جاتا کہ اچھے نام رکھو نیز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بُرے ناموں کو بلائے ہوتا کہ جب اس اصلی معنی کا بالکل لحاظ نہیں تو بدلنے کی کیا وجہ۔

مُسَابَقَتُكَابِیَان

حدیث ۱ صحیح بخاری میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ لوگ پیدل تیر اندازی کر رہے تھے معنی مسابقت کے طور پر۔ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے بنی اسماعیل! یعنی اہل عرب کیوں کہ عرب والے حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہیں تیر اندازی کرو کیوں کہ تمہارے باپ یعنی اسماعیل علیہ السلام تیر انداز تھے اور دونوں فریقوں میں سے ایک کے متعلق فرمایا کہ میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں۔ دوسرے فریق نے ہاتھ روک لیا حضور نے فرمایا کیوں تم لوگوں نے ہاتھ روکا انہوں نے کہا جب حضور بنی فلاں یعنی ہمارے فریق مقابل کے ساتھ ہو گئے تو اب ہم کیوں کر

تیر چلا میں یعنی اب ہمارے جیتنے کی صورت باقی نہیں رہی۔ ارشاد فرمایا تم تیر چلاؤ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

حدیث ۲ صحیح بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مضمحلہ گھوڑوں میں حقیقہ سے دوڑ کرائی اور اس کی انتہائی مسافت تینہ اوداع مٹی اور دو فوں کے مابین چھ میل مسافت تھی اور جو گھوڑے مضمحلہ تھے ان کی دوڑ تینہ سے مسجد بنی زریق تک ہوئی ان دو فوں میں ایک میل کا فاصلہ تھا۔

حدیث ۳ ترمذی و ابوداؤد و نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسابقت نہیں مگر تیر اور اونٹ اور گھوڑے

حدیث ۴ شریعت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو گھوڑوں میں ایک اور گھوڑا شامل کر لیا اور معلوم ہے کہ یہ پیچھے رہ جائے گا تو اس میں خیر نہیں اور اگر اندیشہ ہے کہ یہ آگے جاسکتا ہے تو مضائقہ نہیں یعنی پہلی صورت میں ناجائز ہے اور دوسری صورت میں جائز۔

حدیث ۵ ابوداؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو گھوڑوں میں ایک اور گھوڑا شامل کیا اور اس کے پیچھے ہو جانے کا علم نہیں ہے تو تیار (جوا) نہیں اور معلوم ہے کہ پیچھے رہ جائے گا تو حرام ہے۔

حدیث ۶ ابوداؤد و نسائی نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلب و جنب نہیں ہیں یعنی گھوڑے دوڑ میں یہ جائز نہیں کہ کوئی دوسرا شخص اس کے گھوڑے کو ڈانسے اور مارے کہ یہ تیز دوڑنے لگے اور نہ یہ کہ سوار اپنے ساتھ کتل گھوڑا رکھے کہ جب پہلا گھوڑا شک جائے تو دوسرے پر

۱۔ مضمحلہ گھوڑے وہ کہلاتے ہیں جن کو خوب کھلا کر خیرہ کر لیا جائے اس کے بعد خوراک کم کریں اور ایک مکان میں بند کر دیں اور ان کو مچھول اڑھا دیں کہ خوب پسینہ آئے اور بادی گوشت چھنٹ کر دے جو جائیں ایسے گھوڑے بہت تیز رفتار ہوتے ہیں ۱۲ منہ ۱۔ یہ ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ طیبہ سے چند میل فاصلہ پر ہے ۱۲ منہ

سوار ہو جائے۔

حدیث ۷ ابو داؤد نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ یہ سفر میں تھیں کہتی ہیں میں نے حضور سے پیدل مسابقت کی اور میں آگے ہو گئی پھر جب میرے جسم میں گوشت زیادہ ہو گیا یعنی پہلے سے کچھ موٹی ہو گئی میں نے حضور کے ساتھ دوڑ کی اس مرتبہ حضور آگے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ یہ اس کا بدلہ ہو گیا۔

مسائل فقہیہ مسابقت کا مطلب یہ ہے کہ چند شخص آپس میں یہ طے کریں کہ ۱۔ کون آگے بڑھ جاتا ہے جو مسابقت لے جائے اس کو یہ دیا جائے گا۔ یہ مسابقت صرف تیر اندازی میں ہو سکتی ہے یا گھوڑے گدھے خچر میں جس طرح گھوڑ دوڑ میں ہوا کرتا ہے کہ چند گھوڑے ایک ساتھ بھگائے جاتے ہیں جو آگے نکل جاتا ہے اس کو ایک رقم یا کوئی چیز دی جاتی ہے۔ اونٹ اور آدمیوں کی دوڑ بھی جائز ہے کیوں کہ اونٹ بھی اسباب جہاد میں ہے یعنی یہ جہاد کے لئے کارآمد چیز ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان دوڑوں سے مقصود جہاد کی تیاری ہے۔ لہذا وہ بے مقصود نہیں۔ اگر شخص کھیل کے لئے ایسا کرتا ہے تو مکروہ ہے اسی طرح اگر خیر اور اپنی بڑائی مقصود ہو یا اپنی شجاعت و بہادری کا اظہار مقصود ہو تو یہ بھی مکروہ ہے (درمختار دالحمار)

مسئلہ مسابقت لے جانے والے کے لئے کوئی چیز مشروط نہ ہو تو ان مذکورہ اشیا ۱۔ کے ساتھ اس کا جواز خاص نہیں بلکہ ہر چیز میں مسابقت ہو سکتی ہے (درمختار)

مسئلہ سابق کے لئے جو کچھ ملنا طے پایا ہے وہ اس کے لئے حلال و طیب ہے مگر وہ اس کا مستحق نہیں۔ یعنی اگر دوسرا اس کو نہ دے تو قاضی کے یہاں دعویٰ کر کے جبراً وصول نہیں کر سکتا (ملگیری)

مسئلہ مسابقت جائز ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ صرف ایک جانب سے ۱۔ ال شرط ہو یعنی دونوں میں سے ایک نے یہ کہا کہ اگر تم آگے نکل گئے تو تم کو مثلاً سو روپے دوں گا اور میں آگے نکل گیا تو تم سے کچھ نہیں لوں گا۔ دوسری صورت جو اذکی یہ ہے کہ شخص ثالث نے ان دونوں سے یہ کہا کہ تم میں جو آگے نکل جائے گا اس کو اتنا دوں گا

جیسا کہ اکثر حکومت کی جانب سے دُعا ہوتی ہے اور اُس میں آگے نکل جانے والے کے لئے انعام مقرر ہوتا ہے ان لوگوں میں باہم کچھ لینا دینا ملے نہیں ہوتا ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ اگر دونوں جانب سے مال کی شرط ہو مثلاً تم آگے ہو گئے تو میں اتنا دوں گا اور میں آگے ہو گیا تو میں اتنا لوں گا یہ صورت جو ا اور حرام ہے۔ ہاں اگر دونوں نے اپنے ساتھ ایک تیسرے شخص کو شامل کر لیا جس کو محفل کہتے ہیں اور ٹھہرایہ کہ اگر یہ آگے نکل گیا تو رقم مذکور یہ لے گا اور پیچھے رہ گیا تو یہ دے گا کچھ نہیں اس صورت میں دونوں جانب سے مال کی شرط جائز ہے (علمگیری درمختار)

مسئلہ محل کے لئے یہ ضرور ہے کہ اُس کا گھوڑا بھی انہیں دونوں جیسا ہو جی ہو سکتا ہے کہ اُس کا گھوڑا آگے نکل جائے یا پیچھے رہ جائے دونوں باتوں میں سے ایک کا یقین نہ ہو اور اگر اُس کا گھوڑا ان جیسا نہ ہو معلوم ہو کہ وہ پیچھے ہی رہ جائے گا یا معلوم ہو کہ یقیناً آگے نکل جائے گا تو اُس کے شامل کرنے سے شرط جائز نہ ہوگی (درمختار) مسئلہ محفل میں شخص ثالث کا گھوڑا اگر دونوں سے آگے نکل گیا تو دونوں نے جو کچھ دینے کو کہا تھا یہ محفل دونوں سے لے لے گا اور اگر دونوں سے پیچھے رہ گیا تو یہ اُن دونوں کو کچھ نہیں دے گا بلکہ اُن دونوں میں جو آگے ہو گیا وہ دوسرے سے دے گا جس کا دنیا شرط ٹھہرا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ دو شخصوں نے پان پانسو کی بازی لگائی اور محفل کو شامل کر لیا اگر محفل آگے ہو گیا تو دونوں سے پان پانسو یعنی ایک ہزار لے لے گا اور اگر محفل آگے نہ ہوا تو ان دونوں کو وہ کچھ نہ دے گا بلکہ ان دونوں میں جو آگے ہو گا وہ دوسرے سے پان سو لے گا اور اگر دونوں کے گھوڑے ایک ساتھ پہنچے تو ان دونوں میں کوئی بھی دوسرے کو کچھ نہ دے گا نہ محفل سے کچھ لے گا اور اگر ان دونوں میں ایک کا گھوڑا اور محفل کا گھوڑا دونوں ایک ساتھ پہنچے تو محفل اس سے کچھ نہیں لے سکتا بلکہ اُس سے لے گا جس کا گھوڑا پیچھے رہ گیا اور دوسرا بھی اُسی پیچھے رہ جانے والے سے لے گا (درمختار و المتبادر) مسئلہ مسابقت میں شرط یہ ہے کہ مسافت اتنی ہو جس کو گھوڑے طے کر سکتے ہوں اور جتنے گھوڑے لئے جائیں وہ سب ایسے ہوں جن میں یہ احتمال ہو کہ آگے نکل جائیں گے

اسی طرح تیر اندازی اور آدمیوں کی دوڑ میں بھی یہی شرطیں ہیں (ردالمحتار)
 مسئلہ اونٹوں کی دوڑ میں آگے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ شانہ آگے ہو جائے گردن
 کا اعتبار نہیں اور گھوڑوں کی دوڑ میں جس کی گردن آگے ہو جائے وہ آگے ہونے والا مانا
 جائے گا (ردالمحتار) مگر اس زمانہ کا رواج یہ ہے کہ گھوڑوں میں کنوٹی کا اعتبار کیا جاتا ہے
 اور کنوٹی بھی جب ہی آگے ہوگی کہ گردن آگے ہو جائے۔

مسئلہ طلبہ نے کسی مسئلہ کے متعلق شرط لگائی کہ جس کی بات صحیح ہوگی اس کو یہ
 دیا جائے گا اس میں بھی وہ ساری تفصیل ہے جو مسابقت میں مذکور ہوئی یعنی اگر ایک
 طرف سے شرط ہو تو جائز ہے دونوں طرف سے ہو تو ناجائز۔ مثلاً ایک طالب علم نے
 دوسرے سے کہا چلو استاد سے چل کر پوچھیں اگر تمہاری بات صحیح ہو تو میں تم کو یہ دوں گا
 اور میری صحیح ہوئی تو تم سے کچھ نہیں لوں گا کہ یہ ایک جانب سے شرط ہوئی یا ایک نے دوسرے
 سے کہا آؤ میں اور تم مسائل میں گفتگو کریں اگر تمہاری بات صحیح ہوگی تو یہ دوں گا اور میری
 صحیح ہوئی تو کچھ نہ لوں گا یہ جائز ہے (علمگیری)

مسئلہ طلبہ میں یہ ٹھہرا کہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہوگا۔ اس صورت
 میں جو درس گاہ میں پہلے آیا اس کا حق مقدم ہے۔ اور اگر ہر ایک پہلے آئے کا مدعی ہے
 تو جو گواہوں سے پہلے آنا ثابت کرے وہ مقدم ہے۔ اور اگر گواہ نہ ہوں تو قرعہ
 ڈالا جائے جس کا نام پہلے نکلے وہ مقدم ہے (غانیہ)

کسب کا بیان

۱۔ انا کا نام فرض ہے جو اپنے لئے اور اہل و عیال کے لئے اور جن کا نفعہ اس کے
 ذمہ واجب ہے اُن کے نفعہ کے لئے اور اداائے دین کے لئے کفایت کر سکے۔ اس کے

۱۲۔ کسب حلال کی خوبیاں (بہارِ شریعت) حصہ یازدہم میں احادیث سے مذکور ہو چکی ہیں

بعد اُسے اختیار ہے کہ اتنے ہی پرہیز کرے یا اپنے اور اہل و عیال کے لئے کچھ پس ماند رکھنے کی بھی سہی و کوشش کرے۔ ماں باپ محتاج و تنگ دست ہوں تو فرض ہے کہ کما کر انہیں بقدر کفایت دے (علمگیری)

مسئلہ قدر کفایت سے زائد اس لئے کمانا ہے کہ فقرا و مساکین کی خبر گیری کر کے کما یا اپنے قریبی رشتہ داروں کی مدد کرے گا یہ مستحب ہے۔ اور یہ نفل عبادت سے افضل ہے اور اگر اس لئے کمانا ہے کہ مال و دولت زیادہ ہونے سے میری عزت و وقار میں اضافہ ہو گا فخر و کبر مقصود نہ ہو تو یہ مباح ہے اور اگر محض مال کی کثرت یا تفاخر مقصود ہے تو منع ہے (علمگیری)

مسئلہ جو لوگ مساجد اور خانقاہوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور بسر اوقات کے لئے کچھ کام نہیں کرتے اور اپنے کو متوکل بتاتے ہیں حالاں کہ ان کی نگاہیں اس کی منتظر رہتی ہیں کہ کوئی ہمیں کچھ دے جائے وہ متوکل نہیں۔ اس سے اچھا یہ تھا کہ کچھ کام کرتے اس سے بسر اوقات کرتے (علمگیری) اسی طرح آج کل بہت سے لوگوں نے پیری مریدی کو پیشہ بنا لیا ہے۔ سالانہ مریدوں میں دورہ کرتے ہیں اور مریدوں سے طرح طرح سے رقمیں کھسکھسوتے ہیں جس کو نذرانہ وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں اور ان میں بہت سے ایسے بھی ہیں جو جھوٹ اور فریب سے بھی کام لیتے ہیں یہ ناجائز ہے۔

مسئلہ سب سے افضل کسب جہاد ہے یعنی جہاد میں جو مال غنیمت حاصل ہوا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ اس نے مال کے لئے جہاد نہ کیا ہو بلکہ اعلائے کلمۃ اللہ مقصود اصلی ہو۔ جہاد کے بعد تجارت پھر زراعت پھر صنعت و حرفت کا مرتبہ ہے (علمگیری)

مسئلہ چرخہ کاتنا عورتوں کا کام ہے مرد کو چرخہ کاتنا مکروہ ہے (رد المحتار)

مسئلہ جس کے پاس اُس دن کے کھانے کے لئے موجود ہو اُسے سوال کرنا حرام ہے سائلوں اور گداگروں نے اس طرح پر جو مال حاصل کیا اور جمع کیا وہ غنیمت مال ہے (علمگیری)

مسئلہ جو شخص علم دین و قرآن پڑھ کر کسب چھوڑ دیتا ہے وہ اپنے دین کو کھاتا ہے (علمگیری) یعنی عالم یا قاری ہو کر بیٹھ گیا اور کمانا چھوڑ دیا یہ خیال کئے ہوئے ہے کہ لوگ مجھے عالم یا قاری سمجھ کر خود ہی کھانے کو دیں گے کمانے کی کیا ضرورت ہے یہ ناجائز ہے۔ رہا یہ

امر کہ قرآن مجید و علم دین کی تعلیم پر اجرت لینا اور اس کے پڑھانے کی نوکری کرنا اس کو فقہائے متاخرین نے جائز بتایا ہے جس کو ہم (بہار شریعت حصہ ۱۷) اجارہ کے بیان میں ذکر کر چکے ہیں یہ دین فروشی میں داخل نہیں۔

- ۶۹ مسئلہ جس شخص نے حرام طریقے سے مال جمع کیا اور مرگیا ورثہ کو اگر معلوم ہو کہ فلاں فلاں کے یہ اموال ہیں تو ان کو واپس کر دیں اور معلوم نہ ہو تو صدقہ کر دیں (علمگیری)
- ۷۰ مسئلہ اگر مال میں شبہ ہو تو ایسے مال کو اپنے قریبی رشتہ دار پر صدقہ کر سکتا ہے یہاں تک کہ اپنے باپ یا بیٹے کو دے سکتا ہے اس صورت میں یہی ضرور نہیں کہ اجنبی ہی کو دے (علمگیری)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اور تم میں ایک ایسا گروہ ہونا چاہیے کہ مصلحت کی طرف بلائے اور اچھی بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کرے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور فرماتا ہے: كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ (پک ۳)

تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں مصلحتی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اور قرآن میں ہے: يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (پک ۱۱) (تقوان نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے نماز قائم رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کر اور جو افتاد کجہ پر پڑے اس پر صبر کر)

بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔

حدیث ۱ تم میں جو شخص بری بات دیکھے اُسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر

اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے بدلے اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے مٹی اُسے
دل سے بُرا جانے اور یہ کم زور ایمان والا ہے (مسلم)

حدیث ۲ حدود اللہ میں مداخلت کرنے والا یعنی خلاف شرع چیز دیکھے اور باوجود

قدرت منع نہ کرے اس کی (اور حدود اللہ میں واقع ہونے والے کی مثال یہ ہے کہ ایک قوم
نے جہاز کے بارے میں قرعہ ڈالا بعض اوپر کے حصہ میں رہے بعض نیچے کے حصے میں نیچے والے
پانی لینے اوپر جاتے اور پانی لے کر ان کے پاس سے گزرتے ان کو تکلیف ہوتی (انہوں نے
اس کی شکایت کی) نیچے والے نے کلہاڑی لے کر نیچے کا تختہ کاٹنا شروع کیا اوپر والوں نے
دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے کہ تختہ توڑ رہے ہو اس نے کہا میں پانی لینے جاتا ہوں تو تم کو
تکلیف ہوتی ہے اور پانی لینا مجھے ضروری ہے (لہذا میں تختہ توڑ کر یہیں سے پانی لے لوں گا
اور تم لوگوں کو تکلیف نہ دوں گا) پس اس صورت میں اگر اوپر والوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ
لیا اور کھودنے سے روک دیا تو اُسے بھی نجات دیں گے اور اپنے کو بھی۔ اور اگر چھوڑ
دیا تو اُسے بھی ہلاک کیا اور اپنے کو بھی (بخاری)

حدیث ۳ قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا تو اچھی بات

کا حکم کر دے اور بُری بات سے منع کر دے یا اللہ تعالیٰ تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا پھر
دعا کر دے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی (ترمذی)

حدیث ۴ جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہے مگر اُسے بُرا

جانتا ہے وہ اس کی مثل ہے جو وہاں نہیں ہے اور جو وہاں نہیں ہے مگر اُس پر راضی
ہے وہ اس کی مثل ہے جو وہاں حاضر ہے (ابوداؤد)

حدیث ۵ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو تم اس

آیت کو پڑھتے ہو یا ایہا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یغزوکم من ضل
اذا هتدیتم ربیع ۴) اے ایمان والو اپنے نفس کو لازم پکڑ لو گمراہ تم کو ضرر نہ

پہنچائے گا جب کہ تم خود ہدایت پر ہو یعنی تم اس آیت سے یہ سمجھتے ہو گے کہ جب ہم خود ہدایت پر ہیں تو گمراہ کی گمراہی ہمارے لئے مضر نہیں ہم کو منع کرنے کی ضرورت نہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فراتے سنا ہے کہ لوگ اگر بری بات دیکھیں اور اس کو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ایسا عذاب بھیجے گا جو سب کو گھیر لے گا (ابن ماجہ ترمذی)

حدیث ۶ جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور وہ لوگ بدلنے پر قادر ہوں مگر نہ بدلیں

تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب پر عذاب بھیجے (ابوداؤد)

حدیث ۷ اچھی بات کا حکم کرو اور بری بات سے منع کرو یہاں تک کہ جب تم یہ دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جاتی ہے اور خواہش نفسانی کی پیروی کی جاتی ہے اور دنیا کو دین پر ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص اپنی رائے پر گھنڈ کرتا ہے اور ایسا امر و مکیہو کہ تمہیں اس سے چارہ نہ ہو تو اپنے نفس کو لازم کر لو یعنی خود کو بری چیزوں سے بچاؤ اور عوام کے معاملہ کو چھوڑ دو (یعنی ایسے وقت میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر ضروری نہیں) تمہارے آگے صبر کے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے مٹی میں انگارے کا ایسا عمل کرنے والے کے لئے اس زمانہ میں بچاؤ کا عمل کرنے والوں کا اجر ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ان میں سے بچاؤ کا اجر اس ایک کو ملے گا۔ فرمایا کہ تم میں سے بچاؤ کی برابر اجر ملے گا (ترمذی ابن ماجہ) پانچویں حدیث میں جو آیت ذکر کی گئی وہ اسی موقع اور وقت کے لئے ہے۔

حدیث ۸ لوگوں کی ہیبت حق بولنے سے نہ روکے جب معلوم ہو کہ وہ (ترمذی)

حدیث ۹ چند مخصوص لوگوں کے عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو عذاب

نہیں کرے گا مگر جب کہ وہاں بُری بات کی جائے اور وہ لوگ منع کرنے پر قادر ہوں اور منع نہ کریں تو اب عام و خاص سب کو عذاب ہوگا (شرح سنن)

حدیث ۱۰ بنی اسرائیل نے جب گناہ کئے ان کے علمائے نے منع کیا مگر وہ باز

نہ آئے۔ پھر علمائے ان کی مجلسوں میں بیٹھنے لگے اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے خدا نے علمائے ان کے دل بھی انہیں جیسے کر دیئے اور داؤد و عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبان سے ان سب پر لعنت کی یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے

اس کے بعد حضور نے فرمایا خدا کی قسم تم یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بُری بات سے روکو گے اور ظالم کے ہاتھ پکڑ لو گے اور ان کو حق پر روکو گے اور حق پر ٹھہراؤ گے یا اللہ تعالیٰ تم سب کے دل ایک طرح کے کر دے گا پھر تم سب پر لعنت کر دے گا جس طرح اُن سب پر لعنت کی (ابوداؤد)

حدیث ۱۱ میں نے شب معراج میں دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے ہیں میں نے پوچھا جبریل یہ کون لوگ ہیں۔ کہا یہ آپ کی امت کے واعظ ہیں جو لوگوں کو اچھی بات کا حکم کتے تھے اور اپنے کو بھولے ہوئے تھے (شرح سنن)

حدیث ۱۲ بادشاہ ظالم کے پاس حق بات بولنا افضل ہے (ابن ماجہ)

حدیث ۱۳ میرے بعد میں امرار ہوں گے جن کی بعض باتیں اچھی ہوں گی اور بعض بُری۔ جس نے بُری بات سے کراہت کی وہ بُری ہے اور جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا لیکن جو راضی ہوا اور پیروی کی وہ ہلاک ہوا (مسلم ابوداؤد)

حدیث ۱۴ مجھ سے پہلے جس نبی کو خدا نے کسی امت میں مبعوث کیا اُس کے لئے امت سے حواریین اور اصحاب ہوئے جو نبی کی سنت لیتے اور اُس کے حکم کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ماخلعت لوگ پیدا ہوئے کہ کہتے وہ جو کرتے نہیں۔ اور کرتے وہ جس کا دوسروں کو حکم نہ دیتے۔ جس نے ہاتھ کے ساتھ اُن سے جہاد کیا وہ مومن ہے۔ اور جس نے زبان سے جہاد کیا وہ مومن ہے۔ اور جس نے جہاد کیا اور اس کے بعد رائی کے دانہ برابر ایمان نہیں دیا (مسلم)

مسائل فقہیہ امر بالمعروف یہ ہے کہ کسی کو اچھی بات کا حکم دینا مثلاً کسی سے نماز پڑھنے کو کہنا اور نہی عن المنکر کا مطلب یہ ہے کہ بُری باتوں سے منع کرنا یہ دونوں چیزیں فرض ہیں قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ احادیث میں ان کی بہت تاکید آئی اور اس کے خلاف کرنے کی مذمت فرمائی۔

مسئلہ معصیت کا ارادہ کیا مگر اس کو کیا نہیں تو گناہ نہیں بلکہ اس میں بھی ایک قسم کا ثواب ہے جبکہ یہ سمجھ کر باز رہا کہ یہ گناہ کا کام ہے نہیں کرنا چاہیے۔ احادیث

سے ایسا ہی ثابت ہے اور اگر گناہ کے کام کا بالکل پٹکا ارادہ کر لیا جس کو عزم کہتے ہیں تو یہ بھی ایک گناہ ہے اگرچہ جس گناہ کا عزم کیا تھا اُسے نہ کیا ہوا (علگیری)

مسئلہ کسی کو گناہ کرتے دیکھے تو نہایت متانت اور نرمی کے ساتھ اُسے منع کرے اور اُسے اچھی طرح سمجھائے۔ پھر اگر اس طریقہ سے کام نہ چلا وہ شخص باز نہ آیا تو اب سختی سے پیش آئے۔ اُس کو سخت الفاظ کہے مگر گالی نہ دے نہ فحش لفظ زبان سے نکالے۔ اور اس سے بھی کام نہ چلے تو جو شخص ہاتھ سے کچھ کر سکتا ہے کرے مثلاً وہ شراب پیتا ہے تو شراب بہادے برتن توڑ پھوڑ ڈالے۔ گاتا بجاتا ہے تو باج، توڑ ڈالے (علگیری)

مسئلہ امر بالمعروف کی کئی صورتیں ہیں۔

① اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ اُن سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے تو امر بالمعروف واجب ہے اس کو باز رہنا جائز نہیں۔

② اور اگر گمان غالب یہ ہے کہ وہ طرح طرح کی تہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو ترک کرنا افضل ہے۔

③ اور اگر یہ معلوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صبر نہ کر سکے گا یا اس کی وجہ سے فتنہ و فساد پیدا ہو گا آپس میں لڑائی مٹن جائے گی جب بھی چھوڑنا افضل ہے۔

④ اور اگر معلوم ہو کہ وہ اگر اسے ماریں گے تو صبر کرے گا تو اُن لوگوں کو بُرے کام سے منع کرے اور یہ شخص مجاہد ہے۔

⑤ اور اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے تو اسے اختیار ہے اور افضل یہ ہے کہ امر کرے (علگیری)

مسئلہ اگر اندیشہ ہے کہ ان لوگوں کو امر بالمعروف کرنے کا تو قتل کر ڈالیں گے اور یہ جانتے ہوئے اس نے کیا اور ان لوگوں نے ماری ڈالا تو یہ شہید ہوا (علگیری)

مسئلہ امر کے ذمہ امر بالمعروف ہاتھ سے ہے کہ اپنی قوت و سطوت سے اُس کام

کو روک دیں۔ اور علماء کے ذمہ زبان سے ہے کہ اچھی بات کرنے کو اور بری بات سے باز رہنے کو زبان سے کہہ دیں اور عوام الناس کے ذمہ دل سے برا جانا ہے (علمگیری) اس کا مقصد وہی ہے جو حدیث میں فرمایا کہ جو بری بات دیکھے اُسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر ہاتھ سے بدلنے پر قادر نہ ہو تو زبان سے بدل دے یعنی زبان سے اُس کا بُرا ہونا ظاہر کر دے اور منع کر دے اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور مرتبہ ہے۔ یہاں عوام سے مراد وہ لوگ ہیں کہ اُن میں نہ ہاتھ سے روکنے کی ہمت ہے اور نہ زبان سے منع کرنے کی جرأت۔ قوم کے چودھری اور زمیندار وغیرہ بہت سے عوام ایسی حیثیت رکھتے ہیں کہ ہاتھ سے روک سکتے ہیں اُن پر لازم ہے کہ روکیں ایسوں کے لئے فقط دل سے برا جانا کافی نہیں۔

مسئلہ امرا العرف کے لئے پانچ چیزوں کی ضرورت ہے۔ اول علم کہ جسے علم نہ ہو اس کام کو اچھی طرح انجام نہیں دے سکتا۔ دوم اس سے مقصود خدا کے الہی اور اعلیٰ کلمہ اللہ ہو۔ سوم جس کو حکم دیتا ہے اُس کے ساتھ شفقت و مہربانی کرے نرمی کے ساتھ کہے۔ چہارم امر کرنے والا صابر اور بردبار ہو۔ پنجم یہ شخص خود اس بات پر عاقل ہو ورنہ قرآن کے اس حکم کا مصداق بن جائے گا کیوں کہتے ہو وہ جس کو تم خود نہیں کرتے اللہ کے نزدیک ناخوشی کی بات ہے یہ کہ ایسی بات کہو جس کو خود نہ کرو۔ اور یہ بھی قرآن مجید میں فرمایا کہ کیا لوگوں کو تم اچھی بات کا حکم کرتے ہو اور خود اپنے کو بھولے ہوئے ہو (علمگیری)

مسئلہ حامی شخص کو یہ نہ چاہیے کہ قاضی یا مفتی یا مشہور معروف عالم کو

لے علم سے مراد نہیں کہ وہ پورا عالم ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ اتنا جانتا ہو کہ یہ چیز گناہ ہے اور دوسرے کو بری بات سمجھانے کا طریقہ معلوم ہو کہ موخر پیرایہ سے اُس کو کہہ سکے ۱۲ منہ
۱۳ اس کا یہ مطلب نہیں جو شخص خود عاقل نہ ہو وہ دوسروں کو اچھی بات کا حکم ہی نہ دے بلکہ مقصد یہ ہے کہ وہ خود بھی کرے اور دوسروں کو بھی کرنے کو کہے ۱۲ منہ

امر بالمعروف کرے کہ یہ بے ادبی ہے۔ مثل مشہور ہے خطائے بزرگاں گرفتار خطاست“ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ لوگ کسی مصلحت خاص سے ایک فعل کرتے ہیں جس تک عوام کی نظر نہیں پہنچتی اور یہ شخص سمجھتا ہے کہ جیسے ہم نے کیا انھوں نے بھی کیا حالانکہ دونوں میں بہت فرق ہوتا ہے (علمگیری) یہ حکم ان علماء کے متعلق ہے جو احکام شرع کے پابند ہیں اور اتفاقاً کبھی ایسی چیز ظاہر ہوئی جو نظر عوام میں بری معلوم ہوتی ہے وہ لوگ مراد نہیں جو حلال و حرام کی پرواہ نہیں کرتے اور نام علم کو بدنام کرتے ہیں۔

مسئلہ جس نے کسی کو بُرا کام کرتے دیکھا اور خود یہ بھی اُس بُرے کام کو کرتا ہے ۵۶
تو اس بُرے کام سے منع کر دے کیوں کہ اس کے ذمہ دو چیزیں واجب ہیں بُرے کام کو چھوڑنا اور دوسرے کو بُرے کام سے منع کرنا اگر ایک واجب کا تارک ہے تو دوسرے کا کیوں تارک بنے (علمگیری)

مسئلہ ایک شخص بُرا کام کرتا ہے اُس کے باپ کے پاس شکایت لکھ کر بھیجی جائے یا نہیں۔ اگر معلوم ہے کہ اس کا باپ منع کرنے پر قادر ہے اور وہ منع بھی کرے گا تو لکھ کر بھیج دے ورنہ کیا فائدہ اسی طرح زوجین اور بادشاہ و رعیت یا آقا و ملازمین کے بارے میں اگر لکھنا مفید ہو تو لکھے (غانیہ)

مسئلہ باپ کو اندیشہ ہے کہ اگر لڑکے سے کہے گا تو اس کا حکم نہ مانے گا اور اس کا جی بھی کہنے کو چاہتا ہے تو یوں کہے اگر یہ کرتے تو خوب ہوتا اُسے حکم نہ دے کہ اس صورت میں اگر اُس نے نہ کیا تو عاق ہو گا جو ایک سخت کبیرہ گناہ ہے (علمگیری)

مسئلہ کسی نے گناہ کیا پھر سچے دل سے تائب ہو گیا تو اُسے یہ نہ چاہیے کہ قاضی یا حاکم کے پاس اپنے جرم کو اس لئے پیش کرے کہ حد شرع قائم کی جائے کیوں کہ پردہ پوشی بہتر ہے (علمگیری)

مسئلہ ایک شخص کو دوسرے کا مال چراتے دیکھا ہے مگر مالک کو خبر دیتا ہے لوچہ اُس پر ظلم کرے گا تو خاموش ہو جائے اور یہ اندیشہ نہ ہو تو خبر کر دے (علمگیری)

مسئلہ ایک شخص کو دوسرے کا مال چراتے دیکھا ہے مگر مالک کو خبر دیتا ہے تو چور

اُس پر ظلم کرے گا تو خاموش ہو جائے اور یہ اندیشہ نہ ہو تو خبر کر دے (علمگیری)
مسئلہ مشرکین پر تنہا حملہ کرنے میں غالب گمان یہ ہے کہ قتل ہو جائے گا مگر یہ بھی
 غالب گمان ہے کہ یہ بھی اُن کے آدمی کو قتل کرے گا یا زخمی کر دے گا یا شکست دے دے گا
 تو تنہا حملہ کرنے میں حرج نہیں اور غالب گمان یہ ہو کہ اُن کا کچھ نہیں بگڑے گا اور یہ مارا جائے
 گا تو حملہ نہ کرے۔ اور اگر قتالِ مسلمین کو گناہ سے روکے گا تو یہ خود قتل ہو جائے گا اور
 اُن کا کچھ نہیں بگڑے گا جب بھی اُن کو منع کرے عزیمت یہی ہے اگرچہ منع نہ کرنے کی بھی
 رخصت ہے (علمگیری) کیوں کہ اس صورت میں قتل ہو جانا فائدہ سے خالی نہیں اس وقت
 اگرچہ بظاہر فائدہ نہیں معلوم ہوتا مگر آئندہ اس کے نتائج بہتر نکلیں گے۔

علم و تعلیم کا بیان

علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو۔ ساری
 دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے اس کا حاصل کرنا طغرائے امتیاز ہے۔ یہی وہ چیز
 ہے کہ اس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے۔ اور اسی سے دنیا و آخرت
 سدھرتی ہے۔ مگر ہماری مراد اس علم سے وہ علم نہیں جو فلاسفہ سے حاصل ہوا ہو اور جس کو
 انسانی دماغ نے اختراع کیا ہو یا جس علم سے دنیا کی تحصیل مقصود ہو۔ ایسے علم کی قرآن مجید نے
 مذمت کی بلکہ وہ علم مراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو کہ یہی علم وہ ہے جس سے دنیا و
 آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعہ نجات ہے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں مائی
 ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے قرآن مجید میں بہت سے مواقع پر اس کی خوبیاں
 صراحتہ یا اشارۃً بیان فرمائی گئیں۔

اَشَدُّ عَزْوَجِلَ فَرَاتَا هِيَ: اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔

اللہ سے اُس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

اَوَّلُ فَرَاتَا هِيَ: يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ

أَوْثُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ۔

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا ہے دے گا بلند فرمائے گا۔

اور فرماتا ہے: فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ
کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کرے اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائے اس امید پر کہ وہ بھیجیں۔
اور فرماتا ہے: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولَٰئِكَ لَنُوبٍ۔

تم فرماؤ کیا جاننے والے اور انجان برابر ہیں نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

احادیث علم کے فضائل میں بہت آئیں چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ مہلائی کا ارادہ کرتا ہے اُس کو دین کا فقیہ بناتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ دیتا ہے (بخاری مسلم)

حدیث ۲ سونے چاندی کی طرح آدمیوں کی کانیں ہیں جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے اسلام میں بھی اچھے ہیں جب کہ علم حاصل کریں (مسلم)

حدیث ۳ انسان جب مر جاتا ہے اُس کا اعلیٰ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں رکھ مرنے کے بعد بھی عمل ختم نہیں ہوتے اُس کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں (صدقہ جاریہ)

اور علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو اور اولاد صالح جو اُس کے لئے دعا کرتی رہتی ہے (مسلم)

حدیث ۴ جو شخص کسی راستہ پر علم کی طلب میں چلے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دے گا اور جب کوئی قوم خانہ خدا میں مجتمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرے اور اُس کو پڑھے پڑھائے تو اُس پر سکینہ اترتا ہے اور رحمت ڈھانک لیتی ہے اور ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے جو اُس کے مقرب

ہیں اور جس کے عمل نے سستی کی تو اس کا نسب اسے تیز زقار نہیں کرے گا (مسلم)

حدیث ۵ مسجد دمشق میں ایک شخص ابو درود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں مدینہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے پاس ایک حدیث سننے کو آیا ہوں مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اسے بیان کرتے ہیں کسی اور کام کے لئے نہیں آیا ہوں حضرت ابو درود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستہ پر لے جاتا ہے۔ اور طالب علم کی خوشنودی کے لئے فرشتے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں۔ اور عالم کے لئے آسمان والے اور زمین کے بننے والے اور پانی کے اندر پھلیاں یہ سب استغفار کرتے ہیں۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودہویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر۔ اور بے شک غلام وارث انبیاء ہیں۔ انبیاء نے اشرافی اور روپیہ کا وارث نہیں کیا انھوں نے علم کا وارث کیا۔ پس جس نے علم کو یا اس نے پورا حصہ لیا (احمد ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ ترمذی)

حدیث ۶ عالم کی فضیلت عابد پر ویسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔ اس کے بعد پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور تمام آسمان و زمین والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ مچھلی اس کی بھلائی کے خواہاں ہیں جو لوگوں کو اچھی چیز کی تعلیم دیتا ہے (ترمذی)

حدیث ۷ ایک فقیہ ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے (ترمذی ابن ماجہ)

حدیث ۸ علم کی طلب ہر مسلم پر فرض ہے اور علم کو نااہل کے پاس رکھنے والا ایسا ہے جیسے سوز کے گلے میں جواہر اور موتی اور سونے کا ہار ڈالنے والا (ابن ماجہ)

حدیث ۹ جو شخص طلب علم کے لئے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو اللہ کی راہ میں (ترمذی ابن ماجہ)

حدیث ۱۰ مومن کسی خیر (یعنی علم) سے آلودہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا منہ جنت پہنچے (ترمذی)

حدیث ۱۱ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو خوش رکھے جس نے میری بات سنی اور یاد کر لی اور محفوظ رکھی اور دوسرے کو پہنچا دی۔ کیوں کہ بہت سے علم کے حامل فقیہ نہیں اور بہت سے علم کے حامل اس تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہے (احمد ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ ترمذی)

حدیث ۱۲ مومن کو اُس کے عمل اور نیکیوں سے مرنے کے بعد بھی یہ چیزیں پہنچتی رہتی ہیں۔ علم جس کی اُس نے تعلیم دی اور اشاعت کی۔ اور اولاد صالح جسے چھوڑا ہے یا مصحف جسے میراث میں چھوڑا یا مسجد بنائی یا مسافر کے لئے مکان بنادیا یا نہر جاری کر دی یا اپنی صحت اور زندگی میں اپنے مال میں سے صدقہ نکال دیا جو اُس کے مرنے کے بعد اُس کو ملے گا (ابن ماجہ)

حدیث ۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک گھڑی رات میں بڑھنا پڑھنا ساری رات عبادت سے افضل ہے (دارمی)

حدیث ۱۴ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے وہاں دو مجلسیں تھیں فرمایا کہ دونوں مجلسیں اچھی ہیں اور ایک دوسری سے افضل ہے یہ لوگ اللہ سے دعا کرتے ہیں اور اُس کی طرف رغبت کرتے ہیں وہ چاہے تو ان کو دے اور چاہے تو منع کر دے اور یہ دوسری مجلس والے علم سیکھتے ہیں اور باہل کو سکھاتے ہیں یہ افضل ہیں میں معلم بنا کر بھیجا گیا اور اسی مجلس میں حضور بیٹھ گئے (دارمی)

حدیث ۱۵ جس نے میری امت کے دین کے متعلق چالیس حدیثیں حفظ کیں اُس کو اللہ تعالیٰ نقیہ اٹھائے گا اور میں اُس کا شافع و شہید ہوں گا (زیہتی)

حدیث ۱۶ دو حریفیں آسودہ نہیں ہوتے۔ ایک علم کا حریف کہ علم سے کبھی اُس کا پیٹ نہیں بھرے گا۔ اور ایک دنیا کا لالچی کہ کبھی آسودہ نہیں ہو گا (زیہتی)

حدیث ۱۷ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دو حریفیں آسودہ نہیں ہوتے۔ ایک صاحب علم دوسرا صاحب دنیا اگر یہ دونوں برابر نہیں۔ صاحب علم اللہ کی خوشنودی زیادہ حاصل کرتا رہتا ہے اور صاحب دنیا سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے اس کے بعد حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی کَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّا غَافِلٌ اِنَّ تَرَاهُ اِنْ سَخَّرْنَاهُ سَخِرَ لَكَ فَرَمَا اِنَّ شَيْئًا لَّيُخْشَىٰ لِلّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (دارمی)

حدیث ۱۸ جس علم سے نفع حاصل نہ کیا جائے وہ اُس خزانہ کی مثل ہے جس میں سے راہ خدا میں خرچ نہیں کیا جاتا (راحمہ)

حدیث ۱۹ سب سے زیادہ حسرت قیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دنیا میں طلب علم کا موقع ملا مگر اُس نے طلب نہیں کیا اور اُس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور اُس سے سُن کر دوسروں نے نفع اٹھایا، خود اُس نے نفع نہیں اٹھایا (ابن عساکر)

حدیث ۲۰ علما کی سیاہی شہید کے خون سے توئی جائے گی اور اُس پر غالب ہو جائے گی (خطیب)

حدیث ۲۱ علما کی مثال یہ ہے جیسے آسمان میں ستارے جن سے خشکی اور سمند کی تارکیوں میں راستہ کا پتا چلتا ہے اور اگر ستارے مٹ جائیں تو راستہ چلنے والے بھٹک جائیں گے (احمد)

حدیث ۲۲ علم تین میں ہے۔ آیت مُحْكَمٌ۔ یُسْتَفْتٰی فَاُتٰی۔ یا فَرِیضَةٌ عَادِلٌ۔ اور ان کے سوا جو کچھ ہے وہ زائغ ہے (ابن ماجہ ابوداؤد)

حدیث ۲۳ حضرت حسن بصری نے فرمایا علم دو میں ہے۔ ایک وہ کہ قلب میں ہو یہ علم نافع ہے۔ دوسرا وہ کہ زبان پر ہو یہ ابن آدم پر اللہ کی حجت ہے (دارمی)

حدیث ۲۴ جس نے علم طلب کیا اور حاصل کر لیا اس کے لئے دو چند اجر ہے اور حاصل نہ ہوا تو ایک اجر (دارمی)

حدیث ۲۵ جس کو موت آگئی اور وہ علم کو اس لئے طلب کر رہا تھا کہ اسلام کا احیا کرے اس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا (دارمی)

حدیث ۲۶ اچھا شخص وہ عالم دین ہے کہ اگر اُس کی طرہ احتیاج لائی جائے تو نفع پہنچاتا ہے اور اس سے بے پرواہی کی جائے تو وہ اپنے کو بے پرواہ رکھتا ہے (ربیع)

حدیث ۲۷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کو کوئی بات معلوم ہے وہ کہے اور نہ معلوم ہو تو یہ کہہ دے کہ اللہ اعلم کیوں کہ علم کی شان یہ ہے کہ جس چیز کو نہ جانتا ہو اُس کے متعلق یہ کہہ دے اللہ اعلم۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ میں تم سے اس پر اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں سے ہوں۔ یعنی جو بات معلوم نہ ہو اُس کے متعلق

ہونا تکلف ہے (بخاری مسلم)

حدیث ۲۸ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بڑا مرتبہ اُس عالم کا ہے

جو علم سے منقطع نہ ہو (داری)

حدیث ۲۹ زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ایک چیز ذکر کر کے فرمایا کہ یہ اُس وقت ہوگی جب علم جاتا رہے گا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ علم کیوں کر جائے گا۔ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں وہ اپنی اولاد کو پڑھا میں گے اسی طرح قیامت تک سلسلہ جاری رہے گا۔ حضور نے فرمایا زیاد تجھے تیری ماں روئے۔ میں خیال کرتا تھا کہ تو مدینہ میں فقیہ شخص ہے کیا یہ یہود و نصاریٰ توریت و انجیل نہیں پڑھتے۔ مگر ہے یہ کہ جو کچھ ان میں ہے اُس پر عمل نہیں کرتے (احمد ترمذی ابن ماجہ)

حدیث ۳۰ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا ارباب علم کون ہیں کہا

وہ جو جانتے ہیں اُس پر عمل کرتے ہیں فرمایا کس چیز نے علما کے قلوب سے علم کو نکال دیا کہا علم نے (داری)

حدیث ۳۱ میری امت میں کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے اور یہ کہیں گے کہ ہم امر کے

پاس جا کر وہاں سے دنیا حاصل کر لیں اور اپنے دین کو اُن سے بچائے رکھیں گے مگر ایسا نہیں ہوگا۔ جس طرح قتادہ ایک کانٹے والا درخت ہے) سے نہیں لیا جاتا مگر کانٹا اسی طرح امر کے قرب سے سوا خطا کے کچھ حاصل نہیں (ابن ماجہ)

حدیث ۳۲ خدا کے نزدیک بہت مستغرض قرار (علماء) وہ ہیں جو امر کی ملاقات کو

جانتے ہیں (ابن ماجہ)

حدیث ۳۳ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر اہل علم کی حفاظت

کریں اور اُس کو اہل کے پاس رکھیں تو اس کی وجہ سے اہل زمانہ کے سردار ہو جائیں مگر انہوں نے علم کو دنیا والوں کے لئے خرچ کیا تا کہ اُن سے دنیا حاصل کریں لہذا اُن کے سامنے ذلیل ہو گئے۔ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جس نے تمام فکروں کو ایک فکر آخرت کی فکر کر دیا اللہ تعالیٰ فکر دنیا سے اُس کی نجات فرمائے گا اور

جس کے لئے احوال دنیا کی فکریں متفرق رہیں اللہ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوا (ابن ماجہ)

حدیث ۳۴ جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے نہیں بتائی اس کے ہونہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام لگا دی جائے گی (احمد ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ)

حدیث ۳۵ جس نے علم کو اس لئے طلب کیا کہ علماء سے مقابلہ کرے گا جاہلوں سے جھگڑا کرے گا یا اس لئے کہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے جہنم میں داخل کرے گا (ترمذی ابن ماجہ)

حدیث ۳۶ جو علم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہے (یعنی علم دین) اُس کو جو شخص اس لئے حاصل کرے کہ متاع دنیا مل جائے اُس کو قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں ملے گی (احمد ابوداؤد ابن ماجہ)

حدیث ۳۷ وعظ نہیں کہتا مگر امیر یا مامور یا متکبر۔ یعنی وعظ کہنا امیر کا کام ہے یا وہ کسی کو حکم کر دے کہ وہ کہے۔ اور ان کے سوا جو کوئی کہتا ہے وہ طلب جاہ و طلب دنیا کے لئے ہے (ابوداؤد)

حدیث ۳۸ جس کو بغیر علم فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ اُس فتویٰ دینے والے پر ہے اور جس نے اپنے بھائی کو مشورہ دیا اور یہ جانتا ہے کہ بھلائی اس کے غیر میں ہے اس نے خیانت کی (ابوداؤد)

حدیث ۳۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی پھر یہ فرمایا کہ یہ وہ وقت ہے کہ لوگوں سے علم جدا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ علم کی کسی بات پر قیاد نہیں ہوں گے (ترمذی)

حدیث ۴۰ اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں قبض کرے گا کہ لوگوں کے سینوں سے جدا کر لے بلکہ علم کا قبض کرنا علماء کے قبض کرنے سے ہوگا۔ جب عالم باقی نہ رہیں گے جاہلوں کو لوگ سرزار بنالیں گے وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے (بخاری مسلم)

حدیث ۴۱ بدتر سے بدتر بڑے علما ہیں اور بہتر سے بہتر اچھے علما ہیں (دارمی)

حدیث ۴۲ علم کی آفت نسیان ہے۔ اور نا اہل سے علم کی بات کہنا علم کو ضائع کرنا ہے (دارمی)

حدیث ۴۳ ابن سیرین نے فرمایا: علم دین ہے۔ تمہیں دیکھنا چاہیے کہ کس کے اپنا دین لیتے ہو۔

مسئلہ اپنے بچے کو قرآن و علم پڑھنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ یتیم بچے کو اس چیز پر مار سکتا ہے جس پر اپنے بچے کو مارتا ہے (رد المحتار) کیوں کہ اگر یتیم بچے کو مطلقاً انعتان چھوڑ دیا جائے تو علم و ادب سے بالکل کو رہا رہ جائے گا اور عموماً بچے بغیر تنبیہ قابو میں نہیں آتے اور جب تک انھیں خوف نہ ہو کہنا نہیں ملتے۔ مگر مارنے کا مقصد صحیح ہونا ضرور ہے۔ ایسے ہی موقع پر فرمایا گیا: **وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُسْلِمَ مِمَّنَ الْمُصْلِحِ** اللہ کو معلوم ہے کون مصلح ہے اور کون مصلح۔ اسی طرح اساتذہ بھی بچوں کو نہ پڑھنے یا شرارت کرنے پر سزائیں دے سکتے ہیں مگر وہ کلیہً ان کے پیش نظر بھی ہونا چاہیے کہ اپنا بچہ ہوتا تو اُسے بھی اتنی ہی سزا دیتے بلکہ ظاہر تو یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے بچے کی تربیت و تعلیم کا جتنا خیال ہوتا ہے دوسرے کا اتنا خیال نہیں ہوتا۔ تو اگر اس کام پر اپنے بچے کو نہ مارا یا کم مارا اور دوسرے بچے کو زیادہ مارا تو معلوم ہوا کہ یہ مارنا محض غصہ اتارنے کے لئے ہے سدھارنا مقصود نہیں ورنہ اپنے بچے کے سدھارنے کا زیادہ خیال ہوتا۔

مسئلہ عالم اگر چہ جوان ہو بڑھے جاہل پر فضیلت رکھتا ہے۔ لہذا چلنے اور بیٹھنے میں، گفتگو کرنے میں، بڑھے جاہل کو عالم پر تقدّم کرنا نہ چاہئے۔ یعنی بات کرنے کا موقع ہو تو اس سے پہلے کلام یہ نہ شروع کرے نہ عالم سے آگے آگے چلے نہ ممتاز جگہ پر بیٹھے۔ عالم غیر قرشی قرشی غیر عالم پر فضیلت رکھتا ہے۔ عالم کا حق غیر عالم پر ویسا ہی ہے جیسا استاذ کا حق شاگرد پر ہے۔ عالم اگر کہیں چلا بھی جائے تو اس کی جگہ پر غیر عالم کو بیٹھنا نہ چاہئے۔ شوہر کا حق عورت پر اس سے بھی زیادہ ہے۔ کہ عورت کو شوہر کی ہر ایسی چیز میں جو مباح ہو اطاعت کرنی پڑے گی (علمگیری)

مسئلہ دین حق کی حمایت کے لئے مناظرہ کرنا جائز ہے بلکہ عبادت ہے۔ اور اگر اس لئے مناظرہ کرتا ہے کہ کسی مسلم کو مغلوب کر دے یا اس لئے کہ اس کا عالم ہونا لوگوں پر

ظاہر ہو جائے۔ یا دنیا حاصل کرنا مقصود ہے۔ مال ملے گا یا لوگوں میں مقبولیت حاصل ہوگی۔ یہ ناجائز ہے (در مختار)

مسئلہ مناظرہ میں اگر مناظر طلب حق کے لئے مناظرہ کرتا ہے یا اس کا یہ مقصود نہیں مگر بے جا ضد اور ہٹ نہیں کرتا انصاف پسندی سے کام لیتا ہے جب تو اس کے ساتھ جملہ کرنا جائز نہیں۔ اور اگر محض اس کا مقصود ہی یہ ہے کہ اپنے مقابل کو مغلوب کر دے اور ہارے جیسا کہ اس زمانہ میں اکثر یہ مذہب اسی قسم کا مناظرہ کرتے ہیں تو اس کے مکر اور داول کے اپنے کو بچانا ہی چاہیئے ایسے موقع پر اس کے کید سے بچنے کی ترکیبیں کر سکتے ہیں (علگیری)

مسئلہ منبر پر چڑھ کر وعظ و نصیحت کرتا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور اگر تذکیر و وعظ سے مال و جاہ مقصود ہو تو یہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے (در مختار)

مسئلہ وعظ کہنے میں بے اصل باتیں بیان کر دینا مثلاً احادیث میں اپنی طرف سے کچھ جملے ملا دینا، یا ان میں کچھ ایسی کمی کر دینا جس سے حدیث کے سنی بگڑ جائیں جیسا کہ اس زمانہ کے اکثر مقررین کی تقریروں میں ایسی باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں کہ مجمع پر اثر ڈالنے کے لئے ایسی حرکتیں کر ڈالتے ہیں ایسی وعظ گوئی ممنوع ہے۔ اسی طرح یہ بھی ممنوع ہے کہ دوسروں کو نصیحت کرتا ہے اور خود انہیں باتوں میں آلودہ ہے۔ اس کو سب سے پہلے اپنی ذات کو نصیحت کرنی چاہیئے۔ اور اگر وعظ غلط باتیں بیان نہیں کرتا اور نہ اس قسم کی کمی بیشی کرتا ہے بلکہ الفاظ و تقریر میں لطافت اور شستگی کا خیال رکھتا ہے تاکہ اثر اچھا پڑے لوگوں پر رقت طاری ہو اور قرآن و حدیث کے فوائد اور نکات کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کرتا ہے تو یہ اچھی چیز ہے (در مختار)

مسئلہ معلم نے بچوں سے کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھروں سے چٹائی کے لئے پیسے لاؤ پیسے اکٹھے ہونے کچھ پیسوں کی چٹائیاں لایا اور کچھ خود رکھ لئے جو اپنے کام میں صرف کرنے کا ایسا کر سکتا ہے۔ کیوں کہ بچوں کے باپ وغیرہ اس قسم کے پیسے اس غرض سے دیتے ہیں کہ بچ رہے گا تو وہ میاں جی کا ہو گا وہ ہرگز اس کے امیدوار نہیں رہتے کہ جو کچھ بچے گا واپس ملے گا اور جان بوجھ کر اس سے زیادہ دیا کرتے ہیں جتنے کی ضرورت

ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مقصود اس رقم زائد کی تملیک ہے (در مختار المباحات) مسئلہ عالم اگر اپنا عالم ہونا لوگوں پر ظاہر کرے تو اس میں حرج نہیں۔ مگر یہ ضرور ہے کہ تفاخر کے طور پر یہ اظہار نہ ہو کہ تفاخر حرام ہے بلکہ محض تحدیثِ نعمت الہی کے لئے یہ اظہار ہو اور یہ مقصد ہو کہ جب لوگوں کو ایسا معلوم ہو گا تو استفادہ کریں گے کوئی دین کی بات پوچھے گا اور کوئی پڑھے گا (علمگیری)

مسئلہ طلب علم اگر اچھی نیت سے ہو تو ہر عمل خیر سے یہ بہتر ہے کیوں کہ اس کا نفع سب سے زیادہ ہے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ فرائض کی انجام دہی میں خلل و نقصان نہ ہو۔ اچھی نیت کا یہ مطلب ہے کہ رضا کے الہی اور آخرت کے لئے علم سیکھے۔ طلب دنیا و طلب جاہ نہ ہو۔ اور طالب کا اگر مقصد یہ ہو کہ میں اپنے سے جہالت کو دور کروں اور مخلوق کو نفع پہنچاؤں یا پڑھنے سے مقصود علم کا ارجح ہے مثلاً لوگوں نے پڑھنا چھوڑ دیا ہے میں بھی نہ پڑھوں تو علم میٹ جائے گا یہ فتنیں بھی اچھی ہیں۔ اور اگر تصحیح نیت پر قادر نہ ہو جب بھی نہ پڑھنے سے پڑھنا اچھا ہے (علمگیری)

مسئلہ عالم و متعلم کو علم میں بخل نہ کرنا چاہیے مثلاً اس سے عاریت کے طور پر کوئی کتاب مانگے یا اس سے کوئی مسئلہ سمجھنا چاہے تو انکار نہ کرے کتاب دے دے مسئلہ سمجھا دے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص علم میں بخل کرے گا تین باتوں میں سے کسی میں مبتلا ہو گا یا وہ مر جائے گا اور اس کا علم جاتا رہے گا یا بادشاہ کی طرف سے کسی بلا میں مبتلا ہو گا یا علم بھول جائے گا (علمگیری)

مسئلہ عالم و متعلم کو علم کی توقیر کرنی چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ زمین پر کتابیں رکھے۔ پاخانہ پیشاب کے بعد کتابیں چھوٹا چاہے تو وضو کر لینا مستحب ہے وضو نہ کرے تو ہاتھ ہی دھو لے اب کتابیں چھوٹے۔ اور یہ بھی چاہیے کہ عیش پسندی میں نہ پڑے کھانے پینے رہنے میں معمولی حالت اختیار کرے۔ عورتوں کی طرف زیادہ توجہ نہ رکھے۔ مگر یہ بھی نہ ہو کہ اتنی کمی کر دے کہ تعیل غذا اور کم خوابی میں اپنی جسمانی حالت خراب کر دے اور اپنے کو کم زور کر دے کہ خود اپنے نفس کا بھی حق ہے اور بی بی بچوں کا بھی حق ہے سب کا حق پورا کرنا چاہیے

عالم و معلم کو یہ بھی چاہیے کہ لوگوں سے میل جول کم رکھیں اور فضول باتوں میں نہ پڑیں اور پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ برابر جاری رکھیں۔ دینی مسائل میں مذاکرہ کرتے ہیں۔ کتب بینی کرتے رہیں کسی سے جھگڑا ہو جائے تو نرمی اور انصاف سے کام لیں۔ جاہل اور ان میں اس وقت بھی فرق ہونا چاہیے (علمگیری)

مسئلہ استاذ کا ادب کرے اُس کے حقوق کی محافظت کرے اور مال سے اُس کی خدمت کرے۔ اور استاذ سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس میں پیردی نہ کرے۔ استاذ کا حق ماں باپ اور دوسرے لوگوں سے زیادہ جانے۔ اُس کے ساتھ تواضع سے پیش آئے۔ جب استاذ کے مکان پر جائے تو دروازے پر دستک نہ دے بلکہ اُس کے برآمد ہونے کا انتظار کرے (علمگیری)

مسئلہ نا اہلوں کو علم نہ پڑھائے اور جو اُس کے اہل ہوں اُن کی تعلیم سے انکار نہ کرے کہ نا اہلوں کو پڑھانا علم کو ضائع کرنا ہے اور اہل کو نہ پڑھانا ظلم و جور ہے (علمگیری) نا اہل سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی نسبت معلوم ہے کہ علم کے حقوق کو محفوظ نہ رکھ سکیں گے پڑھ کر چھوڑ دیں گے۔ جاہلوں کے سے افعال کریں گے۔ یا لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ یا علما کو بدنام کریں گے۔

مسئلہ معلم اگر ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے تو پانچ باتیں اُس پر لازم ہیں ① تعلیم پر اجرت لینا شرط نہ کرے اگر کوئی خود کچھ دے دے تو لے لے ورنہ کچھ نہ کہے ② باذن ہو ہے ③ خیر خواہانہ تعلیم دے توجہ کے ساتھ پڑھائے ④ لڑکوں میں جھگڑا ہو تو عدل و انصاف سے کام لے یہ نہ ہو کہ مال داروں کے بچوں کی طرف زیادہ توجہ کرے اور غریبوں کے بچوں کی طرف کم ⑤ بچوں کو زیادہ نہ مارے۔ مارنے میں حد سے تجاوز کرے گا تو قیامت کے روز محاسبہ دینا پڑے گا (علمگیری)

مسئلہ ایک شخص نے ناز و غیور کے مسائل اس لئے سیکھے کہ دوسرے لوگوں کو سکھائے تباہے گا۔ اور دوسرے نے اس لئے سیکھے کہ اُن پر خود عمل کرے گا پہلا شخص اس دوسرے سے افضل ہے (در مختار) یعنی جب کہ پہلے کا یہ مقصد ہو کہ عمل بھی کرے گا اور تعلیم بھی دے گا

یہ کہ محض تحصیل علم میں اوّل کو دوسرے پر فضیلت ہے کیوں کہ پہلے کا مقصد دوسروں کو فائدہ پہنچانا اور دوسرے کا مقصد صرف اپنے کو فائدہ پہنچانا ہے۔

مسئلہ گھڑی بھر علم دین کے مسائل میں مذاکرہ اور گفتگو کرنا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے (در مختار رد المحتار)

مسئلہ کچھ قرآن مجید یاد کر چکا ہے اور اسے فرصت ہے تو افضل یہ ہے کہ علم فقہ سیکھے کہ قرآن مجید حفظ کرنا فرض کفایہ ہے اور فقہ کی ضروری باتوں کا جاننا فرض عین ہے (رد المحتار)

رِیَا وَسُمْعَةٍ کا بیان

ریا یعنی دکھاوے کے لئے کام کرنا اور سُمعہ یعنی اس لئے کام کرنا کہ لوگ سنیں گے اور اچھا جانیں گے۔ یہ دونوں چیزیں بہت بُری ہیں۔ ان کی وجہ سے عبادت کا ثواب نہیں ملتا بلکہ گناہ ہوتا ہے اور یہ شخص مستحق عذاب ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوا: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِثَاءَ النَّاسِ**۔ اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان بنا کر اور اذیت دے کر باطل نہ کرو اس شخص کی طرح جو دکھاوے کے لئے مال خرچ کرتا ہے۔

اور ارشاد ہوا: **فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهَا فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَادِقًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهَا أَحَدًا**۔

جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

اس کی تفسیر میں مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ ریا نہ کرے کہ وہ ایک قسم کا شرک ہے۔

اور فرماتا ہے: **فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ**۔ اَلَّذِينَ هُمْ يُرَآءُونَ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ

دل ہے اُن نمازیوں کے لئے جو نماز سے غفلت کرتے ہیں جو ریا کرتے
ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔
اور فرماتا ہے: قَاعِبُوا اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ اَلَا لِلّٰهِ الدِّينُ
الْخَالِصُ۔

اللہ کی عبادت اس طرح کر کہ دین کو اس کے لئے خالص کر آگاہ
ہو جاوے کہ دین خالص اللہ کے لئے ہے۔

اور فرماتا ہے: وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ
وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ
قَرِيْنًا فَسَاءَ قَرِيْنًا۔

اور جو لوگ اپنے مال لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور
نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ پچھلے دن پر اور جس کا ساتھی شیطان ہوا
تو بُرا ساتھی ہوا۔

احادیث اس کی مذمت میں بہت ہیں۔ بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱ ابن ماجہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے
ہیں ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف
لائے اور یہ فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس کا مسیح دجال سے بھی زیادہ میرے
نزدیک تم پر خوف ہے۔ ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ ارشاد فرمایا وہ شرک خفی ہے۔
آدی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور اس وجہ سے زیادہ کرتا ہے کہ یہ دیکھتا ہے کہ دوسرا
شخص اُسے نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔

حدیث ۲ امام احمد نے محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کا تم پر زیادہ خوف ہے وہ شرک اصغر ہے۔
لوگوں نے عرض کی شرک اصغر کیا چیز ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ریا ہے۔ یہی ہے اس حدیث
میں اتنا زیادہ کیا کہ جس دن بندوں کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ریا کرنے والوں سے

اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان کے پاس جاؤ جن کے دکھاوے کے لئے کام کرتے تھے۔ جا کر دیکھو کہ وہاں تمہیں کوئی بدلہ اور خیر ملتا ہے۔

حدیث ۳ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے ابو سعید ابن ابی قحطافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ تمام اولین و آخرین کو اُس دن میں جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں تو ایک منادی ندا کرے گا۔ جس نے کوئی کام اللہ کے لئے کیا اور اُس میں کسی کو شریک کر لیا وہ اپنے عمل کا ثواب اُسی شریک سے طلب کرے کیوں کہ اللہ تعالیٰ شرک سے بالکل بے نیاز ہے۔

حدیث ۴ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمام شرکا میں شرکت سے بے نیاز ہوں۔ جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک کیا، میں اس کو شرک کے ساتھ چھوڑ دوں گا۔ یعنی اس کا کچھ ثواب نہ دوں گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرماتا ہے میں اُس سے بُری ہوں وہ اسی کے لئے ہے جس کے لئے عمل کیا۔

حدیث ۵ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نظر نہیں فرماتا وہ تمہارے دل اور تمہارے اعمال کی طرف نظر کرتا ہے۔

حدیث ۶ صحیح بخاری و مسلم میں جندب یعنی ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سنانے کے لئے کام کرے گا اللہ اس کو سنانے کا یعنی اس کی سزا دے گا۔ اور جو ریا کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے ریا کی سزا دے گا۔

حدیث ۷ طبرانی حاکم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ریا کا ادنیٰ مرتبہ بھی شرک ہے۔ اور تمام بندوں میں خدا کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہیں جو پرہیزگار ہیں جو نیچے ہوئے ہیں اگر وہ غائب ہوں تو انہیں کوئی تلاش نہ کرے اور گواہی دیں تو پہچانے نہ جائیں وہ لوگ ہدایت کے امام اور ظلم کے چراغ ہیں۔

حدیث ۸ ابن ماجہ نے روایت کی کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد

نبوی میں تشریف لے گئے۔ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا پایا حضرت عمرؓ نے فرمایا کیوں روتے ہو؟ حضرت معاذؓ نے کہا ایک بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی تھی وہ مجھے رلاتی ہے۔ میں نے حضور کو یہ فرماتے سنا کہ تمھوڑا سارا بھی شرک ہے اور جو شخص اللہ کے ولی سے دشمنی کرے وہ اللہ سے لڑائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ نیکوں پر ہیزگاروں چھپے ہوؤں کو دوست رکھتا ہے وہ کہ غائب ہوں تو ڈھونڈ نہ جائیں، حاضر ہوں تو بلائے نہ جائیں اور ان کو نزدیک نہ کیا جائے۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں۔ ہر غبار آلود تار یک سے نکل جاتے ہیں معنی مشکلات اور بلاؤں سے الگ ہوتے ہیں۔

حدیث ۹ امام بخاری نے ابونعیمہ سے روایت کی کہتے ہیں کہ صفوان اور ان کے ساتھیوں کے پاس میں حاضر تھا جندب ان کو نصیحت کر رہے تھے انھوں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہو تو بیان کر دو۔ جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو سننے کے لئے غل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے سنائے گا یعنی سزا دے گا اور جو مشقت ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس پر مشقت ڈالے گا۔ انھوں نے کہا ہمیں وصیت کیجئے۔ فرمایا سب سے پہلے انسان کا پیٹ مٹے گا لہذا جس سے ہو سکے کہ پاکیزہ مال کے سوا کچھ نہ کھائے وہ یہی کرے۔ اور جس سے ہو سکے کہ اس کے اور جنت کے درمیان چلو بھر خون حائل نہ ہو وہ یہ کرے یعنی کسی کو ناحق قتل نہ کرے۔

حدیث ۱۰ امام احمد نے شداد بن اوس سے روایت کی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے ریا کے ساتھ نماز پڑھی اُس نے شرک کیا اور جس نے ریا کے ساتھ روزہ رکھا اُس نے شرک کیا اور جس نے ریا کے ساتھ صدقہ دیا اُس نے شرک کیا۔

حدیث ۱۱ امام احمد نے شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ یہ روئے کسی نے پوچھا کیوں روتے ہیں؟ کہا کہ ایک بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی تھی وہ یاد آگئی، اُس نے مجھے رلا دیا۔ حضور کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ میں اپنی

اُمت پر شرک اور شہوت خفیہ کا اندیشہ کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ کی اُمت آپ کے بعد شرک کرنے کی فرمایا ہاں۔ مگر وہ لوگ آفتاب و ماہتاب اور پھر اور بُت و نہیں پوچھیں گے بلکہ اپنے اعمال میں ریا کریں گے۔ اور شہوت خفیہ یہ کہ صبح کو روزہ رکھے گا پھر کسی خواہش سے روزہ توڑ دے گا۔

حدیث ۱۲ امام احمد و مسلم و نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن ایک شخص کا فیصلہ ہوگا جو شہید ہوا ہے وہ حاضر کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں دریافت کرے گا وہ نعمتوں کو پہچانے گا یعنی اقرار کرے گا۔ ارشاد فرمائے گا کہ ان نعمتوں کے مقابل میں تو نے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے۔ تو نے اس لئے قتال کیا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں۔ سو کہہ لیا گیا۔ حکم ہوگا، اس کو موتھ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک وہ شخص جس نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا وہ حاضر کیا جائے گا اس سے نعمتوں کو دریافت کرے گا وہ نعمتوں کو پہچانے گا۔ فرمائے گا ان نعمتوں کے مقابل میں تو نے کیا عمل کیا ہے؟ کہے گا میں نے تیرے لئے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا۔ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے علم اس لئے پڑھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لئے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے سو تجھے کہہ دیا گیا۔ حکم ہوگا، موتھ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر ایک تیسرا شخص لایا جائے گا جس کو خدا نے وسعت دی ہے اور ہر قسم کا مال دیا ہے اس سے اپنی نعمتیں دریافت فرمائے گا۔ وہ نعمتوں کو پہچانے گا۔ فرمائے گا تو نے ان کے مقابل کیا کیا؟ عرض کرے گا میں نے کوئی راستہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں خرچ کرنا تجھے محبوب ہے مگر میں نے اُس میں تیرے لئے خرچ کیا۔ فرمائے گا تو جھوٹا ہے۔ تو نے اس لئے خرچ کیا کہ سخی کہا جائے سو کہہ لیا گیا۔ اس کے متعلق بھی حکم ہوگا، موتھ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

حدیث ۱۳ بخاری نے تاریخ میں اور ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی پناہ مانگو جب احقر سے یہ جہنم میں ایک وادی ہے کہ جہنم بھی ہر روز چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتا ہے اس میں قاری داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں ریا کرتے ہیں۔ اور خدا کے بہت زیادہ مغفوض وہ قاری ہیں جو امرا کی ملاقات کو جاتے ہیں۔

حدیث ۴۴ | طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آخرت کے عمل سے آراستہ ہو اور وہ نہ آخرت کا ارادہ کرتا ہے نہ آخرت کا طالب ہے اُس پر آسمان وزمین میں لعنت ہے۔

حدیث ۱۵ حکیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں شرک جیونٹی کی چال سے بھی زیادہ خفی ہے جو چکنے پتھر پر چلتی ہے۔

حدیث ۱۴ امام احمد و طبرانی نے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو شرک سے بچو کہ جو بیڑی کی ہال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ کس طرح شرک سے بچیں۔ ارشاد فرمایا کہ یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُ اَوْ كَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ اِلٰہی ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اُس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اُس سے استغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے۔

شریک کریں اور ہم اس سے استغفار کر رہے ہیں تو ہمیں ملے۔
حدیث شریف | طبرانی نے عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگوں کو جنت کا حکم ہو گا جب جنت کے قریب پہنچ جائیں گے اور اس کی خوشبو سونگھیں گے اور محل اور جو کچھ جنت میں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لئے سامان تیار کر رکھا ہے دیکھیں گے، پکارا جائے گا انھیں واپس کر د جنت میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں۔ یہ لوگ حسرت کے ساتھ واپس ہوں گے کہ ایسی حسرت کسی کو نہیں ہوتی اور یہ لوگ کہیں گے کہ اے رب اگر تو نے ہمیں پہلے ہی جہنم میں داخل کر دیا ہوتا، ہمیں تو نے ثواب اور جو کچھ اپنے اولیاء کے لئے جنت میں مہیا کیا ہے نہ دکھایا ہوتا تو یہ ہم پر آسان

ہوتا۔ ارشاد فرماتے گا ہمارا مقصد ہی یہ تھا اے بدبختو جب تم تنہا ہوتے تھے تو بڑے بڑے گناہوں سے میرا مقابلہ کرتے تھے اور جب لوگوں سے ملتے تھے تو خشوع کے ساتھ ملتے جو کچھ دلی میں میری تعظیم کرتے اس کے خلاف لوگوں پر ظاہر کرتے۔ لوگوں سے تم ڈرے اور مجھ سے نہ ڈرے۔ لوگوں کی تعظیم کی اور میری تعظیم نہیں کی۔ لوگوں کے لئے گناہ چھوڑے میرے لئے نہیں چھوڑے۔ لہذا تم کو آج عذاب چکھاؤں گا اور ثواب سے محروم کروں گا۔

حدیث ۱۸ ترمذی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نیت طلب آخرت ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا پیدا کر دے گا اور اس کی حاجتیں جمع کر دے گا اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آئے گی۔ اور طلب دنیا جس کی نیت ہو اللہ تعالیٰ فقر و محتاجی اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اور اس کے کاموں کو منفرق کر دے گا۔ اور ملے گا وہی جو اس کے لئے لکھا جا چکا ہے۔

حدیث ۱۹ صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یہ فرمائیے کہ آدمی اچھا کام کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں (یہ ریا ہے یا نہیں) فرمایا یہ مومن کے لئے جلد یعنی دنیا میں بشارت ہے۔

حدیث ۲۰ ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں

نے عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے مکان کے اندر نماز کی جگہ میں ایک شخص آگیا اور یہ بات مجھے پسند آئی کہ اس نے مجھے اس حال میں دیکھا (یہ ریا تو نہ ہوا) ارشاد فرمایا ابوہریرہ تمہارے لئے دو ثواب ہیں پوشیدہ عبادت کرنے کا اور علانیہ کا بھی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ عبادت اس لئے نہیں کی کہ لوگوں پر ظاہر ہو اور لوگ عابد سمجھیں۔ عبادت خالص اللہ کے لئے ہے عبادت کے بعد اگر لوگوں پر ظاہر ہو گئی اور طبعاً یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ دوسرے نے اچھی حالت پر پایا۔ اس طبعی مسرت سے ریا نہیں۔

حدیث ۲۱ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی برائی کے لئے یہ کافی ہے کہ دین و دنیا میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچائے۔ یعنی جسے لوگ اچھا سمجھتے ہوں اس کو۔ یا و

عجب سے بچنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر خدا کی خاص مہربانی جس پر ہر وہی بچتا ہے۔

مسئلہ روزہ دار سے پوچھا کیا تمہارا روزہ ہے اُسے کہہ دیتا چاہیے کہ ہاں ہے کہ روزہ میں ریا کو دخل نہیں۔ یہ نہ کہے کہ دیکھتا ہوں کیا ہوتا ہے۔ یعنی ایسے الفاظ نہ کہے جن سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ اپنے روزہ کو چھپاتا ہے کہ یہ بے وقوفی کی بات ہے کہ چھپاتا ہے مگر اس طرح جس سے اظہار ہو جاتا ہے یا یہ منافقین کا طریقہ ہے کہ لوگوں کے سامنے وہ بتانا چاہتا ہے کہ اپنے عمل کو چھپاتا ہے (در مختار رد المحتار)

مسئلہ عبادت کوئی بھی ہو اس میں اخلاص نہایت ضروری چیز ہے معنی محض رضائے

الہی کے لئے عمل کرنا ضرور ہے دکھاوے کے طور پر عمل کرنا بالاجماع حرام ہے بلکہ حدیث میں ریا کو شرک اصغر فرمایا۔ اخلاص ہی وہ چیز ہے کہ اس پر ثواب مرتب ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ عمل صحیح نہ ہو مگر جب اخلاص کے ساتھ کیا گیا ہو تو اس پر ثواب مرتب ہو مثلاً لا علمی میں کسی نے نجس پانی سے وضو کیا اور نماز پڑھ لی اگرچہ یہ نماز صحیح نہ ہوئی کہ صحت کی شرط طہارت تھی وہ نہیں پائی گئی مگر اس نے صدق نیت اور اخلاص کے ساتھ پڑھی ہے تو ثواب کا ترتب ہے یعنی اس نماز پر ثواب پائے گا۔ مگر جب کہ بعد میں معلوم ہو گیا کہ ناپاک پانی سے وضو کیا تھا تو وہ مطالبہ جو اس کے ذمہ ہے ساقط نہ ہو گا۔ وہ بدستور قائم رہے گا اس کو ادا کرنا ہو گا۔ اور کبھی شرائط صحت پائے جائیں گے مگر ثواب نہ ملے گا مثلاً نماز پڑھی تمام ارکان ادا کئے اور شرائط بھی پائے گئے مگر ریا کے ساتھ پڑھی تو اگرچہ اس نماز کی صحت کا حکم دیا جائے مگر چونکہ اخلاص نہیں ہے ثواب نہیں۔ ریا کی دو صورتیں ہیں کبھی تو اصل عبادت ہی ریا کے ساتھ کرتا ہے کہ مثلاً لوگوں کے سامنے نماز پڑھتا ہے اور کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا تو پڑھتا ہی نہیں۔ یہ ریا کے کمال ہے کہ ایسی عبادت کا اصل ثواب نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اصل عبادت میں ریا نہیں کوئی ہوتا یا نہ ہوتا بہر حال نماز پڑھتا مگر وصف میں ریا ہے کہ کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا جب بھی پڑھتا مگر اس خوبی کے ساتھ نہ پڑھتا یہ دوسری قسم پہلی سے کم درجہ کی ہے اس میں اصل نماز کا ثواب ہے اور خوبی کے ساتھ ادا کرنے کا جو ثواب ہے وہ یہاں نہیں کہ یہ ریا سے ہے

اخلاص سے نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ کسی عبادت کو اخلاص کے ساتھ شروع کیا مگر آثارِ عمل میں ریا کی خلت ہو گئی تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ ریا سے عبادت کی بلکہ یہ عبادت اخلاص سے ہوئی ہاں اس کے بعد جو کچھ عبادت میں حسن و خوبی پیدا ہو گئی وہ ریا سے ہو گئی اور یہ ریا کی قسم دوم میں شمار ہوگی (ردالمحتار)

مسئلہ روزہ کے متعلق بعض علما کا یہ قول ہے کہ اس میں ریا نہیں ہوتا اس کا غائبانہ مطلب ہوگا کہ روزہ چند چیزوں سے باز رہنے کا نام ہے اس میں کوئی کام نہیں کرنا ہوتا جس کی نسبت کہا جائے کہ ریا سے کیا۔ ورنہ یہ ہو سکتا ہے کہ لوگوں کو جاننے کے لئے یہ کہتا پھرتا ہے کہ میں روزہ سے ہوں یا لوگوں کے سامنے ہونہ بنائے رہتا ہے تاکہ لوگ سمجھیں کہ اس کا بھی روزہ ہے۔ ان طور پر روزہ میں بھی ریا کی مداخلت ہو سکتی ہے (ردالمحتار)

مسئلہ ریا کی طرح اجرت لے کر قرآن مجید کی تلاوت بھی ہے کہ کسی میت کے لئے بغرض ایصالِ ثواب کچھ لے کر تلاوت کرتا ہے کہ یہاں اخلاص کہاں بلکہ تلاوت سے مقصود وہ پیسے ہیں کہ وہ نہیں ملتے تو پڑھتا بھی نہیں۔ اس ٹیپے میں کوئی ثواب نہیں۔ پھر میت کے لئے ایصالِ ثواب کا نام لینا غلط ہے کہ جب ثواب ہی نہ ملا تو پہنچائے گا کیا اس صورت میں نہ پڑھنے والے کو ثواب نہ میت کو بلکہ اجرت دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار (ردالمحتار) ہاں اگر اخلاص کے ساتھ کسی نے تلاوت کی تو اس پر ثواب بھی ہے اور اس کا ایصال بھی ہو سکتا ہے اور میت کو اس سے نفع بھی پہنچے گا۔ بعض مرتبہ پڑھنے والوں کو پیسے نہیں دئے جاتے مگر ختم کے بعد مٹھائی تقسیم ہوتی ہے اگر اس مٹھائی کی خاطر تلاوت کی ہے تو یہ بھی ایک قسم کی اجرت ہی ہے کہ جب ایک چیز مشہور ہو جاتی ہے تو اسے بھی شرط ہی کا حکم یا جاتا ہے۔ اس کا بھی وہی حکم ہے جو مذکور ہو چکا۔ ہاں جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مٹھائی نہیں ملتی جب بھی میں پڑھتا۔ وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ اور اس بات کا خود وہ اپنے ہی دل سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ میرا پڑھنا مٹھائی کے لئے ہے یا اللہ عز و جل کے لئے۔

بیخ آیت پڑھنے والا اپنا دوہرا حصہ لیتا ہے یعنی ایک حصہ خاص بیخ آیت پڑھنے کا

ہوتا ہے اور نہ ملے تو جگر پٹا ہے۔ گویا یہ زائد حصہ بیخ آیت کا معاوضہ ہے۔ اس سے بھی یہی نکتہ ہے کہ جس طرح اجیر کو اجرت نہ ملے تو جگر پٹا کر لیتا ہے اسی طرح یہ بھی لیتا ہے۔ لہذا بنظاہر اخلاص نظر نہیں آتا واللہ اعلم بالصواب۔

۶۱ میلاد خوان اور واعظ بھی دو حصے لیتے ہیں جب کہ وعظ میں مٹھائی تقسیم ہوتی ہے جس سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ ایک حصہ اپنے پڑھنے اور تقریر کرنے کا لیتے ہیں۔ اگر وہی حصہ یہ بھی لیتے جو عام طور پر تقسیم ہوتا ہے تو بہت خوب ہوتا کہ خود اسی مٹھائی کے بدلے اجر عظیم کے ضائع ہوتے کا شبہ نہ ہوتا۔ بعض جگہ خصوصیت کے ساتھ ان کی دعوتیں بھی ہوتی ہیں کہ ان کو اسی حیثیت سے کھانا کھلایا جاتا ہے کہ یہ پڑھیں گے بیان کریں گے۔ یہ مخصوص دعوت بھی اسی اجرت ہی کی حد میں آتی ہے ہاں اگر لوگوں کی دعوت بھی ہو تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ وعظ و تقریر کا معاوضہ ہے۔ اسی قسم کی بہت سی صورتیں ہیں جن کی تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں۔ یہ مختصر بیان دین دار متبع شریعت کے لئے کافی و ذاتی ہے۔ وہ خود اپنے دل میں انصاف کر سکتا ہے کہ کہاں عمل خیر اجرت ہے اور کہاں نہیں۔

۶۱ مسئلہ جو شخص حج کو گیا اور ساتھ میں اموال تجارت بھی لے گیا۔ اگر تجارت کا خیال غالب ہے یعنی تجارت کرنا مقصود ہے اور وہاں پہنچ جاؤں گا حج بھی کر لوں گا یا دونوں پہلو برابر ہیں یعنی سفر ہی دونوں مقصد سے کیا، تو ان دونوں صورتوں میں ثواب نہیں۔ یعنی جانے کا ثواب نہیں۔ اور اگر مقصود حج کرنا ہے اور یہ کہ موقع مل جائے گا تو مال بھی بیچ لوں گا تو حج کا ثواب ہے۔ اسی طرح اگر جمعہ پڑھنے گیا اور بازار میں دوسرے کام کرنے کا بھی خیال ہے اگر اصل مقصود جمعہ ہی کو جانا ہے تو اس جانے کا ثواب ہے اور اگر کام کا خیال غالب ہے یا دونوں برابر تو جانے کا ثواب نہیں (رد المحتار)

۶۱ مسئلہ فرائض میں ریا کو دخل نہیں (رد مختار) اس کا یہ مطلب نہیں کہ فرائض میں ریا پایا ہی نہیں جاتا اس لئے کہ جس طرح نوافل کو ریا کے ساتھ ادا کر سکتا ہے ہو سکتا ہے کہ فرائض کو بھی ریا کے طور پر ادا کرے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ فرض اگر ریا کے طور پر ادا کیا جب بھی اس کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا اگرچہ اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے ثواب نہ ملے۔

اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اگر کسی کو فرض ادا کرنے میں ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہو تو اس مداخلت کو اعتبار کر کے فرض کو ترک نہ کرے بلکہ فرض ادا کرے اور ریا کو دور کرنے کی اور اخلاص حاصل ہونے کی کوشش کرے۔

زیارت قبور کا بیان

حدیث ۱ صحیح مسلم میں بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو۔ اور میں نے تم کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی مانعت کی تھی اب جب تک تمہاری سمجھ میں آئے رکھ سکتے ہو۔

حدیث ۲ ابن ماجہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

حدیث ۳ صحیح مسلم میں بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو تعلیم دیتے تھے کہ جب قبروں کے پاس جائیں کہیں اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّا اِنْشَاءُ اللّٰہِ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔ نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَ لَکُمُ الْعَافِیَۃَ۔

حدیث ۴ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ میں قبور کے پاس گزے تو ادھر کو موکھ کر لیا اور یہ فرمایا اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْقُبُورِ۔ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ۔ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاٰخِرِہِ

حدیث ۵ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں کہ جب میری باری کی رات ہوتی حضور آخر شب میں بیٹھ جاتے اور یہ فرماتے اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ

۱۔ زیارت کے متعلق مسائل (دہرہ شریعت) حصہ چہارم میں ذکر کئے گئے ہیں وہاں سے معلوم کریں ۱۲

وَارْقُومُ مُؤْمِنِينَ وَآتَاكُمْ مَا تَوْعَدُونَ غُلَامًا مَوَّجَلُونَ وَإِنَّا أَنشَاءُ اللَّهُ بَيْنَكُمْ لَا
لَا حِقُوقَ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاهْلِ بَقِيعِ النُّعْرُقِدَاہ

حدیث ۶ یہی نے شعب الایمان میں محمد بن عثمان سے مرسل روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے والدین کی دوزخوں یا ایک کی ہر جمعہ میں زیارت کرے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی اور نیکو کار لکھا جائے گا۔

حدیث ۷ خطیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص ایسے کی قبر پر گزے جسے دنیا میں پہچانتا تھا اور اس پر سلام کرے تو وہ مردہ اسے پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

حدیث ۸ امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ میں نے اپنے گھر میں جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں (یعنی مدینہ منورہ میں) داخل ہوتی تو اپنے کپڑے اتار دیتی (یعنی زائد کپڑے جو غیروں کے سامنے ہونے میں ستر پوشی کے لئے ضروری ہیں) اور اپنے دل میں کہتی کہ یہاں تو صرف میرے شوہر اور میرے والدین ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں مدفون ہوئے تو حضرت عمر کی حیا کی وجہ سے خدا کی قسم میں وہاں نہیں گئی مگر اچھی طرح اپنے اوپر کپڑوں کو لپیٹ کر۔

مسئلہ زیارت قبور جائز و سنون ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اہل کی زیارت کو تشریف لے جاتے اور ان کے لئے دعا کرتے اور یہ فرمایا بھی ہے کہ تم لوگ قبروں کی زیارت کرو۔

مسئلہ جس کی قبر کی زیارت کو گیا ہے اس کی زندگی میں اگر اس کے پاس ملاقات کو آتا تو جتنا نزدیک یا دور ہوتا اب بھی قبر کی زیارت میں اسی کا لحاظ رکھے (علیگری)

مسئلہ قبر کی زیارت کو جانا چاہیے تو مستحب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان میں دو رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیت الکرسی ایک بار اور قل ہو اللہ تین بار پڑھے اور اس نماز کا ثواب میت کو پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ میت کی قبر میں نور پیدا کرے گا اور اس شخص کو بہت بڑا ثواب عطا فرمائے گا۔ اب قبرستان کو جائے راستہ میں لائینی باتوں میں

مشغول نہ ہو، جب قبرستان پہنچے جو تیاں اتار دے اور قبر کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ قبلہ کو پیٹھ ہو اور میت کے چہرہ کی طرف موکھ۔ اور اس کے بعد یہ کہے اَسْلَامٌ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُورِ۔ یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَ لَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحْنُ بِاَلَا شِرْہِہِ اور سورہ فاتحہ و آیہ الکرسی و سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ وَ اَلْہٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھے سورہ ملک اور دوسری سورتیں بھی پڑھ سکتا ہے (علمگیری)

مسئلہ چار دن زیارت کے لئے بہتر ہیں دو شنبہ، پنجشنبہ، جمعہ، ہفتہ۔ جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ افضل ہے۔ اور ہفتہ کے دن طلوع آفتاب تک۔ اور پنجشنبہ کو دن کے اول وقت میں۔ اور بعض علمائے فرمایا کہ بچلے وقت میں افضل ہے۔ متبرک راتوں میں زیارت قبور افضل ہے مثلاً شب برأت، شب قدر۔ اسی طرح عیدین کے دن اور عشرہ ذی الحجہ میں بھی بہتر ہے (علمگیری)

مسئلہ قبرستان کے درخت کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ درخت قبرستان سے پہلے کا ہے یعنی زمین کو جب قبرستان بنایا گیا اس وقت وہ درخت وہاں موجود تھا تو جس کی زمین ہے اسی کا درخت ہے وہ چھپا ہے کرے۔ اور اگر وہ زمین بخر گئی کسی کی ملک نہ تھی تو درخت اور زمین کا وہ حصہ جس میں درخت ہے اسی پہلی حالت پر ہے کسی کی ملک نہیں۔ اور اگر قبرستان ہونے کے بعد کا درخت ہے اور معلوم ہے کہ فلاں شخص نے لگایا ہے تو جس نے لگایا ہے اس کا ہے مگر اُسے یہ چاہیے کہ صدقہ کر دے۔ اور معلوم نہ ہو کہ کس نے لگایا ہے بلکہ وہ خود ہی وہاں جم گیا ہے تو قاضی کو اس کے متعلق اختیار ہے۔ اگر قاضی کی یہ رائے ہو کہ درخت کٹوا کر قبرستان پر خرچ کر دے تو کر سکتا ہے (علمگیری)

مسئلہ زندگان دین اولیاء و صاحبین کے مزارات طیبہ پر غلات ڈالنا جائز ہے جبکہ یہ مقصود ہو کہ صاحب مزار کی وقعت نظر عوام میں پیدا ہو اُن کا ادب کریں اُن کے برکات حاصل کریں (رد المحتار)



ایصالِ ثواب

مسئلہ ایصالِ ثواب معنی قرآن مجید یا درود شریف یا کلمہ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادتِ مالیہ یا بدنیہ فرض و نفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے۔ زندوں کے ایصالِ ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے کتب فقہ و عقائد میں اس کی تصریح مذکور ہے۔ ہدایہ اور شرح عقائد نسفی میں اس کا بیان موجود ہے۔ اس کو بد کہنا ہٹ دھری ہے۔ حدیث سے بھی اس کا جائز ہونا ثابت ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا جب انتقال ہوا انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ سعد کی ماں کا انتقال ہو گیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا پانی۔ انھوں نے کو آں کھودا اور یہ کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے۔ معلوم ہوا کہ زندوں کے اعمال سے مردوں کو ثواب ملتا ہے اور فائدہ پہنچتا ہے۔

اب رہیں تخصیصات مثلاً تیسرے دن یا چالیسویں دن۔ یہ تخصیصات نہ شرعی تخصیصات ہیں نہ ان کو شرعی سمجھا جاتا ہے۔ یہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ اسی دن میں ثواب پہنچے گا اگر کسی دوسرے دن کیا جائے گا تو نہیں پہنچے گا۔ یہ محض رواجی اور عرفی بات ہے جو اپنی سہولت کے لئے لوگوں نے کر رکھی ہے۔ بلکہ انتقال کے بعد ہی سے قرآن مجید کی تلاوت اور خیر خیرات کا سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ اکثر لوگوں کے یہاں اسی دن سے بہت دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کیوں کر کہا جاسکتا ہے کہ مخصوص دن کے سوا دوسرے دنوں میں لوگ ناجائز جانتے ہیں۔ یہ محض افتراء ہے جو مسلمانوں کے باندھا جاتا ہے اور زندوں مردوں کو ثواب سے محروم کرنے کی بے کار کوشش ہے۔ پس جب کہ ہم اہل کلمی بیان کر چکے تو جزئیات کے احکام خود اسی کلمہ سے معلوم ہو گئے۔

سوم معنی تیجہ جو مرنے سے تیسرے دن کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید پڑھ کر یا کلمہ طیبہ پڑھوا کر ایصالِ ثواب کرتے ہیں اور بچوں اور اہل حاجت کو چنے بٹائے یا سٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں

اور کھانا پکڑ کر فقراء و مساکین کو کھلاتے ہیں یا ان کے گھروں پر بھیجتے ہیں جائز و بہتر ہے۔
پھر سرخشنہ کو حسبِ حیثیت کھانا پکا کر غربا کو دیتے یا کھلاتے ہیں۔

پھر چالیسویں دن کھانا کھلاتے ہیں۔ پھر چھ پہینے پر ایصال کرتے ہیں۔ اس کے بعد برسی ہوتی ہے۔ یہ سب اسی ایصالِ ثواب کی فروغ ہیں اسی میں داخل ہیں۔
مگر یہ ضرور ہے کہ یہ سب کام اچھی نیت سے کئے جائیں ناکشی نہ ہوں نمود مقصود نہ ہو ورنہ
نہ ثواب ہے نہ ایصالِ ثواب۔

بعض لوگ اس موقع پر عزیز و قریب اور رشتہ داروں کی دعوت کرتے ہیں۔ یہ موقع
دعوت کا نہیں بلکہ محتاجوں و فقیروں کو کھلانے کا ہے جس سے میت کو ثواب پہنچے۔
اسی طرح شبِ براءت میں حلوا پکاتا ہے اور اس پر فاتحہ دلائی جاتی ہے۔ حلوا پکانا بھی
جائز ہے اور اس پر فاتحہ بھی اسی ایصالِ ثواب میں داخل۔

ماہِ رجب میں بعض جگہ سورہ ملک چالیس مرتبہ پڑھ کر روٹیوں یا چھو ہاروں پر دم
رتے ہیں اور ان کو تقسیم کرتے ہیں اور ثواب مردوں کو پہنچاتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔ اسی
ماہِ رجب میں حضرت جلال بخاری علیہ الرحمہ کے کوٹڈے ہوتے ہیں کہ چاول یا گھیر پکوا کر
کوٹڈوں میں بھرتے ہیں اور فاتحہ دلا کر لوگوں کو کھلاتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔ ہاں ایک
بات مذموم ہے وہ یہ کہ جہاں کوٹڈے بھرے جاتے ہیں وہیں کھلاتے ہیں وہاں سے
ٹپٹے نہیں دیتے۔ یہ ایک لغو حرکت ہے مگر یہ جاہلوں کا طریق عمل ہے۔ پڑھے لکھے
لوگوں میں یہ پابندی نہیں۔ اسی طرح ماہِ رجب میں بعض جگہ حضرت سیدنا امام جعفر صادق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایصالِ ثواب کے لئے پوریوں کے کوٹڈے بھرے جاتے ہیں اور فاتحہ
دے کر کھلاتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔ مگر اس میں بھی اسی جگہ کھانے کی بعضوں نے پابندی
کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے۔ اس کوٹڈے کے متعلق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام
داستانِ عجیب ہے اس موقع پر بعض لوگ اس کو پڑھواتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے
اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ وہ نہ پڑھی جائے۔ فاتحہ دلا کر ایصالِ ثواب کریں۔

ماہِ محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عز و دیگر شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے، کوئی شیر
پنج پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر جس پر چاہو فاتحہ دلاؤ جائز ہے۔ ان کو جس طرح
ایصالِ ثواب کرو، مندوب ہے۔ بہت سے پانی اور شربت کی سبیل لگا دیتے ہیں۔ جاڑوں
میں چلے پلاتے ہیں۔ کوئی کچھڑا بکواتا ہے جو کار خیر کرو اور ثواب پہنچاؤ ہو سکتا ہے۔ ان
سب کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔ بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے
دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے ان کا یہ خیال غلط ہے۔ جس طرح دوسرے دنوں میں سب
کی فاتحہ ہو سکتی ہے ان دنوں میں بھی ہو سکتی ہے۔

ماہِ ربیع الآخر کی گیارہویں تاریخ بلکہ ہر مہینے کی گیارہویں کو حضور سیدنا غوث اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائی جاتی ہے۔ یہ بھی ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے بلکہ
غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب کبھی فاتحہ ہوتی ہے کسی تاریخ میں ہو عوام اُسے
گیارہویں کی فاتحہ بولتے ہیں۔

ماہِ رجب کی چھٹی تاریخ بلکہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ کو حضور خواجہ غریب نواز معین الدین
چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ بھی ایصالِ ثواب میں داخل ہے۔ اصحابِ کہف کا توشہ
یا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ یا حضرت شیخ احمد عبدالحق زرقولوی قدس سرہ العزیز
کا توشہ بھی جائز ہے اور ایصالِ ثواب میں داخل ہے۔

مسئلہ عرسِ بزرگانِ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین جو ہر سال ان کے وصال کے
دن ہوتا ہے یہ بھی جائز ہے کہ اس تاریخ میں قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے اور ثواب ان بزرگ
کو پہنچایا جاتا ہے یا میلاد شریف پڑھا جاتا ہے یا وعظ کیا جاتا ہے۔ بالکل ایسے امور جو
باعثِ ثواب و خیر و برکت ہیں جیسے دوسرے دنوں میں جائز ہیں ان دنوں میں بھی جائز ہیں۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے اول یا آخر میں شہدائے اہل رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کی زیارت کو تشریف لے جاتے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ عرس کو لغو و خرافات چیزوں سے پاک
رکھا جائے۔ جاہلوں کو نامشروع حرکات سے روکا جائے۔ اگر منع کرنے سے باز نہ آئیں
تو ان افعال کا گناہ ان کے ذمہ۔

مجلس خیر

مسئلہ میلاد شریف یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت اقدس کا بیان جائز ہے۔ اسی کے ضمن میں اس مجلس پاک میں حضور کے فضائل و معجزات و سیر و حالات حیات و رضاعت و بعثت کے واقعات بھی بیان ہوتے ہیں۔ ان چیزوں کا ذکر احادیث میں بھی ہے اور قرآن مجید میں بھی۔ اگر مسلمان اپنی محفل میں بیان کریں بلکہ خاص ان باتوں کے بیان کرنے کے لئے محفل منعقد کریں تو اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اس مجلس کے لئے لوگوں کو بلانا اور شریک کرنا خیر کی طرف بلانا ہے۔ جس طرح وعظ اور جلسوں کے اعلان کئے جاتے ہیں، اشتہارات چھپو کر تقسیم کئے جاتے ہیں اخبارات میں اس کے متعلق مضامین شائع کئے جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ وعظ اور جلسے ناجائز نہیں ہو جاتے اسی طرح ذکر پاک کے لئے بلاوا دینے سے اس مجلس کو ناجائز و بدعت نہیں کہا جاسکتا۔

اسی طرح میلاد شریف میں شیرینی بانٹنا بھی جائز ہے۔ مٹھائی بانٹنا پڑا ہوا ہے۔ جب یہ محفل جائز ہے تو شیرینی تقسیم کرنا جو ایک جائز فعل تھا اس مجلس کو ناجائز نہیں کر دے گا۔ یہ کہنا کہ لوگ اسے ضروری سمجھتے ہیں اسوجہ سے ناجائز ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ کوئی بھی واجب یا فرض نہیں جانتا۔ بہت مرتبہ میں نے خود دیکھا ہے کہ میلاد شریف ہوا اور مٹھائی تقسیم نہیں ہوئی۔ اور بالفرض اسے کوئی ضروری سمجھتا بھی ہو تو عرفی ضروری کہتا ہو گا نہ کہ شرعی اس کو ضروری جانتا ہو گا۔

اس مجلس میں بوقت ذکر ولادت قیام کیا جاتا ہے یعنی کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھتے ہیں۔ علمائے کلام نے اس قیام کو مستحسن فرمایا ہے۔ کھڑے ہو کر صلاۃ و سلام پڑھنا بھی جائز ہے۔ بعض اکابر کو اس مجلس پاک میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا ہے اگرچہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضور اس موقع پر ضرور تشریف لاتے ہی ہیں مگر کسی غلام پر اپنا کرم خاص فرمائیں اور تشریف لائیں تو مستبعد بھی نہیں۔

مسئلہ مجلس میلاد شریف میں یا دیگر مجالس میں وہی روایات بیان کی جائیں جو ثابت ہوں۔ موضوعات اور گھڑے ہوئے قہقہے ہرگز ہرگز بیان نہ کئے جائیں کہ بجائے خیر و برکت ایسی باتوں کے بیان کرنے میں کٹنا ہوتا ہے۔

مسئلہ معراج شریف کے بیان کے لئے مجلس منعقد کرنا اس میں واقعہ معراج بیان کرنا جس کو چہی شریف کہا جاتا ہے جائز ہے۔

مسئلہ یہ مشہور ہے کہ شب معراج میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعلین مبارک پہنے ہوئے عرش پر گئے اور واعظین اس کے متعلق ایک روایت بھی بیان کرتے ہیں۔ اس کا ثبوت نہیں اور یہ بھی ثابت نہیں کہ برہنہ پا گئے۔ لہذا اس کے متعلق سکوت کرنا مناسب ہے۔

مسئلہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وفات کی تاریخوں میں مجلس منعقد کرنا اور ان کے حالات و فضائل و کمالات سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا بھی جائز ہے کہ وہ حضرت معتمدیہ اہل اسلام ہیں ان کی زندگی کے کارنامے مسلمانوں کے لئے مشعل ہدایت ہیں۔ اور ان کا ذکر باعث خیر و برکت اور سبب نزول رحمت ہے۔

مسئلہ رجب کی ۲۷ و ۲۸ کو روزے رکھتے ہیں پہلے کو ہزاری دوسرے کو لکھی کہتے ہیں یعنی پہلے میں ہزار روزے کا ثواب اور دوسرے میں ایک لاکھ کا ثواب بتاتے ہیں۔ ان روزوں کے رکھنے میں مضائقہ نہیں مگر یہ جو ثواب کے متعلق مشہور ہے اس کا ثبوت نہیں۔

مسئلہ عشرہ محرم میں مجلس منعقد کرنا اور واقعات کر بلا بیان کرنا جائز ہے جبکہ روایات صحیحہ بیان کی جائیں۔ ان واقعات میں صبر و تحمل رضا و تسلیم کا بہت کچل درس ہے۔ اور پابندی احکام شریعت و اتباع سنت کا زبردست عملی ثبوت ہے کہ دین حق کی حفاظت میں تمام اعزہ و اقربا اور زقعا اور خود اپنے کو راہِ خدا میں قربان کیا اور جزع و فزع کا نام بھی نہ آنے دیا۔ مگر اس مجلس میں صحابہ کرم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی ذکر خیر ملنا چاہیے تاکہ اہلسنت اور شیعہوں کی مجالس میں فرق و امتیاز رہے۔

مسئلہ تعزیہ داری کہ واقعات کر بلا کے سلسلے میں طرح طرح کے ڈھانچے بناتے اور ان کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ پاک کی شبیہ کہتے ہیں۔ کہیں تخت بنا

جاتے ہیں۔ کہیں ضریح بنتی ہے اور علم اور شدت نکالے جاتے ہیں۔ ڈھول تاشے اور قسم قسم کے باجے بجائے جاتے ہیں۔ تعزیوں کا بہت دھوم دھام سے گشت ہوتا ہے۔ آگے پیچھے ہونے میں جاہلیت کے سے جھگڑے ہوتے ہیں۔ کبھی درخت کی شاخیں کاٹی جاتی ہیں۔ کہیں چوڑے کھودوائے جاتے ہیں۔ تعزیوں سے منتیں مانی جاتی ہیں۔ سونے چاندی کے علم چڑھائے جاتے ہیں۔ ہار پھول ناریل چڑھائے جاتے ہیں۔ وہاں جوتے پہن کر جانے کو گناہ جاتے ہیں بلکہ اس شدت سے منع کرتے ہیں کہ گناہ پر بھی ایسی مانعت نہیں کرتے۔ چھتری لگانے کو بہت برا جانتے ہیں۔ تعزیوں کے اندر دو مصنوعی قبریں بناتے ہیں ایک پر سبز غلاف اور دوسری پر سرخ غلاف ڈالتے ہیں سبز غلاف والی کو حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر اور سرخ غلاف والی کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر یا شبیہ قبر بتاتے ہیں۔ اور وہاں شربت مالیدہ وغیرہ پر فاتحہ دلاتے ہیں۔ یہ تصور کر کے کہ حضرت امام عالی مقام کے روح نہ اور مواجہہ اقدس میں فاتحہ دلا رہے ہیں۔ پھر یہ تعزیہ دسویں تاریخ کو مصنوعی کربلا میں لے جا کر دفن کرتے ہیں گویا یہ جنازہ تھا جسے دفن کر آئے۔ پھر بجے دسواں چالیسواں سب کچھ کیا جاتا ہے اور ہر ایک خرافات پر مشتمل ہوتا ہے۔ حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہندی نکالتے ہیں گویا ان کی شادی ہو رہی ہے اور مہندی رچائی جائے گی۔ اور اسی تعزیہ داری کے سلسلے میں کوئی بیک بٹا ہے جس کے کمرے ٹھنڈے بندھے ہوتے ہیں گویا یہ حضرت امام عالی مقام کا قاصد اور ہرکارہ ہے جو یہاں سے خط لے کر ابن زیاد یا یزید کے پاس جائے گا اور وہ ہرکاروں کی طرح بھاگا پھرتا ہے۔ کسی بچہ کو فقیر بنایا جاتا ہے اس کے گلے میں جھول ڈالتے۔ اور گھر گھر اس سے بھیک منگواتے ہیں۔ کوئی ستھ بنایا جاتا ہے چوٹی سی مشک اس کے کندھے سے لٹکتی ہے گویا یہ دریائے فرات سے پانی بھر کر لائے گا۔ کسی علم پر مشک لٹکتی ہے اور اس میں تیر لگا ہوتا ہے گویا یہ حضرت عباس علم دار ہیں کہ فرات سے پانی لا رہے ہیں اور یزیدیوں نے مشک کو تیر سے چھید دیا ہے۔ اسی قسم کی بہت سی باتیں کی جاتی ہیں۔ یہ سب خود خرافات ہیں۔ ان سے ہرگز شدید ناخستہ نہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش نہیں۔ یہ تم خود غور کرو کہ انہوں نے اچھے دین و سنت کے لئے یہ زبردست قربانیاں کیں اور تم نے معاذ اللہ اس کو

بدعات کا ذریعہ بنالیا۔

بعض جگہ اسی تعزیه داری کے سلسلے میں براق بنایا جاتا ہے جو عجب قسم کا مجسمہ ہوتا ہے کہ کچھ حصہ انسانی شکل کا ہوتا ہے اور کچھ حصہ جانور کا سا۔ شاید یہ حضرت امام عالی مقام کی سواری کے لئے ایک جانور ہو گا۔ کہیں دلدل بنتا ہے کہیں بڑی بڑی قبریں بنتی ہیں۔ بعض جگہ آدمی ریکچ بنڈر لٹکوا رہے ہوتے ہیں اور کودتے پھرتے ہیں۔ جن کو اسلام تو اسلام انسانی تہذیب بھی جائز نہیں رکھتی۔ ایسی بڑی حرکت اسلام ہرگز جائز نہیں رکھتا۔ افسوس کہ محبت اہلبیت کرام کا دعویٰ اور ایسی بے جا حرکتیں۔ یہ واقعہ تمہارے لئے نصیحت تھا اور تم نے اس کو کھیل تماشا بنالیا۔

اسی سلسلے میں نوحہ و ماتم بھی ہوتا ہے اور سینہ کو جی ہوتی ہے۔ اتنے زور زور سے سینہ کوٹتے ہیں کہ ورم ہو جاتا ہے۔ سینہ سُرخ ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض جگہ زنجیروں اور چھریوں سے ماتم کرتے ہیں کہ سینے سے خون بہنے لگتا ہے۔ تعزیوں کے پاس مرثیہ پڑھا جاتا ہے اور تعزیه جب گشت کو نکلتا ہے اُس وقت بھی اُس کے آگے مرثیہ پڑھا جاتا ہے۔ مرثیے میں غلط واقعات نظم کیے جاتے ہیں۔ اہل بیت کرام کی بے حرمتی اور بے صبری اور جزع و فزع کا ذکر کیا جاتا ہے اور چوں کہ اکثر مرثیے رافضیوں ہی کے ہیں بعض میں تبرا بھی ہوتا ہے مگر اُس رد میں سستی بھی اُسے بے تکلف پڑھ جاتے ہیں اور انھیں اس کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ کیا پڑھ رہے ہیں۔ یہ سب ناجائز اور گناہ کے کام ہیں۔

مسئلہ اظہار غم کے لئے سر کے بال بکھیرتے ہیں۔ کپڑے پھاڑتے اور سر پر خاک ڈالتے اور مجوسا اڑاتے ہیں۔ یہ بھی ناجائز اور جاہلیت کے کام ہیں۔ ان سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ احادیث میں ان کی سخت ممانعت آئی ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے امور سے پرہیز کریں اور ایسے کام کریں جن سے اللہ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہوں کہ یہی نجات کا راستہ ہے۔

مسئلہ تعزیوں اور علم کے ساتھ بعض لوگ لٹکے لٹاتے ہیں مینی روٹیاں یا بسکٹ یا اور کوئی چیز اونچی جگہ سے پھینکتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے کہ رزق کی سخت بے حرمتی ہوتی ہے۔ یہ چیزیں

کبھی نالیوں میں بھی گرتی ہیں اور اکثر لوٹنے والوں کے پاؤں کے نیچے بھی آتی ہیں اور بہت کچھ کچل کر ضائع ہوتی ہیں۔ اگر یہ چیزیں انسانیت کے طریق پر فقرا کو تقسیم کی جائیں تو بے حتمی بھی نہ ہو اور جن کو دیا جائے انھیں فائدہ بھی پہنچے۔ مگر وہ لوگ اس طرح ٹٹلنے ہی کو اپنی نیک نامی تصور کرتے ہیں۔

آداب سفر کا بیان

حدیث ۱ صحیح بخاری میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو پنجشنبہ کے روز روانہ ہوئے اور پنجشنبہ کے دن روانا ہونا حضور کو پسند تھا۔

حدیث ۲ ترمذی و ابو داؤد نے صحیحین و دائرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قومیری امت کے لئے صبح میں برکت دے اور حضور جب ہر یا لشکر بھیجتے تو صبح کے وقت میں بھیجتے اور حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجر تھے۔ یہ اپنی تجارت کا مال صبح کو بھیجتے یہ صاحب ثروت ہو گئے اور ان کا مال زیادہ ہو گیا۔

حدیث ۳ صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تنہائی کی خوابیوں کو جو کچھ میں جانتا ہوں اگر دوسرے لوگ جانتے تو کوئی سوار رات میں تنہا نہ جاتا۔

حدیث ۴ امام مالک و ترمذی و ابو داؤد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جده روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار شیطان ہے اور دوسرا دو شیطان ہیں اور تمین جماعت ہے۔

حدیث ۵ ابو داؤد نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر میں تین شخص ہوں تو ایک کو امیر مقرر کرنا چاہیے۔
حدیث ۷ یہی ہستی نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں قوم کا سردار وہ ہے جو ان کی خدمت کرے۔ جو شخص خدمت میں سبقت لے جائے گا تو شہادت کے سوا کسی عمل سے دوسرے لوگ اس پر سبقت نہیں لے جاسکتے۔

حدیث ۷ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا کھانا ہے مونا اور کھانا چھینا سب کو روک دیتا ہے۔ لہذا جب کام کرے جلدی گھر کو واپس ہو۔

حدیث ۸ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات میں منزل پہنچو تو راستہ سے بچ کر ٹھہرو کہ وہ جانوروں کا راستہ ہے اور زہریلے جانوروں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

حدیث ۹ ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جانوروں کی پیٹھوں کو منبر نہ بناؤ۔ یعنی جب سواری رکی ہوئی ہو تو اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر باتیں نہ کرو۔ کیوں کہ اللہ نے سواروں کو تمہارے لئے اس لئے مسخر کیا ہے کہ تم ان کے ذریعہ سے ایسے شہروں کو پہنچو جہاں بغیر مشقت نفس نہیں پہنچ سکتے تھے اور تمہارا لئے زمین کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اس پر اپنی حاجتیں پوری کرو۔ یعنی باتیں کرنی ہوں تو زمین پر اتر کر کرو۔

حدیث ۱۰ ابو داؤد نے ابو شعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ لوگ جب منزل میں اترتے تو متفرق ٹھہرتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا متفرق ہو کر ٹھہرنا شیطان کی جانب سے ہے۔ اس کے بعد صحابہ جب کسی منزل میں اترتے تو مل کر ٹھہرتے۔

حدیث ۱۱ ابو داؤد نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات میں چلنے کو لازم کرنا یعنی فقط دن ہی میں نہیں بلکہ رات کے کچھ حصہ میں بھی چلا کرو کیوں کہ رات میں زمین لپیٹ دی جاتی ہے یعنی رات میں چلنے سے

راستہ جلد طے ہوتا ہے۔

حدیث ۱۲ ابو داؤد نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جب تم منزل میں آتے تو جب تک کجاوے کھول نہ لیتے نماز نہیں پڑھتے۔

حدیث ۱۳ ترمذی و ابو داؤد نے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدل تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک شخص گدھے پر سوار آیا اور عرض کی یا رسول اللہ سوار ہو جائیے اور خود پیچھے سرکا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یوں نہیں جانور کی صدر جگہ بیٹھنے میں تمہارا حق ہے مگر جب کہ یہ حق تم مجھ دے دو۔ انھوں نے کہا میں نے حضور کو دیکھا۔ حضور سوار ہو گئے۔

حدیث ۱۴ ابن عساکر نے ابو دردار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ ہدیہ لائے اگرچہ اپنی جھولی میں پتھری ڈال لائے۔

حدیث ۱۵ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اہل کے پاس سفر سے واپس نہیں تشریف لاتے۔ حضور صبح کو آتے یا شام کو۔

حدیث ۱۶ صحیح بخاری و مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کے غائب ہونے کا نشانہ طویل ہو یعنی بہت دنوں کے بعد مکان پر آئے تو زوجہ کے پاس رات میں نہ آئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضور نے ان سے فرمایا اگر رات میں مدینہ میں داخل ہوئے تو نبی کی کھاس نہاں جب تک نہ بناؤ سننا کر کے راستہ نہ ہو جائے۔

حدیث ۱۷ صحیح بخاری و مسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے۔ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے۔ پھر لوگوں کے لئے مسجد ہی میں بیٹھ جاتے۔

حدیث ۱۸ صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا جب ہم مدینہ میں آ گئے تو حضور نے مجھ سے فرمایا

مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔

مسائل فقہیہ عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے تین دن یا زیادہ کا سفر کرنا ناجائز ہے اور تین دن سے کم کا سفر اگر کسی مرد صاحب یا بچہ کے ساتھ کرے تو جائز ہے۔ باندی کے لئے بھی یہی حکم ہے (در مختار رد المحتار)

مسئلہ جہاد کے سوا کسی کام کے لئے سفر کرنا چاہتا ہے مثلاً تجارت یا حج یا عمرہ کے لئے سفر کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے والدین سے اجازت حاصل کرے۔ اگر والدین اس سفر کو منع کریں اور اس کو اندیشہ ہو کہ میرے جانے کے بعد ان کی کوئی خبر گیری نہ کرے گا اور اس کے پاس اتنا مال بھی نہیں ہے کہ والدین کو بھی دے اور سفر کے مصارف بھی پڑے کرے ایسی صورت میں بغیر اجازت والدین سفر کو نہ جائے۔ اور اگر والدین محتاج نہ ہوں ان کا نفقہ اولاد کے ذمہ نہ ہو مگر وہ سفر خطرناک ہے ہلاکت کا اندیشہ ہے جب بھی بغیر اجازت سفر نہ کرے اور ہلاکت کا اندیشہ نہ ہو تو بغیر اجازت سفر کر سکتا ہے (علمگیری)

مسئلہ بغیر اجازت والدین علم دین پڑھنے کے لئے سفر کیا اس میں حرج نہیں اور اس کو والدین کی نافرمانی نہیں کہا جائے گا (علمگیری)

متفرقات

مسئلہ یادداشت کے لئے یعنی اس غرض سے کلمات یاد رہے بعض لوگ دھال یا کمر بند میں گرہ لٹکاتے ہیں یا کسی جگہ انگلی وغیرہ پر ڈورا باندھ لیتے ہیں یہ جائز ہے اور بلا وجہ ڈورا باندھ لینا مکروہ (در مختار رد المحتار)

مسئلہ گلے میں تعویذ لٹکانا ناجائز ہے جب کہ وہ تعویذ جائز ہو یعنی آیات قرآنیہ یا اسمائے الہیہ یا ادعیہ سے تعویذ کیا گیا ہو۔ اور بعض حدیثوں میں جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جو زائید جاہلیت میں کہے جاتے تھے۔ اسی طرح تعویذات اور آیات و احادیث و ادعیہ رکابی میں لکھ کر مریم کو بنیت شفا پانا بھی جائز

ہے۔ جنب و مائض و نفسا بھی تعویذات کو محکمہ میں پہنچ سکتے ہیں بازو پر باندھ سکتے ہیں جب کہ تعویذات غلاف میں ہوں (در مختار رد المحتار)

۳۶ مسئلہ بچپن یا مصطفیٰ پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو استعمال کرنا ناجائز ہے۔ یہ عبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کارڈ می گئی ہو یا رہنمائی سے لکھی ہو، اگرچہ حروف مفردہ لکھے ہوں کیوں کہ حروف مفردہ کا بھی احترام ہے (رد المحتار) اکثر دسترخوان پر عبارت لکھی ہوتی ہے ایسے دسترخوانوں کو استعمال میں لانا ان پر کھانا کھانا نہ چاہیے۔ بعض لوگوں کے تکیوں پر اشعار لکھے ہوتے ہیں ان کا بھی استعمال نہ کیا جائے۔

۳۷ مسئلہ وعدہ کیا مگر اس کو پورا کرنے میں کوئی شرعی قباحت تھی اس وجہ سے پورا نہیں کیا تو اس کو وعدہ خلافی نہیں کہا جائے گا اور وعدہ خلاف کرنے کا جو گناہ ہے اس صورت میں نہیں ہوگا۔ اگرچہ وعدہ کرنے کے وقت اس نے استثناء کیا ہو کہ یہاں شریعت کی جانتے استثناء موجود ہے اس کو زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں مثلاً وعدہ کیا تھا کہ میں فلاں جگہ آؤں گا اور وہاں بیٹھ کر تمہارا انتظار کروں گا مگر جب وہاں گیا تو دیکھتا ہے کہ ناچ رنگ اور شراب خواری وغیرہ میں لوگ مشغول ہیں۔ وہاں سے یہ چلا آیا یہ وعدہ خلافی نہیں ہے یا اس کے انتظار کرنے کا وعدہ کیا تھا اور انتظار کر رہا تھا کہ نماز کا وقت آگیا یہ چلا آیا وعدہ کے خلاف نہیں ہوا (مشکل الآثار امام طحاوی)

۳۸ مسئلہ بعض کاشتکار اپنے کھیتوں میں کپڑا پیٹ کر کسی لکڑی پر لگا دیتے ہیں اس سے مقصود نظر بد سے کھیتوں کو بچانا ہوتا ہے کیوں کہ دیکھنے والی کی نظر پہلے اس پر پڑے گی اس کے بعد زراعت پر پڑے گی اور اس صورت میں زراعت کو نظر نہیں لگے گی۔ ایسا کرنا ناجائز نہیں کیوں کہ نظر کا لگنا صحیح ہے۔ احادیث سے ثابت ہے۔ اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ حدیث میں ہے کہ جب اپنی یا کسی مسلمان بھائی کی چیز دیکھے اور پسند آئے تو برکت کی دعا کرے یہ کہے تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ۔ یا اردو میں یہ کہہ دے کہ اللہ برکت کرے اس طرح کہنے سے نظر نہیں لگے گی (رد المحتار)

۳۹ مسئلہ مشرکین کے برتنوں میں بغیر دھوئے کھانا پینا کر وہ ہے یہ اس وقت ہے کہ

برتن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو اور معلوم ہو تو اس میں کھانا پینا حرام ہے (علمگیری)

۹۱ مسئلہ عجیب و غریب قہقہے کہانی تفریح کے طور پر سنا جاتا ہے جب کہ ان کا جوڑا ہوتا یقینی نہ ہو بلکہ جو یقیناً جھوٹ ہوں ان کو بھی سنا جاسکتا ہے جب کہ بطور ضرب ثل ہوں یا ان سے نصیحت مقصود ہو جیسا کہ مثنوی شریف وغیرہ میں بہت سے فرعی قہقہے و عطا و پند کے لئے درج کئے گئے ہیں۔ اسی طرح جانوروں اور کنکر پتھر وغیرہ کی باتیں فرعی طور پر بیان کرنا یا سنا بھی جائز ہے مثلاً گلستان میں حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے نکلے خوشبوئے درحمام روئے ابنہ (در مختار وغیرہ)

۹۲ مسئلہ تمام زبانوں میں عربی زبان افضل ہے ہمارے آقا و مولا سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہی زبان ہے۔ قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا۔ اہل جنت کی جنت میں عربی ہی زبان ہوگی۔ جو اس زبان کو خود سیکھے یا دوسروں کو سکھائے اسے ثواب ملے گا (در مختار) یہ جو کہا گیا صرف زبان کے لحاظ سے کہا گیا ورنہ ایک مسلم کو خود سوچنے کی ضرورت ہے کہ عربی زبان کا جاننا مسلمانوں کے لئے کتنا ضروری ہے۔ قرآن و حدیث اور دین کے تمام اصول و فروع اسی زبان میں ہیں۔ اس زبان سے ناواقف کتنی کمی اور نقصان کی چیز ہے۔

۹۳ مسئلہ عورت رخصت ہو کر آئی اور عورتوں نے کہہ دیا کہ یہ تمہاری عورت ہے۔ اس سے دلی جائز ہے اگرچہ یہ خود اسے پہچانتا نہ ہو (در مختار) اسی طرح عورتوں نے شب زفاف میں اس کے کمرے میں جس عورت کو ڈوہن بنا کر بھیج دیا اگرچہ یہ نہیں کہا یہ تمہاری عورت ہے۔ اس سے دلی جائز ہے کہ اس کو ہیبت محضہ کے ساتھ یہاں پہنچانا ہی اس کی دلیل ہے کیوں کہ دوسری عورت کو اس طرح ہرگز نہیں بھیجا جاتا۔

۹۴ مسئلہ جس کے ذمہ اپنا حق ہو اور وہ نہ دیتا ہو۔ تو اگر اس کی ایسی چیز مل جائے جو اسی جنس کی ہے جس جنس کا حق ہے تو لے سکتا ہے۔ اس معاملہ میں روپیہ اور اشرفی ایک جنس کی چیزیں ہیں یعنی اس کے ذمہ روپیہ تھا اور اشرفی مل گئی تو بقدر اپنے حق کے لے سکتا ہے (در مختار رد المحتار)

۹۵ مسئلہ لوگوں کے ساتھ مدارات سے پیش آنا، نرم باتیں کرنا، کشادہ روئی سے کلام

کرنا مستحب ہے مگر یہ ضرور ہے کہ مدافعت نہ پیدا ہو۔ بد مذہب سے گفتگو کرے تو اس طرح نہ کرے کہ وہ سمجھے میرے مذہب کو اچھا سمجھنے لگا برا نہیں جانتا ہے (علمگیری)

۹۱ مسئلہ مکان کرایہ پر دیا اور کرایہ دار اس میں رہنے لگا اگر مکان دیکھنے کو جانا چاہتا ہے کہ دیکھیں کس حالت میں ہے اور مرمت کی ضرورت ہو تو مرمت کرا دی جائے تو کرایہ دار سے اجازت لے کر اندر جائے۔ یہ خیال نہ کرے کہ مکان میرا ہے مجھے اجازت کی کیا ضرورت کہ مکان اگرچہ اس کا ہے مگر سکونت دوسرے کی ہے اور اجازت لینے کا حکم اسی سکونت کی وجہ سے ہے (علمگیری)

۹۲ مسئلہ حمام میں جاتے تو تہبند باندھ کر نہاتے لوگوں کے سامنے برہنہ ہونا ناجائز ہے تنہائی میں جہاں کسی نظر پڑنے کا احتمال نہ ہو برہنہ ہو کر بھی غسل کر سکتا ہے۔ اسی طرح تالاب یا دریا میں جب کہ ناف سے اونچا پانی ہو برہنہ نہا سکتا ہے (علمگیری) مگر جب کہ پانی صاف ہو اور دوسرا کوئی شخص نزدیک ہو کہ اس کی نظر موافق شہ پر پڑے گی تو ایسے موقع پر پانی میں بھی برہنہ ہونا ناجائز نہیں۔

۹۳ مسئلہ اہل علم نے امام مسجد کے لئے کچھ چندہ جمع کر کے دے دیا یا اسے کھانے پینے کے لئے سامان کر دیا۔ یہ ان لوگوں کے نزدیک بھی جائز ہے جو اجرت پر امامت کو ناجائز فرماتے ہیں کہ یہ اجرت نہیں بلکہ احسان ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ کرنا ہی چاہئے (رد مختار رد المحتار)

۹۴ مسئلہ جو شخص مقتدا اور مذہبی پیشوا ہو اس کے لئے اہل باطل اور برے لوگوں سے میل جول رکھنا منع ہے اور اگر اس وجہ سے مدارات کرتا ہے کہ ایسا نہ کرنے میں وہ ظلم کرے گا تو مضائقہ نہیں جب کہ یہ غیر معروف شخص ہو (علمگیری)

۹۵ مسئلہ کسی نے کھانا کتنا پال رکھا ہے جو راہ گیاروں کو کاٹ کھا تا ہے تو بستی دالے ایسے کتے کو قتل کر ڈالیں۔ لی اگر ایذا پہنچاتی ہے تو اسے تیز چھری سے ذبح کر ڈالیں اسے ایذا دے کر نہ ماریں (علمگیری)

۹۶ مسئلہ ٹڈی حلال جانور ہے اسے کھانے کے لئے مار سکتے ہیں اور ضرر سے بچنے

کے لئے بھی اُسے مار سکتے ہیں۔ چیونٹی نے ایذا پہنچائی اور مار ڈالی تو حرج نہیں در نہ کر رہے
جوں کو مار سکتے ہیں اگرچہ اُس نے کاٹنا نہ ہو اور آگ میں ڈالنا کر رہے ہے۔ جوں کو بدن یا کپڑوں
سے نکال کر زندہ پھینک دینا طریقِ ادب کے خلاف ہے (علمگیری) کھٹل کو مارنا جائز ہے
کہ یہ تکلیف دہ جانور ہے۔

مسئلہ جس کے پاس مال کی قلت ہے اور اولاد کی کثرت اُسے وصیت نہ کرتا
ہی افضل ہے اور اگر ورثہ اغنیاء ہوں یا مال کی ذلت ہائیاں بھی ان کے لئے بہت ہوں گی تو
تہائی کی وصیت کر جانا بہتر ہے (در مختار ردالمحتار)

مسئلہ مرد کو اجنبیہ عورت کا جھوٹا اور عورت کو اجنبی مرد کا جھوٹا کر رہے۔ زوجہ و
محارم کے جھوٹے میں حرج نہیں (در مختار ردالمحتار) کراہت اس صورت میں ہے جب کہ تہذیب
کے طور پر ہو اور اگر تہذیب مقصود نہ ہو بلکہ تبرک کے طور پر ہو جیسا کہ عالم باطنی اور باشرع پیر کا
جھوٹا کہ اُسے تبرک سمجھ کر لوگ کھاتے پیتے ہیں اس میں حرج نہیں۔

مسئلہ بی بی نماز نہ پڑھے تو شوہر اس کو مار سکتا ہے اسی طرح ترکِ زینت پر بھی
مار سکتا ہے اور گھر سے باہر نکل جانے پر بھی مار سکتا ہے (در مختار ردالمحتار)

مسئلہ بی بی بے پردہ بلکہ فاجرہ ہو تو شوہر پر یہ واجب نہیں کہ اُسے طلاق ہی دے
ڈالے لیکن۔ اگر مرد فاجر ہو تو عورت پر یہ واجب نہیں کہ اُس سے بچھا چھڑائے۔ ہاں اگر
یہ اندیشہ ہو کہ وہ دونوں حدودِ اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں گے حکمِ شرع کی پابندی نہ کریں گے تو جدائی
میں حرج نہیں (در مختار ردالمحتار)

مسئلہ حاجت کے موقع پر فرض لینے میں حرج نہیں جبکہ ادا کرنے کا ارادہ ہو اور
اگر یہ ارادہ ہو کہ ادا نہ کرے گا تو حرام کھاتا ہے۔ اور بغیر ادا کے مرگیا مگر نیت یہ تھی کہ ادا کرے گا
تو امید ہے کہ آخرت میں اس سے مواخذہ نہ ہو (علمگیری)

مسئلہ جس کا حق اس کے ذمہ تھا وہ غائب ہو گیا پتا نہیں کہ وہ کہاں ہے نہ یہ معلوم کہ
زندہ ہے یا مرگیا تو اس پر یہ واجب نہیں کہ شہروں شہروں اُسے تلاش کرتا پھرے (علمگیری)
مسئلہ جس کا دین تھا وہ مرگیا اور دیون دین سے انکار کرتا ہے۔ ورثہ اُس سے

وصول نہ کر سکے تو اس کا ثواب دائن کو ملے گا اس کے ورثہ کو نہیں۔ اگر مدیون نے اُس کے ورثہ کو دین ادا کر دیا تو بری ہو گیا (علمگیری)

مسئلہ جس کے ذمہ دین معاوضہ مرگیا اور وارث کو معلوم نہ تھا کہ اس کے ذمہ دین ہے تاکہ ترکہ سے ادا کرے اُس نے ترکہ کو خرچ کر ڈالا تو وارث سے دین کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ اور اگر وارث کو معلوم ہے کہ میت کے ذمہ دین ہے تو اُس پر ادا کرنا واجب ہے اور اگر وارث کو معلوم تھا مگر بھول گیا اس وجہ سے ادا نہ کیا جب بھی آخرت میں مواخذہ نہیں۔ ودیعت کا بھی یہی حکم ہے کہ بھول گیا اور جس کی چیز مٹی اسے نہیں دی تو مواخذہ نہیں (علمگیری)

مسئلہ مدیون اور دائن جا رہے تھے راستہ میں ڈاکوؤں نے گیرا مدیون یہ چاہتا ہے کہ اسی وقت میں دین ادا کروں تاکہ ڈاکو اس کا مال چھینیں اور میں بچ جاؤں۔ کیا اس حالت میں دائن لینے سے انکار کر سکتا ہے یا اس کو لینا ہی ہوگا۔؟ فقیر ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ دائن لینے سے انکار کر سکتا ہے (علمگیری)

مسئلہ کسی نے کہا فلاں شخص کی کچھ چیزیں میں نے کھالی ہیں اسے پانچ روپے دے دینا وہ نہ ہو تو اُس کے وارثوں کو دینا وارث نہ ہو تو خیرات کر دینا۔ اس شخص کی صرف بی بی ہے کوئی دوسرا وارث نہیں ہے اگر عورت یہ کہتی ہے کہ میرا دین میرا اس کے ذمہ ہے جب کورپے اسی کو دے جائیں۔ ورنہ صرف اسے چہارم دیا جائے یعنی سواروپہ جب کہ عورت یہ کہے کہ اس کی کوئی اولاد نہ تھی (علمگیری)

مسئلہ اگر جان مال آبرو کا اندیشہ ہے ان کے بچانے کے لئے رشوت دیتا ہے یا کسی کے ذمہ اپنا حق ہے جو بغیر رشوت دے وصول نہیں ہوگا اور یہ اس لئے رشوت دیتا ہے کہ میل حق وصول ہو جائے۔ یہ دینا جائز ہے۔ یعنی دینے والا گنہگار نہیں مگر لینے والا ضرور گنہگار ہے اُس کو لینا جائز نہیں۔ اسی طرح جن لوگوں سے زبان درازی کا اندیشہ ہو جیسے بعض بچے شہدے ایسے ہوتے ہیں کہ سرباز کسی کو نکال دے دینا یا بے آبرو کر دینا ان کے نزدیک معمولی بات ہے ایسوں کو اسی لئے کچھ دے دینا تاکہ ایسی حرکتیں نہ کریں یا بعض شعرا ایسے ہوتے ہیں کہ انھیں اگر نہ دیا جائے تو مذمت میں قصیدے کہہ ڈالتے ہیں ان کو اپنی آبرو بچانے اور زبان بندی کے لئے کچھ دے دینا جائز

ہے (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ بھیڑ بکریوں کے چرواہے کو اس لئے کچھ دے دینا کہ وہ جانوروں کو رات میں اس کے کھیت میں رکھے گا کیوں کہ اس سے کھیت درست ہو جاتا ہے یہ ناجائز و رشوت ہے۔ اگرچہ یہ جانور خود چرواہے کے چوں اور اگر کچھ دنیا نہیں ٹھہرا ہے جب بھی ناجائز ہے کیوں کہ اس موقع پر عرفا دیا ہی کرتے ہیں تو اگرچہ دنیا شرط نہیں مگر شرط ہی کے حکم میں ہے۔ اس کے جواز کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ مالک سے ان جانوروں کو عاریت لے لے اور مالک چرواہے سے یہ کہہ دے کہ تو اس کے کھیت میں جانوروں کو رات میں ٹھہراتا اب اگر چرواہے کو احسان کے طور پر دینا چاہے تو دے سکتا ہے ناجائز نہیں۔ اور اگر مالک کے کہنے کے بعد بھی چرواہا مانگتا ہے اور جب تک اسے کچھ نہ دیا جائے ٹھہرانے پر راضی نہ ہو تو یہ پھر ناجائز و رشوت ہے (علمگیری)

مسئلہ باپ کو اس کا نام لے کر پکارنا مکروہ ہے کہ یہ ادب کے خلاف ہے۔ اسی طرح عورت کو یہ مکروہ ہے کہ شوہر کو نام لے کر پکارے (درمختار) بعض جاہلوں میں یہ مشہور ہے کہ عورت اگر شوہر کا نام لے لے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ غلط ہے شاید اسے اس لئے گڑھا ہو کہ اس ڈر سے کہ طلاق ہو جائے گی شوہر نام نہ لے گی مسئلہ مرنے کی آرزو کرنا اور اس کی دُعا مانگنا مکروہ ہے جب کہ کسی دنیوی تکلیف کی وجہ سے ہو مثلاً تنگی سے بسر اوقات ہوتی ہے یا دشمن کا اندیشہ ہے مال جانے کا خوف ہے۔ اور اگر یہ باتیں نہ ہوں بلکہ لوگوں کی حالتیں خراب ہو گئیں معصیت میں مبتلا ہیں، اسے بھی اندیشہ ہے کہ گناہ میں پڑ جائے گا تو آرزو سے موت مکروہ نہیں (علمگیری)

مسئلہ زلزلہ کے وقت مکان سے نکل کر باہر آ جانا جائز ہے اسی طرح اگر دیوار جھکی ہوئی ہے گرنا چاہتی ہے اس کے پاس سے بھاگنا جائز ہے (علمگیری)

مسئلہ طاعون جہاں ہو وہاں سے بھاگنا جائز نہیں اور دوسری جگہ سے وہاں جانا بھی نہ چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کم زور اعتقاد کے ہوں اور ایسی جگہ گئے او مبتلا ہو گئے ان کے دل میں بات آئی کہ یہاں آنے سے ایسا ہوا۔ نہ آتے تو کالہ ہے کو اس بلا میں پڑتے۔ اور بھاگتے ہیں بچ گیا تو یہ خیال کیا کہ وہاں ہوتا تو نہ بچتا۔ بھاگنے کی وجہ سے بچا ایسی صورت میں بھاگنا اور جانا دونوں ممنوع۔ طاعون کے زمانہ میں عوام سے اکثر اسی

قسم کی باتیں سننے میں آتی ہیں اور اگر اس کا عقیدہ پکڑا ہے جانتا ہے کہ جو کچھ مقدر میں ہوتا ہے وہی ہوتا ہے نہ وہاں جاننے سے کچھ ہوتا ہے نہ بھاگنے میں فائدہ پہنچتا ہے تو ایسے کو وہاں جاتا بھی جائز ہے اور نکلنے میں بھی حرج نہیں کہ اس کو بھاگنا نہیں کہا جائے گا۔ اور حدیث میں مطلقاً نکلنے کی ممانعت نہیں بلکہ بھاگنے کی ممانعت ہے۔

۴۱ مسئلہ کافر کے لئے منفرت کی دعا ہرگز ہرگز نہ کرے ہدیت کی دعا کر سکتا (علمگیری)
۴۲ مسئلہ ایک شخص مراحس کا کافر ہونا معلوم تھا مگر اب ایک مسلمان اس کے مسلمان ہونے کی شہادت دیتا ہے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔ اور مسلمان مرا اور ایک شخص اس کے مرتد ہونے کی شہادت دیتا ہے تو محض اس کے کہنے سے اسے مرتد نہیں قرار دیا جائے گا اور جنازہ کی نماز ترک نہیں کی جائے گی (علمگیری)

۴۳ مسئلہ مکان میں پرند نے گھونسل لگایا اور بچے بھی کئے۔ بچوں نے اور کپڑوں پر بیٹ گرتی ہے۔ ایسی حالت میں گھونسل بگاڑنا اور پرند کو بھگا دینا نہیں چاہیے بلکہ اس وقت تک انتظار کرے کہ بچے بڑے ہو کر اڑ جائیں (علمگیری)

۴۴ مسئلہ جامع کرتے وقت کلام کرنا مکروہ ہے اور طلوع فجر سے نماز فجر تک بلکہ طلوع آفتاب تک خیر کے سوا دوسری بات نہ کرے (علمگیری)

۴۵ مسئلہ ماہ صفر کو لوگ منخوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے (لڑکیوں کو خدمت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں خصوصاً ماہ صفر کی ابتدائی تیر و تارکین بہت زیادہ غصہ مانی جاتی ہیں اور ان کو تیر تیزی کہتے ہیں۔ یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ صفر کوئی چیز نہیں۔ یعنی لوگوں کا اسے منخوس سمجھنا غلط ہے۔ اسکی شرح ذیقعدہ کے مہینے کو بھی بہت لوگ برا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے اور ہر ماہ میں ۳، ۱۳، ۲۳، ۸، ۱۸، ۲۸ کو منخوس جانتے ہیں۔ یہ بھی لغو بات ہے۔

۴۶ مسئلہ قمر در عقرب یعنی چاند جب برج عقرب میں ہوتا ہے تو سفر کرنے کو برا جانتے ہیں اور نجوی اسے منخوس بتاتے ہیں اور جب برج اسد میں ہوتا ہے تو کپڑے قطع کرانے اور سلولنے کو برا

جانتے ہیں ایسی باتوں کو ہرگز نہ مانا جائے۔ یہ باتیں خلافت شرع اور نجومیوں کے ڈھکوسلے ہیں۔
مسئلہ نجوم کی اس قسم کی باتیں جن میں ستاروں کی تاثیرات بتائی جاتی ہیں کہ فلاں
ستارہ طلوع کرے گا تو فلاں بات ہوگی۔ یہ بھی خلافت شرع ہے۔ اسی طرح نجمتوں کا حساب
کہ فلاں نجمتے سے بارش ہوگی۔ یہ بھی غلط ہے۔ حدیث میں اس پر سختی سے انکار فرمایا۔

مسئلہ ماہ صفر کا آخر چہار شنبہ ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے۔ لوگ اپنے کاروبار
بند کر دیتے ہیں۔ سیر و تفریح و شکار کو جلتے ہیں۔ پوریاں بکتی ہیں۔ اور نہلاتے دھوئے
خوشیاں مناتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس روز غسل
صحیح فرمایا تھا اور بیرون مدینہ طیبہ سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں
بلکہ ان دنوں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض شدت کے ساتھ تھا۔ وہ باتیں خلافت
واقع ہیں۔ اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بامیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی
ہیں۔ سببے ثبوت ہیں۔ بلکہ حدیث کا یہ اشاد لا صفر یعنی صفر کوئی چیز نہیں ایسی تمام خرافات
کو رد کرتا ہے۔

مسئلہ ایک شخص نے کسی کو اذیت پہنچائی اس سے معافی مانگنا چاہتا ہے مگر جانتا ہے کہ
ابھی اسے غصہ ہے معاف نہیں کرے گا لہذا معافی مانگنے میں تاخیر کی۔ اس تاخیر میں یہ معذور نہیں
ظالم نے مظلوم کو بار بار سلام کیا اور وہ جواب بھی دیتا رہا اور اس کے ساتھ اچھی طرح پیش آیا یہاں
تک کہ ظالم نے سمجھ لیا کہ اب وہ مجھ سے راضی ہو گیا یہ کافی نہیں ہے بلکہ معافی مانگنی چاہیے (ملگیری)
مسئلہ امام کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر بیٹھے۔ جس نے اس کا آٹا کیا وہ ایسے
غیر میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں (ضیاء القلوب فی مسائل محبوب للشیخ عبدالحق محدث دہلوی)
مسئلہ کپڑا پہنے تو ماہنے سے شروع کرے۔ یعنی پہلے وہی آستین یا دھننے پانچہ میں
ڈالے پھر باتیں میں۔

مسئلہ پاجامہ کا ٹیکہ نہ بنائے کہ یہ ادب کے خلاف ہے اور امام کا بھی ٹیکہ نہ بنائے (ملاحظہ)
مسئلہ بیل پر سوار نہ ہوتا اور اس پر بوجھ لا داتا اور گدھے سے مل جوتا جائز ہے یعنی
یہ ضرور نہیں کہ بیل سے صرف ہل جوتنے کا کام لیا جائے اس پر بوجھ نہ لا داجانے اور گدھے پر

صرف بوجہ ہی لاداجائے ہل نہ جوتا جائے (در مختار)

مسئلہ جانور سے کام لینے میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ اُس کی طاقت سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔ آٹانہ لیا جائے کہ وہ مصیبت میں پڑ جائے۔ جتنا بوجہ اٹھا سکتا ہے اتنا ہی اُس پر لاداجائے۔ یا جتنی دور جاسکے وہیں تک لے جایا جائے۔ یا جتنی دیر تک کام کرنے کا متحمل ہو سکے اتنا ہی لیا جائے۔ بعض یکہ تانگہ والے اتنی زیادہ سواریاں بٹھاپیتے ہیں کہ گھوڑا مصیبت میں پڑ جاتا ہے۔ یہ ناجائز ہے۔ اور یہ بھی ضرور ہے کہ بلا وجہ جانور کو نہ مارے اور سر یا چہرہ پر کسی حالت میں ہرگز نہ مارے کہ یہ بالاجحظ ناجائز ہے۔ جانور پر ظلم کرنا ذاتی کافر پر ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے۔ اور ذاتی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی بُرا۔ کیوں کہ جانور کا کوئی معین و مددگار اللہ کے سوا نہیں۔ اُس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے (در مختار رد المحتار) و صلی اللہ علیٰ خیر خلقہا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

تہت



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ عِبَادِكَ الْغُلَامِ
 وَفِيهِ تَعَالٰی اس کے بندوں میں سے مسلمان ہی ڈرتے ہیں۔ (سنہ ۱۲۶۳ھ)

ایک امام احمد رضاؒ ایک منظرِ نومِ مفکر

جس نے پدعات اور فتنوں کے قلع قمع کرنے میں تاریخی کردار ادا کیا

— تصنیف —
 مولانا عبدالسار احمدانی برکاتی وضوی

— ناشر —
 رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز

۳۸ - اردو بازار، لاہور

marfat.com

Marfat.com

اِنَّ كِتَابَ الْغَيْبِ لَفِي كِتَابِ ذُو الْعَرْشِ
 وَمَنْ يَشَأْ يُصْطَفْ
 (القرآن)

کتاب الکبائر

(اردو ترجمہ)

بڑے بڑے گناہوں کا بیان
 اور ان کی خوفناک سزائیں

تصنیف
 امام علامہ محمد بن احمد دمشقی رحمہ اللہ تعالیٰ
 (۶۷۳ — ۷۴۸ھ)

ترجمہ
 مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی
 سینئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ناشر
 فرید بکسٹال (رجسٹرڈ)
 ۳۸۔ اردو بازار لاہور

marfat.com

Marfat.com

جاء الحق والباطل اذا لالت باطل كان في حق
حق ايا اور باطل كيا به شك باطل كور شناهي تھا (بنی اسرائیل ۱۸)

إحقاق حق

قرآن کریم پر استہیارتھ پر کاش کے اعتراضات کا جواب
آریہ دھرم ہندومت اور آواگون (تناسخ) کے فلسفیانہ اوہام کا محققانہ بطلان

تصنیف:

حضرت الافاضل مولانا مفتی زید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مرتب:

علامہ مفتی حکیم عیاد محمد نعیم الدین نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ

نشر:

فرید بک سٹال

۳۸ اردو بازار لاہور

marfat.com

Marfat.com

فرید بکسٹال
۳۸۔ اردو بازار لاہور

Email: info@faridbookstall.com
Web Site: www.faridbookstall.com

